

مدینہ منورہ کی مبارک نقاد میں
ترتیب دہی پر نوبلی فیضیہ تحریر
دریا حضرت کے جس کے جس کے جس کے

جلد ۹

گلستہ تفاسیر

جلد ۹

سورة الرحمن تا سورة الناس

ترتیب حضرت مولانا عبد القیوم

مدینہ منورہ

ترتیب حضرت مولانا عبد القیوم کی مدد سے

بشمول

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب دہلی

اول نمبر تفسیر عثمانی

تفسیر مظہری

تفسیر عزیزی

تفسیر ابن کثیر

معارف القرآن

حضرت مولانا عبد القیوم

معارف القرآن

حضرت مولانا عبد القیوم

تفسیر میر تقی

مولانا عبد القیوم

تفسیر مولانا عبد القیوم

مولانا عبد القیوم

مولانا عبد القیوم

مولانا عبد القیوم

مولانا عبد القیوم

مولانا عبد القیوم

گلدستہ تفاسیر

بہر حقوق محفوظات

تاریخ اشاعت محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ

صباغت سلامت اقبال پریس مین

انتباہ

اس کتاب کی کاپی راعت کے بغیر حقوق محفوظہ ہیں
اسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانونی مقصد

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گزارش

اس روئے زمین پر ہر کام کی تلاش ہوتی ہے کہ ہر نکتہ پر جامع معیاری جو
نکتہ بتا سکے کام لیتے اور وہ میں جہاں ایک شاعت ہو جو درستی ہے۔
پھر بھی وہی خطی نکتہ کے تحت اس کے سرکاری سطح پر آتا کہ وہی طریقہ
تاکہ اس شاعت میں درست ہو سکے جو نام نہاد

ادارہ تعلیمات شرعیہ، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان
ادارہ اسلامیات، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان
مکتبہ اسلامیہ، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان
مکتبہ اسلامیہ، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان، مولانا محمد امجد علی خان

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST UK 75-171, HILL WALK ROAD
ISLAMIC BOOKS CENTRE BORTHOLME, ENGLAND

مکتبہ
اسلامیہ

فہرست عنوانات

سورة الرحمن تا سورة الناس

۳۱	ذرف مسمیٰ	۱۲	قیامت کے دن آسمان کا رنگ لہا ہوگا	۳	سورة الرحمن
۳۲	سورة الواقعة	۱۳	مجرم کی پکڑ	۴	انجیل میں مسیح کی یاد دہانی
۳۳	عبداللہ بن مسعود کی سختی آموزہ روایات	۱۴	قرآن سے نکلے ہوئے مومن کو کفر کا فرق	۵	سورة الرحمن کا سنہ اور مجازہ جہنم
۳۴	انقلاب فطیم	۱۵	تکبیر کرنے والوں کا حشر	۶	سب سے بڑا عجزیہ
۳۵	آریس کی تین قسمیں	۱۶	سورس کے نکل میں ہرگز نکلے گا حشر	۷	اللہ انسان اور ایمان سے کیا مراد ہے
۳۶	ادنیٰ طرف والے	۱۷	دعائیں میں شامل نہ کیے اسکا سنہ	۸	چاند اور سورج کا نظام
۳۷	ایکس جب والے	۱۸	ایک مشکل سے مقام	۹	سورج کوئی کی اعانت
۳۸	سمانہ کرام	۱۹	جنسیوں کی حالت	۱۰	سورج کے مسائل
۳۹	فرشتوں کی ایک خاصہ خواہش	۲۰	ڈارن کے لے کی غصیل	۱۱	سورج میں جن کا مشہور
۴۰	اہل جنت میں امت محمدیہ کی مقدار	۲۱	سورس میں جن جنت میں جائیگے	۱۲	چاند اور سورج کا نظام
۴۱	امت محمدیہ کی غصیل	۲۲	جنت کے تھیں اور حشر	۱۳	سورج کے مسائل
۴۲	اہل جنت کی حالت	۲۳	جنت کے نکل اور پڑی	۱۴	سورج میں جن کا مشہور
۴۳	جنتیوں کے خدام	۲۴	ادنیٰ اہل جنتوں کی غصیل	۱۵	چاند اور سورج کا نظام
۴۴	پانچویں پڑی جنت خواہی چلی جائیگے	۲۵	جنت میں داخل ہونے والا پہلا کرد	۱۶	سورج کے مسائل
۴۵	مجرم کی پکڑ	۲۶	جنت کا حشر	۱۷	سورج میں جن کا مشہور
۴۶	حضرت یونس کی غصیل	۲۷	تفسیر حضرت یونس کی زبان	۱۸	سورج کے مسائل
۴۷	مہاجرین کا اعزاز	۲۸	اسحاب جن کے اواز	۱۹	سورج میں جن کا مشہور
۴۸	اسحاب جن	۲۹	ادنیٰ اور حشر	۲۰	سورج کے مسائل
۴۹	جنت کے درخت	۳۰	جنت کے کھانے کے بعد خدوئیں ہوگا	۲۱	سورج میں جن کا مشہور
۵۰	جنت کا تیسرا درخت	۳۱	نور کی تیسویں کی پاکیزگی	۲۲	سورج کے مسائل
۵۱	بہ حال چل اور یہ ہے	۳۲	خودوں کے نیچے	۲۳	سورج میں جن کا مشہور

۲۴	سورہ بقرہ میں بعض خصوصیات	۲۴	بائیں کے تحت اور بائیں
۲۵	مقدس شجر گنبد کی ادا	۲۵	۷/۱۱ میں
۲۶	ہمارے تین شجر	۲۶	حضرت علیؑ کی فوج کو
۲۷	خاموشی اللہ تعالیٰ کی آواز	۲۷	حق پرست کی سرپرستی
۲۸	مسیح سے چھ لکھڑی ہیں، دہائی کی	۲۸	ایک مولا کا خطاب
۲۹	سوئے وقت کیا دعا	۲۹	ایک مولا کا خطاب
۳۰	وہاں شیطانی کا بدن	۳۰	حق پرست کی فوج
۳۱	انہاں کے چہرہ جاتا ہے	۳۱	جنت کی جہنم کی مشرت
۳۲	ذاتی طور سے کائنات	۳۲	پورے کے پورے
۳۳	دوست و دشمن کی پیمائش ہے	۳۳	دو رخ کا حوالہ
۳۴	یہ ہے اہل حق کا آواز	۳۴	جہنم کی مشرت
۳۵	طرح طرح کی بیماری کی تقریر	۳۵	یکہ سانس میں چاہیوں کہ وہ ہے
۳۶	فرشتہ سے بڑی فرق کر	۳۶	لکھنؤ میں کون جاتا ہے
۳۷	برائے نام سے ہم بدھ دانی لیا ہے	۳۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۳۸	حق سے پہلے جو کرنے والوں کا بدھ	۳۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۳۹	سجائے کر کا مقام	۳۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۰	پوری دست کا جہاں کی حق پرست	۴۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۱	حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ کا خطاب	۴۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۴۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۴۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۱	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۵۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۵۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۱	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۶۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۶۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۱	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۷۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۷۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۱	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۸۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۸۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۰	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۱	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۱	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۲	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۲	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۳	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۳	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۴	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۴	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۵	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۵	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۶	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۶	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۷	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۷	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۸	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۸	حق پرست کی فوج کا خطاب
۹۹	حق پرست کی فوج کا خطاب	۹۹	حق پرست کی فوج کا خطاب
۱۰۰	حق پرست کی فوج کا خطاب	۱۰۰	حق پرست کی فوج کا خطاب

۱۰۹	حضرت عائشہ کی مصروفیت	۱۲۲	کافروں کے سر کی دھنسی کا حکم	۱۳۲	غلاموں کا کفن
۱۰۹	مہجین کی ہوجاہ	۱۲۲	کفار کا طریقہ اور مضابط	۱۳۳	غیر لڑائی کے حاصل ہونے والے مال
۱۱۰	اہل ہندو کی تعلیمات	۱۲۳	شرک اور بت سے علاج کی ممانعت	۱۳۴	غیر حق مال کا طریقہ
۱۱۰	حضرت عمر کا خیال	۱۲۳	مقبول حکم	۱۳۴	حضرت عمر کی اپنے غلیظہ کو مس
۱۱۱	صحابہ کے خط کا مضمون	۱۲۳	بیعت نہا ہوا مباح	۱۳۵	معاذین کا بیعت نام پڑھنے کے نام
۱۱۱	علاء الدین اور اس قدر	۱۲۴	مردوں کی بیعت میں شمول	۱۳۶	مناظروں کا مجتہد
۱۱۱	کافروں سے دوستی نہ کرو	۱۲۴	بیعت مکرر نہ پائی ارشاد	۱۳۶	مناظروں کا حکم
۱۱۲	کافروں کے معاملہ	۱۲۴	غیر مجتہدوں سے دعا کرنے سے منع	۱۳۶	فرقہ داران جب تک تیر لیں
۱۱۳	تم لہو سے کئی بات کہی جاسکتی ہے	۱۲۴	خاندانوں کی شناخت نہ کرنے کا مہر	۱۳۶	کافروں کے مال کا بیعت
۱۱۳	انہ سے چھپ جانے کا سوال ہی نہیں ہے	۱۲۵	حضرت عائشہ سے نہ اس کی بیعت	۱۳۶	بیعت عقیقہ کی وجہ
۱۱۳	کافروں سے کسی عورت کی بیعت نہ کرو	۱۲۵	بیعت پڑھنے نہ کرنے کا فرق	۱۳۶	یہ بھی بے ایمانوں کے
۱۱۳	مومنوں اور کافروں میں جدائی	۱۲۵	جہاد اور ایمان کی ممانعت	۱۳۶	یہودی کے تعلقہ کے بعد غنی
۱۱۳	اسودہ زبیری	۱۲۶	مردوں کی بیعت کا حکم	۱۳۶	مناظروں کی مثال
۱۱۳	اسی طرح انا اور ہر مسلمان آپ سے ہے	۱۲۶	بیعت کا حکم میں داخل ہونے کا مطلب	۱۳۶	محمد و شیطان اور ہر مسلمان
۱۱۴	یہ خدا کا حکم ہے کافروں کیلئے عقیقہ نہیں لگتا	۱۲۶	نوحہ کرنے والی پرعت	۱۳۶	کئی کیلئے چاندی کرلو
۱۱۴	ان کی قوت و حکمت سے متوجہ	۱۲۶	مردوں کیلئے استغفار	۱۳۶	دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے
۱۱۴	طہارت اور ایمان کی تیسری بات	۱۲۶	ہندو کی بیعت	۱۳۶	ایمان بہت قریب ہے
۱۱۴	ذکر معانی پر قائم رہو	۱۲۶	مردوں کی بیعت	۱۳۶	نافیوں کی طرح نہ ہو جائے
۱۱۸	مناظرانہ طرز کی طلب کا اہتمام	۱۲۸	کفار کی بیعت	۱۳۸	بیعت کا راستہ
۱۱۸	غیر مسلمان کافر کا حکم	۱۲۸	سورۃ الصف	۱۳۸	مقام انور
۱۱۸	اسلام کا حاصل و انصاف	۱۲۹	دعائی کرنے سے بچو	۱۳۸	معاذین کی اپنے فانی کا مشورہ لیں
۱۱۸	معاذین کے فرائض کا حکم ہے	۱۲۹	جہاد کی شکل اللہ بارگاہ خداوندی میں	۱۳۸	نور ہلکے سے کام لو
۱۱۹	کافروں کو ذکر چاہا تو نہیں	۱۲۹	دعوت و بیعت نہ کرنے کا	۱۳۸	محبوب کے ساتھ احسان
۱۱۹	کافروں سے تعلقات کی حدود	۱۲۹	محبوب ترین عمل	۱۳۸	عقبت مجاہدین
۱۱۹	معاذین کا حق ہے	۱۲۹	تم مومن کی بیعت کا دواؤں	۱۳۸	افغانی کے قانون نام
۱۲۰	معاذین اور ان کا حق	۱۲۹	حضرت علیؓ کا فرائض سے خطاب	۱۳۸	ان کے سامنے کسی کی جا امتیاز
۱۲۰	ایمان کا طریقہ	۱۲۹	حضرت علیؓ کا قصہ	۱۳۸	مہر و سورتی
۱۲۱	مسلمان ہونے والے مردوں کے مہر کا مسئلہ	۱۲۹	غیر مجتہد کی بیعت	۱۳۸	آخری نبی آیات کی تعلیمات
۱۲۱	سچے فرائض کا مضمون	۱۲۹	بیعت کا طریقہ کے مختصر ہے	۱۳۸	سورۃ الممتحنہ
۱۲۲	مومنوں سے حق میں معاہدہ کی شرط و قیود	۱۲۹	نبی اکرام علیہ السلام	۱۳۸	سارہ بانی کا مہر سے دعا
۱۲۲	دار الحرب سے نہ مال غنیمتوں سے نکاح	۱۲۹	نبی اکرام علیہ السلام	۱۳۸	حضرت عائشہ کا حکم
۱۲۲	انصاف یہ کہ سب کا علاج	۱۲۹	نبی اکرام علیہ السلام	۱۳۸	حضرت عائشہ کی جواب دہی

۱۸۲	صورۃ التغابن	۱۸۲	اللہ سے ڈرو اور حق کو کمر دیں سے نہ ڈالو	۶۳	سات آجین اور سات فرشتے	۶۵
۱۸۳	سب کفر سے اسلام میں جو آیا	۱۸۳	مظلوموں کو گھر سے باہر نہ لکے	۱۱۳	ہم وہ امتی	۶۶
۱۸۴	سب کفر میں گئے ہیں کسی کفر کا	۱۸۴	عالت سزائیں ملائے ہو	۱۱۴	مسئلہ کتاب	۶۷
۱۸۵	زین و آستان سے پہلے تفریق لکھی گئی	۱۸۵	دربارہ کفار کی صورت	۱۱۴	برائے کفر کا کجی	۶۸
۱۸۶	حضرت خضر کے حق میں کفر ہوئے	۱۸۶	موتوں سے شرارت کا سوا کچھ نہ	۱۱۵	سات فرشتے کیوں نہیں	۶۹
۱۸۷	زنا و عیالیت کفر و فسق کی علامت	۱۸۷	رجس کا گواہ نہ	۱۱۵	احکام کا نزول	۷۰
۱۸۸	افغان و دیگر زبان	۱۸۸	گواہوں کو چاہیے	۱۱۵	صورۃ التھویم	۷۱
۱۸۹	لمت ملا سکا انکار	۱۸۹	قرآن کی روایت	۱۱۵	اور وہاں طبعی اعدائی کو نہیں	۷۲
۱۹۰	حضرت صورت گری	۱۹۰	تقریب سے مشکل مل گئی	۱۱۶	حضرت ماریہ کا واقعہ	۷۳
۱۹۱	کلی نہ تھے غیب	۱۹۱	لا حول ولا قوۃ کا طوطہ	۱۱۷	حلال کلام کھٹکے کا مسئلہ	۷۴
۱۹۲	سب کی دنیا کی شکل نہیں	۱۹۲	معدنہ سے نجات اور قاعدہ کے	۱۱۷	کفار کا قانون	۷۵
۱۹۳	دو عالموں کی دنیا اور آخرت کی دنیا	۱۹۳	حصوں کا کرب نہ	۱۱۷	حضرت علیؓ کا حسن معاشرت	۷۶
۱۹۴	بانی کا سببی	۱۹۴	کامیابی کی کجی	۱۱۸	ظہر کا مسئلہ	۷۷
۱۹۵	غیر میں حضور ﷺ سے متعلق سوال	۱۹۵	اللہ پر کفر و کفر	۱۱۸	حضرت عائشہؓ کا خطاب	۷۸
۱۹۶	صیغہ سے متعلق کلام و کلام	۱۹۶	اللہ کے ارادہ کو روک نہیں جاسکتا	۱۱۸	اللہ کا وعدہ اور آیت کجی	۷۹
۱۹۷	مسئلہ قہر	۱۹۷	بڑی خبر والی صورت کی بھرت	۱۱۹	حضور ﷺ کا قرآنی کلام کا بیان ہے	۸۰
۱۹۸	برجہاں میں طاعت کو	۱۹۸	حاکم کی صورت	۱۱۹	خاک و ہوا میں کی جاتے افرات	۸۱
۱۹۹	نہائی افرات سے ۳۳ قرآنی قصائیں نہیں	۱۹۹	محمدؐ اسلم کا واقعہ	۱۱۹	حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ سے انکار	۸۲
۲۰۰	بڑی کجی کی نصیحت	۲۰۰	تقریب کی کجی کی مرکات	۲۰۰	کفر و ایمان کی اصلاح کی اہم داری	۸۳
۲۰۱	اولی و اہمال کو جانے کہتے رہو	۲۰۱	ملک و مملکت کا کھتر و کھتر	۲۰۱	بڑی کجی اور اللہ کی تربیت	۸۴
۲۰۲	نظر و کھتر کا فرمان	۲۰۲	ملک و مملکت کا کھتر و کھتر	۲۰۲	اللہ کی کفر و کھتر کی طاقت	۸۵
۲۰۳	کھتر و کھتر کی طاقت	۲۰۳	ملک و مملکت کا کھتر و کھتر	۲۰۳	اللہ کی طاقت و کھتر	۸۶
۲۰۴	محمدؐ کا کھتر و کھتر	۲۰۴	صحت اور کھتر	۲۰۴	نجات میں کوئی بہانہ نہ چلے گا	۸۷
۲۰۵	محمدؐ کو پہنچ جانے	۲۰۵	بڑی کجی و کھتر کا مسئلہ	۲۰۵	توبہ و صوم	۸۸
۲۰۶	اللہ کو سب کھتر و کھتر	۲۰۶	اللہ کو کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۰۶	نیکوں اور فاجرین کا موازنہ	۸۹
۲۰۷	صورۃ المصالح	۲۰۷	اللہ اپنے کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۰۷	نجات اللہ کی رحمت سے ہوگی	۹۰
۲۰۸	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۰۸	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۰۸	اللہ کی رحمت و کھتر	۹۱
۲۰۹	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۰۹	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۰۹	توبہ اللہ اور مملکت کی رحمت کا سب سے	۹۲
۲۱۰	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۰	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۰	توبہ و صوم	۹۳
۲۱۱	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۱	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۱	توبہ و صوم	۹۴
۲۱۲	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۲	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۲	توبہ و صوم	۹۵
۲۱۳	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۳	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۳	توبہ و صوم	۹۶
۲۱۴	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۴	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۴	توبہ و صوم	۹۷
۲۱۵	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۵	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۵	توبہ و صوم	۹۸
۲۱۶	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۶	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۶	توبہ و صوم	۹۹
۲۱۷	ملاحقہ کے کھتر و کھتر	۲۱۷	حضرت عمرؓ کا کھتر و کھتر کا مسئلہ	۲۱۷	توبہ و صوم	۱۰۰

۲۹۲	مغربی صلابہ کا عجیب واقعہ	۳۰۲	فرشتوں اور خاص بندوں کا طریق
۲۹۳	سورۃ الاحقافہ	۳۰۳	قیامت کا دن
۲۹۴	نور عبادی کی بات کرتے	۳۰۵	زکوٰۃ دینے کا طریقہ
۲۹۵	دیگر صحیفہ قرآن کی پیروی	۳۰۶	قیامت کے دن کی لمبائی
۲۹۵	آیات قیامت	۳۰۶	پنج ضروریات ہیں
۲۹۵	صور کا ہے	۳۰۷	حضرت ابو بکرؓ کی بیعت
۲۹۵	آسمان پر چلتے جانے کا	۳۰۷	موسس کیلئے اور ان کے بھائی
۲۹۵	قرآن کو حفظ نہ کرنے	۳۰۷	سیرت کا کام نہیں
۲۹۵	زمین اور آسمان کا قاعدہ	۳۰۷	قیامت قریب ہے
۲۹۶	عبادت الہیہ جس کا معنی	۳۰۸	آسمان پر چل جانے کا
۲۹۶	تین چیزیں	۳۰۸	پانچوں ان بن جائیں گے
۲۹۶	چھ چیزیں ہیں	۳۰۸	ظن، جیسی ہوگی
۲۹۶	نبوت کی علامات	۳۰۸	شرک کی آرزو
۲۹۸	موسس کی پروردگار	۳۰۹	کھانا پینے والی آگ
۲۹۸	آکام اور نالے	۳۰۹	دور رخ کی کشش
۲۹۹	کافر کی مسرت	۳۰۹	انسانی طبیعت
۲۹۹	کافر کی گرفتاری	۳۰۹	شرمگاہ کی حکمت
۲۹۹	دور رخ کی تڑپیں	۳۱۰	مصلحت قریب کی طرف
۳۰۰	ایمان نہ لے اور مسکین کو نہ کھانا	۳۱۰	حاجت کا طریقہ
۳۰۰	پروردگار کا عظیم وارث پروردگار	۳۱۰	مشتہائی کا حرام ہونا
۳۰۰	گنہگاروں کی روایت	۳۱۰	منازل کی کتابیں
۳۰۰	روز قیامت کا کھانا	۳۱۰	حضور ﷺ کی ہانڈی
۳۰۱	قرآن کی چھائی	۳۱۰	جنت کی آخری صفات
۳۰۱	قرآن شامی نہیں	۳۱۱	قرآن سے وحشت کون ہے
۳۰۱	قرآن کا ان کی بات نہیں	۳۱۱	احزاب کا دھوکہ ایمان ہے
۳۰۱	عقبرہ صوفیہ نہیں بہتر	۳۱۲	آخر قرآن کا ذکر کرنا چاہیے
۳۰۲	اسلام سے پہلے عرفہ رات پر قرآن کا اثر	۳۱۲	عشر ربیعہ پر چوکا ہے
۳۰۲	سنگ پر چھاپا ہے	۳۱۲	اللہ کا ذکر نہیں ہے
۳۰۲	قرآن مجلی حقیقت ہے	۳۱۳	قیامت سے آگے
۳۰۳	آپس دونوں میں	۳۱۳	سورۃ نوح
۳۰۳	سورۃ المعارج	۳۱۳	ابوح اسلمہ
۳۰۳	کافروں پر ضرر و عذاب آئے گا	۳۱۳	وحشت انساں میں

۳۳۳	ایمان کامل کا نتیجہ	۳۳۳	انہوں کا ایمان لا	۳۳۵	آخر میں کیا حوا
۳۳۴	۱۰۰۰ ہجرت میں ان کی گزشتہ کوششوں سے یہی	۳۳۴	انہوں کو الوداعیات	۳۳۵	کلمات پر تدارک
۳۳۵	انہوں نے ادرہ دارینہ کا حق	۳۳۵	انہوں کی خوراک	۳۳۵	قیمت کا وقت
۳۳۵	موت کو وہ اب تک نہیں دیکھے	۳۳۵	سزائوں کی جو عفت	۳۳۵	توبہ کے علوم
۳۳۶	آخر میں نوری مر	۳۳۶	چوبیہ ان کا کانا	۳۳۵	مطلب
۳۳۶	آپ کی کتابیں	۳۳۶	تعمید و تفسیر کی ترویج	۳۳۵	رسول کا معنی
۳۳۶	تو میں نے پروا ہی کی نہ تھی	۳۳۶	احیاء کی کشفیات	۳۳۶	ایمان کی کراہیں
۳۳۶	خدا کے پیچھے	۳۳۶	اشراف کی جہالت	۳۳۶	صوفیہ کے مکافات
۳۳۶	عین استقامت کی حرکت	۳۳۶	لغات کا کجی مانت	۳۳۶	مہملہ
۳۳۶	غیاث کی توفیق	۳۳۶	نالی میں مہر کا سلطان ہونا	۳۳۶	کاہنوں اور کوسوں کی غریبی
۳۳۶	ظلمت کے مہر و مل	۳۳۶	انہوں میں اظہار	۳۳۶	مہربان و پیرا ہستی علم کی
۳۳۶	چاند اور سورج کی روشنی	۳۳۶	موت کے بعد وادار ہونا	۳۳۶	کی تیر سیرت
۳۳۶	ایمان کا پیر	۳۳۶	آپ کو پیر سے	۳۳۶	مہملہ
۳۳۶	رحمن کا فرض	۳۳۶	آپ کا پہلی حکم آنے کا سبب	۳۳۶	جائزیت کے کاموں سے منانیت
۳۳۶	والد اول کا کردار	۳۳۶	بن کے شعاع	۳۳۶	فراست و کس
۳۳۶	بیت پرستی کی بیا	۳۳۶	انہوں کی حیرت	۳۳۶	علم غیب اور غیبی خبروں میں فرق
۳۳۶	نور سے پیدا ہوا سب کی	۳۳۶	انہوں کے غش فرنے	۳۳۶	ان کی عفت
۳۳۶	مہربان کی بات	۳۳۶	اوجوشن کے دور میں خدا سے کاخیل	۳۳۶	سورۃ المیزمل
۳۳۶	نولی چھڑنے کے اوشن	۳۳۶	آپ کی سیرت	۳۳۶	نزل کہنے کی یہ
۳۳۶	قابل رحم و مرمت	۳۳۶	انہوں کے کرد	۳۳۶	ادائیگی کے لوازم
۳۳۶	وہ ہیں اور انہیں کیلئے مستعد	۳۳۶	انہوں کا غیب اور غیب	۳۳۶	جنت بھر القب
۳۳۶	سورۃ الجن	۳۳۶	انہوں کو اللہ کی آزمائش	۳۳۶	توبہ کا حکم
۳۳۶	انہوں کا ہوا	۳۳۶	انہوں کے بقا	۳۳۶	فراہم کے احکام
۳۳۶	کیا مسودہ لکھنے کے حق و کھانا	۳۳۶	غائب کا مانت	۳۳۶	آپ کی کا حکم
۳۳۶	جنت واداع و مرمت	۳۳۶	نور کی تیر پرانی ہی پرانی ہے	۳۳۶	نور کی تیر پرانی ہی پرانی ہے
۳۳۶	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۳۳۶	مساجد کی خصوصیت	۳۳۶	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت
۳۳۶	جنت کی حقیقت	۳۳۶	جنت کا مہربان میں آنے کی اجازت	۳۳۶	غش کا بازی
۳۳۶	سلاطین	۳۳۶	خدا کا یہ عادت کیلئے ہونا	۳۳۶	گاہک پر دم
۳۳۶	سلاطین کی عادت	۳۳۶	آپ کی عادت پر ان کا حکم	۳۳۶	جنت واداع کی قرأت
۳۳۶	زعمانی	۳۳۶	میرا مہربان ہے	۳۳۶	قرآن کی اجازت
۳۳۶	عاشق کے آپ کے حق پر ہے	۳۳۶	نور کی تیر کا مالک ہونا ہے	۳۳۶	زعمانی قرآن کا مطلب
۳۳۶	ایک سماں کی کاہنہ	۳۳۶	ظہر کی ذرا داری	۳۳۶	قرآن کی ذرا داری

۳۵۳	قرآن کی حیثیت	۳۶۳	قرآن قرآن	۳۵۱	انجیل کے بعد کی حکمت
۳۵۴	نبوت اور رسالت	۳۶۴	غلبہ نبوت کے وقت نہ ہوا	۳۵۲	نیل کتاب پر اثر
۳۵۵	تمام شب بیدار کام ہے	۳۶۵	انکار شریعت	۳۵۳	سائنس اور کافروں کی دہائی
۳۵۶	نہ تہیہ کی حکمت	۳۶۶	مذہب کو فرض دینا	۳۵۴	مذہب کے فکری
۳۵۷	نہ تہیہ کا بیان	۳۶۷	ہر شے کا جوڑنے کا	۳۵۵	ذکر و رات کی حکمت
۳۵۸	ذکر و رات	۳۶۸	بہاؤ اللہ اور ان کی کامل	۳۵۶	ذاتی طرف والے
۳۵۹	روایت کے لئے ہے	۳۶۹	برہان میں اختلاف نہ کرنا	۳۵۷	اور شیعوں سے سوال
۳۶۰	وصول حق کی روایتیں	۳۷۰	سورۃ الصافات	۳۵۸	اور شیعوں والے جہنم
۳۶۱	مفسرین کا ذکر بھی مشغول رہنا	۳۷۱	اس سورۃ کا نزول	۳۵۹	ناروق اعظم کا، عرش کو بچھڑنا
۳۶۲	انہی کی طرف لگنے کا شہم	۳۷۲	وگوں کو خبردار کرنا	۳۶۰	کافروں کیلئے کوئی، قادیان کی
۳۶۳	مقامات مسک	۳۷۳	انہی کی جہنم	۳۶۱	مومنین کیلئے شہادت
۳۶۴	تہجد کا نور	۳۷۴	طہارت	۳۶۲	مفسرین کی شہادت
۳۶۵	ترک کر دینا کا مطلب	۳۷۵	تہیہ اور گناہوں سے پاک رہنا	۳۶۳	انہی کی شہادت
۳۶۶	سائنس اور کھوپڑا	۳۷۶	طہارت نہ رکھنے کا عذاب	۳۶۴	ایک شخص کی سفارش
۳۶۷	اصل مقام	۳۷۷	اس میں نہ پڑنا	۳۶۵	کافروں کی جہاد
۳۶۸	سفرین کو ہم نہال کس سے	۳۷۸	سورۃ اور سر اصل	۳۶۶	خوبی آخرت سے عکری
۳۶۹	سفرین کا عذاب	۳۷۹	تہیہ کی گئی	۳۶۷	فہمیت قرآن
۳۷۰	مفسرین کا خوف نہ فرما	۳۸۰	اولیہ ان کی تہیہ کے اثرات	۳۶۸	تہیہ کی عظمت کا سبب ہے
۳۷۱	آقا کی تربیت	۳۸۱	قریشوں کی تہیہ	۳۶۹	اللہ سے خوف نہ کھائے
۳۷۲	تہیہ کی تہیہ کے	۳۸۲	سفرین کیلئے انہی کو ہے	۳۷۰	سورۃ قیامہ
۳۷۳	سفر کی سورۃ کا مطلب	۳۸۳	اولیہ کا مال اور اور	۳۷۱	تہیہ میں اللہ کی تہیہ ہے
۳۷۴	پہلے پڑھے ہوئے کا	۳۸۴	اولیہ کی تہیہ کی تہیہ کا	۳۷۲	سفر کی تہیہ
۳۷۵	تہیہ پانے والے	۳۸۵	اولیہ کی تہیہ کی تہیہ	۳۷۳	سفر اور اور
۳۷۶	جو چاہے فہمیت نہ کرے	۳۸۶	سفر اور تہیہ	۳۷۴	سفر کی تہیہ
۳۷۷	نہ تہیہ کی فہمیت	۳۸۷	اولیہ کا مال	۳۷۵	سفر اور اور
۳۷۸	مفسرین اور صحابہ کی تہیہ	۳۸۸	عذاب کی تہیہ کی تہیہ	۳۷۶	انسان کی تہیہ
۳۷۹	فہمیت تہیہ کی تہیہ	۳۸۹	تہیہ کا بیان	۳۷۷	تہیہ کی تہیہ کی تہیہ
۳۸۰	سفر میں تہیہ	۳۹۰	تہیہ کی تہیہ	۳۷۸	تہیہ کی تہیہ
۳۸۱	تمام کے پتھر اور تہیہ	۳۹۱	تہیہ کی تہیہ	۳۷۹	تہیہ کی تہیہ
۳۸۲	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۲	تہیہ کی تہیہ	۳۸۰	تہیہ کی تہیہ
۳۸۳	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۳	تہیہ کی تہیہ	۳۸۱	تہیہ کی تہیہ
۳۸۴	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۴	تہیہ کی تہیہ	۳۸۲	تہیہ کی تہیہ
۳۸۵	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۵	تہیہ کی تہیہ	۳۸۳	تہیہ کی تہیہ
۳۸۶	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۶	تہیہ کی تہیہ	۳۸۴	تہیہ کی تہیہ
۳۸۷	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۷	تہیہ کی تہیہ	۳۸۵	تہیہ کی تہیہ
۳۸۸	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۸	تہیہ کی تہیہ	۳۸۶	تہیہ کی تہیہ
۳۸۹	تہیہ کی تہیہ کے	۳۹۹	تہیہ کی تہیہ	۳۸۷	تہیہ کی تہیہ
۳۹۰	تہیہ کی تہیہ کے	۴۰۰	تہیہ کی تہیہ	۳۸۸	تہیہ کی تہیہ

۳۸۰	انسان کی بے بسی	۳۸۹	آپ کا کام نصیحت ہے	۳۸۰	اور رات کی شمولیت
۳۸۰	احمال کا سامنا	۳۸۹	اللہ کی حاجت اصل ہے	۳۹۰	مربوطت کو پہنچنا
۳۸۰	انسانی وجود کی کوئی	۳۸۹	سورة المرسلات	۳۹۰	مختلف راہیں اختیار کرنا
۳۸۱	عناصرت قرآن کا مدد	۳۸۹	دنیا و آخرت کی مثال	۳۹۰	انجام بخیرین
۳۸۱	منہور ﷺ کیلئے کوئی آیت مثلاً نہیں ہے	۳۹۰	سورة النزل	۳۹۰	مومنوں کا احیاء
۳۸۱	لام کے چھپے منتدی کے قراءت	۳۹۰	مغرب کی نماز میں	۳۹۰	نیکیوں کے اوصاف
۳۸۱	کرنے کی ایک دلیل	۳۹۰	آخرت کا مومن	۳۹۰	منت پر درکار
۳۸۱	انسان کی دنیا پرستی	۳۹۰	ادکام الہی کی حکمت	۳۹۱	وجوب کیلئے
۳۸۲	مومنین کے چہرے	۳۹۱	وعدہ قیامت	۳۹۱	قائدہ
۳۸۲	وعدہ الہی	۳۹۲	کائنات کا دفتر	۳۹۲	منت کا کفارہ
۳۸۳	مختلف ادب	۳۹۳	انجیاء کی حاضری	۳۹۳	منت کی شرط
۳۸۳	سب سے معزز شخص	۳۹۳	بے فیصلہ کے دن کا اٹھارہ	۳۹۳	خوف آخرت
۳۸۳	اصل منت کا مقصد	۳۹۴	وہی کیا ہے؟	۳۹۴	مومن کو کھانا
۳۸۳	سب سے ادنیٰ اور اعلیٰ جتنی	۳۹۴	گدشتہ اقوام کی ہلاکت	۳۹۴	حضرت علی کی فضیلت
۳۸۴	یوم مزید	۳۹۴	انسان کی پیدائش	۳۹۴	پایہ دہنی ہے یا مکی
۳۸۴	ایک نیک و نافرمانی	۳۹۴	قدرت خداوندی کا اندازہ لگاؤ	۳۹۴	رشاد الہی کی طلب
۳۸۴	دیباچہ انجیاء کے لوگوں سے	۳۹۴	سنگروں کی حسرت	۳۹۴	حضرت عہدہ بن عمر کا بیان
۳۸۴	سوت کا قیامت ہے	۳۹۵	زمین	۳۹۵	جنت کا پیش
۳۸۵	سوت کا کوئی ملان نہیں ہے	۳۹۵	پہاڑ اور پانی	۳۹۵	جنت کا موسم
۳۸۵	سوت کی کتنی	۳۹۵	کافروں کیلئے سایہ	۳۹۵	بانات
۳۸۵	آقا زسر	۳۹۶	تین شاخوں کی وجہ	۳۹۶	جنت کے برتن
۳۸۵	انسان کی بے فرضی	۳۹۶	دراز کی گردن	۳۹۶	برتنوں کی مقدار
۳۸۶	جلاکت	۳۹۶	کافروں کا سایہ آگ کا ہوگا	۳۹۶	شراب جنت
۳۸۶	اکامل کی تاجی	۳۹۶	انسان کے تین طبقے	۳۹۶	لذام
۳۸۶	انسان کی کسی نہیں چھوڑا جائے گا	۳۹۶	برائے نام سایہ	۳۹۶	عظیم بادشاہت
۳۸۶	مراتب پیدائش	۳۹۸	چنگاریاں	۳۹۸	جنت کا لباس
۳۸۶	آیات کا جواب	۳۹۸	کافروں کیلئے	۳۹۸	زیر
۳۸۶	سورة دھر	۳۹۸	سب کا اجتماع ہوگا	۳۹۸	شراب شہر
۳۸۶	قیامت و بقاء	۳۹۹	کوئی مدح نہ سن سکے گی	۳۹۹	احمال کی قدر دانی
۳۸۸	مادہ پیدائش	۳۹۹	مومن عرش کے سایہ میں	۳۹۹	فیصلہ کا انتخاب کریں
۳۸۸	اہل بیت کا عجیب و غریب نظریہ	۴۰۰	خوشی اور غم	۴۰۰	سب دنیا کے مریض
۳۸۹	برائے انسان کی گفتگو میں دنیا بھر کے ائمہ	۴۰۰	نیک و نیکوں کا بدلہ	۴۰۰	تہم نیکوں سے ملت سکتے ہیں

۳۲۴	موسیقی کی صحت	۳۲۵	موسیقی کی کوئی راحت نہ ہوگی	۳۲۶	چند روز صحت ہے
۳۲۳	گائری کی صحت	۳۲۵	شہرہ گرم اور شہرہ غلط اپنی سٹاک	۳۲۶	فران سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں
۳۲۳	کارفرم صحت کی نئی	۳۲۶	وہیچ اور بڑھتی گئے	۳۲۶	آیت کا جواب
۳۲۳	عصر اور روح	۳۲۶	برادری کے سوانحی مذاہب	۳۲۶	سورۃ النجاء
۳۲۳	موسیقی کی اداس کا استقبال	۳۲۶	ہر چیز غلط ہے	۳۲۶	تہمت کے حلق میں کہیں کی دھندلیاں
۳۲۳	کارفرم کی روح	۳۲۶	اب بیشک کا جواب	۳۲۶	عقہ دار
۳۲۳	تیزی سے دماغ کو سہا	۳۲۶	اہل جہنم کیلئے شدید ترین آفت	۳۲۶	بڑی بڑی بات ہے
۳۲۵	اداس کی کوئی تہذیب و انعام	۳۲۶	ہر چیز کو گولی کیلئے انعامات	۳۲۶	مقررہ پہنچا جائے گا
۳۲۵	عصر اور روح	۳۲۶	جنت میں کس سے کس کی	۳۲۶	زمین کا فرش
۳۲۵	ہمارے کلمہ فرشتے	۳۲۶	اور صحت اور کس کے مطابق ہو گئے	۳۲۶	پہاڑ
۳۲۶	موسیقی کی حرکت	۳۲۶	چراغ کی کوئی سٹاک	۳۲۶	نارادہ کے چراغ
۳۲۶	سائنس کے لغوی	۳۲۶	سماج پر اہم کا مقام	۳۲۶	نیز صحت کا علاج
۳۲۶	پہلوی	۳۲۶	استغفریہ کی حالت	۳۲۶	نیز بہت بڑی صحت ہے
۳۲۶	صور پھونکا	۳۲۶	بہتوں کے پاس	۳۲۶	رات کا لباس
۳۲۶	اور تہ صبر پھونکا	۳۲۶	یہ انعامات کس سے	۳۲۶	کام کو کچھ نہیں
۳۲۶	دونوں کوس کا درمیانی وقت	۳۲۶	بہا لپائی	۳۲۶	سات آسمان
۳۲۶	گھبراہٹ اور پریشانی	۳۲۶	گھبراہٹ کی صفت بندی	۳۲۶	دوش صبر
۳۲۶	آخرت کے بارے میں کارفرم کی مارے	۳۲۶	روز کوں ہے	۳۲۶	بارش کا مقام
۳۲۶	سائنس کی حقیقت نے کمال کی طرح کر دیا	۳۲۶	جو کچھ کچھ کر لے	۳۲۶	کلیتہ داری
۳۲۶	عالم حساس کی حقیقت اور	۳۲۶	موسیقی کا اثرات ہوگی	۳۲۶	فیصلہ کوں
۳۲۶	اس کی صحت و حیات	۳۲۶	اپنی حالت کا سامان کر لے	۳۲۶	پتھر اور کھانہ کو کس کی صفت
۳۲۶	ایک آدمی کی راکھ کا زمانہ	۳۲۶	سب کچھ سامنے ہیں	۳۲۶	صور کیا ہے
۳۲۶	معاذ حساس اور مشرور دن پر کھلی شواہد	۳۲۶	قبر کی منزل	۳۲۶	آسمان پر کس کا نہیں
۳۲۶	اللہ کیلئے کام کوئی مشکل نہیں	۳۲۶	مذہب قہر	۳۲۶	پہاڑیت میں جانیں گے
۳۲۶	ہر ایک بھڑکی سٹاک سب سے بڑھ	۳۲۶	قبر میں اہل کا سامان	۳۲۶	شریوں کا مقام
۳۲۶	موسیقی کی فرعون کو روک	۳۲۶	کارفرم صحت	۳۲۶	کرشمہ فرعون ہے
۳۲۶	سوی کا بھو	۳۲۶	شیطان کی صحت	۳۲۶	فرشتوں کی کلمات میں دشمن
۳۲۶	فرعون کی کمرنگی	۳۲۶	سورۃ فاطر	۳۲۶	اللہ کی پناہ
۳۲۶	فرعون کی طاقت	۳۲۶	سوت کے فرشتوں کی قسم	۳۲۶	سات جگہ سوال
۳۲۶	نگار کا سنی	۳۲۶	سورۃ کے مضامین	۳۲۶	جہنم میں قیام کی تک
۳۲۶	عبرہ و گھبراہٹ	۳۲۶	موسیقی کی صحت کے فرشتے	۳۲۶	بہت بڑھ گئے
۳۲۶	عبرہ و گھبراہٹ	۳۲۶	موسیقی کا کارفرم	۳۲۶	کارفرم اور صحت کا جواب

۴۳۷	طریقہ توبہ	۴۳۹	قرآن تو صحت نام ہے	۴۳۰	تمہاری بیہوشی آسمان سے مشکل نہیں
۴۳۷	عرب کا ایک ظالمانہ واقعہ	۴۳۰	قرآن کی شان	۴۳۰	آسمان کی طاقت میں غور کرو
۴۳۷	استقامت حاصل	۴۳۰	قرآن کے کاتب اور حامل	۴۳۰	زمین کا چھانچا
۴۳۸	عزلی کرنا	۴۳۰	آسمان کتنا ذخیرا ہے	۴۳۰	پہاڑوں کا زمین میں گاڑنا
۴۳۸	آسمان کا کھاروا	۴۳۱	اپنی اصل پر غور کرو	۴۳۱	زمین کی مشابہتی
۴۳۸	جنت اور جہنم کی روحانی	۴۳۱	اپنی طاقت دیکھو	۴۳۱	یہ سب تمہارے لئے ہے غور ادا کرو
۴۳۸	اممال سامنے آئیں گے	۴۳۱	چار چیزیں جو مقدر ہیں	۴۳۱	اور آسمان کا کھاروا
۴۳۹	شریحہ حقیرہ	۴۳۱	کھلے پرے کی تیز	۴۳۲	وہابیہ پرست ترک
۴۳۹	ظہور مسیح	۴۳۱	وہی کرنے کا طریقہ	۴۳۲	پرہیزگار لوگ
۴۵۰	جبریل کی صفات	۴۳۲	صوت انعام ہے	۴۳۲	نفس کی طاقت کے درجہات
۴۵۰	اہل راوی	۴۳۲	ادوارہ زندگی	۴۳۳	مکالمہ نفس
۴۵۰	جبریل کی طاقت	۴۳۲	رب حاکم کی ہڈی	۴۳۳	ہوا کا مفعول
۴۵۰	مصور مکتبہ کی طاقت	۴۳۲	انسان کی تہذیبی	۴۳۳	توہن کی چیزیں
۴۵۱	جبریل وہی کیسے حاصل کرتے ہیں	۴۳۲	ظاہر زندگی کا سامان	۴۳۳	ترک ہوا کے درجہات
۴۵۱	مصور مکتبہ کا مطالعہ مالک دونا	۴۳۳	زمین سے آگاہ	۴۳۳	سب سے فرحانی رات
۴۵۱	مصور مکتبہ کی دیانت و پائی	۴۳۳	آپ کیا ہے	۴۳۳	خاص کتب
۴۵۱	جبریل کو دیکھنا	۴۳۳	شہر کی آواز	۴۳۳	امام یوسف کریم کی کواکب
۴۵۱	دیہ الہی	۴۳۳	نفسی کا عالم	۴۳۵	ترک ہوا کا مفعول
۴۵۲	مصور مکتبہ کو کہیں نہیں کہا جاسکتا	۴۳۴	کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا	۴۳۵	قیامت کا مضمون وقت صرف اٹھ گھنٹہ ہے
۴۵۲	حقیقت کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟	۴۳۴	مومنین کے چہرے	۴۳۶	قیامت قریب ہے
۴۵۲	سچا صحت ہمارے	۴۳۴	کافروں کے چہرے	۴۳۶	تجربہ کا کام
۴۵۳	انسان بناتا اور خاک	۴۳۵	سورة التکویر	۴۳۶	جب آئے گی تو آنکھیں کھلیں گی
۴۵۳	استقامت	۴۳۵	جانوروں اور وحش کی حالت	۴۳۶	دنیا کی زندگی ایک شام جیسا ہے
۴۵۳	اصل اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے	۴۳۵	میں مال کا بھی ہوش نہ رہے گا	۴۳۷	سورة عبس
۴۵۳	سبح کی نماز میں تلاوت	۴۳۵	جنگلی جانوروں کی بدحواسی	۴۳۷	مصور مکتبہ کا ہاتھ
۴۵۴	سورة انفطار	۴۳۶	جانوروں کا مشر	۴۳۸	حضرت عبداللہ بن مسعود کا ارشاد
۴۵۴	لہذا مشائخ کی قرأت	۴۳۶	سند داگ بین جا میں گے	۴۳۸	مالک کیلئے ہدایت
۴۵۴	لہذا اعمال کا سامنا ہوگا	۴۳۶	چھوٹا بچا	۴۳۸	مصور مکتبہ کا اعزاز
۴۵۴	رب کریم کا حق	۴۳۶	انگ انگ کر دو	۴۳۹	ترکیہ نفس
۴۵۴	کسی نسبت و شب پر غور نہ ہونا چاہئے	۴۳۷	مظہر و بچوں کا سوال	۴۳۹	ادارہ و اشیا کا مقام
۴۵۵	کیا اللہ تعالیٰ کے کرم یا نبی جواب ہے	۴۳۷	نفس بن عالم کا واقعہ	۴۳۹	حکمران کی سرپرست نہیں
۴۵۵	کریم اللہ تعالیٰ	۴۳۷	حاصل کے پینے پر مارنا	۴۳۹	طہارہ و تہ کے حق میں

[illegible]

۲۸۹	روح کی تسبیح	۲۸۰	آگاہ و انجام سب اللہ کے قبضہ میں ہے	۲۷۳	نہ تو اصل ہے نہ قرآن پر نور کرتے ہیں
۲۸۹	معتدل و کامل تحقیق	۲۸۰	بخشش و محبت والا بھی ہے	۲۷۳	آیت کبہ
۲۸۹	مداہنت دلی پر اجازت نامہ کی	۲۸۰	سچا اپنا کرم	۲۷۳	بگڑدلوں میں غصہ بھی رکھتے ہیں
۲۸۹	سامی علیہ السلام اور حقیقت طالعہ و بانی ہے	۲۸۰	جو جانتے رکھتا ہے	۲۷۳	ابہر حال اس کا دل شک ہے
۲۸۹	تلقین کی تفسیر	۲۸۰	عروش کی عظمت	۲۷۳	ادھام الہی کی وہ اقسام
۲۸۷	ہاتھوں کی ہذا کا نظام	۲۸۰	حضرت سعد بن ابی بکر کا مرض الوفا	۲۷۵	سورة البروج
۲۸۷	ظہور حقیقی کیلئے طاعت قرآن کا نظام	۲۸۰	فرعون و ثمود کی کہانی	۲۷۵	آسمان کے نور
۲۸۷	قرآن کو یاد رکھو	۲۸۰	ظاہر و باطن میں کس پر ہے	۲۷۵	سورج چاند کی منزلیں
۲۸۷	اللہ تعالیٰ کو سب مہم ہے	۲۸۱	ان کمرہ اس کی	۲۷۵	بعد از عرفہ کا دن
۲۸۷	تو قیامت لڑائی سے سب آسان ہو جائے گا	۲۸۱	قرآن کو چھٹا نا صاف ہے	۲۷۵	بعد کے دن و رات کی طوالت
۲۸۸	ظہور حقیقی کی حقیقی امداداری	۲۸۱	حقانیت قرآن	۲۷۵	مقبولیت کی کمزوری
۲۸۸	لوگوں کی سمجھ بکھال کو رکھو	۲۸۱	لوح محفوظ	۲۷۹	مفسر کی ذلت اور قیامت کا دن
۲۸۸	بدائت آدمی	۲۸۴	سورة الطارق	۲۷۹	تشریف و اسلئے
۲۸۸	انجمن کا دینی خطاب	۲۸۴	اقوال کی حفاظت	۲۷۹	فاروقی حکم کے دور میں اس لڑکے
۲۸۸	ترکیہ ظاہر و باطن	۲۸۴	انسان کی حفاظت	۲۷۹	کی بخشش کا ظاہر و باطن
۲۸۸	لہذا تفسیر اور صدق	۲۸۴	الزمان کا دور و پیدائش	۲۷۷	مغفرت اور بخشش کا فرق کیا ہے
۲۸۸	ذرا دے کے ادب	۲۸۳	عشرت اور مردانہ لفظ	۲۷۷	تشریف والوں کا قصہ
۲۸۸	سلوک کے عمارت	۲۸۳	سچی کی جگہ	۲۷۷	چاند گر کا کاش کرو
۲۸۹	تقریر آخرت کی اہمیت	۲۸۳	بیت بعد اہمیت	۲۷۷	لا کے چاروں طرف لافٹ پر اور اچھ ہو گیا
۲۹۰	نور و موعود کا تاریخی تسلسل	۲۸۳	راہِ حق چاہیں گے	۲۷۷	ترکے کی کراہیں
۲۹۰	صحف الہامی کے مضامین	۲۸۳	عمر میں سے چل کوئی حیل نہ ہوگا	۲۷۷	لڑاکا و دشمن کے سامنے
۲۹۰	صحف موسیٰ علیہم السلام کے مضامین	۲۸۳	آسمان کا لوٹنا	۲۷۷	درویش کی شہادت
۲۹۰	سورۃ کی فضیلت	۲۸۳	آگے والی زمین	۲۷۷	دانشدہ کی ناکام تدبیریں
۲۹۰	لہذا قرآن کی قرأت	۲۸۳	قرآن کی جامعیت میں	۲۷۸	کے لئے شہادت کی تدبیر و خود بینی
۲۹۱	سورة غاشیہ	۲۸۴	اللہ کی تدبیر کو سب ابھو گی	۲۷۸	سب لوگ مسلمان ہو گئے
۲۹۱	قیامت کی بات	۲۸۴	اسلام سے پہلے موت پا کر لی	۲۷۸	لوگوں کیلئے آگ کی تشریف کا نظام
۲۹۱	بے نتیجہ محنت	۲۸۴	گرفت کی دھکی	۲۷۸	دانش اور دوزخوں کی سنگدلی
۲۹۱	دوزخ کی مشقت	۲۸۵	سورة اعلیٰ	۲۷۹	مسلمانوں کا حکم
۲۹۲	دوزخ کی گرمی و بیاں	۲۸۵	بھوک کی تسبیح	۲۷۹	جہنم میں کیڑا کاوت بنے گا
۲۹۲	دوزخ میں لکھا	۲۸۵	سچ کرنے کا مطلب	۲۷۹	تشریف والوں کا مشر
۲۹۲	جہنم میں کھانسی و زہر کیسے	۲۸۵	مفسرین قرآن	۲۷۹	آخری کامیابی و مہمیں کی ہے
۲۹۲	جس کو نام کا کھانا ہے	۲۸۶	لہذا میری قرأت	۲۸۰	خدا کی گرفت

۵۰۹	انسان کی خصوصیت	۴۹۳	کی صحبت کرنے والے
۵۰۹	انسان کی قوت برداشت	۴۹۳	بیکجہ خدائی
۵۰۹	انسان کی تمام نیالی	۴۹۳	بیچنے والے
۵۰۹	اللہ تعالیٰ کا انکسار	۴۹۳	جنتوں کے خوش
۵۰۹	اللہ تعالیٰ کا ہر ماہ	۴۹۳	نہیچے
۵۱۰	اللہ تعالیٰ نے سب کو تجسّس عطا کر دیا	۴۹۳	آدم کی خلقت
۵۱۰	زبان تجرمل مشین	۴۹۳	عرب میں اہل بیت کی مہجرت
۵۱۰	اچھائی رول کی تیر	۴۹۳	اللہ کی تمام مخلوق سے ملنے
۵۱۰	انسان کی عاقبتی	۴۹۳	دلائل قدرت
۵۱۰	مکالمی کا مقصد	۴۹۵	توہین کے ذریعہ نصیحت کرنا
۵۱۱	جنت کے عمل	۴۹۵	آپ بڑی کا واقعہ
۵۱۱	علامہ آزاد کے کتب کا کتاب	۴۹۶	ایک بڑی کا جواب دہ
۵۱۱	جو کوئی کی تیر تیری	۴۹۶	مکر کے عین کے کا
۵۱۱	تیر کی خاطر ادا	۴۹۶	سورۃ الفجر
۵۱۲	مشین کی سر پرستی	۴۹۶	تیر کا اہل
۵۱۲	توہین کے عمل کی شرا	۴۹۶	جانت نیچے اہل وقت
۵۱۲	میرہم کی تیر	۴۹۶	تیر کی
۵۱۲	سہارک لوگ	۴۹۶	رات کا آنا
۵۱۲	پادشہ کی	۴۹۸	جنت اور طاعت
۵۱۲	روز کا فائدہ	۴۹۸	جنت کی سب سے بڑی نعمت
۵۱۳	سورۃ الشمس	۴۹۸	سہم کی موت
۵۱۳	امجدی اللہ برائی کی کج	۴۹۸	ایمان اور اہل
۵۱۳	مسئلہ تقدیر	۴۹۹	طاعت کی رات
۵۱۳	مصور کی دعا	۴۹۹	سہم کا رخا
۵۱۳	نابھہ کرنے کا مطلب	۴۹۹	مؤمن کا فکری موت
۵۱۳	دور زمین کا سول	۴۹۹	سہم کا عیدیت
۵۱۳	سب کے لئے اللہ کے فضل کی پس	۴۹۹	سورۃ البلد
۵۱۵	نفس کا ستورہ	۴۹۹	مصور کی دعا کا تہا
۵۱۵	ذکر و تمویذ کا مقصد	۵۰۰	تیر کی صحبت
۵۱۵	کامیاب نفس	۵۰۰	تیر کی صحبت کی
۵۱۵	مصور کی دعا	۵۰۱	انسانی زندگی کی مشکلات
۵۱۵	قوت قلب و عمل کا کمال	۵۰۱	ایمان اور اہل

۵۲۳	سورة النشراح	۵۲۶	الانفاس والوقی کی مدت	۵۱۵	نا کام شخص
۵۲۳	اشارت صدر کا مطلب	۵۲۶	پاشت کا وقت	۵۱۶	نا کامی کی ایک مثال
۵۲۳	اور میں حق صدر ہوا	۵۲۶	برسوات کے طاق پر اللہ اکبر کہنا	۵۱۶	قوم خود کو بے عزت آوی
۵۲۳	یا ہوا آواز کے کا مطلب	۵۲۶	صوت کی ایک حالت	۵۱۶	اللہ کی حق
۵۲۳	اور کا اصلی لغوی معنی ہے پہاڑ	۵۲۶	اوقیانے کرام کی تکلیف	۵۱۶	قوم نے بات شرعی کی
۵۲۳	ایمان حقیقی	۵۲۷	مصور ﷺ کی تکلیف	۵۱۷	اللہ کو کوئی خوف نہیں
۵۲۳	رعبوت ذکر	۵۲۷	حالت فرق کی تکلیف کا احوال	۵۱۷	بد عزت سے خوف ہو گیا
۵۲۳	پائندی آکر کا مطلب	۵۲۷	مصور ﷺ کے بلند مرتبے	۵۱۷	سورة اللیل
۵۲۳	ازان اور اقامت میں مصور ﷺ کا ذکر	۵۲۷	میں کہاں؟ تو کہاں؟	۵۱۷	مختلف قسم کے اعمال
۵۲۵	میتاق انبیاء	۵۲۷	لو از شات البیہ	۵۱۸	ایک اعمال والا
۵۲۵	حضرت حسان کے اشعار	۵۲۸	مصور ﷺ کی رضا	۵۱۸	عمل ضروری ہے
۵۲۵	تخلیق جھینک کا احوال	۵۲۸	سب سے بڑا وہ امید بیا آفرین آیت	۵۱۹	بے اعمال! بخل اور تکذیب حق
۵۲۵	سر اور اوٹا دھلی کا کھل	۵۲۹	از و جیم	۵۱۹	اولیت مذاہب سے نہیں بچا سکتی
۵۲۵	بشارت	۵۲۹	بچپن سے ہی مصور ﷺ میں توحید	۵۱۹	دورخ کی بھڑکی آگ
۵۲۶	تمام مومنوں سے وعدہ	۵۲۹	مطلق الہی کا پشتر اعلیٰ رہا تھا	۵۲۰	آگ میں داخل ہونے والا
۵۲۶	مقام نزول	۵۲۹	بچپن میں گمشدگی سے حفاظت	۵۲۱	شرک کے سوا سب کو وہ ماف ہو سکتے ہیں
۵۲۶	تفہیم اور اس کی شافقت اور رحمت	۵۳۰	آیت کی صولیت تفسیر	۵۲۱	مصور ﷺ کا غلطیہ
۵۲۶	توبہ الی اللہ کا کمال	۵۳۰	ظاہری و باطنی غنا	۵۲۱	اللہ ہی وہی کا بطنی
۵۲۶	عبادت و ذکر اللہ کی حد	۵۳۰	کامیابی کا نطفہ	۵۲۱	صحابہ کرام سب کے سب جہنم سے محفوظ ہیں
۵۲۷	کوئی وقت تاریخ نہ چھوڑو	۵۳۰	حقیقی رہنمائی	۵۲۲	شاہ صدیق اکبر
۵۲۷	اعمال کا حکم	۵۳۰	جہنم کی دہلوی کرو	۵۲۲	تسویٰ کا اعلیٰ مرتبہ
۵۲۷	مقام نزول سے مقام شہود کی طرف	۵۳۱	مسکین کی خبر رکھو	۵۲۲	حضرت بلال کی آزادی
۵۲۷	نماز سے پہلے کھانے پینے کے مشاعرے	۵۳۱	طالب علم کا حق	۵۲۲	ادغام نہیں حضرت ابو بکر نے آزاد کرایا
۵۲۷	تقاضوں سے فراغت	۵۳۱	حسن کی شکر مندی کرو	۵۲۳	حضرت صدیق اکبر کی عظمت
۵۲۷	سورة التین	۵۳۱	نعت کا شعر	۵۲۳	حضرت فاروق اعظم کی شان
۵۲۷	انجیل و زبور	۵۳۱	سب سے بڑا شکر گزار	۵۲۳	اسلام پر حضرت ابو بکر کے صفات
۵۲۷	انجیل و زبور کے فائدے	۵۳۱	اچھا کی بادل	۵۲۳	بڑا بہادر اور سب سے بڑا دھرم دان
۵۲۷	انجیل و زبور کے دوسرے معانی	۵۳۱	تھوڑی سی کھجور	۵۲۳	عداقت و امانت کا پیکر
۵۲۸	طوبہ سے دار و مکہ محمد	۵۳۲	مشائخ اور اساتذہ کا شعر	۵۲۳	رضاء اللہ کی کاغذ
۵۲۸	انسان کا حسن	۵۳۲	نعت نبوت کا شعر	۵۲۳	جنت کے سب دروازوں سے چلائی
۵۲۸	حسن انسانی کا ایک عجیب واقعہ	۵۳۲	برسوات کے بعد اللہ اکبر کہنے کی منہ	۵۲۳	جانے والی شخصیت
۵۲۸	انسان کی جامع صفات	۵۳۲	تفسیر پڑھنے کا طریقہ	۵۲۵	سورة الضحیٰ

۵۵۲	فرشتوں کی امداد	۵۳۸	انسانی عمر کی خصوصیت	۵۳۸	انسانیت کا حقیقی پہلو
۵۵۳	دست و پاؤں کی رات	۵۳۹	حضور ﷺ کا علم	۵۳۹	مومن کی مسرت اور کفر کی مسرت
۵۵۳	کھل رات مبارک	۵۳۹	سب سے پہلی نماز	۵۳۹	مومن کی باری اور بڑا اپنا
۵۵۳	شب قدر کا حقیقہ	۵۴۰	انسان کی سرکشی	۵۴۰	مکرمین کے پاس اللہ کا کوئی چراغ نہیں ہے
۵۵۴	سورة بینہ	۵۴۰	ابو جہل کی سرکشی	۵۴۰	شبہاء و حق
۵۵۴	حضرت امی بن اکب کی فضیلت	۵۴۱	رواچی	۵۴۱	سورة علق
۵۵۴	حائشہ عقلت اور امی کا طلاق	۵۴۱	خدا کے پاس ہمارے بچے کا	۵۴۱	سب سے پہلی وحی
۵۵۴	عقیم الشان طاہر کی شہرت	۵۴۱	ابو جہل ملعون کی تصور ﷺ کو مسمیٰ	۵۴۱	آتما زہی کا اندھ
۵۵۴	سات قرآنیں	۵۴۱	اللہ دونوں کو کچھ دیا ہے	۵۴۱	عزالت لکھنی کی مدت
۵۵۵	پاک جھپٹے و معتدل احکام اور امی نبی	۵۴۱	ابو جہل کو ذلت کا پیغام	۵۴۲	آپ ﷺ کا گھر است کا سبب
۵۵۵	الح کتاب کا عباد	۵۴۲	لپ اللہ کی کہتے ہیں	۵۴۲	اسرائیل کی معیت
۵۵۵	عقیم قرآن	۵۴۲	آپ ﷺ اس کی دعا کرتے ہیں	۵۴۲	جبرائیل نے آپ ﷺ کو کیا دیا
۵۵۱	الاقراق کی سزا	۵۴۲	سجدے کی حاجتیں قبولیت و عباد	۵۴۲	بے ثواب
۵۵۱	حق پرست لوگ	۵۴۲	سورۃ اقران کا سجدہ	۵۴۲	نار و رامیں گوشہ گمانی
۵۵۱	بہتر فیض اور بہترین حقوق	۵۴۲	سورة القدر	۵۴۲	علیت غفیش
۵۵۱	جنت سے بھی بڑی نعمت	۵۴۲	نزول قرآن	۵۴۲	بے ہوئے غن سے انسان تک
۵۵۱	انعام کا نام	۵۴۲	شب قدر کے آواز و رنگ	۵۴۲	انسانی امتیازات
۵۵۲	رضائے الہی	۵۴۲	آسمانوں کے نزول کی تاریخیں	۵۴۳	حضور ﷺ کی خصوصیت
۵۵۲	رضائے ایک نام ختم	۵۴۲	زندگی، موت اور رزق وغیرہ	۵۴۳	آپ ﷺ کے علم کے علم پر جس نے
۵۵۲	مقام شہیت	۵۴۲	امت محمدیہ کی خصوصیت	۵۴۳	تعلیم کا سب سے بڑا اہم ذریعہ علم
۵۵۲	ماشوں کی نشانی	۵۴۲	نزول قرآن کا عقیم الشان وقت	۵۴۳	اور کتابت ہے
۵۵۲	سورة الزلزال	۵۴۳	قرآن سورہ کا فیصلہ	۵۴۳	قلم کی زمین زمینیں
۵۵۲	الانعام دینا کا دلائل	۵۴۳	آخری مشرور میں ثواب بہت ہے	۵۴۳	امت قدر سے نالی ہوئی چار پنج ہیں
۵۵۲	زمین کے چھینے نکل پڑیں گے	۵۴۳	رضوان الہام کا تعارف	۵۴۳	علم انابت سب سے پہلے ایمان کی گواہی
۵۵۲	انسان کی حیرت	۵۴۳	ایمان اللہ کا قیام	۵۴۳	علاء و کتابت اللہ کی بڑی نعمت ہے
۵۵۲	زمین احوال کی گواہی دے گی	۵۴۳	مشرق و مغرب میں حضور ﷺ کی عبادت	۵۴۳	علم و ملک و ظلم نے ہمیشہ خدا و کتابت
۵۵۲	مختلف ہر قسمیں	۵۴۳	شب قدر کی تاریخ	۵۴۳	کا بہت احترام کیا ہے
۵۵۲	احوال کی نشان	۵۴۳	امت محمدیہ کی فضیلت	۵۴۳	ذریعہ صرف علم ہی نہیں بلکہ
۵۵۲	ذوالجہل کا بھی حساب ہوگا	۵۴۳	شب قدر میں عبادت کا ثواب	۵۴۳	بے شمار دارائے ہیں
۵۵۲	سورۃ کی فضیلت	۵۴۳	نزول ملائکہ	۵۴۳	تحریر کی عظمت

۵۷۰	طیعی قیامت کا سوال	۵۶۵	ایک سنگی کی اہمیت ہوگی	۵۵۹	اہلسنت کا مسئلہ
۵۷۰	مہرہ کے متعلق سوال	۵۶۶	عدایہ	۵۶۰	منظر اور جامع سورۃ
۵۷۱	ہر پوشش کا سوال ہوگا	۵۶۶	نہوان اور قلعوں کا اعلان	۵۶۱	حالت گفرتی سنت
۵۷۱	سوالات میں سرطاطی ہوں گے	۵۶۶	بلیغ حساب بست میں جانے والے	۵۶۱	بکشت کا ورڈ
۵۷۱	یاد پرست سے سختی کرے	۵۶۶	ایک سوال	۵۶۱	کسی سنگی کو پکانے سمجھو
۵۷۱	سورۃ عصر	۵۶۷	سورۃ النکاث	۵۶۱	کسی کانہ کو پکانے سمجھو
۵۷۱	وقت اور نماز عصر کی اہمیت	۵۶۷	مال والا اور کی حرص	۵۶۱	سورۃ عادیات
۵۷۱	سورۃ عصر کی خاص فضیلت	۵۶۷	بزرگ آقاؤں کی عبادت	۵۶۱	گھوڑوں کی قسم اور اس کا مقصد
۵۷۱	زمانہ کی قسم کی سختی	۵۶۷	ان آدمی کی حرص	۵۶۴	سورۃ مکی ہے یا مدنی
۵۷۲	زبردست نقصان	۵۶۷	حب مال کا مطلب	۵۶۴	سورۃ کے مضامین
۵۷۲	نقصان سے بچنے کی تدبیر	۵۶۷	صرف اعمال ساتھ جانے کا	۵۶۴	گھوڑوں کی شہادت
۵۷۳	صبر کا معنی	۵۶۷	بہ حاکم میں حرص	۵۶۴	مخلد کرنے کا وقت
۵۷۳	بہ حاکم	۵۶۷	کون سا مال اپنا ہے	۵۶۴	گھوڑوں کی تاجیں
۵۷۳	برائی کو روکو	۵۶۸	تواضع کرو	۵۶۴	انجن میں کھس پانا
۵۷۳	عوام کی بدگلی	۵۶۸	جالیست کا کفر	۵۶۴	گھوڑوں کی دفعہ داری اور انسان کی تاہمیری
۵۷۳	عمومی دہال	۵۶۸	فضیلت صرف دین کے ساتھ ہے	۵۶۴	انسان کی دو کلمہ یاں
۵۷۳	سورۃ ہمزہ	۵۶۸	یقیناً تمہارا راضی لفظ ہے	۵۶۴	مومن کی شان
۵۷۳	حب غیر آدمی	۵۶۸	کاش تم یقین کرتے	۵۶۴	انسان کی تاہمیری کی شہادتیں
۵۷۳	نجات کا راستہ	۵۶۹	علم کے حق میں ہے	۵۶۴	مال کی حبت
۵۷۳	قیمت کیا ہے؟	۵۶۹	فطرت والا کار کا نتیجہ	۵۶۴	آئے دلی حالت سے اسی صورت حاصل کرو
۵۷۳	حمزہ اور لڑہ کا معنی	۵۶۹	آنکھوں کا دیکھا اور کانوں کا سنا ہوا نہیں	۵۶۴	قیامت کے دن اللہ کا سامنا ہوگا
۵۷۳	کائن	۵۶۹	قبروں کا دیکھنا	۵۶۴	سورۃ قاریہ
۵۷۳	مال کی حبت کی اعتبار	۵۶۹	نعتوں کا سوال	۵۶۴	قیامت کی گھبراہٹ
۵۷۳	انسان کی آرزو میں	۵۶۹	حضور ﷺ اور صدیق اکبر و فاروق اعظم	۵۶۵	لوگوں میں افراتفری
۵۷۳	مال بہت جلد ساتھ چھوڑ جانے کا	۵۶۹	سب سے پہلا سوال	۵۶۵	پہاڑوں کا شتر
۵۷۵	اللہ کی شہادت کی کوئی آگ	۵۶۹	پانچ سوال	۵۶۵	اعمال کا وزن
۵۷۵	پارہ کا جانا	۵۷۰	سورۃ انفار کی خاص فضیلت	۵۶۵	شرارہ
۵۷۵	دل کے ذکر کی وجہ	۵۷۰	شرکی یاد پرست	۵۶۵	عدایہ کا عذاب
۵۷۵	حقائق کو کوئی راستہ نہ ہے گا	۵۷۰	امن و صحت کا سوال	۵۶۵	لوگوں کے حق میں گروہ
۵۷۵	لوہے کے صندوق	۵۷۰	کہا کہ کھانے کی امانتیں	۵۶۵	اتفاق الیہا کی اہمیت

۵۸۵	ایہ کاری	۵۷۹	مالِ تمیمت	۵۷۵	لے لیے ستون
۵۸۵	ایہ کاری کی سزا	۵۷۹	بہ ندامت کا قول	۵۷۶	ثابت ہائی کا خوف
۵۸۵	اتحاد کا لوگوں کا دیکھ لینا یا نہیں ہے	۵۷۹	ازہر کہ سخت مزاحمت	۵۷۶	لوہے کے ستون
۵۸۵	انار میں شیطان سے حفاظت	۵۸۰	باہمی دلوں کی توجہ لانا ہوگی	۵۷۶	سورة الفیل
۵۸۵	عام استعمال کی چیز کو کتنا	۵۸۰	قدیم مختصر	۵۷۶	باہمی دلوں کی ہلاکت
۵۸۵	یہ منافقوں کا کام ہے	۵۸۰	دو باہمی دلوں کا ایمان	۵۷۷	اس واقعہ کی تاریخ
۵۸۵	انتہائی کمینگی	۵۸۰	پرندوں کی نظر و حیا بہت	۵۷۷	ماضیوں کی تعداد
۵۸۵	اشیاء سے صرف دینے کا اثر	۵۸۰	تنگریاں	۵۷۷	واقعیات
۵۸۶	سورة کوثر	۵۸۱	قریش کی مملکت	۵۷۷	بہن کا بارشہ
۵۸۶	تمام قسم کی ہمدانیاں	۵۸۱	سورة القریش	۵۷۷	مطلق کعبہ کی تعمیر
۵۸۶	عظیم الشان سورة	۵۸۱	قریشیوں پر اللہ کے انعامات	۵۷۷	مطلق کعبہ کی توجہ
۵۸۶	حوض کوثر	۵۸۲	قریشیوں کی تجارت کا آغاز	۵۷۷	کعبہ اللہ پر حملہ کا پیرام
۵۸۷	منافق کوثر سے عزم	۵۸۲	انہی کے خوف اور مصیبت کا آواز وادعائے	۵۷۷	عبدالطلب کے ہاتھوں پر قتل اور بیٹام
۵۸۷	نزول سورة کا زمانہ	۵۸۲	اس کی نعمت کی قدر کرو	۵۷۷	عبدالطلب کا جواب
۵۸۷	حوض کوثر کی خوبیاں	۵۸۲	قریش نام کی وجہ	۵۷۷	عبدالطلب کی ادا بہت سے ملاقات
۵۸۷	نہر کوثر	۵۸۲	قریش کی خفیات	۵۷۸	عبدالطلب کا اعزاز
۵۸۷	نہر کوثر کی زمین	۵۸۲	قریش کی امارت	۵۷۸	افوں کی وادعی
۵۸۷	عظیم الشان تمام کا عظیم شہر یا دارو	۵۸۳	قریش کی سات خصوصیات	۵۷۸	قریش کی مطلق تداویر
۵۸۸	حضرت سیدنا حمزہ کی بیوی کی مہار کہا	۵۸۳	قریش کیلئے پیرام تجارت کی نعمت	۵۷۸	عبدالطلب کی مناجات
۵۸۸	لما اور قرانی	۵۸۳	قریش کا سب سے پہلا تاجر	۵۷۸	حملہ آغاز
۵۸۸	حضور ﷺ کے دشمن بہ نام ہشام بن ابی	۵۸۳	سور کے ہجرت تجارت	۵۷۸	کعبہ اللہ کا مجزوہ
۵۸۹	عبرت	۵۸۳	حضرت ابراہیم کی دعا	۵۷۸	اہل بیت کی فوج کا حملہ
۵۸۹	کعب بن اشرف یہودی کی ہاتھیں	۵۸۳	سورة کی خاصیت	۵۷۸	ازہر کہ فوج کی ہلاکت
۵۸۹	عاص بن امیہ کی دشمنی	۵۸۳	سورة الماعون	۵۷۸	ازہر کہ ہلاکت
۵۸۹	عاص کی نسل اس سے گنت کی	۵۸۳	دین کو بچانے والا	۵۷۸	عمود باہمی
۵۸۹	حضور ﷺ کا ذکر بیش بہا	۵۸۳	تہنیت سے بدعلاقہ	۵۷۸	سید نفی کا مشورہ
۵۹۰	سورة الکافرون	۵۸۳	مسکین کا خیال نہ رکھنا	۵۷۹	تج کا وہاں سے کعب پر خلاف چڑھنا
۵۹۰	شرک سے نکل بیاری	۵۸۳	نار سے فطالت	۵۷۹	پرندوں کی آمد کو نفی بہا گیا
۵۹۰	رات کا عقیدہ	۵۸۳	منافق کی نرا	۵۷۹	سب فوجی مر گئے
۵۹۰	طواف کے بعد کی نوافل کی قرأت	۵۸۳	نار سے فطالت کی صورتیں	۵۷۹	ازہر کہ فوج کے (۱۱۱) ہار

۵۹۰	جہنم کی تقسیم	۵۹۱	ذکوہ ہیراٹ	۶۰۰
۵۹۱	قریش کے پاس	۵۹۱	خرمات کان	۶۰۰
۵۹۱	حضرت عباس کی پیش گوئی	۵۹۱	عدل کے احکام	۶۰۰
۵۹۱	ابو سفیان کا پھانسا	۵۹۱	دیگر متعدد احکام	۶۰۰
۵۹۱	حضرت عمر کا جوش	۵۹۱	خاندانی غرور	۶۰۱
۵۹۲	ابو سفیان کا اسلام لانا	۵۹۲	اہل مکہ سے حسن سلوک	۶۰۱
۵۹۲	ابو سفیان کی گرفتاری کی دوسری روایت	۵۹۲	حرمت مکہ	۶۰۱
۵۹۲	حضور ﷺ کی طرف سے امن کا اعلان	۵۹۲	داہشیا کی اولاد کا حکم	۶۰۱
۵۹۲	قریش کی طرف سے عزامت	۵۹۲	مور تیاں توڑنے کا اعلان	۶۰۱
۵۹۳	شرکین کی شکست	۵۹۳	کعبہ کی چھت پر اذان	۶۰۱
۵۹۳	مسلمان شہداء	۵۹۳	شرکوں کے بصرے	۶۰۱
۵۹۳	معاذی کی بارگاہ اہل بیت علیہم السلام کی مکرر کثرت	۵۹۳	اہل بیت کا مسلمان ہونا	۶۰۱
۵۹۳	حضور ﷺ کا مکہ میں داخلہ	۵۹۳	بیت عام	۶۰۲
۵۹۳	قوان کے درختی مقام میں قیام	۵۹۳	انصار کا ایک خیال اور وحی کا نزول	۶۰۲
۵۹۳	طواف کعبہ	۵۹۳	ضرورت مند صحابہ کا تعاون	۶۰۲
۵۹۳	بجوں کا اشارہ	۵۹۳	شیطان کی کارروائی	۶۰۲
۵۹۳	فضائل بن عمر کا مسلمان ہونا	۵۹۳	شیطان سے پناہ کی دعا	۶۰۲
۵۹	مقام امیر المومنین پر فرائض	۵۹۳	جمعیہ بن عباس کی ملامت	۶۰۲
۵۹۳	ازیم سے وضو	۵۹۳	کعبہ کی چالیسویں سالانہ عید	۶۰۳
۵۹۳	صحابہ کرام کی بے مثال نیاز مندی	۵۹۳	لوگوں کا گروہ درگروہ مسلمان ہونا	۶۰۳
۵۹۳	بنا بیت توڑ دیا گیا	۵۹۳	اہل بیت کے مقصد کی تکمیل	۶۰۳
۵۹۳	کعبہ کی چالی	۶۰۰	نہن والوں کا ایمان	۶۰۳
۵۹۳	بیت اللہ کی تعمیر	۶۰۰	حق کی نصرت کا شریعہ	۶۰۳
۵۹۳	کعبہ کے اندر داخل	۶۰۰	حضور ﷺ کی توسیع	۶۰۳
۵۹۳	حضور ﷺ کا دستوری خطاب	۶۰۰	آخری امر کا غلبہ	۶۰۳
۵۹۵	تکرات شکر	۶۰۰	حضور ﷺ کا استغفار	۶۰۳
۵۹۵	جاہلیت کے خون ساقا	۶۰۰	موت قریب ہو تو بیعت واستغفار	۶۰۳
۵۹۵	فصل و غیرہ کے احکام	۶۰۰	کی کثرت چاہئے	۶۰۳
۵۹۶	شوہر کے حقوق	۶۰۰	حضور ﷺ کے استغفار کی وجہ	۶۰۳
۵۹۶	اتحاد مسلم	۶۰۰	اللہ تو قبول کرے والا ہے	۶۰۳

۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	----

۶۱۵	۱۰۰ مولتی محمد شفیق جھڑ	۶۱۳	۷۰ مولانا عبدالحق جھڑ	۶۱۱	۳۵ مولانا شمس الدین خان بنی گجی
۶۱۶	۱۰۱ مولانا محمد یوسف انوری جھڑ	۶۱۳	۷۱ سید امیر علی بن معظم علی شکیب آبادی جھڑ		۷۱ سید الدین دہلوی جھڑ
۶۱۶	۱۰۲ بادشاہ گل صاحب جھڑ	۶۱۳	۷۲ سید احمد حسن دہلوی جھڑ	۶۱۱	۳۶ مولانا سید امین الدین مہال الدین جھڑ
۶۱۶	۱۰۳ مولانا فضل الرحمن چٹاوری جھڑ	۶۱۳	۷۳ مولانا سید امین الدین بن سید ارمان جھڑ	۶۱۱	۳۷ مولانا عبدالحق بن علی گجراتی جھڑ
۶۱۶	۱۰۴ مولانی مفتی محمد عاشق الہی بلک شری جھڑ	۶۱۳	۷۴ مولانا محمود حسن فتح الہند جھڑ	۶۱۱	۳۸ فتح محمد بن محمد انور غزنوی جھڑ
۶۱۶	۱۰۵ فتح مہدیاہادی جھڑ	۶۱۳	۷۵ مولانا حاج محمود سہرانی جھڑ	۶۱۱	۳۹ مولانا محمد قاسم بن غوثی جھڑ
۶۱۶	۱۰۶ فتح قاسم الہدی بنی قیس جھڑ	۶۱۳	۷۶ فتح ریاست علی خلی جھڑ	۶۱۱	۴۰ مفتی جمال الدین بن امجد الدین جھڑ
۶۱۶	۱۰۷ مولانا عبد الرحیم صادق جھڑ	۶۱۳	۷۷ مولانا سید محمد انور شاہ	۶۱۱	۴۱ سید حامی محمد غوثی ترکی جھڑ
۶۱۶	۱۰۸ مولانا سید محمد انجم دہلوی جھڑ	۶۱۳	۷۸ فتح الدین بن سید محمد انجم جھڑ	۶۱۱	۴۲ سید بابا قادری بن شاہد یوسف جھڑ
۶۱۶	۱۰۹ مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۷۹ حافظہ محمد ادریس جھڑ	۶۱۱	۴۳ مولانا ابراہیم ولد حضرت مولانا فتح محمد
۶۱۶	۱۱۰ حافظہ الدین مولانا عبد اللہ درخشاں	۶۱۳	۸۰ مولانا عاشق الہی میر خلی جھڑ		۴۴ الرحمن استانی جھڑ
۶۱۶	۱۱۱ مولانا شمس الحق انصاری	۶۱۳	۸۱ مولانا شرف علی قادی جھڑ	۶۱۱	۴۵ مولانا محمد عبد اللہ مکی جھڑ
۶۱۶	۱۱۲ مولانا شمس الحق انصاری	۶۱۳	۸۲ محمد مصطفیٰ مرافی جھڑ		۴۶ چارویں صدی ہجری کے مسٹرین قرآن مجید
۶۱۶	۱۱۳ مولانا محمد علی صاحب مداحی	۶۱۳	۸۳ مولانا عبد الرحمن اسروی	۶۱۲	۱ شاد عبدالحق اختر الہدی جھڑ
۶۱۶	۱۱۴ مولانا محمد علی صاحب مداحی	۶۱۳	۸۴ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۲ مولانا شمس الحسن سہارچوری جھڑ
۶۱۶	۱۱۵ مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۸۵ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۳ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۱۶ حضرت مولانا قاضی محمد الہدی جھڑ	۶۱۳	۸۶ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۴ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۱۷ مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۸۷ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۵ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۱۸ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۸۸ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۶ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۱۹ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۸۹ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۷ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۲۰ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۰ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۸ مولانا علی جھڑ
۶۱۶	۱۲۱ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۱ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۹ سید محمد انور الہدی جھڑ
۶۱۶	۱۲۲ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۲ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۰ مولانا ناصر الدین ابو الحسنور جھڑ
۶۱۶	۱۲۳ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۳ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۱ فتح محمد حسن بن کریم علی جھڑ
۶۱۶	۱۲۴ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۴ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۲ مولانا رشید احمد گنگوٹی جھڑ
۶۱۶	۱۲۵ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۵ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۳ فتح محمد حسن بن کریم علی جھڑ
۶۱۶	۱۲۶ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۶ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۴ جمال الدین قادیان جھڑ
۶۱۶	۱۲۷ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۷ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۵ مولانا عبد الحق مہاراجی جھڑ
۶۱۶	۱۲۸ حضرت مولانا عبد اللہ انور جھڑ	۶۱۳	۹۸ مولانا شعیب احمد مکی جھڑ	۶۱۲	۱۶ سردار محمد حسن خان جھڑ



گلدستہ تفاسیر

جلد - ۷

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ
تَا
سُورَةُ النَّاسِ

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ کہنے لگا: "میں صبر کرتا ہوں، میں اس کو غلام کیا ہے یہ قرآن و احکام سے ہے۔ یہاں غلامی دہلیز نہیں ہے۔" (تحریر جلی)

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

علا آبی کر شکل ملی ہے

كَالْفَخَّارِ ۖ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ

جیسے عسکر اور دیا جن کو

مَادَّةٍ مِنْ نَارٍ ۚ

آگ کی لہیت سے ہے

تخلیق آدم جیسا کہ سب آدمیوں کے آپ ذرا کوئی اور جنوں کے آپ کو آگ کے شعلہ سے ہے کیا۔ (تحریر جلی)

خالق جنات: یعنی حضرت آدم کو پیدا کیا۔

صَلْصَال: خشک مٹی جو کچھ کچھ نکلتی ہو۔ بعض نے کہا صلصال مرئی ہوئی کچھ کہتے ہیں۔

کَالْفَخَّارِ: عسکر۔ آگ میں پائی ہوئی کچھ گار۔ بعض نے کہا قرعہ مٹی ہے جو لی آندا ہے، مٹی مریدہ غیرہ پوارا نا۔ گوارہ کی بجائے سے کچھ کچھ جاتا ہے تو یہ عمارت کرتا ہے۔

آدم کا مادہ تخلیق: سب سے پہلے مادہ تخلیق مٹی (خواب) ہی تھی پھر پانی کا کڑا کر لیا گیا (نار) پھر (گندہ) کڑا کر لیا گیا جو مٹی کی کچھ گار دیا گیا، پھر کڑا کر لیا گیا کچھ کچھ مٹی ہوئی مگر سے کڑا کر لیا گیا۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ: جنات جن۔ بعض نے کہا جنات جو پھر اسی تھا اس کا نام انسان تھا، خاک نے کہ انہی مراد ہے۔

مَادَّةٍ مِنْ نَارٍ: مادہ مٹی کی جنات صاف ہے، نار گندہ (تحریر جلی)

جنات کا مادہ تخلیق: ہم نے چند یہ جنات جنات کو کہا جاتا ہے اور ارجح آگ سے تھے والا شعلہ ہے۔ جنات کی تخلیق کا ذکر انصار آگ کا شعلہ ہے۔ جیسا کہ انسان کی تخلیق مٹی یا نار سے ہے (مصدق علیہ السلام)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

پھر کیا تمہیں سب سے بڑی نعمتوں کے انہوں

"آلاء" کا معنی اللہ مصداق، جنات کا مزہر، نعمت یہاں کیا ہے لیکن

ان جبروت بعض ملک سے "قدرت" کے معنی ہیں جس میں اس نے جس مقام پر جو مٹی لیا وہ چھپا ہوا "آلاء" اللہ کے ہاں یہی اللہ اس سے کوئی آیت میں دونوں مطلب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس مٹی کو خلقت و جنات سے مراد اللہ کا ہر بندہ لاکھوں سے مٹی کے ہر بندہ کی قدرت و اللہ کی قدرت کی قدرت کی قدرت ہے (تحریر جلی) "فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ" اس سورت میں انہیں عرض کیا گیا ہے اور ہر جبروتی خاص نعمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یا جنات نعمت و قدرت میں سے کسی خاص نعمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس طرح کی عکس و عکس و عکس کے کوسوں میں کثرت پائی جاتی ہے۔ دلت ہوئی رہا "الطاف" میں اللہ کے ایک نعمتوں "قرآن مجید میں ہر کلمہ میں ہے" مجاہد قرآن میں چند کلمہ شریف عرب کے کلاموں سے پیش کیا گیا ہے اور ہر کلمہ کے علاوہ کچھ کی ہے یہاں اس کے ساتھ ساتھ ہیں۔ (تحریر جلی)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ: انسان اور جنات تخلیق کے مختلف مادہ اور دونوں سے کلام حاصل کرنا اور علامہ کا کلام ہے۔ اللہ کی بڑی (نعمت) نعمت ہے جس سے جنات و انہی کو مراد کیا گیا۔ پس کوئی اور نعمت کا یہ دونوں نکال رہے ہیں۔ (تحریر جلی)

رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ

مالک "مشرق کا مالک" و "مغرب کا مالک" ☆

تجدید کی موسم کے ساتھ مطلع و مغرب کی تبدیلی

جلا سے اور گرمی جس جس وقت سے صحت نظر آتا ہے اور "مشرق" اور "مغرب" ہوتا ہے اور "مغرب" ہوتا ہے۔ اس کی مشرقی و مغربی کے کتب و جہل سے موسم اور فصلیں بدلتی ہیں اور طرب و عرس کے انقلابات ہوتے ہیں۔ زمین و آسمان کے جزا و قسما و صلوات ان خیرات سے وابستہ ہیں۔ تو ان کا حال بدل بھی خدا کی بڑی بھاری نعمت ہر اس کی قدرت و عظمت کی نشانی ہوئی۔ (تحریر جلی) آیت سے پہلے اور پیچھے اور رک رک کر جزا کے جزا سے بیان ہوئے ہیں اس لئے یہاں مشرق و مغرب کا ذکر نہایت اہم تھا ہے۔ (تحریر جلی)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

پھر کیا تمہیں سب سے بڑی نعمتوں کے چلائے

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۚ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

در دریاں کر چلے آئے ان دونوں میں ہے ایک نہ

کیسے بھاگ سکا ہے کیا خدا۔ تیرا کوئی قوی اور زوردار ہے۔ جو نکل کر جانے
کس اور کس کو روکی ہے جہاں وہ لگے خیز و زانی معمولی کتا جس پر جان
سزاوار ہو اور آدمی اس کے اپنی عمر سے بچے نہیں دیتی تو وہ جان سزا
کیونہ لگے سکا۔ اخیر خاں

فارغ ہونے کی توجیہات

خدا کو کسی کام میں بھی مشغولیت نہیں ہے اور نہ کام کی طرف توجہ
اس لئے اس کو اور خدا کے علم اور حکم پر آمرا آئے گا اس لئے آیت
میں فراغت ہے۔ مشغولیت نہ۔ یہ فراغت نہیں ہے کہ کھڑی ہو کر
ہے اور اس کی توجہ ہر طرف ہو۔ یہی چیز جن کی سب کاموں سے فارغ
ہو کر جو کچھ کی چیز کی طرف توجہ کرتا ہے تو وہ علم ہے۔ علم پر جس کو انجام
دینے کو قرار دیا ہے۔ یہاں فراغت ہے۔ علم اور مشغولیت میں فرق ہے فراغت
مائل کرتا ہے (صرف توجہ دے) اگر اقبال اس میں اس کا شک ہے۔

مغرب میں تم کو (اصل اور حیات دینے پھوڑا دے اور تیرے حائل
(اکیسہ شروع کر دیں گے)۔

پیسے اللہ سے نکالے سے ۱۲ کا عدد دیا اور دنیا میں اللہ کی توحید کی ہر
فرمایا مغرب میں اس کو وہ وہی ہے فارغ ہوا بھی گئے شکر سے صاحب کی
کرنے کے اور اہل کا ہر کسی کے لئے اس طرح تیار ہوا اور ہوا جائے گا اور ہر
تھوڑے کام سے فارغ نہیں گئے (کڑا کال کس وقت تھی)۔

جن وانس کو شک ان کہنے کی وجہ جن وانس (دور) کھینچے یہ وجہ
ہے کہ جن وانس زخمی ہوں۔ جو وہی صورت ان کا ہوا رہتا ہے۔ وہی رہتا ہے۔
ہم مغرب صادق سے فرمایا یہ دونوں کہ ہوں گے۔ یہ مدت ہوئے ہیں۔
بھلے کے کہا انہی دونوں پر دکان شروع کیا ہے۔

ال مولیٰ کہتے ہیں کہ جس چیز کی نسبت اور بڑے فضل و کرم اور
رہت ہے وہی اس کا کمال ہے۔ جسے ہر سول اللہ کسی۔ اللہ عباد کے لئے
فرمایا تھا۔ ہی درک فہمکم۔ لفظیں کتاب اللہ و ہوشی میں تمہارا
اور وہ جس کو اس میں جی میں پھوڑا دے۔ اللہ ہوں اللہ کتاب اور اپنی اولاد۔

فارغ ہونے کا ایک اور معنی: حضرت نے نسبت قدرت اور عظمت میں
کی جہ سے توبہ اللہ پر اپنی عزت کو ٹھکنے فرمایا۔ فقہین نے حد نہیں اگر عزت
وہاں کو قرار دیا جائے تو نہ صورت میں مستخرج کا صاحب یہ ہو گا کہ
مغرب ہوا و دست نہاد ہے۔ تاجہ اماما سالہ ہوا و دریاں میں کسی اور
دل نہ ہو گا۔ اللہ نے عقل کی روایت سے جانا کہ وہی کا یوں ہے جس
سے عرض کیا اور مولیٰ علی اللہ عباد و ملکہا فی امت کے نہ ہر شے سے
برا ایک اپنے رب کو بھیجی نہ نکالت کے (میں ہاں یہ کہہ گئے گا کہ ایسا

مقدور ہوں کے مسترد اور مختلف لے گا ہے۔ یہ نہیں اللہ کی اس آیت کی
خبر کو قبول کی کہ ہم اللہ کی طرف سے جو چیزیں ہمیں کوئی ہے۔

میں ان میں سے۔ نے جو کل زمانہ وہاں کا ہے۔ ایک دن جو مدت
ہو ہے اور اس روز کی مدت۔ جس مدت وہی اس آستان پر ہے کہ
(بعض کاموں کو کرنے کا قسم دیتا ہے اور بعض کاموں کے کرنے) کی
مقتدرت کہ نہ تو کوئی عبادت ہے نہ تو رحمت (ذاتی و غیر ذاتی) ہے
اور نہ کہ ہے اور نہ قسمت کے۔ ان کی شان ہوگی (انسان کا) نہ دین
سبب لیا اور وہی ہے بعض اہل علم کے جانتی کی شان یہ ہے کہ وہ
ہر روز جن میں ایک ہر سے نکال کر دوسرے عالم میں ہے ہر تانبہ ایک
وقت کو وہاں کی حالت سے اہل راہوں کے رہنمائی ہے اور دوسری
نوع کو ان کے کہنے سے نکال کر دینے کو ہے اور تیسری نوع کو دینے
کال کر دینا میں پھوڑا دے۔ میں نے اللہ سب کے سب اللہ کی طرف
کوئی کر نہیں لے۔ (اخیر طریقا)

فَإِنِّي اللَّهُ رَبُّكُمْ تَكُونُ سَفَرًا
مگر یہ کیا تمہیں اپنے رب کی بھلائی کے مجدد فارغ ہونے والے
لَكُمُ الْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَإِنِّي اللَّهُ رَبُّكُمْ
یہ تیار کی طرف اس اور عدل کا ملکہ پھر کیا یہ توبہ ہے رب کی
تَكُونُ بَنِي يَسْعَىٰ الْيَتَامَىٰ وَالْإِنْسَانِ
بھلا دے اسے کروہ محض کے اور انہوں کے اگر
سَتُطْعَمُونَ أَنْ تَقْدُوا مِنْ أَفْطَارِ
نہ ہے ہو سکے۔ نکل بھاگو آسمانوں اور زمین کے
الْأَمْوَاتِ وَالْأَرْضِ فَالْقُدُّ لَا تُقْدُونَ
کادوں سے نہ نکل بھاگو نہیں نکل سکتے
إِلَّا بِسُلْطَانٍ
بدون سند کے نہ

کوئی اللہ کی حکومت سے نہیں بھاگ سکتا
جن اللہ کی حکومت سے نکل جاتا۔ نکل بھاگے تو بدعت اور غلطی کے

ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہؓ کے مرفوعہ حدیث میں اس کی قیامت کے دن اس اندھ کو جو لوگوں کو دیکھنے کی حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے لئے منہ آگ سے ملے گا کہ وہ ہوں گے عرض کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کوں کہتے ہیں کہ فرمایا (یہ لوگ ہوں گے) جن کے حلق اندھ کے برابر ہے۔

تکبر کرنے والوں کا شتر: ہمارے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو جہلؓ سے چاہا گیا ہے کہ تکبر کرنے والوں کا قیامت کے دن شجر جھوٹی چھینوں کی شکل میں ہوگا۔ انہیں حضورؐ کی بھی ملامت ہوگئی ہے۔

پیشہ در بھنگاڑی کا حشر: پوریا صاحب سمنے نے اور حاکم نے حضرت
 ابراہیم سہروردی سے روایت حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص ۱۰ جمادی الثانی کے پہلے
 نہ کرے گا قہرمت کمان (دھجی) مات مشرق نہ لگاؤ گا اس کے چہرے پر
 کھراچے اور اثر خشم ہوں گی مجسمین بھی اسی طرح قہرمت آئی ہے۔

مومن کے قتل میں عدو کرنے والے کا حشر

انہوں نے حضرت جویریہؓ کی طرف سے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو
کے آگے میں اُنکی بات کو یہ کہ جس دم کہے گا وہ نہ کی چیزوں میں اسکی حالت سے
جائے گا کہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "ما علی الذریت خذلان"

قبلہ کی طرف ریزش پھینکنے والے کا حشر

اسی خبر پر اور مین جہان نے حضرت ابن عمرؓ سے یہ جھٹھلکی ہے کہ جو (مسجد کی) خرابی کے دیوار پر ناک کی ریز شرچہ لگے تاکہ تباہی کے وہ واسطی حالت میں اٹھ اچانے کا گارہ۔ (دشمنان کے چہرے پر چسپاں)۔ زہری۔

دور سے آؤں گا حشر طرانی نے اس معاملہ میں حضرت سید یحیٰی عیسیٰ کی طرف سے حدیث بیان کی کہ تین یا چار مخلص روزِ قیامت وہ قوم است کہ ان کی تعداد مگر آئے گا کہ ان کے کئے کا تعین رسالت کے دو چیرے میں ملے گا۔ طرانی دو اہانت الی اللہ جانے حضرت افسر کی طرف سے حدیث بھیجی ہے کہ (دینا عیسیٰ) احمد روزِ قیامت میں آجہر قوم است کہ ان کے آئینے رسالت کے کبریاں اور تین چیرے ملے گا۔

دو بیویوں میں برابر کی زندگی نہ رکھنے والے کا حشر
 پھر وہ صاحبِ خان اور حاکمِ دارالین حجاز نے حضرت الامام کی طرف سے
 حدیث بیان کی ہے کہ جس کی ۱۰ بیویاں ہوں اور وہ دونوں میں ہر ایک سے
 رکھے قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ہلکا
 (یعنی لیٹا ہوا ہوگا) اور دوسری (یعنی کھڑی) رہے گی اس کا ایک پہلو ہلکا ہوگا۔

حق تلفی کرنے والوں کا حشر: سچ کا وہ ہے، آیا ہے نہ جن کو کوئی نے حق سچی کو کوئی چیز لی سو جب ان کو اس کا حشر ہو گا تو وہ چیز ان کی گرائی

پھر یہی چیلنج میں تھا جو جانیں اور جیو کہ رعایت شرف حضرت ابن عباسؓ کی
 کی تھی قرآن کریم: "وہ جسے اللہ چاہے مسز اور قتل نہ کرے گی" کی رو سے
 میں اختلاف دار کرتے کے طے سے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بھی: "یہ ہے کہ
 عروس کا قتل سے سوال رحمت و شفقت نہیں ہوگا سوال نہ ہوئے کا یہی
 مطلب ہے بلکہ ہر وہ نیک عورت جو اپنے شوہر کی سوال کے جانے سے
 مر جائے کہ جس کا رحمت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا قیامت میں عقوبت
 سے قتل نہ ہوئے کے نفس تمام ہر سوال کیا جائے کہ اس لئے آیت
 "وَلَا تَقْتُلُوا نَفْسًا الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ" اور کسی تمام ہر سوال نہیں دیکھا اس لئے آیت
 "وَلَا تَقْتُلُوا نَفْسًا الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ" کے لئے آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہر عورت کا
 ہر شوہر سے نہیں ہوگی۔ (تفسیر نمبر ۱)

فَاَيُّ الْاَوَّلَيْنِ كَمَا اَنَّكَ بَيْنَهُمَا يُعْرَفُ
پھر کیا کہیں اپنے رب کی جھوٹ کے پکڑنے
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ
جہی کے گنہگار اپنے چہرے سے

مجرم کی پہچان نہ ملنے پر پولیس کی سیاق اور آغوشوں کی غلطی سے مجرم شمار کیا گیا۔ پولیس نے اسے جیل بھیج دیا۔

سوائے چاروں اس کا کہ جسے بھگت نامہ انجمن سے اس کے جرم کے متعلق
سوائے اس میں تمام ہے کہ وہ عذاب کے فرشتوں کو کچھ مضبوط ہوگا کہ یہ جرم
ہے۔ نہ کہ عذاب یہ ہے کہ عذاب کے فرشتے جرموں کے پیرے۔ اور اگر
شناخت کر لیں گے۔ ان کے پیرے۔ اور ان کے پیرے۔ ان کی اللہ نے
فرمایا ہے۔ **یَوْمَ نَبْزِضُ الْجِبْرُوتَ وَنَعْلَمُ السُّوءَ**

قبر سے اٹھتے وقت مومن و کافر کا فرق

[illegible]

يُنْكِرُ الْكَذِبَ، مُشْكِينٌ عَلَى فُرُشِ

جسے رب کی محبت اور اے قلیہ گان اچھے کچھوتوں :

بِأَيِّهَا مِنْ أَسْتَبْرَقٍ

$$\alpha \leq \beta \leq \gamma \leq \delta$$
[illegible][illegible]

یہ سنا کر اُن کی ہانچتے ڈاڑھیں - پیٹ ہاں کی حرکت میں آئی
 اُن کی ہانچتے کے اٹھانے کے تمام الزام جو اُن کا گناہوں پر ہونے لگے
 انصار اور یہ باؤں میں رہا۔ اُن کی ہانچتے کے سوائے صرف اُن کی ہانچتے کے
 خط و کتابت اور اُن کی کئی چیزیں کہ وہ سب سے زیادہ اُن کی ہانچتے میں
 بھی ہوتا ہے کہ اُن کی ہانچتے میں وہ بھی ہوتا ہے کہ اُن کی ہانچتے میں وہ

ذَوَاتَا أَفْئِدَتَيْنِ

جنی مکے بہت سی ٹانہیں

یا علیؑ اور چھل نہ دے، مجمع مختلف خبر کے بل بوتوں سے اتر، غصہ نہ مٹائیں
 کیا ہے یہ سب؟ اور یہ سب کچھ کون سے؟ (دوسرے جانب)

مگر یہ کمال ہے کہ انھوں نے کھڑی کے اس حلیہ کو کہتے ہیں نہ ہٹا کی
 وہ دوسری بات ہے جس سے کہ وہ اتنا زیادہ ترس گیا ہے کہ (اگر) قادیانی (سایہ)
 دے، ابھی وہ سنا ہے کہ ان کی کھڑی پہننے لگا، کھڑی کے پھونکے پھونکے
 کچھ دھڑکنے والی زبان عرب کہتے ہیں، انھوں نے غصہ نہ مٹا، غصہ نہ مٹا،
 مشکوک نہ ہو، نہ کہ وہ کچھ دیکھ لے۔ کچھ نہیں سیدھی خبر دے، وہ کچھ
 کچھ کہہ رہا ہے۔ یہ دھوکہ دہی، مغربہ ایسی حالت کی روایت کی اور قول
 کی نسبت کی گئی ہے۔ (دوسرے طرف)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

یہ کیا کیا نہیں اپنے : یہ لی مجھ اذ گئے

فِيهِمْ كَيْفَ يَكْفِيهِمْ

انہ دنوں میں اچھے بچے ہیں۔

وہ بھی جو کسی وقت تجھے نہیں ڈنکا ہو۔ چہرہ چلی
جنت کے آگے اور نہیں۔ ہر جنت میں اور ہر آگے میں
تو خود کو یاد دلاؤ اور اس سے کہو: "اے اللہ! تم نے میرا
یہ کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے میں نے تم سے نفرت کی تھی۔ تم نے
میں کو اپنے فضل سے محروم نہیں کیا۔ چاہے میں تم کی کثرت نہیں
جنت کے کائنات کی بلکہ اس کی ایک شہر کی جھلک بھی نہیں
بخول۔ تم نے اس کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جنت میں چار سو برس کی اور عرش کے نیچے دو سو برس کی ایک
اوس سے جنت اللہ ہے۔ اے اللہ! اے اللہ! اور دوسری رحمت اللہ
اور دوسری رحمت اللہ کی ایک رحمت اللہ ہے۔ (سید محمد)

فَبَايَ إِلَّا رَيْبُكَ أَتُكْذِبُ فِيهِمَا مِنْ

محرم کیا یا نہیں ہے۔ یہی بخلاف کے ایسے دواؤں میں

كُنْ فَانْكِهْ رُوحِي ۖ فَيَأْتِي الرَّبُّ

جاء في نسخة أخرى: فإن كان

کہ وہ جو جنت میں داخل ہوگا اس کی تشکیل چاروں میں سے چاندنی فرشتے ہوں گی۔ وہ جو تکس کے ذریعہ کی رہش ہوگی گندہ ہوا کو ہن کی ضرورت ہو گی۔ دوسری روایت میں آیا ہے وہ چار نہیں ہوں گے ان کے تین اور تھکے سونے اور چاندی کے ہوں گے ان کی تشکیل سونے کی ہوں گی ان کا پہنہ تنقہ ہوگا۔ ہر شخص کی وہ وہیں ہوں گی جن کے حسن کی یہ حالت ہوگی کہ پندلیوں کے اندر (معدہ) گوشت کے شفاف ہونے کی وجہ سے باہر سے نظر آئے گا۔ اہل جنت میں باہم اختلاف اور بغض نہ ہوگا سب کو یکساں ہوں گے۔ یہ شامش کی لکی جان کرنے میں مشغول رہیں گے اس قدر مستغرق

فِي أَيْ الْأَوْرَاقِ كَالْكَذِبِ كَالْكَهْنِ

ہر کیا کیا تھیں اپنے رب کی بھلائی سے وہ کسی جیسے

الْيَا قُوتُ وَالْبِرْجَانُ

کہ قوت اور برجان

جہاں کی ان کا خوش رہا اور جہاں (نہر جلی)

خودروں کا حسن۔ اہل اہل عالم یہ روایت ترقی میں بھی موقوف حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے اور امام ترمذی اسی کو زیادہ تر جگہ بیان کیا۔ سند احمد میں ہے حضرت ابی ہریرہؓ نے حضرت ابو سلمیٰؓ علیؓ رضی اللہ عنہما سے فرمایا ہیں کہ یہ اہل جنت کی دو چیزیں ہیں اہل صفیٰ کی ہوں گی کہ ہر سترے پر ان کے لیے کسے ہوں گی ان کی پندلیوں کی تنقہ ہوگا۔ یہ جگہ وہ کہ گونا گویا ہر صفیٰ کے دکھائی دے گا۔ کچھ مسلم شریف میں ہے کہ باوجود کے طور پر یا ذرا کہ کے طور پر یہ بحث چھڑی کہ جنت میں خود بھی نہ ہوں گی یا ہر؟ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کیا ابو القاسمؓ علیؓ رضی اللہ عنہما نے اسے نہیں فرمایا کہ ساری سماعت ہر جنت میں جائے گی وہ چاندنی صورتوں والی ہوں گی ان کے جیسے جو سماعت جائے گی وہ ان کے بہترین ٹکٹے ہوں گے جیسے پیروں والی ہوں گی۔ ان میں سے ہر شخص کی دو چیزیں ہیں ایک ہوں گی جن کی پندلی کا نمودار گوشت کے جیسے سے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی نہ ہوگا۔ اس حدیث کی اصل بخاری میں بھی ہے۔ سند احمد میں ہے حضور علیؓ رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں خدا کی مہربانی سے ہوں گی ان کی شامی ماری دینا سے ہر جو اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ جنت میں جو کچھ نہیں ملے گی اس میں سے ایک کھان یا ایک کوڑی کے برابر کی جگہ ماری دینا اور اس کی ماری پتوں سے افضل ہے۔ اگر جنت کی مخلوق میں سے ایک موت دینا میں بھانکے تو زمین دہانوں کو بھانکے اور خوشبو سے تمام عالم بھانکے۔ ان کی ہنکی بھولتی ہوئی وہ پنہاں بھی لایا اور دنیا کی ہر چیز سے گھر ہیں۔ کچھ بخاری

مشہور ہے کہ ہر دو دوسری غیر معمولی مہربانی (مستطری) (سند مستطری)

وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ

اور یہ دونوں دونوں کا بھانکے

یہ کھلف حاصل ہونے والے پھل ہیں جس کے پھلے میں کھلف نہ ہو کہ کھلے پھلے ہر حال میں سب کھلف صبیح ہو سکیں گے۔ (نہر جلی)

فِي أَيْ الْأَوْرَاقِ كَالْكَذِبِ كَالْكَهْنِ

ہر کیا کیا تھیں اپنے رب کی بھلائی سے ان میں ہر قسم

فَصِيرَتْ الظُّرُفُ لَمْ يَطْمِئِنَّ

تین جگہ لکھ الیاں نہیں تربت کی آواز سے کسی آدمی نے

قَبْلَهُمْ وَلَا جَانُ

ان سے پہلے نہ کسی نے نہ

عصمت کی جگہ حوری ہیں جن میں کی مصمت کو کسی نے بھی جھوٹا نہیں نے وہاں کے سوا کسی کی طرف لگا تھا کہ بھلا۔ (نہر جلی) جنت کی حوریں: انہ پندلیوں کی طرح ہوں گی اور ان کے ہر سترے سے کسی انسان کے اندر ان کی عورتوں سے کسی جن کے ساتھ نہ ملے گی۔

اہل اہل عالم اور پندلی سے ہر سماعت ابھلو حضرت ابی ہریرہؓ نے فرمایا ہیں کہ یہ کیا ہے نہ بھلائی یعنی (بھلائی) ان کو خون آلود نہیں کیا تھا۔ یہ آیت دلالت کر رہی ہے اس پر کہ انسانوں کی طرح جن بھی مباشرت کرتے ہیں۔ مخالف نے آنے مذکور کی تصریح کیا کسی شخص و جن نے ان سے مباشرت نہیں کی ہوگی تو ان کی گفتش جنت میں ہوگی ہے۔ اس تحریر پر حضرت حضرتؓ سے مراد جاری ہوں گی۔

دنیا والی عورتوں کی تخلیق ثانی: مسعودی مشہور اور پہلی نے مہر کا قول بیان کیا ہے کہ دنیا کی عورتوں کی دوبارہ تخلیق اس طرح ہوگی جس طرح آیت لَقَدْ خَلَقْنَا زَوْجَكَ مِنْ تُرَابٍ وَلَقَدْ خَلَقْنَا أَزْوَاجَهُمْ مِنْ نَارٍ

یہی تخلیق عالمی کے بعد کسی شخص و جن نے اہل جنت سے پہلے ان سے مباشرت نہ کی ہوگی۔ جنوی نے کتب کی طرف بھی اس تحریر کی نسبت کی ہے۔

جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا

انتہاں کا ذکر پہلے کر دیا پھر آخری جملوں کی صراحت کی۔

حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا پہلی دونوں جہتیں سونے کی ہیں اور ساتھیوں
 اور لہجوں کے لئے ہیں اور دوسری دونوں جہتیں ان کی بی بی کی گھر کے دونوں کے
 لئے ہیں اور ساتھی کی ہیں۔ رواؤ کا حکم اور اہل حق۔

قبائلی نے حضرت ابراہیمؑ کی وارثیت سے صلہ ریشہ ٹکڑا کر اس طرح بھی بیان کی ہے کہ پہلی دواں چھین سونے کی سازشیں کے لئے ہیں اور دوسری چھین صاحب المین (دائیں طرف والوں) کے لئے۔ کہہ کر ابراہیمؑ کی قبل اہل ہرچ۔ قبائلی نے حضرت ابن عباسؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ اللہ کا عرض پائی ہر چاچر اللہ نے اپنے لئے جنت نکالی ہر اس میں دوسری بخت عاقبت ہر اس کا ایک موتی ہے احباب و اہل و عیال و بھائی و خونی و ذہن و جگر و کشتی۔

بقول جیو کسائی نے مبینہ دوا کا ترجمہ کیا ہے ان دونوں کے سامنے
دونوں کے مقابلے۔

خدا کا قول ہے کہ وہ جہنم میں سونے کی چیں اور درہری دونوں پا قوت کی۔ یہ قول بھی ادا لعل گدا ہے کہ من دون سے مراد (کم مرتبہ نہیں بلکہ) سامنے اور مقابل ہے (کیونکہ جہنم کی پا قوت کی جہنم سونے کی چیں سے کم مرتبہ نہیں ہو سکتیں) (الامام علیؑ)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ مُذْهَبَيْنِ

پھر کیا کیا تمہیں ایسے رب کی بھلاؤ کے گہرے سبز جیسے سیاہی

بڑی جیسے چادر اوگرہی ہوئی ہے تو سیاہی ناکل ہو جاتی ہے۔ (تخیر ہوا)

فَمَا يَآيُ الْآلِ رَبُّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ فِيهِمَا

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جہاد کے ان میں

عَيْنِن نَضَّاخَتُنِ ۖ فَيَأْتِي الْأَرْبَابَ بِكَلِمَاتٍ

وہی ہے اچھے سے مہر کا کپڑا ہے، اپنے رب کی

شَكَذِبِينَ ۖ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ ۚ وَنَخْلٌ

جہاز کے آن میں بیٹھے ہیں اور چھوڑیں

میں یہ حدیث بھی ہے۔ چار و شاد ہے کہ دنیا میں جس نے نیکی کی اس کا جال
آرٹ میں ملو کہ و احسان کے سوا اور کچھ نہیں۔ (احمد ان کتب)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ هَلْ

پھر کیا کیا نفیسی اسے رب کی جھڑوا گئے اور کیا

جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

ہوا ہے کچی کا مگر کچی ۷۲

[illegible]

آیت کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

[illegible]

حضرت امیہ بن ابی سفیانؓ نے فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور جو شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر عمل کیا۔ اسی کا بدلہ سوا رب کے کچھ نہیں ہے۔ (بخاری، صفحہ ۱۰۱)

فَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَ لَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ شَيْءٌ فَمَا يُعْلِمُ إِلَّا الْيَاسِينَ

پھر کہا کرتے ہیں اسے رب کی عطا کردہ نعمت اور انعام

دُونَهُمَا جَعَلْتُنَّ

18/05/2020

اصحابِ یقین کے باغِ شاد پہلے دو باغِ مترین کے لیے تھے اور یہ
دو باغ اصحابِ یقین کے لیے ہیں۔ (امام الحرمین) (حمزہ جلی)

یعنی جو شخص اپنے آپ کے سامنے کھڑا ہوئے اور تار جتا ہے اس کے لئے چار تھیں ہوں گی اور اگر چھترہ عدد کا تار پہنچتا ہے چھترہ میں کروڑ یا گیارہ روپیہ سے اس قدر جگہ کر لی جو چترہ اولیٰ الذکر کے دووں یا تینوں کا مجموعہ قدر الذکر تینوں سے اعلیٰ قرار دے لئے جارہا ہے تاکہ بھیجیں کیا بلکہ اول و دیگر کی

کوچہ زیادہ اور بہت کوچہ زیادہ۔ انہوں نے کہا پھر کیا وہاں فضل بھی آئے گا؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ یہی سب کربس بن جائیگا۔
(تفسیر ابن جریر)

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۰﴾

پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کے ان سب

خِیَاطِ حَسَنًا ﴿۱۱﴾

باندھن میں ابھی عرض میں خوبصورت چیز

خوبصورت اور خوبصورت بیویاں

یعنی اچھے ملاقات کی خوبصورت اور خوبصورت۔ (تفسیر ابن جریر)

فَبِأَيِّ آلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۲﴾

پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کے

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِی الْغُیَّامِ ﴿۱۳﴾

عورتوں میں چھپی ہوئی، چھپی ہوئی عورتوں میں چھپی ہوئی

عورت کی خوبی بظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ذات کی خوبی گہر
میں دیکھ کر ہوتی ہے۔ (تفسیر ابن جریر)

”حور“ کا معنی: حور عورت، حور عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں
کا صدقہ خوب سیاہ اور اور طبعی انہیں خود خوب عقیدہ اور سیاہی نکالے خود
خوب سیاہ اور اور چمک چمکدار ہوں اور چمکوں کے گرد اگر کسی بی بی عورت اور چہرہ
گودا ہوا تو چہرہ آگے چہرہ کی طرح چمکی سیاہ ہو اسکی آنکھ انسان کی نہیں ہوتی
چہرہ اس کا استعمال عورتوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ لہذا انی القاسوس۔

”حور“ کی خوبصورتی و پاکیزگی

ان مبارک کا بیان ہے کہ زید بن اسلم نے کہا اللہ تعالیٰ حور میں کوئی
سے نہیں پیدا کرتا بلکہ ان کی ساخت مطلقہ و کاملہ اور مطلقہ ہے۔

ابن ابی الدنایہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حورِ مسند میں تھوکر دے تو اس کے لعاب بہان کی
شیرینی سے مسند چمکا دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت
مسند مسند میں تھوکر دے تو اس کے مسند شہد سے زیادہ چمکے ہو جائیں گے۔

وَرَمَّانٌ

اور تار تار

تار اور گھجور کا پتھر پتھر کے تار اور گھجوروں پر چسبی نہ کیا جائے ان کی
کیفیت اللہ ہی جانتے۔ (تفسیر ابن جریر)

اور تار کا پھل (تار ہو یا فک) اچھے خدا ہے اور تار اور تار ہے اور
فک کہ وہ وحی ہوتی ہے جس کا مقصد صرف لذتِ اوقاف ہے۔ اسی لئے امام
ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی اور کہا میں فک نہیں کھاؤں گا اور
گھجور کھاؤں گا تو قسم نہیں ٹوٹے گی۔

نبوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہے کہ جنت کے گھجور کے
درختوں کے سبز بڑے درختوں کے اور سبز سرخ سونے کے ہوں گے ان کے
پتھروں سے اسی جنت کے لباس اور تار سے بنائے جائیں گے ان کے پھل
مٹکوں یا دونوں کے برابر ہوں گے اور اس کے زیادہ عظیم شہد سے زیادہ چمکے
اور حسن سے زیادہ نرم ہوں گے ان کے اندر چمکی نہیں ہوگی۔

ابن ابی الدنایہ نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جنت کے ایک
پھوارے کی لمبائی پانچ ہاتھ ہوگی اور اس کے اندر چمکی نہیں ہوگی یہ بھی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جنت کے ایک درخت کے گرد اگر بہت سے
آویں ہوں تو کربش کر ان کو کھائیں گے اگر کھانے کے لئے کسی کی زبان پر
کسی چیز کا ذکر آجائے تو وہ اور چیز چل جائیگی۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں (اور) (انکار) دیکھا کہ جیسے
دانت جس پر پکانا کیا ہوا ہو۔ (تفسیر ابن جریر)

ابن ابی حاتم کی ایک مرفوع حدیث میں ہے چمکی گھجور کے درختوں کے پتے
کا جنتیوں کے لباس بنے گا۔ یہ سرخ رنگ سونے کے ہوں گے اس کے سبز
درختوں میں اس کے ان کے پھل شہد سے زیادہ چمکے ہوئے ہوں گے
چمکی ہاگل نہ ہوگی۔ ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ میں نے جنت کے ایک درخت
دیکھا جسے جیسے لوٹتے ہوئے۔ خیرات کے معنی یہ کثرت اور بہت حسین
لہذا ایک مرفوع حدیث میں فرمایا کہ حدیث میں بھی یہ مرفوع ہے۔

جنت میں کھانے کے بعد فضل نہیں ہوگا

مسند عبد بن عبد میں ہے یہودیوں نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ کیا جنت میں منہ سے جیڑا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت کی تلاوت کی اور فرمایا ہاں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا طاقی دنیا کی طرح
وہاں بھی کھائیں گے انہیں نے کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بلکہ بہت

تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ

جو بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا

وَالْإِكْرَامِ

اور عظمت والا ہے تُو

معمولی آدمی نے اپنے والدین پر ایسا احسان کیا ہے کہ انہوں نے انہیں شکر کا ذکر نہ
کرتے ہیں۔ اسی قول میں کہ ہم آپ کی برکت سے جلا رہی ہیں۔ یہ سب
یہ نہیں ماحول میں ہیں۔ پھر کچھ آدمی کہہ میں میں بڑی برکت ہے کہ میں کی
کہہ میں سال اللہ لکھم اللہ اب والہاب والہاب والہاب والہاب والہاب
اللہ صلی علیہ وسلم (اللہ صلی علیہ وسلم اللہ صلی علیہ وسلم)

رفیق کا معنی: صاحب کا خاص سے معنی ہے۔ رفیق مگر پھر اہم سے
بہتر کی چیز ہے اور ہر رفیق کے لیے گواہ بن جاتی ہیں۔ صحابہ میں ہے
کہ رفیق آپ صلی علیہ وسلم کا پیرا ہے۔ ان کے ساتھ رہا ہے۔ وہی صحابہ
پیرے کے رفیق و پیارے تھے ہیں۔

عربی نے کہا کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: رفیق خاص اور ہر دو کا
رفیق (صداقتی) ہمارا رفیق (والہ) نے کہا: اللہ کے اوپر جو بڑا پس (یعنی
چاندنی) ادا ہے (یعنی) یا منہ و نیر (پہچانی جاتی ہیں)۔ قرآن شریف میں۔

ان کی زبان نے ہر ایک کی گئی جیسے کہ گئے (جن پر کلمہ لکھی جاتی ہے)۔
ان میں سے ہر ایک کا مسئلہ ہے۔

یعنی نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا: عقیقہ جی حبیب
(یعنی) مسند میں تمہیں نے ہر شخص کیلئے (یعنی) (یعنی) (یعنی) (یعنی)
ہیں ابو عبیدہ نے کہا: میری اسی مقام کی طرف منسوب ہے جہاں کپڑے پر
خامی کا کام ہے۔ یہ قاتل کے باہر بڑے بڑے آدمی تھے۔ آدمی ابو عبیدہ نے
کہے ہیں: رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا: میں نے
اپنی کوئی بات نہیں دیکھا جس کی طرح کارہ ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں

جائے اور اس کے سب شہر بھی جنت میں چلے جائیں گے، اوس شہر کی بی بی
ہو گی۔ نہ لپا جس کو اختیار دے دیا جائے گا (جس کی زندگی جنت میں ہے)
خامی ہر دو نے انہوں کو اس شہر کی زندگی کو پسند کرنے کی جو دنیا میں سب
سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ حضرت اسم سے فرمایا: غول وضعتی دنیا اور دین کی
مدد کی جگہ میں ہے غالب ہو گئی۔

ان کا بیان ہے کہ جہاں میں جنت ہے، فرمایا: اہل جنت کی ہر ایک جب
جنت میں داخل ہوں گی تو خودوں سے ان کا مرتبہ اپنے ان کے انہوں کی وجہ
سے افضل ہو گا۔ (تفسیر طبرانی)

فَإِنِّي الْآءَ رَبِّكُمْ أَتُكَذِّبُنَّ ۖ لَمْ

میر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی بھلائی سے تمہیں

بَطِئْتُمْ هُنَّ إِنِّسُ قَبْلَهُمْ وَ

اچھے گواہی تو کی تو ان سے پہلے اور

لَا جَائِئِي فَإِنِّي الْآءَ رَبِّكُمْ

نہ کی جن نے میر کیا تمہیں اپنے رب کی

تُكَذِّبُنَّ ۖ مُتَكَبِّرِينَ عَلَى رُفُوفٍ

بھلاؤ کے تحریف گائے پیٹے ہر مسندوں پر

خُضِرَ وَ عَبَقَرِي جَانِ ۖ

اور جنی بھرتے تھیں

فَإِنِّي الْآءَ رَبِّكُمْ أَتُكَذِّبُنَّ ۖ

میر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی بھلائی سے



الحمد لله رب العالمین

الْجِبَالُ بَسًا ۖ فَكَانَتْ هَبًا مُنْبِثًا ۝

ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر پھر ہو جائیگا عمار، اُڑے ہوئے

یعنی زمین میں سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گھبراہٹ طرح اڑتے پھریں گے۔ (تفسیر جلالی)

وَلَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝

اور تم ہو جاؤ تین جسم پر ہوا

آدمیوں کی تین قسمیں ہوں یعنی ذوقِ قیامت کے بعد اُن آدمیوں کی تین قسمیں کردی جائیں گی روزِ قیامت میں یعنی اور ان لوگ جو جنت کے لیے تھے اعلیٰ درجات پر فائز ہو گئے۔ آگے تینوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ پھر ان کے اعمال کی تفصیل بیان ہوگی۔ (تفسیر جلالی)

ان تینوں کے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک قوم عرش کے واقعی جانب ہوگی یہ وہ ہوں گے جو آدم علیہ السلام کی واقعی جانب سے پیدا ہوئے۔ اور ان کے اعمال ان کے اپنے ہاتھوں میں دیے جائیں گے اور ان کو عرش کی واقعی جانب میں جمع کر دیا جائے گا یہ سب لوگ جنتی ہیں۔

دوسری قوم عرش کے بائیں جانب میں جمع ہوگی جو آدم علیہ السلام کے بائیں جانب سے پیدا ہوئی اور جن کے اعمال ہاے ان کے بائیں ہاتھوں میں دیے گئے۔ ان سب کو بائیں جانب میں جمع کر دیا جائے گا اور یہ سب لوگ جہنمی ہیں (انْعَمَ اللَّهُ عَلَیْهِمْ)

اور تیسری قسم طائفہ ساقین کا ہوگا جو رب عرش کے سامنے خصوصی امتیاز اور قرب کے مقام میں ہوگا جن میں انبیاء و رسول و صدیقین شہداء اور اولیاء اللہ شامل ہوں گے۔ ان کی تعداد بہت کم ہے ان لوگوں کے کم ہوگی۔

آخر وہ دو تین ان تینوں کا ذکر پھر اس سلسلے میں آئے گا کہ انسانوں کی موت کے وقت سے ہی آثارِ ایں کے محسوس ہو جائیں گے کہ یہ ان تینوں گروہوں میں سے کس گروہ میں شامل ہونے والا ہے۔ (مواہب لدینی، المصنف) ان انبیاء و ائمہ کی حد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وَبِإِذِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِ ۖ وَبِذُنُوبِهِمْ لَمْ يَرْجُوا ۖ فَمَا لَهُمْ حَمِيمٌ ۖ جہنم کے قیامت کے دن ان کی ایک جماعت۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک جماعت۔ (تفسیر جلالی)

فَأَصْعَبُ الْمَيْمَنَةِ ۖ مَا أَصْعَبُ ۝

پھر دائیں ہاتھ کے کیا عجب ہیں

الْمَيْمَنَةِ ۝

دائیں ہاتھ کے

واقعی طرف والے ہاتھ یعنی جو لوگ عرشِ عظیم کی واقعی طرف ہوں گے جن کو اصل میناق کے وقت آدم کے دائیں ہاتھ سے نکالا گیا تھا اور ان کا احوال ان میں دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے بھی ان کو واقعی طرف سے لیں گے۔ اس روز ان کی خوبی اور برکت کا کیا گونا گونا شب و روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت دیکھا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی واقعی طرف نظر کر کے ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں۔ (تفسیر جلالی)

وَأَصْعَبُ الْمَشْأَةِ ۖ مَا أَصْعَبُ ۝

اور بائیں ہاتھ کے کیا عجب ہیں

الْمَشْأَةِ ۝

بائیں ہاتھ کے

بائیں جانب والے ہاتھ یہ لوگ آدم علیہ السلام کے بائیں ہاتھ سے نکالے گئے۔ عرش کے بائیں جانب کوڑے کیے جائیں گے، احوال انہ بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور فرشتے بائیں طرف سے ان کو پکڑیں گے ان کی گودست اور برحق کا کیا عجب ہے۔ (تفسیر جلالی)

بائیں ہاتھ کو رب شفی کہتے ہیں شام کو رب شام اور برحق کو رب حق کہتے ہیں شام کو رب شام کہتے ہیں بائیں جانب کو رب شام کہتے ہیں بائیں جانب واقع ہے۔ بائیں سمت دائیں کو روزِ قیامت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہی فرعون دریت کے وقت حضرت آدم کے بائیں جانب تھے یا ان کا کہا جائے کہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھوں میں اعمال سے دیے جائیں گے یا ان کا کہا جائے کہ یہ لوگ خود اپنے لئے نہیں ہوئے ان کی عمریں گناہوں میں بسر ہوئیں۔ (تفسیر جلالی)

وَالشَّاقِقُونَ الشَّاقِقُونَ ۖ أُولَٰئِكَ

اور اگڑی والے تو اگڑی والے وہ لوگ

الْمُقَرَّبُونَ ۖ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝

جہنم میں قرب ہانوں میں نعمت کے ہا

آگے بڑھ جانے والے ہاتھ یعنی جو لوگ نکالات علیہ وسلم اور مراتب تقویٰ میں دوڑ کر اصحابِ نبین سے آگے نکل گئے وہ حق تعالیٰ کی

جس نے ایک دن سے بے گھر ہوا (خیر جہاں)

بغیر ضرورت کے کھانے پینے سے سونے اور جہیز سے بے گھر ہونے سے
بے باقارہ گھر سے ہونے۔ (خیر جہاں)

مَنْ بَيْنَ عَلَيْهِمْ مَقِيلِينَ

کچھ گائے گاون پر ایک دوسرے کے ساتھ

اہل جنت کی نشست، یعنی نشست لکھی ہوئی کسی ایک کی چیز
دوسرے کی طرف منتقل ہے۔ (خیر جہاں)

يُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ وَبَنُوكَ تَحْدُونَ

لے لے کر گھر میں لگے پاس دیکھنے کے لئے

جنہوں کے لئے، یعنی خدمت کے لئے، لے لے کر گھر میں لگے
حالت پر جہاں۔ (خیر جہاں)

حسن نے کہا: دنیا والوں کی کئی لگائی ہوئی جنہوں نے نہ نیکیاں کی
دوسری کو خوب پائیں نہ نیکوں کے گھر میں، خود دوسرے بلکہ ان
کو اہل جنت کا نہ دیکھ دیا جائے گا۔

ابن مبارک نے کہا: یہ بتاتی ہے حضرت عمر کا قول: جان کیا ہے کہ سب سے
کم درجہ کا جنتی اور گھر میں کے ایک ایک کام کے لئے بزارہ دم اس کے
آگے، اہل جنت کے لئے اور دوسرے کام کے لئے دوسرے نام ہیں گے
اس کے کام دوسرے ضرورتیں ہوں گے۔

اللہ نے اہل جنت کے لئے مسافرت، تہذیب و عادات اور مظلوموں کی توجہ
کے طریقے کے خلاف سے گھر گراں، بطور خاص یعنی خدمت کے لئے ان کے
پاس آہدہ وضع کیے گئے۔

ولہذا: یعنی اہل علم نے ترجیحاً دیا کہ جو خدمت اہل جنت کے
لئے مل پیا گئے گئے ہیں۔

فمنہم من: یعنی ان میں سے کئی ہوں گے اور ان میں سے
کوئی خیر: گناہ ایک پیش لائن کی شکل میں ہیں گے۔ (خیر جہاں)

ومن ابی الدنیا: حضرت اہل کی مروجہ حدیث جو کہ ہے کہ تمام
مستغنی میں سب سے پہلے جنتی کے گھر ہائے (یعنی پشت کی طرف) کون بزار
خام نکلتے ہوں گے۔

خدمت اور بزارہ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سب سے کم درجہ والے کے
پس منجانب سے، یعنی بزارہ خدمت اور ان میں سے ہر ایک کے پاس
(طرح طرح کے پھول اور گناہوں کا ایک بڑا بڑا گناہ اس کے سامنے کیے پاس

نہ ہوگا۔ اور اہل جنت میں کوئی بھی اپنی اجداد کا گناہ نہ ہوگا (یعنی اہل جنت میں
نہ ہوگا بلکہ وہ اپنی اپنی گناہوں کی ذمہ داری لے کر ہوں گے)۔

يَا كَاوِبُ وَأَهْلًا لِّقُوكَ لَيْسَ مِنْ

آپ کے لئے اور گناہ اور عیال تھری

مَعِينٍ لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا

شراب کا جس سے نہ مر جائے اور نہ

يَنْزِفُونَ

گناہ کے لئے

یعنی تھری اور صاف شراب جس کے قدرتی چشمے جاری ہوتے ہیں
پینے سے نہ مرے گی، جو نہ کوئی لگے گی کیونکہ اس میں شہ نہ ہوگا غافل
سودا اور لذت ہوگی۔ (خیر جہاں)

وَأَكَلُهُمْ مِمَّا يَنْزِفُونَ

اور یہ وہ جو نہ پینے کے لئے

وَلَحْمٌ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ

اور گوشت اُن سے جانوروں کا جس کو چاہے گا

پسندیدہ چیزیں فقط خواہش پر مل جائیں

یعنی جس وقت جو چیزیں پسند ہو اور جس قسم کا گوشت مرغوب ہو وہ ان حالت
میں ملے گا۔ (خیر جہاں)

یعنی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا جو میں جنتی کے دل
میں کسی پرکھتے کے گوشت کا ذیل گھرے گا تو وہ وہ جنتی کی خواہش
کے مطابق قسم اسے مانے گا۔

یروا: یعنی ابی الدنیا اور نقلی نے حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر قریشی ہندوؤں کو
کراس کی غذا ملے گی اور ان کو دے گا اور یہاں سے آگے آجائے گا۔

ابن ابی الدنیا نے کہا کہ یہاں پر نقل کیا ہے کہ جنت کے اندر جنتی آدمی
جس پر عورت (کے گوشت) کی خواہش کرے گا تو وہ وہاں جنتی ہونے کی
طرح ہوگا (یعنی جنتی کے) خواہش پر کرے گا۔ یہاں سے لگایا جائے گا۔
اس کے لئے۔ یہاں سے لگایا جائے گا۔

مجاہد نے کہا: جو کسی پندلیوں کا مغرکڑوں کے پاس سے گزرا ہوگا۔ جو میں نے اس کا ترسہ یا سچا سچا بیانی آٹھوں والیاں بھی کہا گیا ہے۔

تکذیبی کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے حور میں کا معنی بتائیے۔ فرمایا: گورے رنگ کی دراز پلک والیاں جیسے گدوے پر نہیں لے عرض کیا: لَاحِقَاتُ الْغُلُوْءِ کا کیا مطلب ہے فرمایا: جیسے جب کے اندر موتی چسپا ہوا صاف اور ہاتھوں کے چھونے سے آرازدہ ہے۔ وہ حوریں صاف سیاحی موتی کی طرح شفاف ہوں گی۔

ابوہی نے لکھا ہے: روایت میں آیا ہے کہ جنت میں ایک نور جھلکے گا تو لوگ تجھیں لگے گی اور اپنے تئیں حور کے سامنے کیسی اس کے انوار کی چمک ہے۔

یہی روایت میں آیا ہے کہ حور جب چلے گی تو ان کی پندلیوں کے پاؤں ان کی نقہ پس کریں گی۔ اور اس کی نکلیوں کے تجھیں اللہ کی بندگی بیان کریں گے اور اس کے سینہ کا نقہ کی بارہے گا۔ اس کے دونوں پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہوں گی جن کے تھے موتی کے ہوں گے اور وہ اللہ کی پاکی بیان کریں گے اور نقہ پس و جمید تصحیح کی یہ آوازیں سنائی جائیں گی۔ (عسیر علی)

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝

فہیں سنیں گے وہاں بکواس اور نہ گلاؤ کی بات

الْأَقْيِلُ اسْلَمًا سَلَامًا ۝

مگر ایک بولان سلام سلام ۝

جنت میں سلامتی ہی سلامتی ہے یعنی لغو اور ایات و باتیں وہاں نہیں ہوگی نہ کوئی جھوٹ بولے گا نہ کسی پر جھوٹی جہت رکھے گا بس ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آئیں گی یعنی جنتی ایک دوسرے کو اور فرشتے جنتیوں کو سلام کریں گے۔ اور یہ کریم کا سلام پہنچے گا جو بہت ہی بڑے اعزاز و اکرام کی صورت ہے اور سلام کی یہ کثرت اس کی طرف اشارہ ہے کہ آپ یہاں پہنچ کر تم تمام آفات اور مصائب سے محفوظ اور صحیح و سالم رہو گے۔ نہ کسی طرح کا آزار پہنچے گا نہ موت آجیگی نہ۔ (عسیر علی)

مجاہدین کا اعزاز: امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق خدا میں سب سے پہلے جنت کے اندر و فقر و مجاہدین اہل ہوں گے جن کے درجے سے (اسلامی) سرحدوں کی حفاظت ہوتی ہے اور سرحدوں کے جاتے جرات اور اس کے پادرو اور اہل عبادت اپنے جنتوں میں لے کر جاتے ہیں پوری نہیں کر پائے اللہ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہے گا حکم دے گا کہ ان

وہاں سے روایت حسن بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر (بکھر) پرستے تختی اونٹوں کی مشیں ہوں گے وہ پند و جنتی کے پاس (خود) چلا آئے گا جنتی اس میں سے (سب خواہش) کما لے گا پھر دوا کر جائے گا ایسا معلوم ہوگا کہ اس کے کسی حصہ میں کی آبی ہی نہیں۔

وہاں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر ایسا پند ہوگا کہ اس کے ستر ہزار ہوں گے وہ خود آ کر جنتی کی رکابی میں گر پڑے گا پھر بازو پکڑ چلا آئے گا تو اس کے ہر پرستے ایک رنگ لگے گا جو برف سے زیادہ سفید کھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اور اس کے مقابلہ کی دوسرے پرستے ایک رنگ نہیں ہوگا اس کے بعد وہ آ کر چلا جائے گا۔

شجرہ طوبی: ہمارا بیان ہے کہ حدیث میں بھی ہے کہا طوبی جنت میں ایک درخت ہے جنت کے اندر کوئی مکان نہیں ہے جس کا درخت کے کسی نہ کسی شاخ کا اس پر سائے وہاں درخت میں رنگارنگ کے پھل ہیں جتنی ہی ہوتی جیسے پندہاں پر آتے ہیں (جنتی) آدمی جب دل میں اس کی خواہش کرے گا اور اس کو مانے گا تو وہ فوراً اس کے ستر خوان پر آ کر گر جائے گا جنتی اس کے ایک طرف سے رہنا اور گوشت کھائے گا اور اس کے دوسرے پہلو سے چروہ پندہاں کوٹ کر وہاں ہی رہ جائے گا جیسا تھا اور آ کر چلا جائے گا۔

حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت: تکذیبی نے حضرت عبداللہؓ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر (بکھر) پرستے تختی اونٹوں کی طرح (یعنی جہات میں) ہوں گے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا پھر وہ پیش میں ہوں گے فرمایا ان سے زیادہ پیش میں دو لوگ ہوں گے جو ان کو کھائیں گے اور ابو بکرؓ کو اپنی کھائے والوں میں سے ہو گے۔ (عسیر علی)

وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ النُّوْلِ ۝

اور حوریں گوری بیانی آٹھوں والیاں جیسے موتی کے دانے

الْمَكْنُونُ ۝ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا

اپنے عطا کے اندر بدل ان کاموں کا جو

يَعْمَلُونَ ۝

کرتے تھے ۝

حور عین: یعنی صاف موتی کی طرح جس پر گور و چہرہ کا ذرا بھی اثر نہ آیا

ہو۔ (عسیر علی)

بڑا قیمتی اصحاب انجمن پہلوں میں بھی بکثرت ہوتے ہیں اور انجمنوں میں بھی انکی بہت کثرت ہوتی۔ (تفسیر علی)

شان نزول: انجمنی نے عمرو بن وہب کی اس مزل حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت **ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِكَ وَفُلَانٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ** نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ اس آیت کو سن کر روپے اور عرش کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ پر اس کے رسول پر ایمان لاتے اور ہم نے اللہ کے رسول کی خدمت میں کی جس ہم میں سے نہایت پائے والے قصور سے ہوں گے اس پر آیت **ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِكَ وَفُلَانٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ** نازل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ نے تمہارے قول کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے آپ سے اور اس کے رسول کی خدمت میں سے دشمنی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سے تم کو رہا ہے اور تک (سب ظاکر) ایک کلمہ ہو گا اور مجھ سے شروع ہو کر قیامت تک ایک کلمہ ہے (یعنی اولین سے) اور اوہ انجمن ہیں جو آدم سے شروع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئیں اصحاب انجمن کا ایک دعا گرو تو ان کے گھر میں سے ہو گا اور ان خیرین سے عداوت مت گھر بڑھائیں امت میں سے ایک یہ گروہ اصحاب انجمن کا ہو گا اور اس کا خیر لا الہ الا اللہ کہنے والے ان (انجمن) مسلمانوں پر ہو گا جو انھوں کے چاہے ہوں گے ان کی اپنی حاکم نے بھی عروہ کی یہ مزل حدیث نقل کی ہے۔

ایک علمی نکتہ: آیت **ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِكَ وَفُلَانٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ** میں سے آیت **ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِكَ وَفُلَانٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ** منوع نہیں ہے کیوں کہ یہ خبر ہے اور خبر میں شے جاری نہیں ہوتا ایک خبر دوسری خبر سے منوع نہیں ہوتی اس کے علاوہ منوع ہونے کے لئے اصل کا ایک ہونا ضروری ہے اور یہاں تک ایک نہیں ہے اول آیت یعنی **(فُلَانٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ)** متفرقین کے متعلق ہے اور دوسری آیت یعنی **(ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَخْصِيَّةِ)** میں اصحاب البیہین مراد ہیں۔ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اولین سے مراد وہ ہوں تو ہم انبیاء کے صحابی اور ان کے تابعی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور تابعی بھی داخل ہیں کیوں کہ یہ کلمہ آئندہ اتباع کرنے والوں سے سابق اور اول تھے اس کی تائید کر رہی ہے آیت **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ** جن **الْأَخْصِيَّةِ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ** اور **الْأَخْصِيَّةِ** سے مراد ہوں قیامت کے قریب آئے والے اس امت کے افراد اس طرح اہل قرب تو قصور سے ہوں گے اور اصحاب انجمن اس امت میں بھی بہت ہوں گے اور دوسری امتوں میں بھی اسی کی تائید ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ میں آئندہ تم جاؤں کہ تم اہل جنت میں

سے اس کو کہہ کر تکلف پہنچی فرمایا انکا اللہ یہ بات انکی ہی ہوگی جب اللہ ان کو داخل کرنا چاہے گا تو ان کو (یعنی ہر دینی عمرتوں کو) اور مشرکوں کو داخل فرما دے گا۔ مقاصد وغیرہ نے کہا ان سے مراد عمر بن عمرؓ ہیں بلکہ عمر بن مراد ہیں ان پر ولادت کا بار نہیں پڑا اللہ نے ان کو انکار کیا ہی پیدا کیا اور کوئی دیکھ وہاں نہیں ہے۔

غرض یہ کہ عرب کی فتح ہے مشرکوں کی شینہ اور حبشہ۔ اہل ابی عاصم نے حضرت انصاریؒ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوئہ کی شہر میں فرمایا ان کا کام میری ہو گا۔

نکتہ کیا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عروہ انہما کا یہ مطلب ہے فرمایا دنیا میں جو بڑی عورتیں محمدی ہوں والی اور انھوں سے پیچھے ہیں وہی ان کی اللہ ان کو اس طرح اپنے کے بعد قیامت کے دن اسب ایسا کرے گا تو ان کو انوار کی تاج دے گا۔

اہل جنت کی عمریں: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جنت والے جنت میں داخل ہو گئے اس وقت جب دین سے نہ تشریف بروت گئے۔ تک کے گھر گھر کھیلنے والے ہوں گے سب ۳۳ سال کی عمر کے ہوں گے سب آج کے قدر ہوں گے کہانی ساتھ ساتھ چھ روزانی سات چھ روزہ اور پھر اسی ۱۰۰ سالوں کی اللہ کیا دہائی دے گا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا والوں میں سے جو کوئی انجمن میں مر جائے گا یا دوسرے ہو کر (بہر حال) اس کو ۱۰۰ سال ۳۳ برس کا کر کے جنت میں داخل کیا جائے گا اس سے زیادہ بھی ہوگی ہوں گے اور دوزخی بھی ایسے ہی ہوں گے اور ان دوزخیوں کو بھی ۱۰۰ سال کی عمر ملے گی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا قدر آدم کے قدر کے برابر ساتھ ساتھ (یعنی شادی کر) اور دوسرے جنت میں جیسا اور عمرتیں کی پیدائش کے برابر (یعنی عمرتیں میں رہنے کی ابتدائی عمر) یعنی ۳۳ سال ہوگی اور ان کی زبان محمدی زبان ہوگی اور وہ بد زبان بغیر ازبھی کو لپچے کر سرکیں چشم ہوں گے اور وہ بالھر لائی ۱۰۰ سالہ جیہ۔ روا بالھر لائی۔ (تفسیر طبری)

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأُولَئِكَ وَالْأَخْصِيَّةِ

الاولیہ ہے پہلوں میں سے اور الاخصیہ ہے

الْأَخْصِيَّةِ

پچھلوں میں سے ہوا

آج صبح سے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسی (۸۰) ملین تھوڑی سیوں کے اور پالیسی میں لائی تھیں۔

حضرت غیاث الدین سیستانی: امدادی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میرے سامنے (قرآن مجید) لٹکی ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ تھیں تو غایب ہو گئے۔ یہ تو کسی نبی کے ساتھ ایک ہی لٹکی ہوئی تھی۔ غایب ہو گئے۔ وہ تو کسی لٹکی ہوئی۔ لٹکی ہوئی ایک۔ جماعت اور کسی بھی کمرہ کوئی بھی وقت میری سامنے لٹکی ہوئی جماعت دیکھ کر اس نے آواز سن کر کھڑا ہوا اور مجھے پکارا کہ: "آج آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ جو بڑا آدمی اپنے صاحب کے جنت میں بیٹھا جائے گا۔ وہ سو گئے۔ چڑھائی میں بیٹھے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔"

آج صبح سے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسی (۸۰) ملین تھوڑی سیوں کے اور پالیسی میں لائی تھیں۔

حضرت غیاث الدین سیستانی: امدادی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میرے سامنے (قرآن مجید) لٹکی ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ تھیں تو غایب ہو گئے۔ یہ تو کسی نبی کے ساتھ ایک ہی لٹکی ہوئی تھی۔ غایب ہو گئے۔ وہ تو کسی لٹکی ہوئی۔ لٹکی ہوئی ایک۔ جماعت اور کسی بھی کمرہ کوئی بھی وقت میری سامنے لٹکی ہوئی جماعت دیکھ کر اس نے آواز سن کر کھڑا ہوا اور مجھے پکارا کہ: "آج آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ جو بڑا آدمی اپنے صاحب کے جنت میں بیٹھا جائے گا۔ وہ سو گئے۔ چڑھائی میں بیٹھے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔"

آج صبح سے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسی (۸۰) ملین تھوڑی سیوں کے اور پالیسی میں لائی تھیں۔

حضرت غیاث الدین سیستانی: امدادی کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میرے سامنے (قرآن مجید) لٹکی ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ تھیں تو غایب ہو گئے۔ یہ تو کسی نبی کے ساتھ ایک ہی لٹکی ہوئی تھی۔ غایب ہو گئے۔ وہ تو کسی لٹکی ہوئی۔ لٹکی ہوئی ایک۔ جماعت اور کسی بھی کمرہ کوئی بھی وقت میری سامنے لٹکی ہوئی جماعت دیکھ کر اس نے آواز سن کر کھڑا ہوا اور مجھے پکارا کہ: "آج آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ جو بڑا آدمی اپنے صاحب کے جنت میں بیٹھا جائے گا۔ وہ سو گئے۔ چڑھائی میں بیٹھے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔"

آنحضرت کا معمول اور ایک سماجی کا خواب

معاذ اللہ کہ کتنی نے اس کی بات کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے پڑھتے ہاتھ دھو کر بیٹھے۔ یہ سب سنا ہوا ہے۔ حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔" حضرت غیاث الدین سیستانیؒ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔"

فَخَنُّ عِزْرَاتِ جَسَانِ عُبَيْتًا لِأَزْوَاجِ كُزَامِ

ہر پاک صاف خوش وضع خوب صورت عورتیں ہیں جو ہر پاک و باری
حزت خیر میں نے لئے چسپا کر مگی کی قسم، جاوی مسلم وغیرہ کو دیکھ
میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پہلی جماعت جہ جنت میں
جائے گی ان کے چہرے چھوڑیں رات جیسے روشن ہوں گے۔ ان کے ہر
اہل جماعت کے بہت تنگ و تنگ رات جیسے روشن چہرے ہوں گے یہ
پاخانے چھاپا ہو کر زیند سے پاک ہوں گے ان کی نگاہیں ہونے کی
ہوں گی ان کے سینے منکھ کی خوشبو دے ہوں گے۔ ان کی خوشبو ہونگ
ہوں گی ان کی چوچاں حور میمنہ ہوں گی ان سب کے اخلاق مثالی ایک ہی مجلس
کے ہوں گے۔ یہ سب اپنے اپنے حضرت آبراہیم علیہ السلام کی شکل پر ساتھ آج
کے لیے تھے ہوں گے۔ ابو علی میں ہے کہ وہی جنت ہے بال اور وہ ہشت
تھو۔ دیکھ والے خوش لقی اور خوب صورت سرگمیں و کمر و والے نقیض
پرس کے عمر کے ساتھ پانچ لیجے اور سات دھند پڑے۔ بچے مضبوط بدن
دے ہوں گے۔ اس کا پتہ متعدد ذی شہر میں بھی مراد ہے۔ اور حدیث میں
ہے کہ کوئی عمر میں انتقال ہوا تو اول منہ کے وقت نقیض مال عمر کے
ہوں گے اور اسی عمر میں بیٹہ آج گئے۔ اسی عمر میں بھی (قرآن مجید) اور
روایت میں ہے کہ ان کے لئے سات دھند فرشتے کے ہاتھ کے اعتبار سے ہوں
تھو۔ اور تمام نفسی بے خوف و ترس، نقیض نقیض مال اور پڑا ہوا مثالی اند
نیل اسم میں قرآنی والے ہوں گے سے ہوں گے اور سرگمیں ان نقیض
والے (ان فی انوار) انوار ۱

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ هُمْ أَصْحَابُ

اور اہل شمال والے کبھے دیکھ والے

الشِّمَالِ إِنِّي مُؤَمِّرٌ وَتَحْمِيضٌ وَظِلٌّ

تیز ہوا یا اور بچے پانی میں اور سایہ

فَمِنْ مَّؤَمِّرٍ لَا يَارِدُ وَلَا كَرِيْمٌ

میں جو میں کے نہ خدا اور نہ عزت کا

دور رخ کا جو حال ہے یعنی دور رخ کی جگہ سے کا اور میں نے گاہ میں
کے سایہ میں رکھے گا بچے جس کوئی برساتی بار دھالی آ رہا ہونے کا۔
نہ خشک پانی کی نہ دور عزت کا سایہ ہوگا، لیل و خوار میں کی پیش میں بیٹے
رہیں گے جو ان کی دیکھی خوشحالی کا برابر نہ دھیں کے خود میں اندھ اور
رسول سے نہ پناہ ملے گی۔ رعیدہ علی

واقف ہوں گے۔ کبھی ایک ایک چلتی کبھی ایک ایک چلتی ہوں گی نہ نہ وہی
بال ہوں گی اور دور دورے میں ہوں گی کہ ان میں سے ایک
جماعت کے لئے۔ ہر عورتوں کی فضیلت حاصل ہوگی۔ چلتی ان میں سے ایک
کے پاس جائے گا یہاں وہاں کے لئے ہوں گی جو ان کو دیکھا ہوگا اس چنگ
پر ہوں گی جس نے ان کو دیکھا ہوگا اور جو ان کو دیکھا ہوگا۔ ہر عورتوں
پہنچے ہوں گی جس پر ایک اور ہر چنگے فاضل، عظیم کے ہوں گے یہ
تاریقی اور ذہن ذہنی ہوں گی کہ ان کی گہرہ دھند کر سیکے کی طرف سے
لیجے گا وہاں نظر آجائے گا تیز سے گوشت کی کوئی چیز روک نہ ہوگی۔
ان قدر اس کا نہ اس کا اور اس کا نہ اس کا۔

جس طرح مردار پر میں مردار کے کھڑے ذرا ال دینی تو وہ وہاں ہر سے
نظر آجائے اس طرح اس کی پند کی کا دور نظر آجائے گا۔ کیا اس کو نظر آجائے
اس چلتی کا بھی ہوگا۔ ہر عورتوں کا آنہ ہوں گی اور وہاں۔ یہاں کے ساتھ
بیش و محنت میں مشغول ہوگا نہ یہ کھجے نہ وہاں کا دل ہر سے شام کا۔
بیش کبھی نزدیک کرے گا تو دور کی پائے کا شام کا حضور سے ہوتا ہے
گراں گداز کر خاص پانی وہاں نہ ہوگا جس سے کھن آئے۔ یہ پانی
مشغول ہوگا جو ان میں نہ آئے گی کہ تو ہمیں خوب معلوم ہے کہ نہ آپ کا
دل ان سے ہر سے گداز نہ آپ سے ہر آجائے کہ دوسری یا دوسری ہیں۔
بیش یہ یہاں سے ہر سے گداز نہ آپ سے ہر آجائے کہ دوسری یا دوسری ہیں۔
بیش یہ یہاں سے ہر سے گداز نہ آپ سے ہر آجائے کہ دوسری یا دوسری ہیں۔
بیش یہ یہاں سے ہر سے گداز نہ آپ سے ہر آجائے کہ دوسری یا دوسری ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول
اللہ! کیا جنت میں چلتی آئے، جہنم میں نہیں گئے؟ آپ نے فرمایا میں نہیں
ہے جس قدر کہ جس نے ہاتھ میں میری جان ہے خوب اچھا عرصہ بہترین
فرمائی ہے۔ جب ایک لڑکا وہی وقت ہے کہ صاف اچھا لڑکا وہی
جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عرصہ کو جنت میں اتنی اتنی
عورتوں کے پاس جانے کی قوت ملے گی کہ جہنم میں۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا
حضور! کیا اتنی طاقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سو
آدھ لاکھ کے برابر اتنی قوت ملے گی۔ ہر عورت کی حدیث میں ہے کہ ایک ایک سو
سکھ لاکھ کے پاس ایک ایک ہوں گی ہوں گے کہ ہر عورت کی حدیث میں ہے کہ ایک ایک سو
فرماتے ہیں ہر سے نزدیک یہ حدیث میں ہے کہ ہر عورت کی حدیث میں ہے کہ ایک ایک سو

عورتوں کے گیت: انسانی کی حدیث میں ہے کہ چلتی حدیث میں ایک
دوسرا انسانی میں ہر سے نزدیک یہ حدیث میں ہے کہ چلتی حدیث میں ایک
سرکاری اور پہلی آواز عورتوں کے کبھی نہ تھی ہوگی۔ ان کا گانا وہی ہوگا جو اوپر
چلائے گا۔ اور پہلی میں ہے نہ گانے میں یہ بھی ہوگا۔

میں کا اظہار اسی وقت ہوتا ہے جب مجھے کھانا نہ دیتے اور میں اس سے بھرا ہوا ہوں اور میں کوئی پروا اور جواب نہ دے۔ پھر مجھے کئی ایسی چیزیں چاہیے جو شروع سے ختم ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں لکھتے۔

[illegible]

عَزِّمْنَا فِي الْقُرْآنِ كَرِيمٍ
 اِس کی ترجمہ یہ ہے قرآن ہے 7 ج 19
 فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ
 کتبہ 19 ج 19 میں ہے کتبہ 19 ج 19
 اِلَّا الْمُطَهَّرُونَ
 اِس کی ترجمہ یہ ہے کتبہ 19 ج 19

اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو صاحبِ اہلسنن کی طرف سے اہمیت مان رہے۔ آپ ان کی کوئی فکر نہ کریں وہ اللہ کے طالب سے محفوظ ہیں آپ ان کی سلامتی کو دیکھ کر خوش اور راضی ہوں گے۔

مقاتل نے کہا اللہ ان کے قصوروں سے درگزر فرمائے گا اور انہیں کو قبول کرے گا۔ فرار وغیرہ نے یہ مطلب بیان کیا اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو صاحبِ اہلسنن کی طرف سے سلام کو یا یہ مطلب ہے کہ صاحبِ اہلسنن سے کہا جائے گا تو صاحبِ اہلسنن میں سے ہے جسے اسے سلامتی ہو۔ (تحریر مرقی)

مومن کی موت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت ملک الموت علیہ السلام سے فرماتا ہے میرے ملاں بندے کے پاس جاؤ۔ اسے میرے اور پار میں لے آ۔ میں نے اسے رات رات آرام تکلیف خوشی ناخوشی غرض ہر آزمائش میں آزمایا اور اپنی مرضی کے مطابق پایا۔ بس اب میں اسے اپنی رات دینا چاہتا ہوں۔ چاہے میرے ملاں اور پار میں خوش کر۔ ملک الموت چاہے سو دھرت سے فرماتے اور جنت کے کائن اور جنتی خوشبو میں ساتھ لے کر اس کے پاس آتے ہیں۔ گو یہ بیان ایک ہی ہوتا ہے لیکن سرے پر نہیں جتھیں ہوتی ہیں ہر ایک کی جدا گانہ جگہ ہوتی ہے علیہ رحمہما ساتھ آتا ہے جس میں سے ملک کی جنتیں آتی ہیں رات۔

جنتیوں کی آپس میں ملاقات: منہ میں ہے حضرت ام ہانیؓ نے رسول مقبول علیہ السلام سے پوچھا کیا مرنے کے بعد ہم آپس میں ایک دوسرے سے ملیں گے؟ اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک پرندہ ہو جائے گی جو دو پتھروں کے مے سے پتے کی پریاں تک کر قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس وقت اپنے اپنے جسم میں چلی جائے گی اس حدیث میں ہر مومن کے لئے بہت بڑی بشارت ہے۔

جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

منہ احمد میں ہے کہ عبدالرحمن بن ابومہدیؓ ایک جنازے میں کھڑے رہے اور چارے رہے تھے آپ کی عمر اس وقت بڑھ چکی تھی نہ راہِ راہی کے بال علیہ نے اسی اشارہ میں آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو خدا سے ملنے کو برا جاتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات سے کراہت کرتا ہے۔ صحابیؓ نے من کر سر جھکا کر رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روتے کیوں ہو؟ صحابیؓ نے کہا حضور! بھلا موت کون چاہتا ہے؟ فرمایا سنو مطلب مگر اس کے وقت سے ہے۔ اس وقت تک اور مگر ہندے کو رات و انعام اور آرام و جنت کی خوش خبری سنائی جاتی ہے پس پورے پورے افسانے اور چاہتا

تہداری صاحب بھی نہ ہوگی مگر تم کو تمہارے خیال کے بموجب وہ پار و زندہ کر کے جس اٹھایا جائے گا۔ یا صاحب میں سے مراد میں مملوک عاجز و ذلیل کہا جاتا ہے اللہ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنالیا۔

تو حقیقاً۔ یعنی ہاں ہاں کی قرآن کو تک کیوں نہیں لکھ دیتے کہ اس کے مقام تک موت کی رسائی نہ ہو سکے یا یہ معنی ہے کہ تم جب مجبور و مقبور نہ ہو تو چر جان کو (پرن کے اندر) لکھ دیا کیوں نہیں دیتے۔

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١٦﴾
سو جو اگر وہ مردہ ہو مقرب لوگوں میں
فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتْ نَعِيمٌ ﴿١٧﴾
تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿١٨﴾
اور جو اگر وہ راستہ والوں میں
فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿١٩﴾
تو سلامتی پہنچے گی تجھ کو راستہ والوں سے

ہر ایک نے اپنے ٹھکانے کو پہنچنا ہے ہر معنی تم ایک منت کیلئے نہیں روک سکتے۔ اس کو اپنے ٹھکانے پر پہنچنا ضروری ہے اگر وہ مردہ مقربین میں سے ہوگا تو اعلیٰ الہی کی روحانی و جسمانی راحت و عیش کے سامانوں میں کافی جائیگا اور "اصحابِ یمن" میں سے نواب بھی کچھ کھائیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی خاثر طبع و دھن ان کی طرف سے" یا یہ مطلب ہے کہ اصحابِ یمن کی طرف سے اس کو سلام پہنچے گا۔ یا اس کو کہا جائے گا کہ حیرے کیلئے آئندہ ملاقاتی ہی سلامتی ہے کہ وہ "اصحابِ یمن" میں شامل ہے بعض احادیث میں ہے کہ موت سے پہلے ہی مرنے والے کو یہ بشارتیں مل جاتی ہیں۔ اور اسی طرح ہر مومن کو ان کی بدعتی کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔ (تحریر مرقی)

ابو العالیؓ نے کہا جو شخص مہربان میں ہوتا ہے اس کو دنیا چھوڑنے سے پہلے جنت کی کوئی خوشبودار چیز نکھائی جاتی ہے پھر اس کی روح قبض کی جاتی ہے۔ ابو بکر و زانیؓ نے کہا روح سے مراد دوزخ سے نجات اور یہ بیان سے مراد ہے (ارائے راہ) آرام و سکون جنت) میں داخل۔

بقولہ نے سَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ۔ گاہ یہ مطلب بیان کیا ہے کہ

خود کو شیعہ بناد کر کے اپنے نفس کو دھوکا دے۔ بلکہ آئے وقت کی تیاری کرو۔ (تیسری جی)

قَسْبُ رُفَا الْعَظِيمِ

سوزاں پاکی اپنے رب کے نام سے جس سے جو ۵۲

عالم آخرت کی تیاری کا سب سے پہلی چیز میں مشغول ہو کہ یہی وہاں کی بڑی ترقی ہے اس ایک عظیم میں لگ کر کوشش کی بل آزار ہے ہو گیوں سے بھی بڑی دولت ہے وہاں کے باطن فیضات کا دریغ ہوتا ہے یہاں صورت کے خلاف پرتی جاتا ہے کہ وہ صحت نش کر دی جائے جس پر نام بدل دیتے اپنی کتاب کو ختم فرما ہے۔ ان اہم ہر وہ حال حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان عظیمان علی اللسان نقلان فی العیزان سبحان الہی الرحمن سبحان اللہ وحده سبحان اللہ العظیم۔ تم سورۃ الودود اللہ والہ۔ (تیسری جی)

حضرات عارفین فرماتے ہیں توحید قلب اور ایمان اہل کے لئے سب سے اولیٰ والہ اللہ جیسے کلمات اور کتب کا بدرجہ کی توحید دھرتے قلب کو توحید حاصل ہوتی ہے کہ انسان بڑے سے بڑے حدوں اور تکالیف کو برداشت کر لیتا ہے۔ (سابقہ و سوری)

سند میں یہاں آیت کے آگے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دکر میں رکھو۔ اور منبع اسم ربک الاغلی فرمے پڑھا اسے مجھ سے رکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سبحان اللہ العظیم پڑھا وہ جہنم میں لے جائے گا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (تیسری جی)

ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جلد اللہ سے ملے گا کہ ان لہو سے والا ہاں ہو جائے جس خدا بھی اس کی کائنات کی تفسیر کرتا ہے۔ اور اگر بد بند ہے تو اسے موت کے وقت گرم پانی اور جہنم کی برائی کی خبر دی جاتی ہے جس سے یہ بڑا ہوتا ہے اور اس کی روح نہ کھٹے روکے جس میں جہنم اور انکھٹے ہے اور یہ دل چاہتا ہے کہ کسی طرح نہ اپنے حضور میں حاضر ہو سکیں۔ جس اللہ بھی اس کی ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (تیسری جی)

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكْذِبِينَ

اور جو اگر وہ ہو جو نے اور

الضَّالِّينَ ۖ فَذُنُوبُهُمْ جَمِیْرٌ

تکھے وہوں میں سے تو سہاں ہے ملا پانی

وَتَصْلِيَةُ جَحِیْمٍ

اور ڈالنا آگ میں

یہی اس کا انجام ہے وہاں اور مرنے سے پہلے اس کی خبر دانی ہے کی۔ (تیسری جی)

إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِیْنِ

بلکہ یہ بات سچی ہے لائق یقین کے

یہی جہاں کی کھڑی ہے کہ وہاں ہے۔ جو کچھ اس صورت میں سب سے اولیٰ والہ اللہ جیسے کلمات اور کتب کا بدرجہ کی توحید دھرتے قلب کو توحید حاصل ہوتی ہے کہ انسان بڑے سے بڑے حدوں اور تکالیف کو برداشت کر لیتا ہے۔ (سابقہ و سوری)



سورۃ الودود کی تیسری جی

قرآن و سنت کے ذریعہ چکنا چکے تھے۔

ان میں سے کئی کئی لوگوں کو غلطی میں مبتلا کر دیا اور اجتہادِ غلط ہوئی جس پر کوئی کتاب نہیں لکھ سبب تصریح اور دیکھ سبھ ایک اجری ملتا ہے اور اگر فی الواقع کوئی کتاب لکھی ہوگی تو قول وہ ان کے ہر ہر کے اعلیٰ مستند اور سونہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی نصرت و خدمت کے مقابلہ میں مغربی حیثیت، مکتا ہے۔

آنحضرتؐ کی جہنمی بی بی اتوی ضعیفہ و اہل بیت کی جانچ جو بعض لوگوں نے بعض مغرب مت حمایتیوں اور اہل بیابا کے کول کوئی کی بنیاد پر کئی روایات پر سے دو فیرا دی ہے عزال ہے اور اگر کئی روایت میں ان روایات کو نقل و نقلتے مانیں بھی لیا جائے تو قرآن اور حدیث کے سطل ہوئے اور شافعی کے خلاف ان کی کوئی حیثیت نہیں اور ان کو سب منظور ہیں۔

محمیہ کرام کے بارے میں پوری امت کا اجماعی عقیدہ

یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام کی عظمت و بزرگی ان سے ہے۔ کتب ان کی مدح و ثناء کرنا واجب ہے اور ان کے اہل میں جو اختلافات اور مشابہات ہیں ان سے ان کے معاملے میں سکوت کرنا کسی کو ضرور لازم نہ بنانا لازم ہے عقائد اسلامی کی تمام کتابوں میں اس اجماعی عقیدہ کی تصریح ہے و درجہ اہل امامت کا درجہ عالیاں و زہدیت بطوریہ معروفہ ہے ان کے بعض الفاظ ہیں۔

لَا يَنْعَزُ لِمَنْ لَمْ يَنْتَهِ خِيَانًا عَنْ شُبَّانِهِمْ وَلَا يَنْطَلَعُ حَتَّى يَخْبُتْهُمْ نَجْبًا وَلَا تَقْبَلُ فِعْلًا فَذَلِكَ رَجَبٌ قَلْبِيَّةٌ (شرح العقيدة) حصہ معروف بالدرۃ المندیہ (ص ۲۸۹)

”کسی کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کی کسی کوئی بات کو رد کرے یا ان میں سے کسی پر طعن کرے، کوئی عیب یا نقصان ان کی طرف منسوب کرے اور جو ایسا کہ اس کی کلاماً بنانا عیب ہے۔“

اور ابن حبیہ نے اندوم لیسول میں صحابہ کرام کے ”خلق فداک“ و خصوصیات کی بہت سی آیات اور روایات سے حدیث لکھ کر لکھا ہے۔

”جہاں تک ہمارے علم میں ہے ہم اس معاملہ میں مابعد لغویہ و صحافیہ و تاریخیہ و لغویہ و فلسفہ و کلام و فہم و کلام کوئی اختلاف نہیں دیکھ سب کا اس پر اجماع ہے کہ امت پر واجب ہے کہ سب صحابہ کرام کی مدح و ثناء کرے اور ان کے لئے اختلاف نہ کرے اور ان کو اللہ کی رحمت و رضا کے ساتھ جو کرے ان کی محبت و برداری پر ایمان رکھے اور جو ان کے معاملہ میں بدگوئی کرے اس کا کفر ہے۔“

اور ابن حبیہ نے شرح عقیدہ و مدح میں تمام امت محمدیہ و اہل سنت و جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے مشاہیر اہل صحابہ کے متعلق لکھا ہے۔

اہل ملت و الجماعت حکومت اختیار کرتے ہیں ان خلافی معاملات سے جو صحابہ کرام کے درمیان پیش آئے اور کہتے ہیں کہ جو روایات انہیں سے کسی پر عیب یا نسیں ہیں ان کی حیثیت یہ ہے کہ بعض تو بالکل بصورت سے اور بعض میں کچھ عیب کے نشان کی اصل حقیقت کا ردی گئی ہے اور جو کچھ میں ہے وہ اس میں ضرور ہیں کہ کچھ انہوں نے جو کچھ کو اللہ کے لئے کیا تھا، کیا ہے اور انہیں دیکھ کر بات پر حقہ و درجہ و شہ کے حق ہے لیا نظام حقہ (تو ضرور اور ایک جواب کے تحت) تھے ان تمام ان کے ساتھ اور ان کے ساتھ نہیں کہ برصغیر میں ہونے والے مسائل سے معصوم ہے بلکہ ان سے کلام کا مدد و تحکم ہے مگر ان کے کلمہ کی اور اسلام کی حقیقت ان کے خلاف ہے ان کی مغفرت کی مغفرت میں یہاں تک کہ ان کی مغفرت و معافی ان کی وسیع ہوگی جو امت میں دوسروں کے لئے نہ ہوگی۔ (احادیث متفقہ)

حضرت ابو بکرؓ کے نام اللہ تعالیٰ کا بیجام

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ان غرضی منہ حما کی سند سے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے ایک عبادت گزار کو جو عین جگہ پر بیٹھ رہا اور چند گاہا انہوں نے اپنا ہر کچھ مال خدا کو اہل بیت (علیہ السلام) کے لئے (اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ تو جبریل اللہ اترے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ ہے کہ میں ان کو کلام حالت میں دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے اپنا مال خرچ کر کے قتل کیا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ رب حضرت کا ان کو بیجام سلام سے اور یہ کہ ان سے پوچھا کہ کیا تم نے راضی ہو کر ان کی حالت میں اپنا مال خرچ کر دیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو مخاطب کرتے ہوئے یہ سن کر مسرت و مسرت سے فرمایا رسول اللہ کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنے رب سے نہ راضی ہوں (آپ کو ہوں) میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ اور (تفسیر ابن کثیر ص ۳) (مصدق طبع ۱)

سبب نزول: بخدی کا بیان ہے کہ میں نے فضل کے ظہور کا قول نقل کیا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور سب سے پہلے روضہ میں اہل قرآن بنے۔

میں لکھا ہوں عبادت کے لحاظ سے تو یہ آیت ذاتِ نوری سے کہ وہ عبادت اور انصاف اور برائیوں اور لوگوں میں سے بھلا لوگوں سے فضل ہیں جو حق کے بعد ایمان لائے اور وہ خدا میں ترجیح کیا۔ لیکن رفاہ آیت اور مہم کا یہ روایت کا رہا ہے کہ حضرت ابو بکر تمام صحابہ سے اور تمام صحابہ دوسرے لوگوں سے افضل تھے کیونکہ برتری اور فضیلت کا معیار جنتِ اسلام اور حق

اور آپ بھی (اپنے گھر سے بہت ہی گھر چائیں گے) اگر آپ اس سے
جائے اس کے کہ اللہ عزوجل اور رحمت سے دعا کا ملے۔ سسر لے بھی
حضرت چاہیں روایت سے ایکن حدیث بیان کی ہے۔

جنت کا واقعہ نفس سے ہوگا: جنت کے قدر مراد اور جنت
مختلف ہیں ان حالات و حالات اور جنت کے حالات پر چمکی ہے لیکن جنت کے اندر
اشیاء و اعلیٰ و درجہ و اعلیٰ قیام محل اللہ کے فضل و رحمت سے ہوگا۔ اس کی
جائے حضرت اعلیٰ سمجھ کر اس قول سے ہوتی ہے کہ میں کو ہوائے اتر میں
نقل کیا ہے کہ تم کو ملک علی مراد سے ملو خداوند ہوا کے اور اللہ کی رحمت
میں جنت میں اعلیٰ ہو گئے اور جنت کے مکانوں میں اپنے اپنے اعمال
کے مطابق قیام کرو گے۔ (تفسیر طبری)

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي

کونئی آفت نصیب ہوتی

الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا

ملک میں اور نہ تمہاری جانوں میں ہر گھمبہ نہ

فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَبْرَأَ

ہر ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ پورا کرید ہر سورت یا نبی سے

علم الہی کا کہ میں جو عامہ آفت کے خلاف تھانہ اور دفعہ اور خود تم کو جو
صیحت لائن جو خدا مرض وغیرہ وہ سب اللہ کے علم میں قدم سے ملے خدا
ہے اور نوح محفوظ میں بھی ہوئی ہے۔ اسی کے موافق وہابی ظہر ہو کر ہے
گناہ کا ذکر و ترم و دل و دل میں ہو سکتا۔ (تفسیر حن)
میں مُصِيبَةٌ: کوئی صیحت جیسے تھا اور اور (ارضی) آفات۔
وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ: جیسے دلی اور احباب کی موت۔
فِي كِتَابٍ: یعنی کون محفوظ میں بھی ہوئی وہ اللہ کے علم میں پہلے سے
موجود ہے۔

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَبْرَأَ: یعنی مصائب کو یا: میں کو یا نبی کو پیدا کرنے
سے پہلے۔ (تفسیر طبری)

إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

چھک چہ اللہ ہے آسان ہے ۵۰

جنت کا معاملہ جنتی آجان اور زمین دلوں میں کرنا کرنا جانے تو اس
کی ہر ہر جنت کا فرض ہوگا طول کوتاہی اللہ ہی جانے۔ (تفسیر طبری)

أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ

تیار کر دی ہے اللہ ان کے جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ

یہ فضل اللہ کا ہے اسے اس کو جس کو چاہے اور اللہ کا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

فضل

۱۱ ہے ۵۰

اصل چیز فضل الہی ہے ایمان و عمل چھک حصول جنت کے سبب
ہیں۔ لیکن مختلفہ ہیں اس لیے اللہ کے فضل سے اس کا فضل نہ ہو تو اس سے
بھلائی ہو سکتی ہے جنت لینے کا ذکر کیا۔ (تفسیر طبری)
ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ: جنت میں داخل کرنا اللہ کی ہر ہوتی ہے۔
اللہ جس کو چاہے گا پھر میرا ہی سے اور اسے گا۔ اللہ کی ہر ہوتی ہے جس سے
بلکہ اللہ جنت کا حصہ نہ دے گا کرنا ہے اس کے ضروری ہے (اللہ اپنے
دعوت کے خلاف نہیں کرتا)۔

اپنے اعمال پر مجبور نہ کرو: ابو نعیم نے حضرت علی کی روایت سے
بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے علیؑ کو جس میں سے
ایک نبی کے پاس ہوتی ہوگی اگر رحمت کے ان لوگوں سے جو میرے فرما کر ہوا ہیں
کہہ دیا کہ اپنے اعمال پر مجبور نہ کرنا۔ کیونکہ قیامت کے دن جس کو میں چاہوں
کے لئے کفر کریں گا اور اس کو عذاب دے گا چاہوں گا تو (حساب جس میں میں حق
نہ ہو کر ہو کر کے اس کو عذاب ضرور دے گا اور اپنی امت کے کفر کرے گا۔
کہہ دے گا وہ اپنے کو چاہتے ہیں: لیکن (تفسیر طبری) رحمت سے اس سے
اہل ایمان ہے۔ بڑے شاکر بخش اعلیٰ اللہ کے ہر ہوتے ہوئے ہوتے ہوئے۔

محبت میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے آپ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں سے کسی کو کا (نیک) عمل (دور) سے نکلیں
جائے گا وہ بے (عمل) کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نہیں۔ اس سے اس کے کہ اللہ اپنی رحمت اور فضل سے بھلا کرنا ہے۔
حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں ہی چاہ کر کے ہلا (اور رحمت سے) خوش رہنا کسی کا میں اس کو
جنت میں نہیں لے جائیگا سب سے عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رہا بدل کر لیا تھا اپنے بادشاہوں سے ان کے سامانوں کی شکایت کی کہ یہ لوگ کتاب اللہ کے گرامی کتاب کو بچتے ہیں اس میں تو ہمیں گالیاں لکھی ہیں اس میں لکھا ہوا ہے جو کوئی خدا کی نازل کردہ کتاب کے مطابق علم نہ کرے وہ کافر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

اور رکھ دی اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں

رَأْفَةً وَرَحْمَةً

نرمی اور مہربانی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ہیں یعنی حضرت مسیحؑ کے ساتھی جو واقعی ان کے طریقہ پر چلنے والے تھے ان کے دلوں میں اللہ نے نرمی رکھی تھی۔ وہ ملحق خدا کے ساتھ محبت و شفقت کا پتہ ڈالتے تھے اور آپ میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اللہ نے بچے جیسا ان کے متعلق فرمایا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الَّذِي كَانَ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ اور صحابہ کرام کے متعلق فرمایا ہے۔ وَرَحْمَةً مِنْهُمْ۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهُمْ كَتَبْنَاهَا

اور ایک ترک کرنا دیا کہ جو انہوں نے نئی بات نکالی تھی ہم نے

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا

تھیں لکھا تھا یہ ان پر مگر کیا چاہیے کہ اللہ کی رضا مندی پھر نہ

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا

ایسا انکو جیسا چاہیے تھا دیا ہوتا ہے

رہبانیت وہاں بھی آگے چل کر حضرت مسیحؑ کے قہقہوں نے سب دین بادشاہوں سے تنگ ہو کر اور دنیا کے مقصود سے گھبرا کر ایک بدعت، بہانیت کی نکالی جس کا حکم اللہ کی طرف سے نہیں دیا گیا تھا اگرچہ ان کی یہ نئی بات کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ پھر اس کو پوری طرح نہایت سے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں: ”یہ فقہی اور تاریک اللہ نیا پناہ نساہی نے نرم لکھی تھی جس کا کہ بڑے نہ ہو، نہ رکھتے نہ دیتا نہ کہتے نہ جانتے تھے انھیں بہانیت میں لگے رہے ملحق سے نہ ملنے اللہ نے بدلوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ اس طرح دنیا چھوڑ کر دین

وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآلِهٖ

اور چھپے ہوئے عیساؑ کے بیٹے کو اور اس کے گھرانے

الْاٰخِلَآءِ

وہی انجیل ہوتی

یعنی آخر میں انہوں نے بنی اسرائیل کے قائم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دے کر بھیجا۔ (تفسیر ابن کثیر)

بنی اسرائیل میں حق و باطل کی کشمکش:

ان اہل ماقم میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو پکارا۔ آپ نے جیسے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے بنی اسرائیل کے بھڑکے ہوئے جو مجھے جن میں سے تمہاری نجات پائی۔ پہلے فرقہ نے تو بنی اسرائیل کی گمراہی دیکھ کر ان کی عبادت کے لئے اپنی جانیں ہتھیلیں پر رکھ کر ان کے بدوں کو کٹھن شروع کی لیکن آخر وہ لوگ جہاں وہاں پہنچے اور بادشاہ اور امراء نے جو اس تبلیغ سے بہت گھبراتے تھے ان پر نظر ڈالی اور انہیں قتل بھی کیا اور قید بھی کیا۔ ان لوگوں نے تو نہایت حاصل کر لی۔ دوسری جماعت نکڑی اہلی ان میں منافقے کی طاقت تو نہ تھی تاہم اپنے دین کی قوت سے سرکشوں اور بادشاہوں کے دربار میں حق کوئی شروع کی اور خدا کے پیروں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسلک اصلی کی طرف انہیں دعوت دینے لگے ان کے ہاتھوں نے انہیں قتل بھی کر دیا اور ان سے بھی بچا اور آج میں بھی چلائی ان جماعت نے صبر و شہر کے ساتھ یہ راستہ کیا اور نہایت حاصل کی۔ پھر تیسری جماعت اٹھی جو ان سے بھی زیادہ کڑو تھے ان میں طاقت نہ تھی کہ اصل دین کے احکام کی تبلیغ ان ظالموں میں کریں اس لئے انہوں نے اپنے دین کا پناہ دیا جس میں کھانا بڑا کھوں میں اکل جائیں اور پھاڑوں پر چڑھ جائیں عبادت میں مشغول ہو جائیں اور دنیا کو ترک کر دیں اور انہی کا ذکر کہ بہانیت والی آیت میں ہے۔ یہی حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے اس میں تفسیر فرقہ کا بیان ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اگر انہیں ملے گا جو وہ بچا ایمان لائیں اور میری تعظیم کریں اور ان میں سے کافر جو ظالم ہیں وہ وہ ہیں جو مجھے جھٹلائیں اور یہ اختلاف کریں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بعد قرابت و انجیل میں تبدیلیاں کر لیں۔ لیکن ایک جماعت ایسا ہی پر قائم رہی اور اصلی قرابت و انجیل اس کے ساتھ میں رہی جسے وہ اس وقت کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ان لوگوں نے جنہوں نے کتاب اللہ میں

عَلَى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللَّهِ وَإِنَّ

کولی چیز اللہ کے فضل میں ہے اور یہ کہ

الْفَضْلُ يَدُّ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

بزرگی اللہ کے ہاتھ ہے وہ ہے جس کو چاہے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

وہ اللہ کا فضل بڑا ہے

نفس اللہ کے ہاتھ میں ہے

یہ بیان الی کتاب میلہ تعمیر الیہ کے احوال میں کر چکے تھے کہ نفوس میں
ان سے دور پڑنے کا نام دور ہے۔ مثلاً میں جو نہیں کی صحبت سے حاصل
ہوئے ہیں وہ دینی اللہ سے کھڑ کیا اور کی صحبت میں سے دور ناگوں اور
بزرگی کی سستی ہے۔ مانند کا فضل نہیں ہوگا۔ (سبب) حضرت شریعت صاحب
نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ لکھا کہ مطلقاً یہ عقل کی ہے کہ یہاں
یَنْهَى يَنْهَى "یعنی جسکی بقلم" کے چہرہ میں ناگواریوں میں الی کتاب
(جو یہاں نہیں لکھا) کہ وہ دوسری نہیں لکھے اللہ کے فضل پر۔ اور نفس
صرف اللہ سے تھکے ہوئے نہیں رہا ہے کہ وہ۔ چنانچہ قرآن کتاب میں سے جو
قرآن الانبیاء پر ایمان لائے الی پر یہ عقل کر دیا کہ ان کو جو کچھ اور مانتا
وہ کرنا لکھ میں کی معافی اور دینی رحمت دیتی ہے۔ اور جو کچھ نہیں لائے
وہ ان اعمال سے بکراہ ہیں۔ تم سو فائدہ پڑھنا لکھو اللہ۔ (تفسیر ابنی)
سبب نفوس: نفوس نے وہ کام بیان نقل کی ہے کہ میں الی کتاب نے جو
روح اللہ میں الی طلبہ رسم پر ایمان نہیں لائے تھے مصلحت ہو جانے والے الی
کتاب پر سند کہ حقان کا کوئی نو کہ ہم اللہ کی اور دوسرے کے چہرہ اور عقب کر
وہ میں اس پر کہ تعالیٰ نے آیت یَنْهَى يَنْهَى لَعْنُ لَعْنُ: ذل فرمایا اور فرما
کہ کہ چہرہ پر چنگہ اور ایمان میں لائے اس کے کسی شک پر جو اب اس کو نہیں
لے گا۔ یہیں کہ ہر ایمان لائے کہ ہر ایمان لکھا کہ کوئی تو اب تک۔
اولی کتاب کی خود فیالی: بعض اس علم سے نہ کہ کہ لَعْنُ يَنْهَى میں
لازم تھا کہ میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ الی کتاب یہ نہ کہ وہ "یہ عقیدہ دت" کہ

لہذا کہ دوسرے اللہ کی اللہ یہ علم اور مسلمات تھے کہ نفس کو نہیں دیکھتے۔

انسان اللہ دے دے روایت تمام نیز نفوس کے جان کیا ہے۔ الی کتاب کا
مطلبہ تھا کہ وہ اللہ کے لیے اور چہرہ پر پندہ ہو گیا ہے میں یہ نہیں ہے بلکہ وہ
اللہ کے فضل کے کسی حصہ پر نہ کہ دوسرے کے الی کتاب پر جو اب ہر ایک میں لکھا
نہیں کہ اللہ کے فیض میں ہے اور یہاں نہیں لائے اور یہاں نہیں کے ساتھ
اور یہ ہے۔ حضرت علیؑ کی طرف اس روایت کی نسبت کی گئی ہے کہ یہودی کہتے
تھے کہ شریعت ہم میں ایک نبی ہوتی ہوگا جو ان مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں
کاٹے گا اس کی طرف میں اللہ نے فرمایا اللہ ہمیں دیکھ لیا اور ان میں سے معلوم ہو
جاتا ہے کہ یہ اللہ نے فضل میں نبوت پر پہنچی قدرت نہیں دیکھے نہ تھکا
نہ اللہ کے ہم کھ میں ہے ہاتھ ہے فضل سے جس کو چاہتا ہے اور یہ ہے۔

اسمت محمدؐ کی نفسی طاقت: بخیر کے لیے میں حضرت ابن عربیؒ روایت
سے بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی امت کے نبی
انہوں کی مدت کے متوازی میں آتی ہے جتنے حصے سے شریعت تک کا وقت ہوتا
ہے۔ تیسری ۴۔ یہود و نصاریٰ کی مثال دیکھی ہے جسے کسی شخص نے خود اور
سے کہہ گا کہ اگر انا چاہا کہ کتاب ایک قیام زوری پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
تھا کہ وہ یہود میں سے ایک ایک قیام زوری پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
دائے سے کتاب ہے اور یہ ہے حضرت تک ایک قیام زوری پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
ہے۔ یہی انھوں نے انجیل ایک قیام زوری پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
دیکھا کہ انہوں نے کتاب حصے شریعت اللہ اور قیام زوری پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
میں انہوں نے وہ شریعت پر وہ نہ کہ یہ کام ان کو کر
آگاہ ہر چارہ تمام امت اجرت ہوگی۔ اس ایمان پر یہودی اور مسلمان ہر
کے نبیوں نے نبی کا مسلمان نہ کرنے والے ہیں اور اجرت کو نہیں لے۔
اللہ نے فرمایا کہ میں نے (حضرت) کو حق بات کرنا نہیں پر نظر کیا ہے۔
یہود میں اور مسلمانوں کے کہ نہیں اللہ نے فرمایا وہی یہود انھیں ہے میں مسلمان
چاہتا ہوں اور وہ ہوں۔

حضرت موانہ نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تھے نہ
سے میری امت سے تھے کہ وہ کتب میں لکھا کہ "ہم کو یہ کار باریہ میں لکھی گئی
حد نہ کہ وہ الی کی مخالفت کرے میں کا کوئی نکات نہ دگا۔ اسی مانتے میں
اللہ کا حکم (شیخ روزی حاکم) آجائے (شیخ حاکم) تفسیر میں ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله سورة عدد رقم ہونے

وَرَوٰى

ابو یوسف

چاہا کہ خیال کی تردید نہ ہوتی ہو، اس لئے جو چیز باہر کی
وادی میں پھرتی تھی، انھیں تنہا نظر بند کر کے یہ جتنوں کی طرح درم
ہو جانے پر آمادہ کیا، یہ اپنے قہر کی سے لیکھ ہوئی، اس وقت وہ
کہا: عاقلانہ انداز ہے، نگاہ اس کے پاس جانے دینا نہ ہو سکے
پر قدرت الہی کی محض نگاہ سے ہی زمین بڑھ گئی۔ (قرآن مجلی)

دور جاہلیت کا قانون: عبادہ کا حق ہے کسی شخص کا چھائی یا تنہا
کہا: عاقلانہ انداز ہے، نگاہ اس کے پاس جانے دینا نہ ہو سکے
پر قدرت الہی کی محض نگاہ سے ہی زمین بڑھ گئی۔ (قرآن مجلی)

ظہار کا شرعی حکم: شریعت نے ظہار کو درست اور ایسا کہ جب نہیں قرار
دیا، بلکہ عاقلانہ انداز ہے، نگاہ اس کے پاس جانے دینا نہ ہو سکے
پر قدرت الہی کی محض نگاہ سے ہی زمین بڑھ گئی۔ (قرآن مجلی)

ظہار کا شرعی حکم: شریعت نے ظہار کو درست اور ایسا کہ جب نہیں قرار
دیا، بلکہ عاقلانہ انداز ہے، نگاہ اس کے پاس جانے دینا نہ ہو سکے
پر قدرت الہی کی محض نگاہ سے ہی زمین بڑھ گئی۔ (قرآن مجلی)

ظہار کا شرعی حکم: شریعت نے ظہار کو درست اور ایسا کہ جب نہیں قرار
دیا، بلکہ عاقلانہ انداز ہے، نگاہ اس کے پاس جانے دینا نہ ہو سکے
پر قدرت الہی کی محض نگاہ سے ہی زمین بڑھ گئی۔ (قرآن مجلی)

یہ جہاں پہنچ کر پہلی قومیں نے اپنے کلمہ والوں سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے
درخواست کی کہ میرے ساتھ وہاں تک پہنچاؤ، یہاں تک کہ میں پہنچاؤں
ظہار میں اللہ علیہ وسلم سے میرے ساتھ میرے کلمہ والوں کے ساتھ میرے کلمہ والوں کے ساتھ
ہو جائے گا، اب یہ کہ جس نے اللہ کی قسم کھائی کہ میں تم کو اللہ کے ساتھ
کہیں گا، اسے سختی کوئی آیت نہ دیا جائے، اس میں اللہ علیہ وسلم نے اس
کو اپنی اس بات نہ لیا، اس کو اس کی وجہ سے (پیش سے لے کر) اپنی قوم کو
اور جو صاحب دین اور قرآن کریم خود ہوں، انہوں نے علی سے میرے ساتھ میرے
ساتھ ہوا، وہ اللہ بیان کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے کیا
میں نے عرض کیا (یہاں) میں نے اسے کیا فرمایا کیا تو نے اسے کیا میں نے
عرض کیا میں نے اسے کیا فرمایا کیا تو نے اسے کیا میں نے اسے کیا میں نے
تو نے اسے کیا میں نے اسے کیا فرمایا کیا تو نے اسے کیا میں نے اسے کیا میں نے
ہوئی کیجئے میں ثابت کہ میں اس کو فرمایا کہ میں اس کو آزاد کرے، میں نے
اپنی قوم کے ساتھ کہ جب اللہ نے اس کو فرمایا کہ میں نے اسے کیا میں نے
یہاں کہ میں نے اسے کیا فرمایا کیا تو نے اسے کیا میں نے اسے کیا میں نے
دیکھ کر اس میں فرمایا کہ تو دیکھنے کے لئے اس کو اس کے ساتھ میرے ساتھ
روانہ رہے، اس میں تو کچھ ہے یہ حرکت ہوئی ہے، یہ تو صدقہ (وہاں)
میں اس کو دیکھ کر اس کو اللہ (اللہ) میں نے اس کو اس کے ساتھ میرے ساتھ
آپ کو اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
میں اس کو اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
کو اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
کھانا، اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
وہ کلمہ والوں کے پاس وہ کلمہ والوں کے پاس وہ کلمہ والوں کے پاس وہ کلمہ والوں کے پاس
تو اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
مجھے کھانا اور اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
آؤ کہ اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

مشروط ظہار (؟) ظہار کو اس کی شرط: وہ اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ
نہ اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
وہ اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
تو اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
شرط اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ
اس کے ساتھ میرے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

سے معذور ہو جاتا ہے۔ ان سب صورتوں میں امام اور ضابطہ قاسم شافعی اور امام احمدیہ کے درمیان ایک غلام آؤ لڑکر کا اور : : : ہے۔ یہ غلام پانچ سو : : : غیر مسلم : : :

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَآكُنَا فَمَنْ لَمْ

بچے اس سے کہ تیرے میں چھری پھر جو کون ہے ۔

يَسْتَطِيعُ فَأُطْعَمُ سِتِّينَ مِثْلِينَ

نہ مجھے تو کھانا دیا ہے ساتھ بیوی بچہ

ہذا (خام) کڑوا کرنے کا مقصد اس کو خوش اور سہل بنانا ہے اور اسے کھانے کے بغیر خوش بنانا ہے۔ تحصیل شنبہ کی

سلسلہ ضرور دیا ہے۔ اور تسلسل ٹوٹ جائے خواہ کسی قدر تاخیر سے
یا بھیخہ خور کے کہ حال انہوں کو ۱۰۰۰ کے روزے نہ کیے کہ انہوں کے بقول
ایسا حال ہے (یعنی کوئی دن منہ نہ کھاتا چاہئے)۔ ترکیبا کر کے دالے
دھینے کے اور جن رات کو قصہ اذان کو کھول کر شہادت کر لی۔

[illegible][illegible]

حضرت خورشید شاہ نے بیان کیا ہے کہ میرے شوہر حضرت ابراہیم
 صاحب نے کہا کہ اگر باپا شاہ کی کتاب لکھ کر حالِ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
 میں حاضر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حفاظت میں مجھے سے جھگڑا نہ کرے
 اور فرمائے کہ گناہ سے آزاد ہو کر بیچ کا بیڑا ہے میں وہاں سے اٹھ گئی۔
 حتیٰ کہ آیت قرآن مجید عَلَّمَ الْقُرْآنَ لَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ الذِّكْرَ وَوَضَعْنَا
 لَهُمْ أَلْفَ لَيْلٍ زُكْرًا وَنَضَعُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُدْعُونَ میں نے کہا ان کے پاس کوئی ہندو نہیں
 ہے لہذا ہندو کے مسئلہ پر نہ لکھے۔ میں نے عرض کیا وہ بہت بڑے
 آدمی ہیں کہ ان میں بہت حکمت ہے فرمایا وہ سادہ سادہ سچے آدمی ہیں وہاں تک کہ

حق تعالیٰ جانتا ہے۔ اگر وہ طبعاً نہ ہو تو کفار و ادا کے اختلاط کے نتیجہ میں
خلق دے کر آنا کرنا واجب ہے۔ اگر یہ شخص خود کفر سے پہنچا ہو کہ
اسلام کی طرف مبعوث کر کے شریک اس پر مجبور کر رکھتا ہے تو یہ سب مسائل
نہیں تھیں جس کے لئے ہے۔ (مباحثہ اسلامی)

ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ

اس سے تم کو نصیحت ہوگی کہ

کھارو کی حکمت یہ تھی کہ کارو کی مشروبات تھوڑی تھوڑی پیئے جاتے تھے
لیے کہ کارو کو بھی لگتی تھی کہ کارو دوسرے بھی پڑا نہیں۔ (خیر حنفی)
دیکھو۔ یعنی شہرت سے پہلے کارو دار کے کاظم۔
نوا مکتوں نے تم کو ای کی بھوت کی جاتی ہے۔ کہ تمہارے جو کس
پہ پہنچے ہے وہ ان کی جہاں ہے۔ یہ عجب ہے کہ وہاں پہنچا کارو عجب اس دور
سے نہ کہہ سکتی تھی کہ وہاں نہ گیا۔ یہ تھوڑی تھوڑی کارو دکان پر اس کے تم پر
ہو کے کہ وہاں جاتے ہیں فیض الی تم نصحت حاصل کرو اور نہ کباب
کھارو۔ (خیر حنفی)۔

وَاللَّهُمَّ اَتَعْمَلُونَ خَيْرًا

یہودیوں نے فریاد کیا ہے کہ یہودیوں نے ہم کو

نیکوئی میں تہا سہ احوال کے مناسب انداز میں بھیجتا ہے اور ضرورت رکھنا کہ تم کی حد تک نیکوئی میں شامل کرتے ہو۔ (طہرہ ۲۱)

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

پھر جو کوئی نہ پاس نہ ہو تو روزے چھ دن میں

مُتَابِعِينَ

☆ = 45

۱۰۔ یعنی مجھے! مگر۔ (تفہیم)

ظالم نہ ہو تو دو ماہ رو رو کر رکھے، لیکن نہ بچند۔ لیکن جس سے ظالم ظالم بنا رہا ہو اسے تھوڑا سا مال بھی نہ دے سکتے۔ جو غریب جس کی وجہ سے ہو کر ظالم بنے اس کی قیمت بے سہارا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں جو مسکین ہمارے قیمت سے مراد تو ظلم نہ ہو سکتی قیمت ہوتا ہے کچھ دکر کے مال و سروس ہو جائے اور چنے چنے لے لے دیں ان کے خلاف کاغذات نہ ہو مگر کاغذ پر ہے یہ نقص اہل و عیال

اور اسی کے سامنے۔ اور قَوْلَ تَقِيَّبَ اللّٰهُ عَلَيْكَو سے مراد جیسا یہودیوں نے مانا تھا یہودیوں کے واسطے اور غیر خواہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ۱۱۰۰ عیسٰی سے چار گنہہ دیتے تھے۔

مَا تَقُولُ لَكَ یٰ اِسْمٰئِیْلُ یعنی وہی اور وہی میں وہ تم میں سے نہیں ہیں وہیں کے لڑکے سے سوچیں کہ اور وہی یہودیوں سے کہتے ہیں۔

وَقَوْلَیْہِمْ مَا تَدْعُو اِیْمٰنِیْلَ میں سے ہیں۔ (عزیمہ علی)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا

تیار رکھا ہے اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب بہم

ہو جس کو وہی جگہ فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ لَفِیْ ذَلٰلٍکَ لَیْسَ لَہٗ مِنْ دٰلِکَ شَیْءٌ"

(سورہ کوثر ۲) (عزیمہ علی)

اِنَّہُمْ سَاءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

بلکہ وہ بُرے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں ☆

ہو یعنی خواہ وہی ان کو کفر نہ آئے لیکن خالق کے کام کر کے وہ اپنے حق

میں بہت برا کرتے ہیں۔ (عزیمہ علی)

اِخْذُوْا اَیْمٰنَہُمْ جُنَّةً

لے لیا رکھا ہے اپنی قسموں کو ڈھال

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

بھر روکنے میں اللہ کی راہ سے

فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ

تو اُن کو عذاب کا عذاب ہے

لَنْ تُغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ

کام نہ آئیں گے اُن کو اُن کے مال

وَلَا اَوْلَادُہُمْ مِّنْ اللّٰہِ شَیْئًا

اور نہ اُن کی اولاد اللہ کے ہاتھ سے کچھ بھی

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا

وہ لوگ ہیں دوزخ کے وہ اسی میں

آئندہ و آیت کا شان نزول: امام احمد بن حنبلہ نے روایتیں جمع فرمائی ہیں اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی جبر میں شریک فرماتے تھے کسی جبر کے ساتھ میں فراموش تھے اور سب سے بڑا عقوبت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جہاد وہی تمہارے پاس (ابھی) آئے گا۔ دوسری روایت میں آج آپ اس کا دل جہاد کے دل کی طرح ہو گا۔ یعنی وہ شیطان ہو گا۔ جب وہ آئے تو تم لوگ اس سے کلام نہ کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ مائے سے ایک شخص نمودار ہوا جو نبیؐ آتھوں والا اور کا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آج بیکار کیا اور فرمایا تم لو تمہارے سامنے مجھے کالیں کیں اپنے ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا مجھے داری کی ہمارا دست دےجئے میں ہا کر اہی آپ کے پاس آج میں چتا چھو شخص چلا گیا اور ساتھیوں کو بلا لایا اور سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں کہا میں کہ ہم نے نہ ہائیں کہی ہیں نہ کسی ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (عزیمہ علی)

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو دوست ہوئے ہیں

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْہُمْ مَا هُمْ

اُن قوم کے جن پر غصہ ہوا ہے اللہ نے وہ

مِنْکُمْ وَلَا مِنْہُمْ وَیَخْلِفُوْنَ

تم میں ہیں اور نہ ان میں ہیں اور تم میں گھات کرتے ہیں

عَلٰی الْکَذِبِ وَہُمْ یَعْمَلُوْنَ

جھوٹ بات ہے اور اُن کو غیر ہے ہٹ

تقریباً۔ یعنی اس وقت کہ رسول کی خدمت میں دعوت پہنچا کر مسلمان
تقلید کیا یا یہ غالب ہے کہ کوئی اس پر عمل نہیں کیا سکتا۔ (محمد علی)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

تو نہ پائیں گے قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُؤَادُّونَ مَنْ حَادَّ

اور پیچھے رہیں کہ ان کی کریموں سے جو مخالف ہوئے

اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

اللہ کے اور ان کے رسول کے خداداد اپنے باپ ہوں

أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ

اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا

عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي

اپنے کمرانے کے ان کے دلوں میں اللہ نے

قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

کہہ دیا ہے ایمان کو

یہ یقین ایمان کہ لوگوں میں چاروں طرح کی کفر کی طرح پیدا کر دیا۔ (محمد علی)

مومن کا کفر سے دوستی نہیں کرتا اس آیت سے عہد ہو رہا ہے کہ
کافروں کی دوستی سے مومن کے ایمان میں خرابی آ جاتی ہے مومن کسی کافر
سے دوستی نہیں کرے خواہ وہ کافران مومن کا کتنے قریب شریک و شریک ہو۔

شان نزول: بعض روایات میں آیا ہے کہ اس آیت کا نزول ابو طالب
میں ہوا کہ ان میں ہوا۔ ابو طالب نے کفاروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بھائی اور ان کی اطلاع کے لیے ایک قریشی آدمی کی اجازت
دی میں پکاری گئی، فقیرانہ اور کافرانہ سوچتے ہوئے آئے۔

ابن ابی اسد نے بیان کیا کہ جب یہاں آیا کہ یہ کفار نے اسے سنا
سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھونٹا تھا۔

حضرت ابو بکر نے (اپنے باپ) ابو قحافہ کے شکامات میں سے دو کفر
بڑے مفسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیے کہ وہ ایمان نہ لے کر حرکت کیا؟

حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ اس وقت میرے پاس کلمہ نہ تھا تو میں

تقریباً دو گھروں کا نظارہ: حضرت ابو ہریرہ کی روایت کردہ ایک
میں حدیث میں آیا ہے کہ کافر کے لئے قبر کے اندر جنت کی طرف ایک
پتھر کی قدر کھول دیا جاتا ہے جس سے وہ جنت کے خدا کی چیزیں اور
تذکرہ دیکھ لیتا ہے اور اس سے کہہ جاتا ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا تو رخ
اللہ نے تیری طرف سے پھیر دیا ہے پھر دوزخ کی طرف ایک کھاف کھول
دیا جاتا ہے جس سے کافر دوزخ کی طرف دیکھتا ہے تو کھول دیتا ہے کہ
(آگ کے جھلکے ہیں جس میں اپنے لپٹ رہے ہیں نہ ایک دوسرے کو دکھائے
جاتا ہے کافر سے کہا جاتا ہے یہ جہنم کا گھر ہے۔ (ابو اسد)

یہ بھی حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تقریباً سے ہر ایک کے دو گھر ہیں ایک جنت میں دوسرا دوزخ میں جس میں ہر کفر
دوزخ میں چلا جاتا ہے اس کے جنت والے گھر کے دروازے جنت میں جاتے
ہیں نہ انہیں کے سزا دیا جاتا ہے جہنم میں۔ (محمد علی)

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جو لوگ مخالف کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسول کا

أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۖ كَتَبَ

وہ لوگ ہیں سب سے پست درجوں میں اللہ کو

اللَّهُ لَا غَلِبَ لَنَا وَأَرْسَلْنَا

کہ میں غالب ہو گیا اور میرے رسول

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ

بلکہ اللہ زندہ اور ہے زبردست

حق علی غالب ہو گا نہ یقین اللہ و رسول کا مقابلہ کرنا والے جنت و
عدالت کے خلاف جنگ کرتے ہیں، سخت کام اور مشکل ہیں۔ اللہ کو چکا
ہے کہ آخر کون ہی غالب ہو کر دیکھے اور اس کے دشمنوں پر منصور ہوں
گے اس کو تحریر پہنچائی کہ گزشتہ جگہ ہے۔ (محمد علی)

تفسیر: یہی کہ اللہ نے سورہ صحر میں پہلی آیت لکھ دی ہے۔
لَا يُغْنِي عَنْكَ دِينُكَ وَلَا ذَرْبُكَ إِنَّمَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابٌ مُّصَوَّرٌ ۚ
جن دشمنوں کو کافروں سے لڑنے کا تصور دیا گیا وہ کرائی میں غالب لے کر جن
کڑے کا کھم بڑا دیکھیں کہ وہ کدواں دیا جیتا نہ لے لے غلبہ حاصل ہوا۔

سرا مشرکین اور خدا کے دشمنوں کی قطعاً کوئی محبت نہیں۔ قصہ کی تفصیل کے لئے کتب سیرت کی مراجعت فرمائی جائے۔ (امام ابو موسیٰ)

وَاَيَّدَ هُمْ بِرُوحٍ وَقِيَّةٍ

اور ان کی مدد کی ہے اپنے قویہ کے بغیر سے ۶۶

۶۶ یعنی نبی نور و عطا فرمایا جس سے قویہ کا ایک خاص قسم کی معنوی حیات ملتی ہے یہ وارث القدس (جبریل) سے ان کی مدد فرمائی۔ (عمر جلی)

وَيَذْخُلُهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ

اور داخل کریگا ان کو باغوں میں جن کے نیچے

تَجْرِي الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

آبکی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں ان میں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی ۶۷

أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ

وہ لوگ ہیں گروہ اللہ کا جنت سے

حِزْبُ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

جہ گروہ ہے اللہ کا وہی مبرا کو پہنچے ۶۸

صحیحہ کی فضیلت ۶۶ یعنی یہ لوگ اللہ کے واسطے سب سے ہر ارض ہوئے تو اللہ ان سے راضی ہوا۔ پھر جس سے اللہ راضی ہوا اسے اور کیا چاہیے۔ (عمر جلی)

۶۷ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں ”یعنی ہوا کرتی نہیں رکھتے اللہ کے مخالف سے اگرچہ باپ بیٹے ہوں وہی بچے ایمان والے ہیں ان کو یہ ہے ملے ہیں“ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہ تھی کہ اللہ و رسول کے معاملہ میں کسی چیز اور کسی شخص کی پروا نہیں کی اسی سلسلہ میں ابوبکرؓ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا جبکہ ”اصحاب“ میں ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عیادؓ اور ابن عباسؓ کے مقابلہ میں لکھتے کہ تیار ہو گئے مصعبؓ بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عید بن عمیرؓ کو عمر بن الخطابؓ نے اپنے ماموں عاص بن زہامؓ کو علی بن ابی طالبؓ سحر و عیدہ بن الحارثؓ نے اپنے

گروہ سے اس کو مار چاں چاں یہ آیت نازل ہوئی۔

ان ابی ماعق نے ان حدود کی روایت سے بیان کیا کہ اس آیت کا نزول حضرت عبید بن جراحؓ کے بارے میں ہوا جنہوں نے سحر کرنا پڑ میں اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا ماکہ نے سحر کرکے میں اور طریقہ لے کر واقعہ کو رد کیا تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے بدر کی لڑائی کے ان ابوبکرؓ کے والد ابوبکرؓ کو قتل کرنے کے بارے میں تھے۔ حضرت ابوبکرؓ وہاں سے نکلے جاتے تھے۔ آخر جب اس کی طرف سے باز نہ ہوئے اور واقعہ ظاہر ہو کر آیا (اور وہ ۷۰) تو ابوبکرؓ نے اس کو قتل کر دیا ماقول میں منان سے یہ وساعت سر ہوئی بیان کیا کہ آیت کو قتل کر دیا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ وہ بن جراحؓ نے اپنے باپ عبداللہ بن جراحؓ کو جبکہ احد میں قتل کر دیا۔

لَا يَزِيدُهُ - یعنی ابوبکرؓ آپ نے بدر کی لڑائی کے دن اپنے بیٹے کو مقابلہ کی محبت دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عازت دیجئے۔ پہلے دست میں بھی شامل ہو چکا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ کو (ابھی) اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے وہ (یعنی خود میدان میں نہ جانا بلکہ شہر کی حیثیت سے جانا۔ ساتھ اور)

لَا يَزِيدُهُ - یعنی حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ جنہوں نے اپنے بھائی عید بن عمیرؓ کو احد کے دن قتل کیا تھا۔

لَا يَزِيدُهُ - یعنی حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ حضرت عمرؓ نے بدر کی لڑائی میں اپنے ماموں عاص بن زہامؓ کو قتل کیا تھا اور حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہؓ نے بدر کے دن قتیبہ بن ربیعؓ شہید کیا۔ (عمر جلی) اور ابوبکرؓ نے یہ فرمایا تھا (قتل کیا تھا)

لَا يَزِيدُهُ - یعنی اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو بڑھا دیا ہے۔ ان کے دلوں میں شک و آہی نہیں ملے گا۔

اس آیت مبارکہ میں بیان کر دیا ابی ایمان کی شان اس وقت بھی ظاہر ہوئی جبکہ یہ کہ قتل کر کے ہارو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان کیا کہ غصہ لینے میں کیا فائدہ مسلمانوں کے واسطے اور قیامت کا سامان ہو جائے گا حیرت سے لوگ بیکار ہوئے مشیر و قیدی کے ہیں تو اس طرح کے تمام احسان سے ممکن ہے اسلام کی طرف دیکھ کر ہو جائیں۔ مگر عمر فاروقؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رائے نہیں ہے جو ابوبکرؓ کی ہے۔ میری تو رائے یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ فاجر و فاجر ہیں ان کو قتل کر دیا جائے تاکہ کلمہ کی طاقت و حکومت باقی ہو مجھے آپ عازت دیں کہ اپنے غلام رشید دار (بھائی) کو قتل کر دے اور علیؓ کو قتل کر دے کہ وہ قتل اپنے بھائی کو قتل کرے۔ اور قتل کو قتل کر دے کہ قتل کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے کہ ہمارے دلوں

جس نے خواب میں دیکھا کہ یہ وہ چاند ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ
اس کے پوتے والے کا حشر ایسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس
سے اپنی اور اس کے شیعوں کو ہلاک کرے گا۔ (ابن جریر)
رقہ کے مضامین - حشر کے معنی اخراج ہیں جہاں وحشی کے ہیں تو اس
جست میں یہودیوں کی جہاد وحشی اور ذلت و خواری کا ذکر ہے کہ وہ کس
رح ہندو متافقت سے ہند سے جہاد میں گئے جو جہاد سے ضد اندیشی کا
بم کر حشر کا اس نے اپنے رسول کو ان پر قتل اور تلخ عطا فرمایا۔ اسی
بہت سے اس صورت کا نام از حق تعالیٰ نے اپنی شیعہ و مقتدیس سے فرمایا
اختلاف ہمیشہ و شیعہ و خواریہ سے فرمایا اور صورت کے اختلاف پر اپنی مسلمات کمال
مال کو بھی ذکر فرمایا تاکہ اللہ رب العزت کی کمال قدرت اور کمال
تکلیف اور اسرار کا مدعی بنے

سَوَاءُ الْجَحِيمِ مُدَابِقَةً رَبِّهِ أَرْبَعٌ وَعَشْرُونَ نَبِيًّا مُدَابِقَةً أُولَئِكَ

سورۂ حشر میں ہلالِ نبویؐ اور اس کی چوہیں آفتیں اور قہرِ ربانی ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲۰۰: کرم مرے جوئے میں ہوں یا ان نعماتِ رحم والہ سے کہ

[illegible]

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

الْأَخْيَارُ وَالْعَالَمُونَ الْحَكِيمُونَ ①

آگے بیان کیا جا رہا ہے۔ (عبدالرحمن)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

هو الذي احلج اليه عمرو

وہی ہے جس سے اکل دیا ان کو پھر سر میں

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ

بنی انصاریہ کی عہد شکنی و جلا وطنی ہذا عہد سے مشرقی جہاں پہنچنے تک کے
عاسلہ پر ایک قوم بیروزگاری تھی جس کو "بنی انصاریہ" کہتے تھے۔ یہ لوگ ہذا سے
والے دور میں ہی ہمارے تھے۔ یہ مذہب و عقائد پر انگوٹھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اقارب حقہ شیبہ اور ولید بن عقبہ کل کیا اور انھیں اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن ابی سے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ کے جانشین مسلمان تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ محمد بن قوائسہ باپ کا سرکات کر خدمت میں حاضر کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمادیں فرض اللہ تعالیٰ منجم و روضۂ اربعہ و زقاق الحکم و احاطہ حکم و الاحاطہ علیا میں تم سب کو ایسا دیکھا جائے گا۔ (عمر رضی اللہ عنہ)

وَإِنَّ كَهْلًا أُخِذَ مِنْ رَبِّهِمْ أَنَّهُ كَانَ عَلَىٰ الْكُفْرِ بِرَبِّهِمْ فَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ آخِرِهِ هَدًى وَأَنزَلَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهُ لِيَكُونَ عَلَى النَّاسِ حُجَّةٌ بَلَّغُوا وَحْيَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

ایمان مراد ہے۔

یعنی ان کی اطاعت کی وجہ سے اللہ سے راضی ہو کر اور اللہ کی طرف سے عطا سے ثواب پر اور راضی ہوں گا۔ یہ میرا ہے کہ دنیا میں ان کے متعلق اللہ نے جو فیصلہ کر دیا ہے اس پر اور راضی ہوں۔
اوپر کا جذبہ شو۔ یہ اللہ کا کروہ ہے اس کے دلچسپ کے عطا کر رہا ہے اللہ کے دامن و نوا کے باندہ ہیں۔

وَالْمُحْسِنِينَ۔ کلمہ کار میں حاصل کرنے والے ہیں، دین اور آخرت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ ہر خوف سے محفوظ کامیاب ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

کافر و فاجر سے دوستی: بہت سے حضرات فقہانے جیسی حکم فسق و فجور اور دین سے علناً مخفی مسلمانوں کا قرار دیا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی دوستی کسی مسلمان کی نہیں ہو سکتی۔ کلام کاغذ کی ضرورتوں میں اشتراک یا مصاحبت بقدر ضرورت الگ چیز ہے دل میں دوستی کسی فاجر و فاجر کی اسی وقت ہوگی جبکہ فسق و فجور کے جرائم خود اس کے اندر موجود ہوں گے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِلْفِيْ يٰذَا۔ یعنی یا اللہ مجھ پر کسی فاجر آدمی کا احسان نہ آنے دیجیے کیونکہ شریف انفس انسان اپنے محسن کی محبت پر علناً مجبور ہوتا ہے اس لئے فسق و فجور کا احسان قبول کرنا ضروریان کی محبت کا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی بتاواہنگی (قرطبی)۔

وَالَّذِينَ هُمْ يَرْجُوْنَ - یہاں روح کی تفسیر بعض حضرات نے اوردی ہے جو جناب اللہ تعالیٰ کو کہا ہے اور وہی اس کے محل صانع کا اور حقیقہ سکون و اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے اور یہ سکون و اطمینان ہی بڑی قوت ہے اور بعض حضرات نے زور کی تفسیر قرآن اور اولاد قرآن سے کی ہے وہی مومن کا اصل حالت و قوت ہے (قرطبی) واللہ اعلم بالصواب (احمد علی اعظم)

الحمد لله سورة مجاوله ختم ہوئی

(۱) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بڑی میں مشرکوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا خدا کی قسم یہی نبی ہیں جس کے اوصاف قرآن میں مذکور ہوئے ہیں ان کا جھنڈا (پرچم) انہیں لانا ہے مگر اس کے بعد جب جنگ اُحد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد علیہ وسلم کی صداقت میں شک نہ کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی دشمنی پر علی الاعلان اتر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جرات کا مجاہدہ اور غدارانہ سازشوں پر بھیجی ہوئی فوجیں ایک محض نبی کی شرف چاہیں یہودیوں کو کٹر کھینچا اور قریش سے دار الفریقین نے باہمی تراضی کا مجاہدہ کیا کہ سب قریش اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد علیہ وسلم کی مخالفت پر متحدہ ہوں گے۔ یہودیوں چاہیں قریشیں کو اور عرب بنی شریفہ یہودیوں کو لکھ کر کھینچ لے گا خدا کی قسم اس کے اور ایک مجاہدہ سب کے ہواں کے لئے آئی ہے میں تم کو اپنی مخالفت کے بعد کھینچ اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آؤں گا تمہارا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مجاہدہ کی اطلاع دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچ بنی شریفہ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور حضرت محمد بن مسلمہ نے پاکر کھینچ کو قتل کیا۔

(۲) غنی فقیر کے درمیان نہ علی علیہ السلام کو یہ پیام بھیجا کہ (ہم) آپ کا کام سنا اور آپ کا پیام سمجھا جاتے ہیں اس لئے) آپ اپنے نہیں سنا نہیں کے بغیر اور ہم اپنے نہیں حاصل کے بغیر نکل کر آجائیں اور درمیان اسلام میں پہنچے ہو جائیں اور ہمارے ملاو آپ کی باتیں سنیں اور وہ آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے (ہم سب ایمان لے آئے گے) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں فرمایا کہ میں اور ہوسے اور تو میں سمجھا کر تھو کہ نکل کر نہ ہوئے اور ہوسے میں بہاری مالک کہ آئے۔ سب دونوں فرماتے تھے میں ان میں پہنچے گئے تو غنی فقیر نے آپ میں ایک دوسرے سے کہہ کر حرکت جمادی رسوائی کیسے ہوئی ان کے ساتھ تو ان کے نہیں رہیں جانے لگا ہوا ہے جب میں ان کی خدمت کا پیغام نہیں پہنچا تو یہ سمجھا کہ ہم (سب) ساتھ آ رہے ہیں (اس پر ہوا) آپ کی بات کیسے سمجھ جائیں گے اس لئے آپ اپنے نہیں رہیں اور دیکھیں۔ ہمارے ہم جن عالم آجائیں گے اور آپ کی بات میں گئے اگر نہیں نے قہر کر دی اور آپ پر ایمان لے آئے تو ہم میں مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ حضور والا جن صحابہ کے ساتھ فرما رہے تھے ہمارے نہیں یہودی بھی آئے گئے جن کے پاس خبر تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچے شیعہ اور دینے کا ان کا راہ وہاں تک کہ غنی کی ہی ایک حرکت تھی جس کا ہماری مسلمان ہو گیا اور انسانی خاص صورت سے بلور فرمایا ہے اپنے بھائی کو لکھا بھیجا اور غنی فقیر کے ارادہ کی اطلاع دے دی اس کا بھائی فوراً روانہ ہو کر اس کے

یہودیوں کی عہد شکنی اور جلا وطنی کی تفصیل

ابن حنبل نے بیان کیا تھا نصیری جلا وطنی کا، اقدس اس وقت ہوا جب رسول
لاذلل اللہ علیہ وسلم آئندہ سے واپس آئے تھے اور ان کی طرف کا واقعہ جنگ
خزبہ سے واپس کی بات ہو ان دنوں واقعات کے درمیان دو سال کی
مدت ہوئی تھی نصیری جلا وطن کر کے کرب پہنچا کر (ہجرت کے بعد) جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے لاکھ ترقی نصیری یہ معاملہ وہ
میاں کر لیں جس سے کوئی کسی سے جنگ نہیں کرے گا اور ان نصیریوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں سے
بھی لڑیں گے (اور نہ مسلمانوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دشمنوں سے کھڑے ہو کر لڑیں گے)۔

کا رہائی ملتی تھی۔ اگر غلبہ اور کٹر و غیلا و غصب میں وہاں سے کہ مسلمان ہادی چڑاں میں کیسے تصرفات کر دے۔ ہیں چند ادوں اور چاند اور نکست پر مشتمل ہیں۔ (تشریح جلد)

وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا

اور جو مال کہ لوہا دیا اللہ نے اپنے رسول پر ان سے دوسرے

أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا

لے لیکن وہاں سے اس پر گھوڑے اور نہ

يَكَايِبُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ

ہوت و دشمن اللہ علیہ رہا ہے اپنے رسولوں کو

عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

جس پر چاہے اور اللہ سب کچھ

مُحِيطٌ

گہرا ہے

مال غنیمت اور مال فی حب حضرت شہادہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہی فرق رکھتا ہے "غیمت" میں "تف" میں۔ جو مال غزائی سے نہ تو گاد غنیمت ہے اس میں پانچواں حصہ لڑکی چار (اٹھ) کی تقسیم دسوں پاد کے شروع میں کر رہی ہے اور چار حصہ لڑکی کے لیے جاتے ہیں اور چار حصہ جنگ کے چھ آدھ سب سب مسلمانوں کے ہوتے ہیں۔ (اگر مسلمان ہر میں اور کام ضروری ہو اس پر فتح ہو" (حجہ) گرفتہ دے جنگ ہونے کے بعد کہ جو بھروسہ کی طرف مسافرت کریں اور مسلمان تھوڑے کر کے اس صورت میں جو احوال میں سے حاصل ہو گئے وہ بھی علم "تف" میں داخل ہیں۔ لیکن اگر مسلم علی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وہاں "تف" خاص ضرور علی اللہ علیہ وسلم کے اختیار و تصرف میں ہوتے تھے ممکن ہے کہ یہ اختیار ہا کاندہ جو صرف آپ کے لیے مخصوص تھا جیسا کہ آیات حاضر میں "مَنْ يَسْلُبْ" کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہاں ہے کہ ممکن ہو کہ نہ ہو۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان احوال کے متعلق آپ کو آگاہیت میں ہدایت فرمادی کہ جو طریقہ پر ان احوال ظاہر صرف میں صرف کیے جائیں۔ آپ علی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ رسول اللہ کے وقت اور تصرف میں چلے جاتے ہیں لیکن اس کا تعارف ہا کاندہ نہیں ہوتا ممکن ہو گا کہ نہ ہے۔ وہ ان کا بھی

سہایدیہ اور مشورہ سے مسلمانوں کی عام ضرورت و مصالحت میں خرچہ کرنا باقی احوال غنیمت کا خرچہ سے جدا کا نہ ہے۔ وہ جس کا لے جانے کے بعد خاص فکر کا حق ہوتا۔ چنانچہ یہ جلد قرآن تالی "أَمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ" لفظ لکھ کر اپنی خوشی سے بے پروا ہو گئے تھے۔ وہی اللہ تعالیٰ نے ان کو رازی کر کے "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" میں نقل کیا ہے کہ یہ خرچہ رسول اللہ کے لیے صرف ان میں اہم کو اختیار ہے کہ یہ معلومت کیسے تو فکر و تفسیر کر دے اور مسلمان نہ کیسے تو مصالحت عامہ کے لیے کر دے۔ جیسا کہ سواہر حق میں حضرت عمرؓ نے بعض جہل القوم صحابہ کے مشورہ سے یہی عمل کر دیا۔ اس سبب کے موافق شہادہ رازی نے "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" کی آیات کو اسوں کی ہر حقوں پر عمل کیا ہے۔ اس طرح کہ پہلی آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "تف" پر اور دوسری آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور تیسری آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور چوتھی آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور پانچویں آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور چھٹی آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور ساتویں آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور آٹھویں آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور نوٹیویں آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور دسویں آیات "وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا يَكَايِبُ" سے "غیمت" پر اور اسی طرح

اجتہادی اختلاف کی دونوں

جانوں میں کسی کو عداوت نہیں کہہ سکتے

دوسرا اہم اصول اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے دشمن کی حد جیت رہے ہیں انگریز کا جتنا کسی مسئلے میں تلف ہو جائے ایک طرف جان کر قرار دے اور دوسرا جان کر قرار دے اللہ نے ان کو ہم راست اور جائز ہوتے ہیں نہ میں سے کسی کو گناہ معصیت نہیں کہہ سکتے اور وہی اس لیے ہوئی کہ انگریز کا قانون جاری نہیں ہوتا۔ لہذا ان میں سے کوئی جانب بھی منکر شرعی نہیں اور نہ انگریز کی فطرت میں اور دشمن کے ساتھ باجائے انوں کے عمل کی توجہ ہوتی تھی ہے کہ وہ بھی فطرتی اور عقلی بلکہ کائنات کو دیکھ کر ان کے تعدد سے موجب ذہن ہے۔

مسئلہ: عدالت جنگ گھڑ کے گھروں کو منہم کرنا یا جلا اسی طرح اور دشمن کیسوں کو برادر کرنا جائز ہے نہیں اس میں ائمہ فقہاء کے خلف اقبال ہیں کہ اہم اور حیض سے عدالت جنگ میں سب کاموں کا جائز ہونا انتہا ہے مگر علیٰ ہر حال یہ کہ لڑنا کہ جو جواز دلت میں ہے جیکہ اس کے منہم کرنا نہ ہو بلکہ عدالت میں عدالت میں جیکہ مسلمانوں کی حق کاموں غالب نہ ہو

علیہ السلام کو اپنے گھوڑوں کے دربارت دیکھ رہا ہو، کرتے تھے۔ یہاں تک کہ
 قریحہ روئے نصیر کے سواں آپ کے قبضے میں آئے تو آپ نے ان کو گواہ
 اتنا کہہ دیا کہ وہاں دانیل اپنے شروع کیے۔ حضرت ابراہیم کو بھی ان کے
 گھر والوں نے آپ کی خدمت میں پہنچا کر ہمارا ہوا بھی سہ پہنچا جائیں
 ہمیں واپس کر دیں۔ انہوں نے جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روایا آپ نے
 وہ سب واپس کر کے دیکر دیا۔ لیکن آپ یہ سب حضرت ابراہیم کو اپنی طرف
 سے واپس چلے گئے۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ سب سہ پہرے قبضے میں آگیا
 تو انہوں نے آخر میری گردن میں پکڑا لیا اور دیکھ رہے تھے کہ انہیں نہ انکی
 قسم جس کے سوا توں مجھ کو جس حضرت تھے یہ نہیں دیتے آپ تھے وہ سب
 بخدا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہ تم میری قسم نہیں
 س کے بدلے ادا اتنا دینا کہ انہوں نے دینا اور میں کہے لیکن۔ آپ نے
 فرمایا اچھا ادا اتنا تم نہیں دینے لیکن وہ آپ بھی خوش نہ ہو گئے۔ اور
 فرمائی۔ کیا۔ آپ نے پھر فرمایا وہ قسم نہیں ادا کا اور دینے لگا یہاں تک کہ
 جتنا انہیں دے سکہ غلامی سے جب تقریباً ان گنا دار دیو کے کا وہ دراصل
 نہ مل سکی تھی اس نے قرآن مجید آپ رضی اللہ عنہ کو پیش کر دیا کہ مال
 انکی نہ تھا۔ بے لافان جن باقی بقیوں میں صرف ان کا بھی نہیں قیمت
 کے مال کے صرف کرنے کی گئی تھی۔ (تفسیر بخاری)

ما ملک حقیقی کی عطا کردہ ولایت پیکر رسالت میں

آیت مذکور **يُكَفِّرُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ** میں **لَهُ** اللہ پر مشتمل ہے۔ اسے یہ جیسا کہ
 پہلے ذکر کیا گیا ہے حضرت رسالت نے مولا کا حقیقی ہے کہ وہ رسول و امام
 ولایت کا ہے کہ ایک حقیقی نے اپنی ولادت اور ملک و امانت بطور ولایت و ولایت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ فرمائی کہ وہ قانون مقرر ہو گیا کہ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأُمَّةَ
 مقام بہرہ ولایت یہ برائی تمام ہوا ملک مطلق ہوا، ملک مسعود کے ہر مومن
 سے۔ ہر مہربان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بخش ہے جس پر پیغمبر
 اور علیہ السلام پر پڑا ہے کہ جسے مالک حقیقی خداوند، ملک الملک کیا مقرر ہے کہ
 وہ سب سے بہتر ہے۔ جسے یہ خدا کا علیہ السلام کی ولایت خداوندی ہے بہتر
 حق۔ یہ بھی مہربان ولایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے ہے جس کے واسطے
 آیت مذکور **يُكَفِّرُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ** **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ**
 اور ولایت "حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ولایت نبیہ کے مہربان میں

ہاتھ نہ دے مگر علی علیہ السلام کا حاصل خلافت کی تسمیہ ہے کہ آپ کے بعد
 خلفائے راشدین وہ خدمت انجام دیتے رہیں جو ان کے پروردگار نے
 حضور ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت خداوندی کے حاصل قبیح کو مطلقاً منع فرمایا ہے۔

کو نہ دے۔ نبوت عامیہ اور خاصہ کا اس سبب ولایت ہے کہ ملکیت اس
 کے تقاضا خلافت خاصہ اور ولایت کا مسئلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر پھر
 کہ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ** اور
 نہ مت ہو کہ خلافت و ولایت و رسالت ان میں کسی کا انتقال نہیں مل سکتا بلکہ
 رسول خدا ہے۔ اور اگر مظلوم زمین پر بنیاد ہے جس کو چاہیں اپنی مہربانی
 سے مظلوم اور اس پر ایمان ہے۔ آپ نے جس قسم کی حضرت ابراہیم سے
 خلافت نبوت کا سب سے پہلا حقیقی مہربان کو فہم دینی حیات ہمارے میں
 جو نہیں دیا، اور اس کے دیا مہربان ہوا ہمارے لھلھال بالخاصہ کہ اگر کوئی
 کہہ لو کہ تو کفار پر رحم فرما۔ مگر ادا دین سلطنت میں سے حضرت عائشہ
 حضرت سے بہت خوشی کی کہ وہ ہر کے کہنے کی اور اس خدمت پر ہر
 دہرہ ہائے عین آپ نے ہر بار کثرت کو چھٹی سے آگے بات دے کر دے دے
 لیکن ہر بار اس کا کہہ مہربان ہوا ہمارے لھلھال بالخاصہ کہ اگر ان کے سامنے یہ
 حقیقت واضح ہو جائے کہ آپ کا اپنے مسئلے پر ہم کو کرا کر دے جانے کے
 لئے قرآن کریم کی آیات قرآنی ملک یک ہے نہ خداوند ہی نہیں تھا کہ اب
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت وہاں بھی مہربان کیجئے کہ اسے ہر بار
 خداوندی سے ملے اور بھی ہے۔ چنانچہ خود حضرت علی کی حقیقت کا اپنے
 ملکیت میں رہ کر فرمایا کرتے اور فرماتے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہر بار کو اس کے لئے فرمایا وہ نہیں کہ ہم کو اب نہ
 موجود تھے ہر بار کو جو بھی میں پر حکم صادر ہوا تھا اور ہم دست تھے ہر بار
 تھے کہ کوئی یہ مان کر نہ تھے نہ یہی ہے جس سے اس سے ہر بار کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (کنز العمال) اور نہ رسول

حضرت عمر کا فرمان ہے۔ انہیں سے یہ جی میں، ملک میں ہر بار
 کی روایت سے، اور کہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا اللہ نے اپنے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعریف کرنے کا کیا اختیار صمیمیت کے ساتھ دیا
 اور کی نہیں دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی کہ اللہ نے اپنے
 حکم پر جس چاہے یہ ملکیت خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے ہر
 اور اپنے گھر والوں کا نہ اس پر خرچ کیا کرتے تھے اس سے بعد ہر کوئی چاہے اس کو
 اللہ کا پروردگار دیتے تھے۔ (کنز العمال) اور ہر بار کی ولایت میں صرف کرتے تھے۔

مہربان میں حضرت عمر کی روایت سے یہی ذکر کیا ہے کہ کسی نصیر کے
 مال (یعنی مالک اور اللہ و جس) اللہ نے اپنے رسول کی (نصیریت کے
 ساتھ) ہے حضرت مظلومانی کی اس کے لئے مسلمانوں کو تھوڑے دینے
 پر سے اور نہ صرف چاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 کی نہیں دیا جس سے حضور کو اس کو ہر خرچ دیتے تھے ہر بار کو چاہے
 تھوڑے سے ہر بار کی ولایت۔ علی اس پر ہر بار کی خرچ دے کرتے تھے۔

التَّائِمِينَ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً

تائِمٌ لَا آتَى لِيَتَّعِي وَبَنِي مِثْلَ

بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

دولت مندوں کے تم میں سے ہے

گروہ دولت ضروری ہے ہذا یعنی یہ مصارف اس لیے ہتھکے کہ
بیش تر قیوں میں جو "دیکھو اور عام مسلمانوں کی خبر گیری ہوتی رہے اور عام
اسلامی ضروریات سرانجام پانچیں یہ اموال کھل دولت مندوں کے انت بچیر
میں نہ کرنا کسی مخصوص جاگیر بن کر نہ دیا جائے جن سے سرمایہ داروں کو نصیب
اور قریب قانون میں۔ (تفسیر دار)

مال فی کی مصارف: سابق آیت سے مستفاد ہوتا ہے کہ مال نے
خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آیت میں ذیلی فقری اور بی مال
مساکین اور انا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک کر دیا اس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ اس مال کو کہاں کہاں صرف کرتے تھے۔ مال
تقسیم تو صرف مجاہدین میں تقسیم کرنا ضروری تھا لیکن مال سے کسی تقسیم مال
تقسیم کی تقسیم کی طرح نہیں تھی بلکہ اس کی تقسیم اللہ کے رسول کی اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی صواب دید پر توقف ہوئی اور
ان کو اجازت دی گئی کہ اس مال کا تصرف خود میں سے جس کو چاہیں کریں۔

قَوْلُهُ لَا يَكُونَ دُولَةً كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً
لوگ ہی اس مال کا نہیں دین آؤں میں کرتے رہیں اور فقیر غریب محروم۔ چوں
جیسا کہ وہ رعایت میں کیا جاتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا جائے
کہ وہ مصلحت کے مطابق جس طرح چاہیں تقسیم کریں۔ (تفسیر مرقی)

دولت کی اسلامی تقسیم

حق تعالیٰ رب العالمین ہے اس کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے انسانی
ضروریات میں تمام انسانوں کا یکساں حق ہے اس میں مومن و کافر کا کوئی فرق
نہیں کیا گیا۔ نہ غریب اور غنی اور مسکین اور امیر غریب کا کیا امتیاز ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا
میں تقسیم دولت کا یہ دستور دیا کہ جو انسان کی فطری اور اصلی ضروریات پر مشتمل
ہے اس کی تقسیم لوہا پہلے دست قدرت میں رکھ کر اس طرح فرمائی ہے کہ
اس سے جو غلبہ بر خاطر برکھڑو فقی یکساں فائدہ اٹھائے کوئی اشیاء کو اللہ تعالیٰ
شائے اپنی مصلحت سے اللہ سے عام انسانی تقسیم اور فضل و تلافی سے ملو کہ یہاں
ہے کہ کسی کی مجال نہیں کہ اس پر اپنی چند ہائے ملے ہو (اللہ تعالیٰ) یا محتاج اور
سپاہوں کی روشنی غنما میں بیہ ہونے والے باطل ان کی ہڈیوں پر یہ چیزیں انکی

فائدہ اللہ کے لئے ہونے کا یہ معنی نہیں کہ اللہ کا کوئی مال حصہ مقرر کیا گیا
کیونکہ دنیا اور آخرت سب اللہ ہی کی ہے (یعنی تقسیم کے مال ہی کی کیا خصوصیت
ہے) بلکہ اس مال کی نسبت جو اپنی طرف کی اس سے اس مال کا بابت ہونا ظاہر
کیا گیا ہے یہ قول حسن ثناء و عطا اور اہم علمی عامر معنی اور عام فقہاء و مفسرین
کا ہے۔ بعض کے نزدیک اللہ کا حصہ کہہ لی اور دوسری سادہ کی تفسیر میں ترجیح کیا
جائے گا (اللہ کا حصہ کہہ دینے کا یہی مطلب ہے) (تفسیر مرقی)

وَلِيذِي الْقُرْبَىٰ

اور قریابت والے کے چچ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والے ہذا یعنی حضرت کے
قرابت والوں کے۔ چچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں اس مال میں
سے ان کو بھی دیتے تھے اور ان میں فقیر کی بھی قید نہیں تھی۔ اپنے چچا حضرت
عہاں موجود دولت مند آپ نے اللہ عطا فرمایا۔ اب آپ کے بعد خلیفہ
کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار جو صاحب حاجت ہوں
امام کو چاہیے کہ ان میں دوسرے خلیفوں سے مقدم رکھے۔ (تفسیر دار)

وَلِيذِي الْقُرْبَىٰ: اس سے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قرابت دار یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب۔ امام شافعی کی روایت ہے کہ حضرت
خیر بن مسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل قرابت
یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کو مال تقسیم کیا تو میں اور عثمان غلام کراہی میں
حاضر ہوئے اور ہم سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ نے
بنی ہاشم میں پیدا کیا ہے اس لئے ہم اپنے باپنی بھائیوں کو بڑی کا تو ان کا نہیں
کرے لیکن ہم سے یہ بھائی بنی مطلب ہیں جن کی آپ سے قرابت اور
بھائی قرابت ہمارے سے بھائی سے ہے پھر آپ نے ان کو تو (تقسیم وقت) حصہ دیا اور
ہم کو چھوڑ دیا حضور نے ایک ہاتھ کی اگلیاں دوسرے ہاتھ کی اگلیوں میں
ڈال کر ایک جہاں سے ہاتھ فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب اس طرح ایک جہاں۔
اور دواؤں اور سنانی کی روایت میں بھی آیا ہے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا) میں اور اہل مطلب نہ رعایت نہ جائزیت (کے زمانہ) میں اگلا لگے تھے نہ
اسلام (کے دور) میں۔ ہم اور وہ ایک ہی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگلیوں کا جال ہاتھ کرنا دیا۔ (تفسیر مرقی)

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ

اور یتیموں کے اور محتاجوں کے اور مساکین کے

ذکر اور کردیا گیا یعنی روئے القدر اور روئے القدر اور القدر کے لئے یہ ہے۔
کل میں کل ہے۔

مکتبہ تحفہ نے انھیں ہجرت اور دو ملک جن کا ذکر کے کیا گیا ہے ان
ترم سوسوں کو شامل ہیں جو قیامت تک آنے والے ہوں خواہ مرد اور ہوں یا
نارہن جن کو ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے یعنی لہو القدر، وغیرہ وغیرہ
انہیں لوگوں کے ذیل میں داخل ہیں اس سورت میں خیراء ہجرت اور غیرہ
عامہرہ پا گئے کہ ان کے لئے جن کا ذکر آگیا ہے وہ خاص مانے جائیں گے اور
یہ سورت بدل اعلیٰ میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔

آیت سے ایک مسئلہ پر استدلال: کہ کے کاروں نے
مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اور ان کے لئے یہ قید کر لی تھی
آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ہجرت اور ہجرت کے لئے ہجرت کا ذکر
نے اس پر قید کر دیا تھا کہ ان کا ذکر اس کی ہو گیا تھا اس کے ایک ہو گئے
تو ایک مسئلہ سے ہے کہ ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے اور قید کر دیا گیا ہے
مکتبہ تحفہ میں یہ سورت میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔
اس کے قیامت سے ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے اور قید کر دیا گیا ہے
نہ ہو گئی ہو بلکہ اسے قیامت سے ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
جاسے اس لئے آیت سورت میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔

ای نجاد براہم وغیرہ اسم پاک نے فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں
سے ان پر قابض ہو جائیں تو قرآن کو ان کا ذکر اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
سے کفار کے ایک ہونے کی یہ شرط ملی کہ دارالکفر میں کفار مسلمانوں کے
ملی پر مشروط ہوا ہے اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے۔

نام ہجرت کے مسئلہ کی تائید چند احادیث سے ملتی ہے۔ ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
مروان بن الحکم بن عوف کہ ان کے لئے قید کر دیا گیا ہے اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
ای نجاد براہم وغیرہ اسم پاک نے فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں
سے ان پر قابض ہو جائیں تو قرآن کو ان کا ذکر اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
سے کفار کے ایک ہونے کی یہ شرط ملی کہ دارالکفر میں کفار مسلمانوں کے
ملی پر مشروط ہوا ہے اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے۔

یہ سورت میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔
مکتبہ تحفہ نے انھیں ہجرت اور دو ملک جن کا ذکر کے کیا گیا ہے ان
ترم سوسوں کو شامل ہیں جو قیامت تک آنے والے ہوں خواہ مرد اور ہوں یا
نارہن جن کو ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے یعنی لہو القدر، وغیرہ وغیرہ
انہیں لوگوں کے ذیل میں داخل ہیں اس سورت میں خیراء ہجرت اور غیرہ
عامہرہ پا گئے کہ ان کے لئے جن کا ذکر آگیا ہے وہ خاص مانے جائیں گے اور
یہ سورت بدل اعلیٰ میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔

یہ سورت میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔
مکتبہ تحفہ نے انھیں ہجرت اور دو ملک جن کا ذکر کے کیا گیا ہے ان
ترم سوسوں کو شامل ہیں جو قیامت تک آنے والے ہوں خواہ مرد اور ہوں یا
نارہن جن کو ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے یعنی لہو القدر، وغیرہ وغیرہ
انہیں لوگوں کے ذیل میں داخل ہیں اس سورت میں خیراء ہجرت اور غیرہ
عامہرہ پا گئے کہ ان کے لئے جن کا ذکر آگیا ہے وہ خاص مانے جائیں گے اور
یہ سورت بدل اعلیٰ میں اعلیٰ کی ہو جائے گی۔

جاری رہا یہ وہ عہد تھا جس کے عہد میں وہ اس کے لئے قید کر دیا گیا ہے
کی قید کی طرح فرض ہے۔ (مکتبہ تحفہ)

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ
ختم ہے

رسول کی نافرمانی سے ڈرو جو بھی رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی
ہے اور جو کسی رسول کی نافرمانی کی سورت میں اللہ تعالیٰ کوئی سخت
عذاب مسلط نہ کرے۔ (تفسیر حجاز)

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ
وَالَّذِينَ فِي سُلُوكِ دَرَجَاتٍ
أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَآمَوُوا بِهِمْ
بِتَقْوَىٰ فَضْلٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
وَيَتَصَرَّوْنَ لِلَّهِ وَرِسُولَهُ أُولَٰئِكَ
هُمُ الصَّادِقُونَ

فقراء ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
مسلمانوں کی شہرہ رات وہاں کے مسلمان ہیں۔ لیکن خصوصاً ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
جس نادر اور ہجرت مسلمانوں کا حق عہد ہے جسوں نے فضل اللہ کی
خوشنودی اور رسول کی محبت و اطاعت میں اپنے گھر اور اہل و عیال کو
نہر دیا اور انھیں غلامانہ طور پر جو کہ ان سے قتل آئے تھے اور رسول کے کھانا
میں آواز دے کر کہیں۔ (تفسیر حجاز)

تکلیف: للفقراء، میں اہل ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
مسلمانوں کی شہرہ رات وہاں کے مسلمان ہیں۔ لیکن خصوصاً ہجرت اور ہجرت کے لئے قید کر دیا گیا ہے
جس نادر اور ہجرت مسلمانوں کا حق عہد ہے جسوں نے فضل اللہ کی
خوشنودی اور رسول کی محبت و اطاعت میں اپنے گھر اور اہل و عیال کو
نہر دیا اور انھیں غلامانہ طور پر جو کہ ان سے قتل آئے تھے اور رسول کے کھانا
میں آواز دے کر کہیں۔ (تفسیر حجاز)

دور سے آج وہ جانا لیتا۔ سعد بن حواد کو ابن ابی العقیلی کی تلواریں عطا کر دی گئیں
تو ان کی بڑی شہرت تھی۔

جو ادری نے لڑائی میں لیا تھا اس میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انصار سے فرمایا تم ہمارے ساتھ رہو اور ہمیں جو کچھ ملے اس میں سے کھاؤ۔ اگر تمہاری
مرضی ہو تو یہ بھی شہر کا حرا کر (اہل تم کو درہن کو شہر میں نہ گھوڑو اور ان کو جھوٹا
مال اب تمہیں شہر سے دور رکھ دو) یہی تھا کہ ان کے درمیان بات دوں۔ اور اگر تم
چاہو تو اہل بسطہ پاس رکھ دو (مہاجرین کو اس میں سے کچھ نہ دو اور یہ بھی
اہل فنی میں لٹکھو) کہ بات دوں (تم کو کچھ دوں) انصار نے جواب دیا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم یہ اہل فنی تو آپ انہیں کو تسلیم نہ کریں بلکہ ان کے اہل میں سے
جتنا آپ چاہیں بات کریں کہ وہ یہ اس میں آتے ہیں طائل ہوئی۔

وَلَقَدْ خُذْنَا مِنْ أَهْلِ الْغَنَةِ مَنَاسِكَ وَكَانُوا مِنْ أَهْلِ الْغَنَةِ
کامیاب ہوئے اور پھر یہ سب باتیں یہیں تک کہ جس انصاری کی دو جہاں تھیں اس
نے ایک کو کافی دیکر اپنے مہاجر ہوئی کاس سے نکال کر دیا۔

ایک انصاری کا عجیب احوال تھا کہ اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور اپنی بیوی کے گھر کی کھجور کھا کر (جو کچھ وہ بیوی لائے آئے) لیکن کسی
بیوی کے گھر میں کچھ نہیں کھا حضور نے فرمایا کیا کوئی ہے جو آج رات اس کی
سہیلی کرے (یعنی کھانا کھاوے) اللہ کی رحمت اس پر فرمائی ایک انصاری
کہا اچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی خدمت میں
گیا چنانچہ میں نے کچھ کھا کر اسے کچھ دیا اور بیوی نے کہا یا اللہ کے رسول
کا مہمان ہے اس سے چھوڑ کر کوئی چیز نہ رکھنا بیوی نے کہا خدا کی قسم میرے
پاس سو اسیے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے انصاری نے کہا جب بچے
شام کو کھانا کھیں تو حیلہ بہانہ کر کے ان کو سلا دے اور بھڑا کر چار دیواریں
بم (دھوئیں) آج آتے ہوں کہ وہ یہاں کے (اور بچوں کا کھانا سہانہ کھلا دیں
گے) اہل فنی نے اسے ایسا ہی کیا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ کوئی نے کھانا کھا
کا اور بچوں کو سلا دیا پھر چار دیواریں کی روایت کرنے کے یہاں اسی اور
چار دیواریں اور ان کے ساتھ دونوں موت موت کھانے میں شریک ہو
گئے) مہمان پر ظاہر کر رہے کہ ہم کھانے میں شریک ہیں (لیکن کھانا
کو کھیں) اور اس رات بھر خالی پیچہ رہے یہ کہ وہ انصاری کی خدمت میں
میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سرور اور غلال
محبت سے بہت خوش رہا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

انصار کو صبر کی تلقین: بلکہ نے حضرت انس بن مالک کی روایت سے

کہ تم بھی تیرے ساتھ مسکین ہی رہا نہیں اگر کچھ ملتا ہے اس وقت صلی
صلوات دو بارہ کہتے تھے وہ انکو دے۔ غلام ہو جائے کے بعد لڑا اور
حضرت فرمے یہاں کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب اہل فنی ہیں سب کا
مزاج ایک ہی ہے۔ (مسند نسائی)

مہاجرین کی مہربانی کے لئے انصار کی قریب انداز میں
تھیں جن سے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کھانا کھا کر دیا کہ سب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کی طرف مینا کر رہے تھے جو کہ یہ کھانا کھانے لائے تو آپ
کے ساتھ مہاجرین کی شکل ہو کر یہ آئے ان مہاجرین کا مہمان رہنے کے
حاصل انصار کا ہوا ان کا ہوا گیا انصار نے چاہا کہ مہاجرین ان کے
گھر میں آئیں اور ان کی خدمت میں رہا کر دیں لیکن ان کے گھر میں انصار
فرمے میں لٹکے یا وہ اپنے مہمان کو اپنے گھر سے لے کر اس طرح مہاجرین انصار
کے گھر میں اور ان میں شریک ہو گئے۔

بنی النضیر کے اہل غنیمت کے بارے میں انصار کا احوال
بنی النضیر اہل غنیمت جبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آج آئے تو آپ
نے غنیمت میں تھیں ان میں کس کو طلب لیا اور غنیمت یا میرے پاس اہل قوم
اور ان کو بلاؤ غنیمت نے عرض کیا۔ کیا غنیمت کو فرمایا (کچھ) بلکہ انصار
انصار کو حسب غنیمت نے (انصار) اور غنیمت اور ان کو بلاؤ (جب
سب آئے تو) کام شروع کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کی بھر انصار اور مہاجرین
کے ساتھ انصار کے حسن سلوک کا ادا اپنے مٹاؤں اور ان میں مہاجرین کو
بگڑ دینے کا اور مہاجرین کے لئے انصار کے ادا کرنے کا ذکر کیا اس کے بعد
فرمایا اللہ نے بنی النضیر کو حرا کر کھانا کھانے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو میں وہ
حرا کر تم کو اور مہاجرین کو (مہاجر) تقسیم کر دوں اس صورت میں مہاجرین ان
حالات پر کام۔ یہاں کے جن پر اب ہیں یہی تھا کہ گھروں اور تمہارے
مالوں میں سکونت۔ اور اگر تم چاہو تو میں یہ اہل انصاری کو دے دوں (تم کو نہ
دوں) اس صورت میں وہ تمہارے گھروں کو بیٹھ دیں گے اور اپنے چائے
گے یہ تقریریں کہ حضرت سعد بن حواد اور سعد بن حواد نے باہم منقولہ کے
بعد عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ اہل مہاجرین کو تقسیم کر دیں اور جیسے وہ اب
تو وہ گھروں میں رہنے پر آمادہ ہو گئے۔

(دوسری روایت کا فیصلہ کر کے انصار نے یاد کر لیا یا رسول اللہ ہم اس
پر ماضی ہیں ہم کو یہ حضور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اسے اللہ انصار
پر رحمت (نازل) فرما اس کے بعد بنی النضیر کو حرا کر کھانا کھانے دے رسول کو
عطا فرمایا تھا تو آپ نے تقسیم کر دیا صرف مہاجرین کو عطا فرمایا اور انصار
میں سے سوا وہ ان میں آ رہے کہ کسی کو نہیں دیا ایک اہل بنی حنیفہ

مکرمات کے ارتکاب کا سبب ہوئی ہے۔

اسی ذریعے سے کہا جس چیز (کو لینے) کی اللہ نے نہایت گدائی سے اس کو
 نہ لے کر جس چیز کو لینے کا حکم دیا ہے اس کو رک رکھنے کا سبب بن جائے
 آدمی کو جس شے سے منع فرمایا ہے اس سے بچنے کا (یعنی جس شے سے بچنے کا حکم دیا ہے)
 شے سے بچو: حضرت چارہ بن یوسف رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا تم کرنے سے بیز ہو کر کوئی تکبیہ یا تہنیت کے دن اہم ہو کر کہو جو
 (جائے) گا کہ اس سے بیز نہ بنے تو سے پہلے لوگوں کو چارہ کر پانی کے اوٹ
 انہوں نے آئینہ میں لوہار بن علی کیس اور درود کو پھاڑا ملا۔ روئے مسلما۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنا
 کہ اللہ کی راہ میں (المتواضعاء اور دوزخ کا حصاں) کسی بندہ کے خوف میں
 کسی نیکوت ہو گا۔ (یعنی جس عباد کے دامن میں ہی رہیں اللہ ہر غبار کچلی
 جائے گا۔ اس کے دامن میں دوزخ کا حصاں نہیں جائے گا اور کسی ایک بندہ
 کے دل میں کسی شیخ اور ایمان میں نہیں ہو سکتے (یعنی شیخ کا حصاں ایمان کے
 خلاف ہے) اور وہ دلیلی و دکنہ اور اسٹائی۔ (عبد بنوری)

حرم و نجس اور عظیم سے بچو: مسند احمد اور مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عظیم سے بچ کر قیامت کے دن پہنچے گا وہ جہنم میں جاتا
 گا۔ جو کچھ اور حرم سے بچ سکیا وہ حج سے جس نے تم سے پہلے لوگوں کو یہ یاد
 کر دیا کہ جس سے انہیں نے غور نہ کیا وہیں کس اور امام کو حلال بھلا۔ اور نہ
 سے یہ بھی مروی ہے کہ شیخ سے بچ کر اللہ تعالیٰ تمہاری باتوں اور بے حوصلے کے کاموں
 کو بچھڑا دے۔ حرم اور نجس کی خدمت میں بے اعتدالی میں کس کی کسی کے
 ہاتھ انگوٹھ کے عظم کے نفی و کفر دیکھ کر ان کے اذیتوں میں کس کی اور اذیتوں میں۔ یہ
 اللہ کی راہ کا خدا اور ختم کا جو کسی بندے کے بہت میں جمع ہوئی نہیں سکتا۔

اسی طرح نجس اور ایمان بھی کسی بندہ کے دامن میں جمع نہیں ہو سکتے یعنی راہ خدا
 کی گرو میں یہ پڑا وہ ختم سے آزاد ہو گا اور جس شخص میں نجس کے شرر
 یا اسکے دل میں ایمان کے شرے کے گھمٹاؤں میں کس رقی حضرت مہدیؑ کے
 پاس تو یہ شخص نے کہا کہ اسے ایسا اذیتوں میں تو رکھ دو کہ: آپ نے
 فرمایا کہ بات ہے یا قرآن میں تو ہے جو آپ نے جس کی نجس سے بچا دیا گیا
 اس سے طاع پائی اور میں بتاؤں کہ وہ اور کئے والوں اور خراج کرتے ہوئے دن
 رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کہ اس آیت میں جس کی یہاں مردانہ
 سے آپ کے کہہ کر آپ کسی مسکن بھائی قابل قہم سے کہا جائے اس کی نجس
 نکلی ہو گی ہے بہت فدی حج (ان الیٰہا حارج)۔

حرم سے تحفظ ہر جرم سے تحفظ ہے: حضرت ابو یوسفؑ اور احمدی
 فرماتے ہیں کہ بہت اللہ کا حوصل کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک

عبد بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں جا کر جس حلقہ فرامانے کے
 لئے انصار کو طلب فرمایا خدا نے عرض کیا وہ اسے حلقہ ہما جزین کے لئے بھی
 ہا جزین کی بات دی یا جزین ہم بھی اپنے لئے جا کر جس کو انیس کے حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم انصار کا درہ ہو کر کعبہ ہما جزین کے جا کر جس
 نہیں لیا جائے تو تم سے (قیامت کے دن) ملاقات کرنے کے وقت تک
 صبر رکھنا کیوں کہ اس (کا) اثر میرے بدن میں ہے یا ہما (یعنی تمہاری حق تعالیٰ
 جانے کی ہوا ہما جزین کو تم پر ترجیح دینی جائے گی۔ مگر تم صبر کر۔ (عبد بنوری)

وَمَنْ يُؤْتِ شَيْئًا نَفْسًا

اور جو دینا دے کسی کو اپنے حق کے دینے سے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

سو وہی لوگ ہیں جو اپنے حق دے گئے

کا سبب لوگ ہر شے سے کامیاب اور ہمارا ہیں وہ لوگ جن کو اللہ
 کی توفیق دے گا۔ ان کے دل کے لالچ اور حرم و نجس سے محفوظ رکھا
 لالچ اور نجس اور اسے اپنے ہما جزین کے لئے کہاں لالچ کر سکتا ہے اور ہما جزین کو
 بھلا بھلا کر کعبہ کو شرف دے گا۔ (عبد بنوری)

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ كَرَامٌ مِّنْ حَرَمٍ أَوْ حَرَمٍ
 کرنے سے عزت ہوتی ہے ای بہت خیر سے کسی پر طلبہ ہتا ہے نہ لوگ جس
 کہیں خاصوں کے خلاف لڑ کر ہے جس اور ان حقیقت میں حکام تباب ہیں۔
 رخ اور کچل کا حق: حج کا حق ہے حج اور حرم (خاص) جو بڑی لے
 صحابہ میں حج کا حق لکھا ہے حج کا حرم۔

نبویؐ نے لکھا ہے کہ وہ کعبہ کے نزدیک کچل میں خراج ہے ایک شخص نے
 حضرت ابن مسعودؓ سے کہا مجھے یاد ہے کہ قیامت کے دن میں جلا کا ہاؤں کا
 حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ قیامت ہے یا نہ پڑ کر کیسے ہے جس شخص نے عرض
 کیا میں نے وہاں کہ طہر فرما دے یا نہ پڑ کر کیسے ہے یا نہ پڑ کر کیسے ہے یا نہ پڑ کر کیسے ہے
 اور میں اجنبی میں ہیں میرے آج کے کوئی جگر نہیں باقی حضرت ابن
 مسعودؓ نے فرمایا وہاں نہیں جس کا ذکر اللہ نے فرمایا ہے تو یہ ہے کہ تم
 اپنے بھائی کا مال یا چارہ طور پر کہ ہاؤں میں کچل ضرور ہے اور کچل میں ہری چھ
 ہے حضرت نے فرمایا کہ کچل میں ہاؤں کا مال رکھ کر کچل تو یہ نہیں ہے حج
 تو یہ ہے کہ دوسرے کے مال (کا یا چارہ طور پر) آدمی کا کچل سے دیکھے
 سید بن جبیر نے فرمایا حج (کا حق) یہ ہے کہ آدمی حرم و نجس میں نہ جاوے
 نہ کو نہ دے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ حج کا حق ہے انکی توجہ حرم و نجس

ہیں ان کی محبت پیدا ہو اور دو مشاہرات اور افتخارات برفان کے درمیان پیش آئے ہیں ان کا ذکر کیا کرو جس سے سن کی جرأت بڑھے (اور وہ ہے اب جو جاوید بلا سب دایات تحریر فرمیں سے کی گئی ہیں)۔ (حدیث سنن مسلم)

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

کہتے ہوئے اے اب غلط ہم کو اور

لِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

ایمان میں اور نہ رکھ داریے

فُلُونَا غُلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا

دلوں میں ہر ایمان والوں کا

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

اے رب تیری ہے نرمی اور مہربانی

بعد کے موشن کا طرز عمل وہ یعنی ساتھیوں کے لیے دعا، مغفرت کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں ہر اور بغیر نہیں رکھتے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے ہے جو انھوں کا حق مانیں اور انہی کے پیچھے پیچھے اور نہ سے ہر نہ بھی تمام انکے نے بھی سے فرمایا کہ جو شخص صاحب سے بغض رکھے اور ان کی ہر کوئی کرے اس کے لیے اس نے اس کو کھڑا نہیں۔ (تحریر حلی)

پہلوں کا کچھ نہیں پڑھتے: لِمُخْلِقَاتِنَا یعنی اور سے بدی بھائیوں کے لئے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ پہلوں کا پچھلوں پر بڑا حق ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے جن کو جاہلیت میں اور ایمان کی بددلی ہوئی ان کی سزا یہ ہے کہ چھپے آنے والے جاہلیت باپ ہوئے۔ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶

بھائی قاری جی اور شیعہ کی محرومی: اس آیت سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کسی کے دل میں کسی سماج کی طرف سے کسی طرح کا بغض ہو تو اس کا حق جو لوگوں میں نہیں ہو گا جن کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے (یعنی صاحب بخاری)

دلوں کو چار چیزیں دافع رکھتے ہیں۔ ۱۔ ہر ایک ایک وصف رکھ۔ ۲۔ ان آیات میں جو مسلمانوں کے دل میں کسی شخص پر برائی ہیں (ان کے ساتھ اور کسی کا اس میں شک و شبہ نہیں) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض میں جنوں قسموں سے ملنا ہیں اس لئے کہ وہ مہاجرین و انصار کے لئے دعا، مغفرت نہیں لگے نہ کے دلوں میں فرمایا ہیں اور نہ رکھنا ہوا ہے۔ ۳۔ قرآن آیات میں مقام کرام کی فعالیت و مدح ہے اور ہی طرح اہلسنت کی مدح ہے جو مقام کرام سے محبت رکھتے ہیں اور یہ آخری قہر نفسوں کے خلاف کرنے کے لئے ہے۔ ۴۔ اور یہ دعا نفسوں کے ذہب کو بالکل پاک کر دیتی ہے۔ ۵۔ اور ان کے دل میں وہ بات کی پرورداری کر رہی ہے جو ان کے سینوں میں لکھا ہوا ہے۔ اَللّٰهُمَّ خَبِّرْ عَنِّيْ خَلْقِيْ وَضَوْءِيْ وَفُلُوْنِيْ عَنِ شُبِّ الْخُشْبِ بَيْنَكَ صَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهِ وَآلِهِمْ سَامِعِينَ۔ (مسند ابی یوسف)

صحابہ کرام کی محبت واجب ہے: فرمیں نے فرمایا کہ یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی محبت ہر بلا ہے حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کوئی کلمہ کہے یا اس کے متعلق کوئی کلمہ کہے اس کا مسلمانوں کے دل میں کوئی حد نہیں لگائی آیت میں استدلال فرمایا اور چونکہ دل بھی میں صدر مسلمان کا ہے تو اس کا اس میں حد نہ رہا اس کا اسلام والوں کی علی الملک ہو گیا۔

صحابہ سے بدگمان ہونا جائز نہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو صحابہؓ کی طرح علیہ السلام کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا حکم دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں تو ان کے آگیاں میں بگ و جال کے لئے بھی پیدا ہوں گے۔ اس لئے کسی مسلمان کو حد نہ ہو کہ وہ بدگمان ہو جائے۔

حضرت صدر جہانگیرؒ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے ہی مقلد علیہ السلام سے سنا ہے کہ پست اور اعتدال ہلاک ہیں ہوں جب تک اس کے کچھ لوگ انھوں پر لغت و دلا مت نہ کریں گے۔

لغبت کا سبب: حضرت مہاشنؒ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ کسی بھائی کو کتا ہے تو اس سے بچو کہ جو تم میں سے زیادہ ہے یہی فتنہ خدایٰ کی لغت کا ہے کہ یہ کہتا ہے کہ وہ اس سے حمایت تو نہیں کرتے بلکہ اگر کوئی کی برائی کر رہا ہے تو وہ یہ ہے کہ صاحب کرام میں سے کسی کو کتا کہتا سبب لغت ہے۔

اسلاف کا طرز عقیدہ: اور عوام بن ہوش نے فرمایا کہ میں نے اس آیت کے پیچھے لوگوں کو اس بات پر مستحکم اور مضبوط پایا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ یقین کر لے کہ وہ صحابہ کرام کے فعل کی اور عوام بن ہوش نے فرمایا کہ لوگوں کے دلوں

اور شیعہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ مگر ہم کہیں ان کی دلیل کا قائل ہے۔
خلاف نصیب نے جو ادبیہ و اشعر علی نقی سے نقل کیا ہے کہ یہ
جماعت حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان پر ٹھکانا کر رہی تھی حضرت
جعفرؓ کی اس علی باقر نے ان سے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ قرآن کو لوگوں
میں شرف نہیں جس کے متعلق حد نہ فرمادیا ہے۔

وَأَمَّا مَا جَاءَ مِنْ جَدِّكَ مُحَمَّدٍ فَلَا يَكُونُ إِلَّا الْغُلَامُ الْكَافِرُ الَّذِي

مَشْهُورٌ بِالْإِسْخَارِ - الترمذی -

حلیہ کا نام میں آئے ہے کہ حضرت امیر مزی العابدین یہ نہایت نرے
تھے۔ اسے نہ مذہبی نہ ملیہ و ملکہ کے حساب پر خصوصیت کے ساتھ رحمت
جزل فرما جنہوں نے حضرت (رسول) کو بھی طرح پرکھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہر گز سے اچھی طرح آزمائش میں پڑے اسے اسے تیزی کے
واقعہ حضرت رسال میں حاضر ہوئے اور حضرت رسول کی طرف پیش قدمی کی
اور چونکہ آپ نے اپنی رسالت کے دلائل یوں کئے تو انہوں نے قبول کر لیا
اور حکم دیا کہ وہ رسول کا ظہور نہ تھے جس (چال) نہیں کیا ہے۔ اہل و عیال کو
بھڑا دیا اور بت کو مسمود کر کے لئے اپنے اہل و عیال اور لوگوں کے
لڑے اور آپ کو جبر سے قریب ہوئے اور رسول اللہ ان لوگوں پر رحمت فرما
فرمادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں ڈوبے ہوئے تھے وہ آسمان
کی پہلی میں (جہان و عیال کی) اسے تباہ کر کے مسمود تھے ہر شخص ان میں
نفس کی اور (ان لوگوں پر) چکی رحمت نازل کر کہ انہوں نے اس کو مسمود
تباہ کر کے تباہ کیا کہ چھوڑ دیا اور ان کی رحمت و رحمت علیہ (قرآن و احادیث
سے) متعلق ہو گئیں اور قرابت رسول کے سایہ میں وہ ممکن نہ ہو سکے۔

اسے اللہ جن چیزوں کو فانیوں نے تیرے لئے اور تیرے راستہ میں
تربت نہ دی ان کو کفر و کفر کا اور پیغمبر و خدایا کی طرح ان کو کفر کرنا اس
پر کہ تیرے کہ انہوں نے تیرے دین پر دوسرے کو مانج کیا اور تیرے رسول کے
ساتھ وہ ہر چیز کی طرف آنے کی لوگوں کو رحمت دی اور ان کی تدبیر و تدبیر
اساتذہ پر کہ انہوں نے تیری راہ میں اپنی قوم کی تبتیل کی کچھ اور رحمت
عاشق سے نکل کر تھکنا میں پڑا ہے۔

واقعی یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر

مالک بن احمر کا بیان ہے مجھ سے عامر بن شریک نے کہا کہ مالک
ایک بات میں یہودی اور عیسائی سے افضل ہیں جب یہودیوں سے
روایت کیا گیا کہ تم ہر ایک ملت میں سب سے افضل کو لوگ تھے تو انہوں نے
کہا سوئی کے معنی انہیں پناہ نہ ہو چکا کہ تمہارا کیا رحمت میں ان لوگ
سب سے بدتر تھے تو انہوں نے کہا معنی کے خودی جبر۔ انصاری سے سوال

کیا کیا تمہاری ملت میں سب سے بدتر ان لوگ ہیں کہ نے غلو میں
تہذیب و علم کے معانی کو غلو پر کیا تھا کہ جو نے لئے طلب مغرب کر رہی تھی
انہوں نے (کہا ہے) ان کو کرنے کے (صحابہ) کو برا کہہ۔ ان کے خلاف
روایت سے نکل تواریخ بھی ہیں کہ۔ ان کا جھٹکا بھی سہ مشدہ ہو گا۔
ان کے قول پر بھی گئے نہ ایک دانے پر ان کا عقائد کو واجب بھی ہے (صحابہ
کے خلاف) ان کی (تک) ہر گز نہیں گئے وہ ان کی راہوں کو مستحضر کے
اور ان کے خون بہا کر لڑائی کی آگ بھڑکائے اللہ ہر گز وہ کئی خوبیاں
سے محروم نہ رہے۔ مالک بن انس نے فرمایا جو شخص کسی صحابی سے بغض کرے
گا۔ یا اس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے کینہ ہو گا اس کو مسلمانوں کے
مال لئے میں حصہ نہ دے گا کوئی حق نہیں یہ فرما کر ممالک نے آیت
ذات لکھ لعل انتہا میں خلق حقیر۔ ذواتہ ذواتہ۔ رحمت فرمائی۔

یاد رہے کہ اس نے ہر گز کے سلسلہ اس کا حق ہے خود کو ان میں یہ بغیر
مسلمان کا معنی نہ دے غلامی سے ہم ادب ہو گئے ہیں (مشہور بات وہاں تک
س میں سے ان کو دے چاہئے جسے ان کو دے دھار میں یا نہ دی کی طرف سلامی
قرآن کے منہ لکھ اس سے کہے جانتے ہیں تو انہیں کا اور بغیر نہ رہی نہیں حضرت
ابو عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے تمام مسلمانوں کو برا کر رہا۔ مجھ سے تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہما نے نفیست کی اور خدمت اسلامی کے سعادت کے بغیر نظر نہیں لئے
میں کسی سعادت کو دے دے نہ دے۔ مگر ان کی راہ کا لکھنا کسی سے نہیں کیا۔

مگر میں ان کے مال کو کسی تقسیم، امام ابو یوسف نے کتاب افرائی میں لکھا ہے
کہ مجھ سے ابن ابی اثاث نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں (لئے) کا
مکہ میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص
سے جو دے دے گا وہ دے دے چاہئے یا نہ دے ان کی حضرت جابر بن عبد اللہ
آئے اور آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مکرین کا مال
آئے تو میں تجھے اتنا دے دوں کہ آپ ہر گز (مکرین) دے گا حضرت ابو بکر نے
فرمایا میں ان کو بھڑکے تو میں نے سب پر اہل اس کا نام پانچا۔ تھے ہر گز
فرمایا ایک بار نے لو کہ مجھ حضور اللہ نے دھوکا دیا تھا کہ وہ کر لکھا
کرے ہوتے اتنا کا لکھ کر دے (تھا) میں نے ہڑلے لئے اس کے بعد آپ
نے ہر اس شخص کو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دے
گا میں نے دے دیا تھا وہ دے دے گا کہ تو اپنے پر ہر رحمت ہے دے دے آزاد و غلام
سب میں ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز
اس بار ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز
حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور عرض کیا اسے رسول اللہ کے جانشین آپ نے
ہر گز تقسیم اور سب کا ہر حصہ ان میں دے دے کہ وہ دے دے جسے میں دے دے

خلف گر جائے اس کی جیسے دل چاہے نہ ہو
کہ جس سے خلاصہ مخلصہ خدا کے لئے ہو

(عشر مرقی)

لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ

برہان داتا کی اسے خالق کا شعور کہتے ہیں

یہ بھی نہ چاہتا ہے کہ خداوند (اور نباتات) انکار ہے شعور اور ہم انہیں
جس میں اپنے خالق کا شعور کہتے ہیں اور اس سے آیت میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے کہتا ہے کیا جیسے سداوی کوئی
باندھ داتا کوئی کرنا اور کرنا۔

قدماے یونان کی غلط تحقیق کیج تحقیق یہ ہے کہ خدا، یونان کو نباتات و
برہانات کو ہے جس اور ہم انہیں کہتے ہیں وہ خدا ہے موجود و سائنس نے نباتات
میں تو شعور نباتات کو کیا اور مشرب نباتات کا احساس اور بھی کیا ہے کہ خدا
نے پہلے ہی فرمایا ہے ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
تسبیح تعالیٰ ہے حالی میں یہ لوہیں کہ برقی تھا اپنے خالق کے سبب ہوئے پر
الاف کر رہی ہے برصنوع اپنے صانع پر وال ہے یہ مطلب صراحت آیت کے
علاقہ ہے کہ خدا آیت کا عرفی ملاحظہ ہے کہ اس کی شایانہ کہ جس کا تعلق
عالمی اور ملی جائے اور تسبیح حالی کا معنی یہاں ہے کہ برحق اپنے خالق و ناصر کے
سبب ہوئے پر ولادت کر رہی ہے تو اس شایانہ سے تو یونانی کا فرقہ جال ہے علم
انہی واقف تھے ہیں برقی تھے کہ کچھ نہیں تھی اس سے ثابت ہوا کہ تسبیح تعالیٰ ہی
مرا ہے مگر برقی کی کوئی زبان چاہا ہے جس کو برحق کے کوئی نہیں تھے ہیں پہاڑ
پہاڑ کی کوئی کہتا ہے اور پانی پانی کی بات کہتا ہے انسان ان کی کوئی نہیں کہتے کہ وہ
نبوت اس سے مستحکم ہے عام انسان ان کی کوئی کہتے ہیں جن کا ہی خوف اور اجابہ و است
کا مرہون ہے اور ان کو وہ کا مرہون تھا کہتے ہیں جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
فرمایا کہ جس کے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے کہتا ہے وہ میرا۔

غور و فکر سے کام لو: ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
ہے اس امر پر کہ انسان خود فکر سے کام نہیں لیتا اور انا غفلت دل ہے کہ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
اگر آپ کرتے ہیں اور وہاں کہ کرتے ہیں۔ اللہ کی پرواہ نہیں کرتے۔
فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ
ہے یہ پرواہ کرنا اس لئے انہوں کی صلا کی اور کاہنہ کے لئے کچھ نہیں
کرتے یہ پرواہ ہے کہ قیامت کی ہولناکیاں انہی کی جو ان سے خود ان
کے انہوں کو کراؤش کر رہی ہیں۔

لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ

لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ فَمَنْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ ۚ

برہان نہیں اور ذرا والے اور بہشت والے

الْجَنَّةُ أَصْعَبُ الْجَنَّةِ شُمْ الْفَارِزُونَ ۚ

بہشت والے جو ہیں وہی جہاں مراد پائے والے ہوا

بہشت کا راستہ وہ جہاں پائے کر آئی اپنے کہ بہشت کا تسبیح جات کرے
جس کا راستہ ان کر بھی کہ ہدایت کے ساتھ تھکے کے ساتھ نہیں۔ (عشر مرقی)

لَوْ أَنزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ

اگر ہم انہیں یہ قرآن ایک

جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا ۚ

پہاڑ پر تو دیکھ لیا کہ وہ سب جاتا پھرتا جاتا

مَنْ خَشِيَ اللَّهَ ۚ

اللہ کے ڈر سے ہوا

مقام افسوس پہاڑ یعنی متہ مسرت و افسوس ہے کہ آدمی کے دل پر قرآن کا
اڑ کچھ نہ ہو حالانکہ قرآن کی تاثیر اس قدر زبردست اور قوی ہے کہ اگر وہ پہاڑ
جیسی سخت چیز پر اتارا جائے اور اس میں کچھ کا وہاں جو ہوتا تو وہ بھی حکم کی
طاعت کے سامنے سب جاتا اور مارے خوف کے پھٹ کر پارو پارو ہو جاتا۔
میرے والد مرحوم نے ایک طویل نظم اس کے ضمن میں یہ شعر لکھے تھے۔
سنتے سنتے لوہ اپنے عقل پر عات کو
گان بہرے ہو گئے دل بدحوہ ہوئے کو ہے
آؤ سناؤ میں تمہیں وہ لوہ مشردع بھی
پارو جس کے لہن سے خود ہوئی ہوئے کو ہے

يُخْرِجُونَ الرُّسُولَ وَإِنَّا لَهُم مِّنْ

کالے جی رہنے کو، فر تو اس وقت ہو

تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ

تمہارے بھائی کو جو آپ نے تمہارے

[illegible]

لَا كُنْتُمْ مَخْرُجِينَ جِهَادًا فِي

هـ. اذ لم يكن في ذلك

سَبِيلُ الْإِسْلَامِ وَالتَّغْيَاةُ مُرْضِيَةٌ

مگر یہ طلب کرنے کو میرا حق نہ تھا۔

امیر کی رضا مطلوب ہے تو ان سے دور رہو

ہم ملحق تھے۔ راکو سے تھکے اگر میری خوشنواں اور میری راکو صاحبہ
 کو سنے کے لیے یہ اور افسانہ میری رضا کے طے کرنے۔ وہ کب خوشی پایا
 ہے تو ہر انہیں دشمنوں سے دو جی کا تھکے کا یہ مطلب نہ کہ انہیں نہ نص
 کو سنے تھکے کو سنی کیا خواب نہیں رہی کرتے تھکے کو دراض کرنا چاہے۔
 (میرزا)

مَرْوَنَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ "وَأَنَّ

441

لَا يَمْلِكُ لَكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ مُخَوِّدٌ

مجموعہ عربیہ اسلامیہ

تم انہو سے کوئی بات نہیں چھو سکتے

بڑی جی آدی ایک کام تمام دیا سے چھپا کر گزرا ہے تو کب اس کو
 اللہ سے بھی چھپے گا؟ اور تمام صوبے کے کس کس کو کھانسی کی کھانسی
 طاعون کی کھانسی ہو کر مرانہ لے اپنے سون کو کھانسی فرما دیا اور انہیں انہ
 قلعہ قاش پہنچے۔ (نمبر چار)

تسمائی، طرف تسمیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اراجہ و اجابہ و رد و قبول کرے گا اور اپنے فیصلے پر کسی اللہ غیبی و سرور کوئی شک و کا مایہ فرما نہ گا۔ (محرر: ص ۳۵) تو قرمادی یا مہیا ٹکنر غرضی بہرہ پر تھیں، اسی وجہ سے ان کا اقتدار و سوار سے نازل ہو گیا۔

یہ خط لکھنے کا سلسلہ اسے اپنی تعمیر کی آخری گیارہ برسوں کو طالعہ قلعہ قانی سے شروع ہوا۔ قلاب و ابواب حکم الخلیفوں میں تقابلیا یہاں طرحی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ ۱۳۸۸ھ میں (۱۹۷۳ء) کی جگہ سے اس خط کے مضمون پر مقرر کیا گیا۔

خط کا ایک دوسرا مقصد: واقعہ کی راایت میں ہے کہ خط تھل
میں کراہی، سنان، سید، بکر بن الوصل کے نام تھا۔ بے جا اس خط کا ہے۔
معتقد ہی ہے کہ کجی کا خط، ابوہام کو لکھ کر پیش کرنا چاہیے جو اس کے
دقت مشرف، واسطہ سے ہے۔

قد روایت کیا کہ روایت سے اسی خط کے لیے قد سلیم: ہئے ہیں۔ ان
محمد قد منور لطف البکرم ابو الی علیہ کتب علیکم السلام کہ کہ
میں: قد علیہ السلام: وہ ہوں ہے جن بات کہی: ان: خیر: نہاد: عطا: کی اور
گرفت: ہر: تم: ضیاء: کرد: اور: ان: فکر: تو: ان: مطلب: گویا: ان: اس: ان:
حمت: عطا: اس: کے: آ: کہ: ان: (سائن: کا: صحن:)

لَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي

١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤

عَدُوَّكُمْ وَالْكَافِرِينَ اَللّٰهُمَّ

1. مقدمه

المادة

کافروں سے دوستی نہ کرو بتائے علیؑ کا حکم اللہ کے رسولؐ کی طرف سے ہے۔
 رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر ایک مسلمان کسی کافر سے دوستی کرے تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ (صحیح بخاری)

وَقَدْ لَفِيَ إِبْرَاهِيمَ كُفْرُ الْعَالَمِ

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

۱۰؎ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ تم کو اپنی طرف متوجہ کرے اور تم کو اپنے لیے چاہے۔

وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ

۱) $\frac{1}{2} \times 10 = 5$

ضَلَّ سَوَاءَ التَّهْيِيلِ

[illegible]

اللہ سے پیچھے جانے کا سوال ہی نہیں ہے

یہاں مصلحان ہمارے کی دنیا کا کام کرے اور یہ مجھے کہ میرا اس سے
پوشیدہ رکھے اس کا سبب ہمارے قاتل کا غلط فیصلہ اور بہت جلدی ہو رہا ہے۔
دعوتِ جہاد

أَنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ

مگر قسم ان کے ہاتھ اُچاڑ سو جائیں تو بڑے دشمن

أَعْدَاءُ وَيَسْطُوا إِلَيْكُمْ

اے، عیسا، تم نے

اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

ماتھ اور اپنی زبانیں بولی کے ساتھ

وَوَدُّوا لَوْلَا يُكْفَرُونَ ۝

۱۰۔ چاہیں کہ کسی طرح ہم بھی شکر ہو جائیں ۛ

کافروں سے کسی بھلائی کی امید نہ رکھو

وزیر مینٹن کافرہوں سے بحالت ۳۲ جروہ کی بھلائی کی سہجہ ست دھو۔
خواہ تو کھل کر دلا داری، ہر دوشی کا مضمنا کر دے اور کبھی مسلمان کے خیر خواہ
میں سے نہ کھلے اور جو انتہائی اور اسی کے خیر خواہان کا نام لے کر چلے جائے تو کسی
نعمتی، بھلی اور خوشی سے، اور نہ کہ گریں قربان سے انھوں نے ہر طرف
ایدا کیا تھا اور یہ ہیں کہ جیسے خود عدالت سے منتر ہیں کسی مرعہ کو کو کبھی
منتر بنائے ہیں۔ یہاں شریو بدھا کس دس لائی ہیں کہ ان کو روکنے کا پیغام بھیجا
جسے۔ (تبرجانی)

لَنْ تَسْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

جہیز کا مسئلہ: میری شہینہ سے شہینہ کے لیے امیر شہینہ کا بیٹا ملا:

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُفَصِّلُ بَيْنَكُمْ

نہایت کے دن وہ پیدا کرے گا تم میں

وَاللَّهُ يَتَعَلَّمُونَ بِمَا تُرَىٰ

۱۱: انشاء اللہ تم کو کچھ نہ دیکھا ہے

اللہ کی رضا مندی ہر چیز پر مقدم ہے

نائبہ صاحب نے وہ وعدہ اپنے اہل و عیال کی خاطر نبھایا تو اس پر حسیہ فریادی کہ
 ادا دار اور شہر دار قیامت کے دن کچھ کام تو آجیگئے۔ اللہ تعالیٰ سب کا کافی رزق
 عطا کر دینے ہے۔ اسی کے موافق فیصلہ فرمایا۔ اس کے فیصلہ کو کوئی بنا کر پھانسی
 عروج و قریب بنائیں سکے۔ پھر یہ کہ اس کی حکمت میں ہے کہ ایک مسلمان اہل و
 عیال کی خاطر اللہ کو قرض کرے۔ واد کو مہر چھ سے مقدم کرنے کی رضا
 مندی ہے اور اسی برحق اس نے شخص سے سب کا عقیقہ ہو جانے میں نہیں
 کوئی خوش برحق کوئی کچھ کام نہ ہو سکتا۔ (تفسیر ص ۱۱)

۱۰۰ - تپہ رکی و شہرہ داریاں -

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 سے آیات کو دیکھ کر قیامت کے دن تمہارے کام نکلتا نہیں گا۔ اس آیت
 میں طالب علم کے بعد اور ان جیسے دوسرے بے ایمان کے بعد کرتا رہے۔

مؤمنوں اور کافروں میں جدائی ضرورہ کی ہے

تَعَصُّبٌ بَيْنَهُمْ فَكَرِهْنَاهُ وَأَرْسَلْنَاكَ خَلِيفَةً قَائِمًا فِيكُمْ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَكِيمٌ ۝١٠٠

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

نہ کچل پلٹنی چاہئے امی

فَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ لِلْبَيْتِ وَإِسْحَاقُ يَدْعُوهُ تَرَاهُ زَاجِرًا
فَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ لِلْبَيْتِ وَإِسْحَاقُ يَدْعُوهُ تَرَاهُ زَاجِرًا

اگرچہ کئی اور جو اسے مانگتے تھے؟ جب

قَالُوا الْقَوْمُ هُمْ تَابِئُوا مِنْكُمْ

انہوں نے کہا اہل قوم کو ہم ٹلے ہیں غم سے

معاذ کافر سے دوستی ظلم ہے جو یسوی ایسے ظالم سے اور اللہ
برتر نہ کہنا چاہیے نہ ہم اور نہ کافر کا کام ہے (۱) یہاں تک کہ کفر کے اور فریق
(مذہب اور مسائل) کے ساتھ معاملہ کر کے نہ کر کہہ گئے تاکہ اسے جانتا ہو کہ
خبروں کے جو کچھ معاملہ ہو چاہے جو "دار الحرب" سے "دارالاسلام"
میں آئیں یا دار الحرب میں مجاہدین۔ قصہ یہ ہے کہ "مصلح دین" میں کہ
دعا ہے پھر اب نہ کہہ سکتا تو کہتا ہے کہ اس کو تو اس کو دانا نہیں سمجھتا اور
جو حضرت مسیح علیہ السلام نے اس کو تو اس کو دانا نہیں سمجھا۔ چنانچہ مصلح دین نے
آپ نے سن ۱۰۰۰ میں فرمایا چھ مصلحین میں سے کسی کو دانا نہ کہہ کرے تو
کافر حد سے گھر سلطان جو تیرے مرام میں نہ تھے۔ یہ کہہ گئی آتشیں افریں۔
معلوم ہے کہ کسی کے بعد عورتوں کی داخل پر کارہ نے امرائے گورنر کو اس
مصلح کا سر کاٹ دیا۔ (تاریخ دہلی)

فَإِنَّهُ لَخَالِفٌ بِخُذِّهِ لَكُمْ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ
جس میں سے تم لوگ اس کے خلاف نہیں کرنا لے کر کسی کو کفر کی قیام اور بعض نے
کہا ہے دلوں کی دلی قیام۔

کافروں کو کو کفر کا دین چاہنا نہیں: کافروں کو کفر کا دین چاہنا نہیں۔
چاہنا نہیں۔ بلکہ اس نے اپنے جہاں کا راستہ اس میں حدیث سے لیا ہے جس نے
راوی حضرت معاذ بن جبل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے عرض کر دی
جہاں پر کفر کا دین ہے: کہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے سکتا ہے نہ کافر کا دین نہ ہے۔

کافروں سے دوستی کرنے والے: ہنسی بخشنے۔ یعنی اہل
حرب سے جو دھوکے تو لگے۔ اگر صرف اہل حرب مراد ہوتے تو اہل ذمہ
سے بھی اسی طرح ہنسی نہ لگتا کہ آیت میں "مصلح دین" سے مراد اہل ذمہ
فرمایا ہے "فَإِنَّهُ لَخَالِفٌ بِخُذِّهِ لَكُمْ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ" اور اہل ذمہ سے اہل حرب
بِخُذِّهِ لَخَالِفٌ بِخُذِّهِ لَكُمْ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ۔ حدیث میں اس کا اشارہ فرمایا ہے۔ (العمرہ)
مع میں اس کے (آئی اے) کے ساتھ جو کچھ جس سے سے محبت ہوگی۔

حضرت مسعود بن عمرو اور وہاں بن عمر کی روایت ہے کہ (معاذ بن
جابر) نے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
نعمانی کسی کی عداوت نہ کریں میں جو کسی آپ کے دشمن ہو چکا ہو غرض آپ
کے مذہب پر ہی جو ہم سے آپ پر لازم ہے کہ اس کو دانا نہ کہیں اور
ہمارے اور ان کے درمیان روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
میں نعمانی کو چاہتا ہوں جو ہندو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
(معاذ) کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دانا نہ کہہ دیا اور اس
حدیث میں وہ کہتا ہے کہ اگر دانا نہ کہہ دے تو کفر ہے اور اس سے ہو کہ

ہو حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ پانچ سو سال کے بعد آواز آئے ہیں
جس میں نے وہاں سے اہل اسلام کو دانا نہ کہہ دیا۔ یہ وہی وہی ہے کہ یہ مسلمانوں
سے ان کے دشمنوں کے خلاف کسی کو دونا نہ کہہ دینے کے لئے آیت
میں اس سے سن لو کہ کرنے کی اجازت دیجی۔

ذی کفر کو کفری خیرات دینا جائز ہے
اس سے آیت ہے کہ ذی کفر کو کفری خیرات دینا جائز ہے۔ چنانچہ
اور یہ کہ آیت میں "فَإِنَّهُ لَخَالِفٌ بِخُذِّهِ لَكُمْ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ" کی تفسیر میں کہہ دیا گیا ہے
پر جو کوئی آزاد کو دانا نہ کہہ دے اور نہ کہہ دے کہ اس سے مسلمان
نہ لے سکتا ہے ظلم نہ لے سکتا ہے اس سے کہ اس میں ہم نے یہ قصہ کہہ دیا
ہے۔ (خبریں)

اسلام کا عدل و انصاف: ان آیت میں ایسے کفار جنہوں نے
مسلمانوں سے عداوت نہیں کیا اور ان کے گھروں سے نکالے ہیں بھی کوئی
حد نہیں ان کے ساتھ اہل اسلام کے ساتھ اور انہیں لوگ اور عدل و انصاف
کرنے کی حاجت نہ تھی ہے۔ عدل و انصاف تو ہر کافر کے ساتھ نہ لے رہی ہے
جس میں کافر کو اور مسلمان کو کفر کا دین ہے جو سب برابر ہیں بلکہ اسلام
میں تو عدل و انصاف ہر دلوں کے ساتھ ہوگا واجب ہے کہ ان کی طاقت
سے نہ کہہ دیا نہ کہہ دے اور ان کے عداوت نہ لے دے اور آیت بعد اس کے کہ
آیت میں اہل اسلام تصدیق و احسان کرنے کی اجازت ہے۔ یہ حدیث میں معلوم

<p>إِنَّمَا يَنْهَى اللَّهُ عَنِ الْبَاطِلِ</p> <p>اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے کہ اس سے</p>
<p>قَاتِلُوا فِي الدِّينِ وَافْرُوا</p> <p>جو لڑے تو سے دین پر اور فرما</p>
<p>مَنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ</p> <p>تہارے گھروں سے اور شریک ہوئے تہارے</p>
<p>إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تُلَاقُوا مَن</p> <p>ناتے ہیں کہ اس سے کفر اور احمق اور کوئی</p>
<p>يُؤْمِنُ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ</p> <p>ان سے اور ان کے لئے سوا وہی ہیں تہا</p>

وہم کے پاس پہنچ گئے مسلمانوں کو ان کو کہہ کر خشت آتش میں پہنچا کر مساجد کی رو سے ان کو وہاں کیا جانا چاہئے اور ہم اپنے مظلوم بھائی کو پھر غلاموں کے ساتھ کس طرح پریشان کیا کیسے ہوگا۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مساجد کو فرار مانگے تھے اور رسول شریعت کی حفاظت اور ان پر پہنچنے کو ایک فریاد کی وجہ سے فوجی چھوڑ گئے تھے اور اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مسیرت حضرت بنی امیہ مظلوموں کی طاقتوں کی نجات کا بھی گواہ شاہدہ کر رہی تھی، مبین ریاض تکلیف تو ابو جہل کی دایہیں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تیشہ ہو کر رنجور آپ نے مساجد کی پابندی کی خاطر ان کو کھینچ کر غصت کر دی۔ (مذہب علی اہم)

آیات سابقہ کے مصداق، انہی الیہ حامی بروایت ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ یونانیوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے کسی علاقہ پر حال ہوا کر رونا فرمایا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت ہوئی تو یہاں تک لوگ روتے رہے کہ وہاں سے مقابلہ ابو جہل کے ہو چکا تھا اور اس نے قتل کی نوبت آئی تو یہ مثال ہوئی ان لوگوں کی جن سے قتل ہوا۔

کچھ مسلمانوں میں اتنا مہمان سے روایت ہے کہ ابو مسعود (ع) نے کبھی رحلت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جو چیزیں آپ سے چاہتا ہوں مجھے عطا کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (چاہا جو دیکھا ہو) ان میں ایک یہ بھی درخواست تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اب اجازت دیجئے کہ میں کافروں سے اس طرح قتل کروں جیسا کہ تم (پہلے) مسلمانوں سے قتال کرتا تھا تو یہ چھوہات جس کو کس شخص نے اس سے تیرا فرمایا ہے کہ تمہارے بعد وہ ان لوگوں کے بعد میان انہوں نے تم سے قتال کیا اللہ تعالیٰ بہت عید فرمادے۔

یہاں میں عروہ خاطر بنت لعل سے بیان کرتے ہیں کہ اس وقت تک صدر بن دثنیٰ بن عتق بنی جمہانہ فرمایا ایک دفعہ میری ماں مشرکہ میرے پاس آئی تھی اس زمانہ میں جبکہ قریش مکہ سے مساجد ہوا تھا وہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کی چاہا وہ مشرکہ ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس کے ساتھ کچھ سلوک کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تم اس کے ساتھ سلوک کرو تو وہی ہے جس کی قرآن کریم کی یہ آیت اجازت دے رہی ہے کہ اہل تحال ان کافروں کے ساتھ سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا چونکہ تم سے لڑا اور تمہاں سے قتل ہو گئی کی یہ برصفت عربی دشمنی ہو قتل کرنے والوں سے ہے۔ اس حدیث کا مطلب

کہ آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو روکا (حدیث مساجد کے اندر) کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے آئیں ان میں سے ام کلثوم بنت حنیہ ابی سعید جنی کا نام عاتقہ بنت حنیہ کے آئیں اور ان کے قرائدہ اور ان نے ان کی دایہیں کا مطالبہ کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تک نہیں کیا کہ کافروں کے ساتھ مسلمانوں کی دشمنی میں ہجرت کرنا تو اس کے لئے ہمارے کا ذکر نہیں تھا اس پر آجہ ذیل بتا رہا ہو گیا۔ (تفسیر طبری)

کافروں سے تعلقات کی حدود: اہل زسار اور اہل صلح کافروں کے ساتھ بھی کئی مصلحت اور وہی جائز نہیں اس سے تفسیر تفسیری میں یہ مسئلہ بیان ہے کہ اگر یمنی برسر جنگ کفار کے ساتھ صلح و انصاف تو اسلام میں ضرور ملے ہے خواہ وہ انصاف صرف مصلحت یعنی وہی کی گئی یا وہ ان کی کرامت نہیں کی گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا، ملوک برسر ہجرت و ہجرت کے ساتھ بھی جائز ہے البتہ ضروری نہیں کی بنا پر یہ شرط ہے کہ ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنے سے مسلمانوں کو کسی نقصان ضرر کا فہرہ نہ پہنچاں یہ حکم ابو جہل و زاسمان ان پر جائز تھا نہیں صلح و انصاف بر حال میں ہر شخص کیلئے ضروری اور وہ جب پہلے اللہ تعالیٰ و تعالیٰ علیہ وسلم۔

مساجد و صلح حدیبیہ کی بعض شرائط کی تحقیق
سورہ النجم میں یہ حدیث تفصیل سے آچکا ہے۔ جس میں ہے: فرقیں مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک مساجد صلح کی سال کے لئے نکلا گیا اس مساجد کی بعض شرائط تھیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کی ہڈیوں سے عیسوی ہوئی تھی اسی کے سلسلہ کرام میں اس پر فہم کفار کا اہم اور مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ساتھ دہانی پر عیسوی فرما رہے تھے کہ اس وقت کے چند روزہ مصلحت کا اثر ہونے کے لئے عیسوی کافروں میں سے اہل بنی اس کے لئے قتل فرمایا اور پھر یہ حدیث کرام کی مطہر ہو گئی۔

اس مسئلہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کفار سے کوئی آدمی نہ ہاںے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دایہیں کر دیں گے اگرچہ وہ مسلمان ہی ہو اور اگر نہ یہ طیبہ سے کوئی نہ کرے چلا جائیگا تو قریش کو اس کو دایہیں کر دیں گے اس مساجد کے اتفاق عام تھے جس میں بظاہر مرد و عورت دونوں داخل تھے یعنی کوئی مسلمان مرد یا عورت جو بھی مکہ مکرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہائے اس کو آپ دایہیں کر دیں گے۔

جس وقت یہ مساجد مکمل ہو چکا اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ میں تشریف فرما تھے کہ دایہیں واقعات پیش آئے جو مسلمانوں کے لئے بہت مہربانہ زمانے تھے جن میں ایک واقعہ ابو جہل کا ہے جن کو قریشی کے قید کی ڈال ڈالا تھا۔ وہی طرح ان کی قید سے بھرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ

اے ایمان والو جب تمہیں تمہارے پاس

سے (آپ کے پاس آنا تھا آپ اس کو واپس کر دیتے تھے۔ اور اگر عورت مسلمان ہو کر آتی تھی تو آپ اس کو واپس نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس کا مہر واپس کر دیتے تھے۔

طبرانی نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے کہ ابی اسحق نے لکھا ہے کہ صلح کے پیام میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہجرت کر کے آگئیں پچھلے سے ان کے دونوں بھائی فاروق اور ولید بن عقبہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آچکے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اہم کلثوم کی واپسی کے لئے درخواست کی اس پر اللہ نے دو معاہدہ جو حضور اور مشرکوں کے درمیان میں ۱۱ قمری قحاصہ عورتوں کے معاملہ میں قزو اور مہاجر عورتوں کی واپسی کی ضمانت قرار دی پھر آیت احسان نازل فرمائی۔ ان الی عاقبتہ لکھا ہے مجھے یہ یہ ابن ابی معیط نے بیان کیا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ یہ آیت امتحان بشری اور حسان بن اوس احدہ کے متعلق نازل ہوئی تھی حقائق کا بیان ہے کہ ایک عورت تھی جس کا نام سعیدہ تھا اور وہ مسلم بن ابی رہب کی بیوی تھی مسلمی مشرک تھا پیام صلح میں سعیدہ ہجرت کر کے آگئی اور مشرکوں نے درخواست کی کہ سعیدہ کو واپس کیا جائے (لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست منظور نہیں کی) ان خبر برے زہری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے پہلے ہجر میں فرمے تھے وہاں شرعاً باقی تکہ صلح کر لی تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص (ہجرت کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا اس کو واپس کر دیا جائے گا۔ اس آیت میں کچھ عورتیں ہجرت کر کے آگئیں قرآن کے متعلق آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ (تفسیر طبری)

امتحان کا طریقہ: حضرت ان عباس نے فرمایا کہ میں مہاجر عورتوں کا امتحان اس طرح ہوتا تھا کہ عورت تکلف نہیں کرتی تھی میں اسے شوہر سے نفرت کرنے یا کسی مسلمان مرد سے عشق کرنے کی بنیاد پر نہیں آتی نہ یہ جانتے کہ مجھے ایک جگہ سے نفرت اور دوسری جگہ سے محبت ہو نہیں سکتی کہ عورتی ہوں یا مطلب مال مجھے لائی ہے بلکہ اسلام پسندی اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا جذبہ مجھے لگتا ہے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اس سے محبت لینے تھے جب وہ اس پر قسم کھاتی تھی تو پھر آپ اس کو واپس نہیں لاتے تھے۔ اور جو عورت اس کے شوہر سے ان کو نکاح کے وقت بعد کو اور کیا ہوتا تھا۔ اور جو کچھ شوہر نے اس کے لئے خرچ کیا ہوتا وہی شوہر کو مطلق فرما دیتے تھے۔

اور حضرت صدیق عاصی سے ترمذی میں روایت ہے جس کو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے آپ نے فرمایا کہ ان کے امتحان کی صورت وہ یہ تھی جس کا ذکر اہل آیات میں تفصیل سے آیا ہے ﴿لَا تَزِنُ مَقْشُورَةً وَلَا تُنْفِقُ مِمَّا رَزَقْنَاكَ﴾۔ گو یا آنے والی مہاجر عورتوں کے امتحان ایمان کا طریقہ یہی ہے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر آنے والی عورتوں کا عہد کریں۔ اس روایت کے بیان میں

الْمُؤْمِنَةُ فَهَجَرَتْ فَأَمْنَحُونَهَا اللَّهُ

ایمان والی عورت جس میں چھوڑ کر تو ان کو جانچ لو اللہ

اعلم یا ایہا النہن

خوب جانتا ہے اگے ایمان کو جانچ

مہاجر عورتوں کا امتحان بلا یعنی دل کا مال تو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ لیکن ظاہری طور سے ان عورتوں کی جانچ کر لیا کرنا یا واقعی وہ مسلمان ہیں اور نہیں اسلام کی خاطر وہ چھوڑ کر آتی ہوئی اللہ ہی یا نفسانی غرض تو ہجرت کا سبب نہیں ہوا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کا امتحان کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان سے بیعت لینے تھے اور وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ شخص نہیں بیعت کرتے تھے جو کہ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُ فَاغْلُظْ وَخُذْ بِالْحَبْلِ" (تفسیر طبری)

﴿مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا عَاهَدَ لَكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ فَسَبِّحْ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَمْسًا مِائَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ﴾۔ یعنی جانچ کر لو کہ نہ پاؤں سے جو وہ اور ایمان کر رہی ہیں کیا واقعی ان کے دلوں میں ایمان ہے جانچ کر کے تم نابھن حاصل کر لو یوں تو ان کے قلبی ایمان کو اللہ ہی جانتا ہے قرآن پاؤ (پھر بھی ایمان غالب تو حاصل کر لو) (تفسیر طبری)

سبب نزول: بغوی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کرنے کے لئے (مکہ کی طرف) روانہ ہوئے حدیبیہ میں پہنچے تو مکہ کے مشرکوں نے آپ سے اس شرط پر صلح کرنی کہ (آئندہ) اہل مکہ میں جو کوئی (مسلمان ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے گا آپ اس کو واپس کر دیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے جو کوئی (مردہ ہو کر) مکہ والوں کے پاس پہنچ جائے گا اہل مکہ اس کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ معاہدہ لکھ دیا گیا اور مہاجرین لکھی گئیں تحریر معاہدہ پڑھی ہوئے علی بن ابی حمی کی مسودہ اسلوب بدت عمارت (مسلمان اور کافر) آچکے اس کا ثوبہ سرافروزی یا سنگی بنی رابیع ہوا کہ فرما اس کی طلب میں آگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی کو مجھے واپس دو تم نے شرط کر لی تھی کہ ہم میں کا جو کوئی شخص (مسلمان ہو کر) آپ کے پاس پہنچے گا آپ اس کو واپس کرنا لازم ہو گا یہ شرط تحریر میں موجود ہے ابھی اس کی روشنی بھی خشک نہیں ہوئی ہے اس پر آیت

﴿لَا تَزِنُ مَقْشُورَةً وَلَا تُنْفِقُ مِمَّا رَزَقْنَاكَ﴾۔ عورت اگر نکاح کر لے تو اپنی ہونے کی ضمانت سے عہد کر لیا۔ جو مرد (مسلمان ہو کر) بھاگ کر لکھ

سے بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جی ادا کر مقررہ کی پابندی کا وعدہ دیا اور بیعت میں لیا اس کے ساتھ یہ لکھتے بھی تھیں فرماتے کہ **بِإِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْعَلَفِ** یعنی ہم اس چیز کی پابندی کو عہدہ کی حد تک کرتے ہیں جہاں تک ہماری سلاطنت و طاقت میں ہے ہمیں نے اس کو کبھی نہ فرمایا کہ اس سے پہلے وہ کہہ دینے صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت میں خود اذیت کے بھی ذائقہ کی کم نہ تھی تو اس کی تہہ و تہا کے بعد کہ وہاں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کی تکلیف فرمائی کہ کسی اشراف کی حالت میں خلاف ورزی نہ جائے و عہدہ دہنی میں داخل نہ ہو (طہری)۔

اس نتیجہ خلافت میں حضرت عبداللہ مدینہ نے اس بیعت نہاد کے معلق لایا کہ خود کو اس کی بیعت صرف مشکوک اور کلام کے ذریعہ ہوئی مگر اس کی بیعت میں جو تھ کہ یہ تھ کہ اس سے پہلے خود کو اس کی بیعت میں ایسا نہیں کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بھی کسی غیر عہدہ کے ہاتھ کو نہیں چھوا (طہری)۔

اور روایت یہ ہے کہ یہ بیعت نہ صرف اس واقعہ سے کہ بعد ہی نہیں بلکہ یہ واقعہ بھی دیکھی۔ یہاں تک کہ کچھ کے روز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدوں کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد وہ مقام پر عورتوں سے بیعت نہ ہو، یہاں کے اس میں حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادا کرنا ہر ایک کے لیے بیعت ہونے والی عورتوں کو دیکھا ہے جسے وہاں بیعت میں شریعت نہیں۔

اس وقت بیعت نہ ہونے والی عورتوں میں اہل عیال کی بیوی بیوی بھی داخل تھیں۔ جو شرعاً میں دیا کے سبب اپنے آپ کو چھوڑ چاٹتی تھیں۔ پھر بیعت میں کچھ حکام کی تفصیل آئی تو تو ان اور اہل بیت کرنے پر مجبور تھیں۔ کئی حالات کے یہاں تفصیل سے تحریر مکتوبی شدہ ہے۔

مردوں کی بیعت میں ارجاع

اور عورتوں کی بیعت میں تفصیل

مردوں سے جو بیعت کی گئی وہ عموماً اسلام اور جہاد پر ہی تھی نہ مکمل ایک سنی تفصیل اس میں نہیں ہے مختلف عورتوں کی بیعت کے کئی میں وہ تفصیل سے جو آگے دہی سے توجہ فرمائی ہے کہ مردوں سے اعلان و اطاعت کی بیعت لینے میں یہ سب احکام داخل تھے۔ اس سے تفصیل کی ضرورت نہیں تھی مگر اور عورتوں کو اعلان و اطاعت میں خود کو ہوتی ہیں اس لئے ان کی بیعت میں تفصیل مناسب سمجھی گئی یہاں بیعت کی اثناء ہے جو عورتوں سے تروما ہوئی کہ آگے یہ عورتوں کے ساتھ مخصوص نہیں رہی عورتوں سے بھی ایسا چیزوں کی بیعت لینا روایات حدیث میں ثابت ہے۔

(کودری میں ملاؤ ذہن صحت) (قرطبی) اور وہی صحت بیعت صرف نہ اپنی ارشاد اور اقرار سے ہوتی تھی کچھ خلاف شریعت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے جو مسلمین جو شیعہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کرنے آئے تھیں ان کا اعلان ایسی آیت سے ہوا تھا جو میں ان تمام قول کا اقرار کرتی تھی اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے بیعت کی یہ نہیں کہ آپ میں کے ہاتھ سے ہاتھ ملائے ہیں مگر یہاں آپ نے بھی بیعت کرتے ہوئے کسی عورت کے ہاتھ کو ہاتھ میں لگایا۔ عربی روایت فرماتے ہیں کہ ان باوجود یہی ہے نہ تھی بیعت نہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے

قرطبی نے فرمایا کہ ان میں سے احمد و غیرہ میں ہے کہ حضرت امیر بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ ایک عورتوں کے ساتھ میں بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لئے تھے وہ حضور کو تو فرمائی کہ آیت کے خلاف آپ نے ہم سے عہدہ لیا اور ہم کلی باتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کریں گے کہ تم کو سے وقت فرمایا بھی کہ لو کہ چہرہ تک نہ ملتی طاقت ہے۔ ہم نے کہا کہ کوہ اس کے سر پر کوہ ازہل میں سے بہت زیادہ ہے اور ان کی قربانی ہو گی ہم خود نہ مل کر قربانی سے باز نہ رہے۔ پھر ہم نے یہ حضور آپ سے مصافحہ نہیں کرتے اور ہم ان میں میں فرمودہ سے مصافحہ نہیں کرتا اور ہم ایک عورت سے کہہ کر نہ اور وہ عورتوں کی بیعت کے لئے کافی ہے۔ ان بیعت ہا بھی۔ ماسبق میں اس سے بیعت کا صحت کی چیز۔ منہ الامم میں ان کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی عورت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ نہیں کیا۔ یہ حضرت امیر حضرت نہ بھی ہیں ہونہ حضرت ایشیہ زہرہ رضی اللہ عنہا کی بیعت کی خیانت نہ کرنے کا عہدہ۔ منہ الامم میں ہے حضرت سلی بن صخر رضی اللہ عنہ کی مصافحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالہ جس اور دونوں تھیں ان کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں اور ان کی بھی عہدہ کی میں خود کو قیام میں سے تھیں فرماتی ہیں انسان کی عورتوں کے ساتھ نہ تھیں نہ ان میں سے بیعت کرنے کے لئے نہ بھی آئی تھی اور ان سے یہ میں میں باوجود کا کہ ان کا ہم نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا ایک حدیث کا بھی اثر نہ ہو کہ اپنے خود کو ان کی طاعت اور اس کے ساتھ ہو کہ نہ کوئی۔ ہم نے اس کا بھی اقرار کیا بیعت کی اور جانتے ہیں مجھے خیال ہے کہ ایک عورت کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چس بھیا کہ وہ وقت نہ کہ خیانت نہ ہو کہ نہ کرنے سے آپ کا حکم مطلب ہے کہ آپ نے فرمایا یہ کہ اس کا مال چھپے سے کسی اور کو نہ اور۔

پہنچان۔ یہ جھوٹ جس کو سین کر سنے والا جھوٹ ہے۔
 پہنچ کر پہنچا یعنی طرف سے جانیں خود گڑھ میں۔

پہنچان کی صورت تھی: **بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَنْزِلْهُمْ**۔ یعنی اس میں نے کہا
 اچھی اور دور میں کی سزاوت اس بات پر چھپ کر گئے کہ نے کی گئی ہے انہیں
 کے ہاتھ پاؤں گھاسا ہوا تھا کہ وہیں گئے۔ ہذا گھاسا کے ساتھ ہتھکن
 تراشی نہ کریں۔ یعنی اسی تعبیر نے کہا کہ بین تراشی سے مراد ہے کہ کوئی پیچھے
 صورت اپنے شوہر سے گھپے ہوا نہ ہو۔ یہ نہ صرف ہے۔ ہذا کہ انہیں
 (انہیں) اچھی نظر ہے کہ ان کا اپنے ہتھکن گھاسا ہے۔ حتیٰ کہ
 یہ بھی لایا گیا کہ مطلب ہو کہ ہر گھاسا کے لئے سے باہر لائی ہے۔ چل
 اس مصلحت کی بیتان کا لفظ ہر قسم کی کہ تراشی کو شامل ہے لیکن اس جگہ
 ہر دوسرے کی کوئی نہ ہو کہ ہر کے لفظ سے مراد چلا۔ (مبوضی)

وَلَا يَعْصِيَنَّكَ رَبِّيْ مَعْرُوفٍ

اور میری ہدایتی نہ کریں کسی مجھے کام میں

فَبَايَعْتُمْ

تو ان کو بیعت کر لے

مورقوں کی بیعت کا حکم ہی پہلے فراماتہ کہ مسلمان مورقوں کی (جو
 جھوٹ کرے) نہیں) ہٹا کر جائے یہاں نکلا یا کائنات چاہے یہ کہ
 جو احکام اس آیت میں ہیں وہ قبول کریں تو ان کا ایمان ثابت ہوگا یہ آیت
 بیعت کہلائی ہے۔ حضرت علیؓ علیہ السلام کے پاس مورقوں کی بیعت کرنی
 تھی تو یہی اقرار لیتے تھے لیکن ریت کے وقت کسی بھی صورت کے ہاتھ نے
 آپ کے ہاتھ کو نہیں لیا۔ (نیر جانی)

تکلف: **فَبَايَعْتُمْ**۔ کسی (شرعی) نکل کے کرنے میں۔ یا معاہدہ وہی
 سے ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو بیعت ہی نکل کے کرنے کا حکم
 دیتے تھے اس لئے اسی معروف کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی مگر لفظ
 معروف کو ذکر کرنے سے اس بات پر توجہ دلائی کہ یہاں ہے کہ اللہ کی ہدایتی کا
 حکم کوئی بھی دے اس کا اطاعت جائز نہیں۔

بجملے کام میں ہدایتی کا مطلب: جواب نے کہا ہم صحابہ
فَبَايَعْتُمْ سے مراد یہ ہے کہ مورقوں (غیر) مردوں کے ساتھ تھک نہ
 کریں۔ بعد میں منب بھی اور جہاں ان کی زبان سے کہ اس سے مراد یہ ہے
 کہ مصیبت نہ ہے جو مورقوں کو نہ کریں اور ہانے دانے نہ کریں اور پھر سے

حضرت عائشہؓ ہدایت قدر اللہ کی بیعت: مسند کی حدیث میں ہے
 حضرت عائشہؓ ہدایت قدر اللہ کی بیعت: مسند کی حدیث میں ہے
 مائتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں تھی حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم، ورنہ یہ بیعت نہ ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ نہ تھا۔ بھلا
 والدہ کے کہیں سے نہ تھی پھر اگر ایک بیعت انہیں میں شامل ہوئی۔

میت پر توجہ نہ کرنے کا اقرار: صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو
 بکرؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں پر اور اس امر پر کہ تم کی تردید پر
 توجہ نہ کریں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس اثنا میں ایک عورت
 نے اٹھا ہوا حسیل لیا اور کہا کہ میں توجہ نہ کرنے سے باز رہنے پر بیعت نہیں
 کرتی اس لئے کہ فلاں عورت نے میرے غلام مردے پر توجہ نہ کرنے میں
 بیعت کر رکھی ہے تو میں اس کا بدلہ ضرور ادا کروں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم اسے سن کر ان کا حسیل ہار ہے اور کہو نہ فرمایا وہ دھلی گئی نہیں مگر توجہ نہ کر
 میں انہیں آئیں اور بیعت کر لی۔

اس شرط کو پورا کرنے والی خواتین: مسلم شریف میں بھی یہ
 حدیث ہے اور اس کی توجہ نہ کرنے کے کہ اس شرط کو صرف اسی عورت نے اور
 حضرت ام سلمہؓ نے ملکان سے ہی پورا کیا۔ بخاری کی اور روایت میں ہے کہ
 باجاء مورقوں نے اس عید کا پورا کیا۔ ام سلمہؓ وہ عورت اور ابو ہریرہؓ کی بیٹی جو
 حضرت عائشہؓ کی بیٹی تھیں اور اور مورقوں کی بیٹی تھیں اور اور حضرت عائشہؓ
 بیٹی اور ایک عورت اور بھی صلی اللہ علیہ وسلم عید والے دن بھی مورقوں سے ان
 بیعت کا معاہدہ کر لیا کرتے تھے۔ (تسمیہ نکلہ)

وَلَا يَأْتِيَنَّ يَهُنَّتَانِ يُفْتَخِرِيْنِهٖ

اور عورتان نہ لائیں ہاتھ کر

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَنْزِلْهُمْ

اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں

جھوٹ اور پہنچان کی ممانعت: مورقوں ہاتھ پاؤں میں
 یہ کہ کسی دھوکا دہی کریں یا بھولی گھاسا دیں یا کسی معاملہ میں اپنی طرف
 سے ہمارے جھوٹا حکم نہ کریں۔ اور ایک معنی یہ کہ بیٹا جانا ہو اور سے اور
 مشوہ کر دیں غاصد کی طرف یا کسی دوسری عورت کی لانا دیکھ کر غریب
 سے اپنی طرف نسبت نہ کریں۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی ایک کا بیٹا دوسرے
 کی طرف لگے بیعت اس پر حرام ہے۔ (تسمیہ جانی)

قَدْ يَسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَسُوْا

وہ آتی تھیں جیسے پہلے تھیں۔ جیسے پہلے تھیں

الْكَفَّارِ مِنَ اصْحَابِ الْقُبُوْرِ

ان کفاروں نے قبروں والوں سے

کفاروں کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

الحمد لله سورة محمدية فتم بحمدك

چونکہ ان کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

اے ایمان والو! مت دیکھو کہ

قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ان لوگوں سے کہ خدا برا ہے ان پر۔ (تفسیر)

یہ وہ لوگ ہیں جن کی باتوں میں اتنی مشابہتیں تھیں کہ جیسے پہلے تھیں۔ ان کے بارے میں
دوسری زندگی میں ایک اور مرتبہ سے ملیں گے۔ یہ کفار بھی دیکھیں گے۔ یہ
جس (صحابی) اصحابِ مطہرین کے نزدیک "قَوْمٌ مُّغْنِبٌ" کفار کا بیان
کے معنی میں اس طرح کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے حال کو دیکھ کر ان کی میرانی
اور خوشنودی سے بالکل بے یار ہو گئے ہیں۔ یہی خبر ہے کہ کفار بھی آخرت کی طرف
سے وہاں ہیں۔ تم سب ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ (تفسیر)

نورجہ مگر اتنا ہی ہے، اللہ تعالیٰ فرمے گا۔ (نورجہ)

بِأَنَّهُ أَصْلُهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا قَبْلَ الْوَحْيِ

موجود صفحہ پر یہ بحثیں جاری ہوئی ہیں کی بنا پر آج کے شمارے میں اس پر بحث نہیں کی جا رہی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

﴿تَرْوِغُ الْفَقْرِ﴾: مسند جو ہے جو مسکینوں کو روک دے اور مال جمع کر لے۔

سَبَّحَ رَبُّو مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا

اللہ کی یاں ہوتا ہے کہ مجھے ہے آواز میں اور

فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

جو کچھ شے زمین میں اور وقت سے زیر دست حکومت والیا

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْغَنَاءُ مُنْعَلَمٌ عَنْكُم مَّا دُمْتُمْ تُصَلُّونَ

[illegible]

مَا لَا تَفْعَلُونَ ۖ لَكُمْ فِيهَا عَذَابٌ

۱۰۔ یہی سبب ہے کہ

لَقَدْ كَانَ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿٥٠﴾

اللہ کے پیار کو جو وہ دیکھتا ہے وہ

إِنَّ إِلَهَهُمُ اللَّهُ الَّذِي قَاتِلُوا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

[illegible][illegible]

100.000

موضوعات

یہ سہ ماہی ہوتی ہے

دعویٰ کرنے سے بچو گئے، وہ خوفِ زلزلہ اور محو کی بات سے باز رہے۔
چاہئے کہ پیچھے مشکل چلی ہے۔ زبان سے ایک بات کہہ دوں، آسمان سے بھیجیں
اس کا جانا آسمان نہیں، رائے حق! ان شخصوں سے خوف نہ کرو اور جہاد کرو

[illegible]

شبانِ نزول۔ میں جبر نے اوجھار کی راہ سے جوت کیے کہ
سماؤں سے کھاتا گرم گرم ہو جائے کہ کڑا کھائے لٹکے پادریاں اور ہاتھ
سے پھسکاؤ کہ نہ اس پر آتے نہ لٹکے کہ آتش آگلوں سے لٹکے کھل جائے
وہی ہول ہولی گرم (جبر) اصلوں پر یہ جہود شوقی گذر اس پر قیامت
وہاں کہیں آگلوں سے لٹکوں سے لٹکوں۔ ہول ہولی اتنی جبر نے
بھر پوری نصرت میں میں مجھ پر بھی اس طرح لٹک گیا ہے۔

[illegible][illegible]

لَمْ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ اَنِّي

کیوں نہ بتاتے ہو مجھ کو اور تم کو معلوم ہے کہ میں

رَسُولُ اللّٰهِ الْبَيِّنَةِ

اللہ کا بھیجا آیا ہوں تمہارے پاس جاؤ

تو مومئی کی جفا کاریاں اور یعنی دشمنی و لالچ اور کھٹے کھٹے عجزات و کجی کو تم میں یقین رکھتے ہو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم میرے ساتھ ہو گے اور میں کو اپنا اور مومئی کا خدا بنانے لگے گی "معاذ اللہ" یہ جہاد کرنے کا قسم ہوا تو کہنے لگے ہم تو کبھی نہیں جاؤں گے تم اور تمہارا خدا ہمارا لڑو۔ یہ تمام بیچھے ہیں و غیر اللہ کن افراط۔ چنانچہ اسی سے شک ہو کر حضرت مومئی نے فرمایا اِنَّا نَعْبُدُكَ وَلَكِنَّا غَافِلُونَ وَتَعْلَمُ مَا ظَلَمْنَا وَتَعْلَمُ مَا كُنَّا نَعْمُدُ (عجبر جلی)

وَقَدْ تَعْلَمُونَ۔ یعنی میرے عجزات کو تم نے دیکھا اور دیکھو وہ ہے اور غور سے جو تم کو سخت دکھا اور غراب و جحش میں تم کو بچا یا اور یہ سب پر کار کیا۔ پس جب تم جانتے ہو کہ میں رسول ہوں تو پھر مجھے ایذا کیوں دیتے ہو نہ تو کا تو خدا ہے کہ تمہاری تفہیم کی جانتے اور اس کو کھنڈنا چاہتے۔ (معارف حق علیہ السلام)

فَلَمَّا زَاغُوا أَزَا اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ وَاللّٰهُ

پھر جب وہ بھڑکے تو مجھیر دیے اللہ نے ان کے دل اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۱۸﴾

راہ نہیں دیتا نا فرمان لوگوں کو ﴿۱۸﴾

بدکرداری کا انجام ہوا یہی کرتے کرتے قاصد ہے کہ دل سخت ہو گیا ہوتا چلا جاتا ہے کہ تنہا کی کوئی کھائیاں نہیں رہتی۔ یہی حال ان کا ہوا۔ جب یہ بات میں رسول نے عرض کی کہ تمہارے یہ حال پختے رہتے تو آخر تم رہو گے۔ اور اللہ نے ان کے دلوں کو لیزا کر دیا کہ یہی بات قبول کرنے کی صلاحیت نہ رہی۔ ایسے ضدی و غروروں کے ساتھ اللہ کی عبادت ہے۔ (عجبر جلی)

فَلَمَّا زَاغُوا۔ یعنی جب وہ حق سے مل گئے اور مومئی کو ایذا دینے سے باز نہیں آئے تو اس نے بھی ان کے دلوں کو دل حق سے بھیج دیا۔

آنحضرتؐ۔ یعنی ایسی حمایت کی تو نہیں تھیں اور ان کو وہ حق کو بچا نہیں یا جسے تک پہنچا جائے۔ نہ جانے نے آنحضرتؐ القوم الطبیقین۔ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جن لوگوں کا کافراں رہنا پہلے سے اللہ کے علم الہی میں ہے ان کو حمایت نہیں کرتا۔ (عجبر جلی)

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي

جب کہا میں مریم کے بیٹے نے اسے بنی

إِسْرَءِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ الْبَيِّنَةِ

اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنْ

یقین کرنے والا اُس پر جو مجھ سے آگے ہیں

التَّوْرَةِ

توریت کا

حضرت عیسیٰ کا بنی اسرائیل سے خطاب

۱۸۔ یعنی اصل تو تورات کے من اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کے احکام و انبیاء پر یقین رکھتا ہوں اور جو مجھ میری تعلیم ہے فی الحقیقت ان ہی رسول کے آگے ہے جو تورات میں بتائے گئے تھے۔ (عجبر جلی) اور میرے "مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ" کا مطلب یہ لیا ہے کہ میرا اور تورات کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ میں ان چیزوں کا مصداق ہی کر آیا ہوں من کی خبر تورات شریف میں دی گئی تھی۔ واللہ اعلم۔ (عجبر جلی)

اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اسے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) آیا ہوں کہ مجھے سے پہلے جو تورات آچکی ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک حلیہ دار رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہو گا جب عیسیٰ (اپنی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے) ان کے سامنے علی نشانیاں (یعنی "عجزات" الہیہ) قدامتوں کے کہا یہ صورت ہوا ہے۔

نکلتے: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حضرت عیسیٰ نے بنی اسرائیل فرمایا حضرت مومئی کی طرح یا قوم نہیں فرمایا کیوں کہ بنی اسرائیل سے آپ کا کوئی علی نشان نہیں تھا (نسب باپ سے چلا ہے اور حضرت عیسیٰ کا کوئی باپ نہ تھا) بَيْنَ يَدَيَّ یعنی مجھ سے پہلے۔ (عجبر جلی)

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ

اور خوشخبری دے گا کہ ایک رسول کی جوتے گا

بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

میرے بعد اس کا نام ہے احمد

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا

یہ یحییٰ علیہ السلام کی قدرتی کہ وہ اس دور کے ایک بشارت بنا گا۔ چون
 خود سے انبیاء سابقین کی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری
 کا وہ دور سناٹے آئے ہیں۔ لیکن مسمرات و مصافات اور اتحاد
 کے ساتھ حضرت کا علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری
 دی وہ کسی اور سے منقول نہیں۔ شاید قرب ہمد کی بنا پر یہ خصوصیت ان کے
 معصی میں آئی ہوگی۔ کیونکہ ان کے بعد نبی آخر الزماں کے ہوا کوئی دوسرا نبی
 نہ آئے گا۔ یہاں پر ہے کہ یہ وہ صدائے کی بجز باریک غلط و معذرت و تفسیر
 نے آج دیا ہے کہ اس میں اصل قرأت و تفسیر کا کوئی نسخہ معیاری
 نہیں چھوڑا۔ جس سے ہم کو ٹھیک چٹک سکا کہ انہا دوسرا نبی خصوصاً مسما
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کن الفاظ
 میں اور کس عنوان سے بشارت دی تھی وہاں کے لئے کسی کوئی تفسیر کیونکہ وہ
 قرآن کریم کے خلاف و مرتضیان کو اس تفسیر خدہ پہل میں موجود نہ
 ہونے کا وجہ سے جھٹکے گئے۔ تاہم یہ بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا
 مجزہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی فعلی سے تفسیر کیا کہ اس قدر تفسیر کی کہ وہ اس
 کے ذریعہ تفسیر کے متعلق تمام پوشیدہ خیال کو بالکل چھوڑ دیں کہ ان کا کچھ
 نشان باقی نہ رہے۔ موجودہ بانگ میں بھی یہ سبب موافق ہیں جہاں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہ صریح کے موجود ہے اور محکم و
 انصاف والوں کے لئے اس میں کاربیل و کار کی قطعاً کھائی نہیں اور بالکل
 پیدائش تو وہ علیہ السلام (یا ہر کوئی) دلی بشارت اسی صاف ہے کہ اس کا یہ
 کلف مطلب بجز احمد (یعنی محمود و مستود) کے کچھ اور بھی نہیں چنانچہ
 بعض علماء کی کتاب کو بھی ناگزیر اس کا اعتراف یا حکم قرار دینا ہے کہ اس
 دشمن کوئی کا اسلامی پوری غرض و روح القدس پر اور بجز سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کسی اور پر ہو سکتا ہے۔ علماء اسلام نے جو اللہ بشارت پر مستقل
 کتابیں لکھی ہیں اور تفسیر حنفی کے خلاف حاصل نے "لما قبلہ والی بشارت"
 اور تفسیر باطل پروردگار "مفہم" کی تفسیر میں نہایت ضعیف بحث کی ہے وہ
 بڑا ہے غیر ذرا۔ (تفسیر مولانا)

لَا تَقْصِدُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور ہم اور ہماری جہاں ہم
 اللہ علیہ وسلم (خاتم الانبیاء) کے بعد ان اہل حق و سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم (اللہ علیہ وسلم کرنے والے) کی اور خود کی نیابت میں ہی نہیں کہ نہ کہ
 ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے جلد تھے تمام انبیاء علیہ السلام
 کے حال پر تھے ہیں اس لئے سب محمود ہوتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام مخلوقات اور رسالت انبیاء سے بڑا کہ محمود تھے کیوں کرتے آپ کے فضائل و
 محاسن اور غلاف و مناقب سب سے والی اور افضل تھے اس لئے آپ سب سے
 زیادہ مستحق محمودیت ہوئے اور آپ کا نام محمد (محمود) یا محمود (محمود) حضرت محمود
 صاحب کے قربا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود کی ولایت و حاصل تھی اس
 ولایت محمد ہی کی محکمیت و نبوت کے ساتھ جھوٹ ہے دوسری ولایت احمد ہے۔
 غاصی محمودیت کا تمام ہے اس بنا پر کہ وہ محمودیت سے مشتق بنا جائے تو قوی
 ہے۔ (ام تفصیل کا حصہ کی کوئی غلطی پر لا رات کرتے ہے کبھی کوئی ضعیف ہی
 اور کے عقد میں مگر اکثر ضعیف ہی کو اکثر محمودیت ملتی جائے تو قوی ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

تمام انبیاء اور تمام کمال ہونے والی

حضرت یحییٰ نے اپنی رسالت کے دلی میں دوسرے انبیاء کی قدرتی
 کی کیوں کہ حق کی طاقت و مصافات حق کے ساتھ ہوتی ہے اور تمام انبیاء
 اہم دوسرے کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں تو یہ دلی کتاب حق جس
 کے موافق انبیاء اہم دوسرے کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں تو یہ دلی
 کتاب حق جس کے موافق انبیاء محمود یا کرتے تھے حضرت یحییٰ نے اس کی
 تفسیر کی کہ وہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کی کہ وہ اس کی
 آپ کی آمد کی بشارت تمام انبیاء نے اور خود محمد نے اور ساری آسمانی
 کتابوں نے دی تھی۔ (تفسیر مولانا)

بشارت انجیل یوحنا

حضرت یوحنا صلی اللہ علیہ وسلم نے انجیل پر صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
 یوحنا کی میں ہی تھی کہ یوحنا نے انجیل میں صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
 باب نمبر ۱۱۴ ازمت نمبر ۱۷ کہ تم کچھ سے محبت رکھتے ہو تم میرے عکس
 پر عمل کرو گے۔ (۱۶) اور میں باپ سے در خواست کروں گا اور وہ تمہیں
 عارف بنا دے گا کہ ہم جہاد کے ساتھ رہے گا (یعنی روحانی شہادہ نامہ حاصل
 نہیں کر سکتی)۔ (۱۷) لیکن وہ باریک (جو روحانی ہے) جسے باپ میرے
 نام بھیجے گا، جس میں سب چیزیں مکمل ہوں گی اور سب انہی جو میں نے
 کہیں وہ پورے ہوں گے۔ (۱۸) اور اب میں نے تمہیں اسی کے واضح ہونے
 سے پہلے کہا کہ جب وہ واقع ہو تو تم ایمان لاؤ (۱۹) بعد اس کے میں تم

تجربہ کو مست مانا جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کی (نہی) آگے
(آگے) لکھا جائے یا کہتا ہے کہ وہ کسی کی شریعت دہائی شریعت ہے جو قیامت
تک باقی رہے گی (یعنی مشرکین کی جائے گی)۔ (عزیم طبری)

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اللہ راہ نہیں دیتا ہے انصاف لوگوں کو ۛ

ظالم بھی کامیاب نہیں ہو سکتا، یعنی ایسے بے ایمانوں کو جہالت
کہاں صیب ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ "لا یہدیٰ" میں (اور بھی) اشارہ ہو کہ یہ ظالم
کتنی ہی انکار اور ترفیع و تاویل کریں خدا ان کو کامیابی کی راہ بند نہ کرے گا۔ گو یا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جن خبروں کو وہ چاہتا تھا مانا جاتے ہیں بھوپ یا مسرت
نہیں کی جتا ہے یا جو از روایں طرح کی قطع و بے کئے جی بھی آخر کار میں
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بشارت کا ایک کثیر ذخیرہ موجود ہے۔ (عزیم طبری)

يُرِيْدُوْنَ لِيُظْفِقُوْا نُوْرَ اللّٰهِ

چاہتے ہیں کہ بچھا دیں اللہ کی روشنی

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ وَاللّٰهُ مُبِيْنٌ

اپنے من سے اور اللہ کو چھٹی کرتی ہے

نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝

اپنی روشنی اور چنے سے تمہا مابین منکر ۛ

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ۛ یعنی منکر چنے سے پرانا کر میں اللہ اپنے نور کو چرا کر کے رہے گا۔
میت الہی کے خلاف کوئی کوشش کرنا ایسا ہے جیسے کوئی امتحان قرآن آداب کو من
سے بھونک مار کر بجھا چاہے۔ جیسا حال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
خاندانوں کا اور ان کی کوششوں کا ہے۔ (صحیح) شاید "بِاَفْوَاهِهِمْ" کے لفظ
سے یہاں اس طرف بھی اشارہ ہو کہ بشارت کے انکار و انکار کے لئے
جو جھوٹی باتیں ہاتھ آتے ہیں وہ کامیاب ہونے والی نہیں۔ بشارت کو شش کریں کہ
"فارق علیہ" آپ نہیں ہیں لیکن اللہ ہمارا چہرہ ہے۔ کہ اس کا مصداق آپ
کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ (عزیم طبری)

نور اللہ کا دین ہر کلمہ اور اپنی جھوٹی باتوں اور روئے تراشیدیں
سے۔ جیسے کوئی مصلحت اور منافع یا چاند کی روشنی بھونک مار کر بجھا چاہے وہ بھونک نہیں

مذہب و علم کو پہنچی تو آپ نے اس کے لئے عقل کی دعا مانگی۔ یہ چراغ اللہ
حضرت عیسیٰ اور حضرت ائمہ مسلمہ سے مروی ہے۔ (عزیم طبری)

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا

پھر جب آیا ان کے پاس قطعی نشانیاں لے کر کہنے لگے

هٰذَا بَشَرٌ مِّثْلُناۤ ۚ

یہ چارہ ہے میری ۛ

لوگوں کا حق کو جھٹلانا ۛ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے آئے یا
جن کی بشارت وہی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کو بھونکنا
لے کر آئے تو لوگ اسے چارہ دھار دھار دیتے تھے۔ (عزیم طبری)

معجزات عیسیٰ و محمدی علیہم السلام: فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
یعنی "لے کئے کئے بشارت و قیامت کے نمونوں کو نہ دیکھا یا انہما انصاف کو چارہ کر دیا
اور یہ وہی کو تہمت دیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے بشارت و قیامت کے اگلی کے اشارہ سے چاند کے
دھونکے کر دیئے سب سے بڑا کہ وہی بشارت قرآن مجید میں آیا۔ (عزیم طبری)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلٰی

اور اس سے زیادہ ہے انصاف کون جو باندھے

اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلٰی

اللہ کے جھوٹ اور اس کو جانتے ہیں

الْاِسْلَامِ

مسلمان ہونے کو ۛ

سب سے بڑا ظلم ۛ یعنی جب مسلمان ہونے کو کہا جاتا ہے تو حق کو
چھپا کر اور جھوٹی باتیں بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انکار کر
دیتے ہیں۔ وہ خدا کو بشر یا شر کو خدا بنانے کا جھوٹ تو ایک طرف رہا کتب
سواء میں خلیفہ کر کے جو چیزیں واقعی موجود تھیں ان کا انکار کرتے اور جو
نہیں تھیں ان کو روک کر دیتے ہیں اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا۔ (عزیم طبری)

جھوٹ کے حیلے: اَفْتَرٰى عَلٰی اللّٰهِ الْكَذِبَ۔ وہ بے بندی کرتا ہے یعنی
اللہ کی طرف شرک کی یا صاحب اولاد ہونے کی نسبت کرتا ہے یا ان کو کہتا ہے
کہ اللہ نے کسی آدمی کو بھونکنا اتارا یا کہتا ہے اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ کسی

جس نے خواب میں اس سورہ کو چھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دیکھو
آخرت کی بھاریاں جمع کرے گا۔ (التحریر)

| |
|---|
| بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ |
| سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اَيَاتٍ |
| سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اَيَاتٍ |
| بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ |
| وَمَا يَشْرُوْنَ اللَّهَ كَمَا يَشْرُوْنَ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا وَّرَآءَهُمْ ۚ |
| يُسَبِّحُوْهُ بِلِيْلٍ لَّيْلٍ نَّجْمٍ |
| وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقَدْرِ |
| اور جو کچھ کہ ہے زمین میں بادشاہ پاک ذات |
| الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ |
| ازدست تختوں والا وہی ہے جس نے |
| بَعَثَ فِي الْاٰمِيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ |
| افعالی ان پڑھوں میں ایک رسول انہی میں کا |
| يَتَّبِعُوْنَ اَعْيُنُهُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ |
| چہرہ نکات ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو ستارتا ہے |
| وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ |
| اور سکھاتا ہے اور ان کو کتاب اور عقلندی اور |
| اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ |
| اس سے پہلے وہ چلے ہوئے تھے صریح |
| مُبِيْنٍ ۝۲ |
| بھول میں نہ |

جس نے مردوں کو مسکا کر دیا پلہ (انہیں) (ان چہ) عرب کو

کہا۔ جن میں علم و ہر کچھ نہ توئی آسمانی کتاب تھی۔ معمولی گفتار چاہتا بھی
بہت کم آدمی جانتے تھے۔ ان کی جہالت و وحشت خراب بالکل تھی خدا کو
خالق ہونے کو نہ تھے۔ بت چنی اور نام پائی اور فطرت و خدو کا نام لیت
اور انہی کو چھوڑ دیتا اور فکر کیا ساری قوم ہر طرح گمراہی میں چلی جلت۔ یہی
تھی۔ مگر کیا اللہ نے ان قوم میں سے ایک رمال اپنی جس کا اعتبار ہی
لقب "نبی امی" ہے۔ لیکن باوجود انہی ہونے کے انہی قوم کو اللہ کی سب سے
زیادہ عظیم الشان کتاب چاہ کر سنا تا اور محب و غریب علوم و معارف اور
حکمت و دانائی کی پابھی سکھایا کر کیا محکم و مشائت جانتا ہے کہ دنیا کے جسے
جس سے حکیم و دانہ اور عالم و عارف اس کے سامنے انہو سے کہتے نہ تھے جس
(تجربہ) اس طرح کی آیت سورہ "نور" اور "آل عمران" میں گزرتی ہے۔
وہاں کے فقرہ کا حکم کر کے چاہیے گا۔ (التحریر)

فَقَدْ نَزَّلَ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اَيَاتٍ
ہر اس وصف سے جو اس کی شان کے لئے زیادہ نہیں پاک
ہے۔ (التحریر) اپنی حکمت میں ازادست ہے۔

حکیمانہ صنعت۔ (التحریر) اپنی صنعت میں حکمت والا ہے یعنی
کائنات کی ہر چیز اللہ کی سعی (اور اس کی وحدانیت) پر دلالت کرتی ہے اور
ظاہر کرتی ہے کہ اس کو اللہ پر بار بار پائی (یعنی عیب و نقص و کمزوری)
سے پاک و صاف ہے۔ نیز یہ کہ ہر چیز کو خود وہ ذات ہو یا خدا ایک خاص
نوعیت کی زندگی اور نوعی شعور کی حامل ہے اور اپنی نوعی زبان میں اللہ کی
وحدانیت کا اقرار کر رہی ہے اور اس کا ہے عیب و نقص بیان کر رہی ہے لیکن
(اسے اس نوا) تم اس کی تسبیح قوی کو نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ اَعْيُنُهُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَقَدْ نَزَّلَ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعُوْنَ اَيَاتٍ
یعنی جو اللہ کی شان کے لئے زیادہ نہیں پاک
ہے۔ (التحریر) اپنی حکمت میں ازادست ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
اور سکھاتا ہے اور ان کو کتاب اور عقلندی اور

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ
اس سے پہلے وہ چلے ہوئے تھے صریح

مُبِيْنٍ ۝۲
بھول میں نہ

جس نے مردوں کو مسکا کر دیا پلہ (انہیں) (ان چہ) عرب کو

چلن لیا۔ اپنی ماں اور سب باہمی ہندو گھس رہے کہ تمہارے رسول نے
اجتہاد کیا اور رسول نے ان کو بدعت بنالیا اور پاک کر۔
چاہتا ہے کہ تمہاری قوم کو بدعت چاہتا ہے اور اس کی خدمت لاکھ خانا
ہے۔ اس کو وہ مذمت کرتے ہیں۔ (محمد علی)

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا الثَّوَابَ

مثال ان لوگوں کی جن پر اولی ثواب

ثُمَّ لَمْ يُحْمَلُوا كَمَثَلِ

پھر نہ انکو اہل نہ لے جیسے مثال

اِحْمَارٍ يَحْمِلُ اَسْفَارًا

گندھائی کو چوہے لے جھانپتے ہیں

یہود کا غیور و کتب کی ناقہ روی کرنا

مثال یعنی یہود پر "ثواب" کا یہود کو کیا تھا اور وہ اس کے ثواب دار
غیر ہونے کے لئے نہیں لیں انہوں نے اس کی قیمت دیا ہے کہ یہود ہونے کی
اس کو کھڑا رکھ کر نہ لیں بلکہ ان کی مثال میں چھوٹی مثال میں لیں کہ ان کے ثواب
بہرہ دار ہوں گے۔ چاہے ثواب میں سے کسی کو بھی نہ لیں گے۔ ثواب کے لئے
دعوت کا ایک اور ہی طریقہ تھا کہ جب ان سے منع نہ کرے تو وہی مثال ہو
گئی۔ نہ کہ ان کی مثال میں لیں چاہے وہ اس کے برابر نہ ہو۔ یہود کے لئے
کیا چاہیں گے۔ اور اس کو یہود میں رہنے کے ساتھ کوئی کام نہ لیں۔ وہ تو
صرف یہی کہ اس کی مثال میں ہے۔ اس بات سے کہ وہ اس کا نہیں لیں گے
چوہے لیں اور اس کے لئے چاہے وہ اس کے برابر نہ ہو۔ یہود کے لئے
کرنے کے کہ وہ یہود میں رہنے کے لئے چاہے وہ اس کے برابر نہ ہو۔ وہ تو
نہ وہ اس کے برابر نہ ہو۔ وہ تو یہود میں رہنے کے لئے چاہے وہ اس کے برابر نہ ہو۔

يَسْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

یہی مثال ہے ان لوگوں کی

یہی قوم ہے۔ یعنی یہی قوم ہے۔ وہ اس کی مثال ہے۔ یہود کے لئے
رہے۔ (محمد علی)

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

جنہوں نے تجلیات اللہ کی باتوں کو

تمام مسلمان: كَذَّبُوا بآيَاتِ اللَّهِ کے معنی جو بھی کہ ان لوگوں میں
آئینوں کے لئے نہیں لے۔ یہودوں سے اور تمام مسلمان میں جو کتب تک
اسلام میں داخل ہے وہیں کے۔ (محمد علی) ان دنوں یہود اور غیر خدا
میں اور وہ ہے کہ قیامت تک آنے والے مسلمان سب کے سب خوش
دلیں بنی سب کو یہی کہ ساتھ مل کر چھو جائیں گے۔ یہود کے مسلمانوں
نہیں لے لی تھابت ہے (اور ان)۔ (محمد علی)

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور وہی ہے عزیز و حکمت والا

عرب و عجم کی تعلیم کا حکیمانہ انتظام یہ اس کی بدست قوت
حکمت نے کہ علیہ السلام وغیرہ کے ذریعے سے قیامت تک کے عرب و
عجم کی تعلیم کے انتظام فرمایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم (محمد علی)
وَقَدْ تَفَعَّلُوا لِيُذَكِّرَ لَكُمْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ
کہی کہ اپنے امیر عظیم کی اس مثال پیش کرنے سے دوسرے عالم
تہذیب و تمدن کے اس کام میں اس کی بدست۔ (محمد علی)
یہ کہ دوسرے انسانوں کو خبردار کرے کہ ان کے لئے تعلیم و تہذیب کے لئے
تفکر کر لیں کہ ان کے لئے ہے۔ (محمد علی)

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

یہ فضل اللہ کی ہے

يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے

عظیم الشان غیور کی قدر و گروہ کوئی نہ دے سکتا۔ (محمد علی)
است کو دے دے۔ (محمد علی)۔ (محمد علی)۔ (محمد علی)۔ (محمد علی)۔
مسلمان اس اہم واقعہ کو نہ دیکھیں اور غصہ ملی کہ یہ اللہ کی شان
تعلیم و تہذیب سے مستفید ہونے کے لئے کوئی نہ کریں۔ آگے ہجرت کے
لیے یہود کی مثال بیان کرتے ہیں جنہوں نے اپنی کتاب اور غیر سے
استفادہ کرنے میں غفلت اور کوتاہی رکھی۔ (محمد علی)
ذَلِكَ - یہ اللہ کے رسول اور ان کے گروہ۔
وَقَدْ تَفَعَّلُوا - اللہ کا فضل بڑا ہے کہ ان کو غیور کی ہے

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

لِذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

اللَّهُ كِي وَكَوْهُرُ مَجْدُورِ خَرِيدِ وَفَرْدِ

جس شخص کا کہہ کر ادا ہونے کے لئے کہ مسطر پر ہر حال کر کے کا مال سے سب کرنے کے کیا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ان کی بھی تھا عام نہیں سے حساب کرنے کا دستور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تک وہ اس کے بعد ہجرت ہو گیا سے حساب کر جانے تک کہ کعب کی وفات اور بھی ہوئی کے درمیان ۵۶۰ھ میں کا لعل ہوا۔ خیر خلاصہ اس سے۔

جس کی حقیقت اور سب سے اول جس کا قیام

ہم احمد زالی میں تحریر ہو رہی ہیں ان نے حضرت سلیمان کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو طے ہے کہ ہم بعد کیا ہے (یعنی جس کی وجہ تیرے لئے حقیقت کیا ہے) ہم نے کہا انہی اور اس کا رسول ہی ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات میں باشراف تیری مرد میں مل گیا وہ دن سے جس میں تیرا ہے ہاپ (تکے عقلی راہ) کو کتب کیا کہ اس حدیث کی شہد حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے جس کو انی الی عام نے خود فاقوی سنو سے ہر امام احمد نے رفوہ ضعیف سند سے بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کیا بھی اسے زیادہ سمجھ ہے۔ ہی سے ضعیف ہے وہ یوں جسو مہر طرزی سے روایت میں ہر بیجا سمجھ سنو کے ساتھ اس کیا ہے بیان ہے کہ انصار اس کی زبان کے پاس میں ہوتے تھے ہر جم جو کہ پہرہ پہنے کئے تھے اس حدیث زراہ و ان کو گناہ پر مانتے ہو چھتے اور چھتے کرتے تھے اس حدیث سے اس حدیث کا ہم یوم بعد رکھنا یا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے کا ہے جس میں روایت کا قول ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے ہوا تھا اور فضلی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بعد پڑھے (اور اس روز سب کے بیچ رہنے کا حکم دیا تھا) جس میں صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو کھانا دیا

معاذ کہ تم کو کھانا چاہئے کہ یہودی کسی حدیث زور کی حکایت خبر سے مانتے کرتے ہیں اس روز تم اپنی جوتوں اور چپس کو بیچ کر وہر جو کہ (یعنی بیچ ہونے کے) دن دن اپنے سب مل کر دو گھنٹیں پڑھ کر ان کا قرب حاصل کرو۔ ادنی کا بیان ہے کہ سب سے پہلے حضرت مصعب نے بعد پڑھا اور پڑھتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ اس یوں کی حد میں ایک روایت احمد بن محمد بن غالب ابی ہے جس میں وہی حدیث کا لفظ نہیں نے لکھا ہوا ہے۔ یہ زہری کے کہاں تھیں کہ اصل حدیث اس سے ہے۔

جس میں روایت ہے کیا کہ ایسا صحابہ کے امتداد سے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حکم نہیں دیا تھا مگر ان کے بیچ منہ سے کہیں میری کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے اور بعد کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہی اہل مدینہ نے جو پڑھا تھا انہی نے کہا کہ یہودیوں کا ہر سات میں ایک دن ہے جس میں وہ بیچ

جس کی ان اور خطیب نے حضرت شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ اذان کا حکم نہیں ہے نہ جماعت میں بھی نہ لگے۔ اور ہوا کی ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہا ہے کہ "اللہ کی یاد سے مراد خطبہ ہے اور نماز میں اس کے علوم میں داخل ہے یعنی ایسے وقت جائے کہ خطبہ سے اس وقت قریب و فرائض حرام ہے اور "دور" سے مراد ہوتے ہجرات اور مستحبی کے ساتھ جانا ہے ہاں کام نہیں (یعنی "تو دفع" سے مراد ان میں دو اذان ہے ہر روز آیت کے وقت بھی کوئی کوام کے سامنے ہوتی ہے کیونکہ اس سے کلی اذان بعد از حضرت عثمان غنی کے بعد میں صحابہ کے اجماع سے مقرر ہوئی ہے لیکن درست صحیح اس اذان کا حکم بھی مثل حکم اذان مذکور ہے کہ چونکہ اشتہارک طے سے حکم میں اشتراک ہوتا ہے البتہ اذان مذکور میں یہ حکم مستحب و فضلی ہو گا اور اذان واجب میں یہ حکم مجزی اور بھی رہے گا اس تحریر سے تمام طبعی افادات صحیح ہوتے ہیں اور اس کے "تِلْكَ اَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" یہاں عام "مخصوص نہ بعض" ہے کیونکہ وہ جامع اصل مسلمانوں (یعنی مسافر و مریض و غیرہ) کے بعد فرض نہیں ہے تشریح حال

جس کی وجہ تسمیہ

جس کو جو کہنے کی تیار ہے۔ علماء نے مختلف توجیہات کی ہیں۔ اس بات پر علاوہ کافی ہے کہ دور جاہلیت میں یعنی دور اسلامی سے پہلے جس کو امروزہ کہتے تھے یعنی عظمت والا کھڑا ہوا دن۔ آخرت کا سنی ہے ظاہر کیا کر دیا ہی سے ماخوذ ہے۔

کعب بن لوی کا اجماع اور خطاب سب سے پہلے اس دن کا نام کعب بن لوی نے رکھا کعب بن لوی عربی خطیب میں سب سے پہلے اذکار کا اظہار کیا اس روز قریش کعب کے پاس بیٹھتے تھے کعب بن لوی کہ خطاب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی خبر بتا دیا آپ کی بیعت سے آگے کرتا تھا اور عہد تھا کہ جب خبر دیا جائے تو ان پر ایمان لانا اور ان کی بیعت کرنا تھا اسی شخص کے کچھ اشتہار بھی سنا تھا پہلے ہی اجماع نہیں کعب سے تاریخ کا سب لگایا کرتے تھے جب کعب بن لوی مر گیا تو اس کی وفات سے تاریخ کا حساب کرنے لگے اس کے بعد عام اظہار

خانیہ کے دربار میں اسے سامنے نہ لایا گیا نہ گفتگو کی گئی۔ (حدیث ۱۰۰)

وَالَّذِي أَقْبَضَ بِالصَّلَاةِ وَأَنْتَشِرُوا

پھر جب نماز ہو چکے نماز کو پھیل جاؤ

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ

زمین میں اور اپنی ضرورتیں پوری کرو

اللَّهُ وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ

اللہ کا یاد کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ

تَقِيلُ حُوزُكُمْ

تمہارا بوجھ آسان ہو

نماز جو کے بعد روزی کی تلاش کرو

یہ حدیث ملامت کا سبب سمجھے جاتی ہیں۔ "یہودی کے حامی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے نماز عار والی چیز ہے اور ان کو اس میں شریعت کے خلاف ہونا چاہیے۔" (حدیث ۱۰۱)

جس کے بعد تجارت و کسب میں برکت

حضرت عمارؓ نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سمجھا ہے کہ: "اگر تم نماز کو پھیلانا چاہو تو اللہ تعالیٰ تم کو زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔" (حدیث ۱۰۲)

اور بعض مفسرین نے یہ سوال بھی کیا ہے کہ اگر نماز کو پھیلنا چاہو تو اللہ تعالیٰ تم کو زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۳)

وَالَّذِي أَقْبَضَ بِالصَّلَاةِ - یعنی جب نماز کو پھیلنا چاہو تو اللہ تعالیٰ تم کو زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۴)

جو ہے؟ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز کو پھیلنا چاہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۵)

وَالَّذِي أَقْبَضَ بِالصَّلَاةِ - اور جس نے نماز کو پھیلنا چاہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۶)

نماز میں جانے کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے یہ نصیحت کی کہ زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۷)

محبوب ترین عمل: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۸)

آیت ذیل کا شان نزول: شیخین نے حضرت جابرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمین میں کھدائی کرنے کی برکت عطا کرے گا۔ (حدیث ۱۰۹)

فرمایا: رزقی نے کہا کہ حضرت! میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

روایات میں ہیں کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

سورۃ الجمعہ کی تفسیر مختصر ہوئی

یوں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: میں نے اپنے لئے کچھ نہیں لیا ہے۔

میں ہمیں لگی ہے تم اسی طرف چاؤ صاحب الھم جگہ وہاں جو کہ انہی کو ملے
تو نے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھا۔

مناقشہ کی پیشینانی اور مسلمان ہونا

مناقشہ کی جب اپنی آواز دے دیکر یا تو پیشین ہوا اور فوراً آخری کے ساتھ
ان ساتھیوں کے پاس آیا جن کے ساتھ وہ پہنچے تھے۔ کہہ دیکھا کہ ان کا مکان
پھٹکا ہوا تھا۔ چاہا کہ وہ سب مل کر جگہ میں کوئی ایک مکان ملے جگہ میں
اٹھا۔ جب وہ مناقشہ حضرات کے قریب آئے ان کا انہوں نے کہا۔
ہو۔ سے یہی نہ تھا۔ کہنے لگا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ یہ کہہ کر وہ جب
میاں اور بلا میں فرزند کی قسم کو کچھ چمکا ہوا۔ یہ تھا کہ کیا تم میں سے کوئی
یہاں سے ہٹ کر دیکھ کے پس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں
کی اطلاع دی کہ میں نے یہاں کی کچھ سب نے جواب دینے میں خدا کی قسم
ہم میں سے تو کوئی اپنی جگہ سے اٹھا ہی نہیں۔ کہنے لگا میری کیا بولی بات تو
(یہاں لوگوں کے پاس ہی رہی اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
دی تھی کہ یہاں سے نہ اٹھیں گے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں فرمایا کہ
کہنے لگا یہ سب مجھے عرض اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شک تھا۔ لیکن اب شکایت
آپ سے کہہ کر اللہ کے رسول ہیں۔ مگر پہلے میں مسلمان ہی نہیں ہوا تھا۔ اب
اسلام لاؤں اور ساتھیوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا
کر سوائی اللہ کے ہونا کہو (اللہ سے) تیرے لئے اشتقاق کر رہے۔ چاہو وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گناہ کو قرار دے اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے رہے معذرت کی۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بنی کا باپ کو مدینہ میں داخلہ سے روکنا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے تو حضرت ابو ذر بن مہاشم
بن ابی آئے جو کہ انہوں کی علاقہ میں گئے (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی
خاص ارادت کی بنا پر تعلق ہے) جب ان کے باپ کا وقت گزارا تو حضرت
عبداللہ نے ان کو مخاطبہ اور ان کا گانا گایا تو ان کا دل ہل گیا اور ان کے گناہ
حق کی گواہی پر حضرت محمد نے جواب دیا۔ جب تک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب نہیں رہے گے آپ جیسے میں داخل میں ہوتے رہا آپ
مخبر و معلوم ہو جائے گا۔ عزت والا کوئی ہے اور دلیل کون ہے آپ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس عرصے میں جس جہان میں رہے۔ حضرت
عبداللہ میں کوئی چیز کی ساتھ آگے جانے دیتے (اور باپ کو) دے رکھتے
(تھے) اور باپ کہتا تھا تو اپنے باپ کے رحم پر حرکت کر رہا ہے۔ آخر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اور بقیہ کو رہائی دی۔ عرض کیا کہ میں کہ حضرت

تک آئے تھے بہت تیز رفتاری سے زوال کے بعد تھکے ہو گئے۔ حضرت عمار بن
صامت نے اس روز انہی کو اپنے سے فرمایا تھیں کہ وہ سب تیرے تہذیب و تمدن میں
بہت مرگے۔ میں نے کہنے سے اسلحہ اور اعلیٰ اسلامی فتح ہوئی۔ لیکن انہی
نے کہا انہوں نے (پھر ایسا ہی) تھا۔ اب وہ یہاں پہنچے تو یہاں کہہ کر کوئی نے
انہی کی خدمت میں انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی
کہ میں وہاں رہ گیا۔ لیکن اب یہاں پیشین ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا گم ہونا

محمد بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اونٹنی انہوں نے (کے گئے) اس سے گم ہوئی۔ مسلمان ہر
طرف اس کو تلاش کرتے گئے۔ ایک مناقشہ قریب انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ
جماعت میں شامل تھا جس میں عمار بن بشر بنی اس اور اسید بن خبیر شامل
تھے یہ انہوں نے چمکا۔ یہ کہ ہر طرف کہاں چارے ہیں۔ تو انہوں نے
کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوئی ہے اس کو تلاش کر رہے ہیں۔
کہنے لگا جہاں اونٹنی ہو وہاں جگہ اللہ کی گواہی میں ہیں۔ چاہا مسلمانوں کو یہ بات
ناگوار ہوئی اور انہوں نے کہا کہ میں خدا کا تھا پر خدا کی بات مناقشہ ہو گیا۔ حضرت
اسید بن خبیر نے اسے مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اہل
پند ہوگا جس میں یہ بات نہ ہوئی تو خدا کی قسم میں اس پر چارے سے آواز نہ
دے۔ جب یہ اتفاق تیرے دل میں تھا تو یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج
کہنے لگا میں نے انہی مال کی طلب میں آج خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس اونٹنی سے کہیں ہوا۔ اس کی بات کو خبر ہو کر وہ یہاں (اونٹنی کی کوئی خبر
نہیں) مسلمانوں نے کہا خدا کی قسم ہاں یہی تھا (کھاپ کی) کوئی راہ
نہیں ہوئی اور نہ کسی نیلے کے سائے میں ہم تیرے ساتھ بیٹھیں گے۔ اگر ہم کو
تیرے دل کی حالت معلوم ہوتی تو تیرے ساتھ ہی نہ رہتے۔ ان کے بعد یہ
کہہ کر یہ گئے۔ وہاں اس کو راہ کا نشان چھ پر چھو کر دیا گئے۔ مسلمانوں
نے ان کا سامان پھٹکا دیا یہ سب تھیں سے ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر یہ وہاں ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہی لے کر آئے (اور اونٹنی کی
اطلاع دیدی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور مناقشہ میں رہا تھا)
مناظرین میں سے ایک شخص نے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گھر
گئی اور وہ ان کو اونٹنی کا گم نہ تھا۔ یہاں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اونٹنی کی کشش ہے بہت بڑی باتیں بتا کر دیتے ہیں۔ (حضور نے فرمایا)
ظریف سوائے خدا کے کسی کو نہیں اور اللہ نے آپ مجھے اونٹنی کا مقام نہ دیا
ہے۔ تمہارے سامنے گمان کی بات اونٹنی کو جو ہے۔ ان کی ہمارا ایک اور امت

آج کل انکشافات بہت کم گئی ہیں اور یہی ہے اس لئے حضرت کی صحبت کو کمال
مستحق الہیہ اور انہی نے انہی کی روایت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایک شخص نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی خبرات
سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچتی ہیں اور انہی سے روایت کی جاتی ہے۔ یہ سب کرم
تھیں۔ انہی کی بیعت کے بعد آپ کو تمام کرم پہنچنے لگے۔ یہ خبریں اور روایات
انہی سے ہی اخذ ہوئی ہیں اور انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے خواب میں اس کو چھو دیا وہ جنت میں ہے۔

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

یہی ہے کہ انہی کی خبر سے ہی جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

يَهْدِيْنَا فَاَكْفُرُوا وَتَكُونُوا

ہم کو راہ دکھائے کہ ہم کفر سے باز رہیں اور تم کو گمراہ کر دے

شریعت نبوت کے معنائی نہیں ہے جو چاہے کیا ہی جیسے آدمی
پارنا کر بیٹھ جائے۔ لیکن خدا آسمان سے کسی فرشتے کو بھیجا کہ وہ
تو ایک شریعت اور رسالت میں مخالفت بھی نہ کرے۔ اسی لیے ہمیں کہہ رہا تھا
اور رسولوں کی بات ماننے کا حکم دے رہا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر) یہ دعوت کرنا
کہ رسول کو کفر کہے، الا کفار ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے کہا کہ کفر کو
کہہ دے کہ آیت ان لوگوں کے کفر پر دلالت کرتی ہے جو رسول کی آیات کے کفر
ہوئے۔ ان کفار کو یہ کہہ دیا کہ تم کفر سے باز رہو۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ

اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ جیسا کہ تم کہہ رہے ہو وہی نہیں کرے۔
مولا علیؑ تو نے اسے دھوکے سے گھرا کر لیا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَحْمِلُونَ غَارَ مَا يَفْعَلُونَ ۚ

نَعْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ تَنْ يُبْعَثُوا

وہی کہہ رہے ہیں کہ تم کو بھی زندہ کر دے گا۔

رسالت کی طرف بلاؤ۔ جو موت کا بھی انکار ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

کہہ دے کہ ہاں! میرے رب کی قسم تم دوبارہ زندہ کر دیں گے۔

لَتُبْعَثُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذٰلِكَ

تم کو جلائے گا۔ جو تم نے کیا اور یہ

عَلَيْكُمْ يَذَاتِ الصُّدُورِ ۚ اَلَمْ

سہم ہے تمہارے دل کی بات کیا نہیں

يَا كُفِّرُوا ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

تم کفر سے باز رہو۔ اور ان لوگوں کی جو کفر ہو چکا ہے

قَبْلَ ۚ قَدْ آفُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ

پہلے سے کفر میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اور اپنے کام کی

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

اور ان کو عذاب دردناک ہے۔

بِإِذْنِ اللَّهِ وَمِنْ قَوْمٍ مُّؤْمِنٍ رَّحِمٍ

رحم اللہ کے اور جو کئی یقینا لائے اللہ پر

يَهْدِي قَلْبَهُ

دور و قریب لے کر سیدل کائنات

مصیبت سے تشدد شد ہو صبر کرے

اے میں کوئی مصیبت اور کئی مشکل نصیبت ملادے کہ بدوں میں جیتی ہو میں
تو جب بات کا یقین ہے تو اس پر یقین اور بدل بدلے کی ضرورت نہیں
بلکہ ہر صورت مالک متقی کے فضل پر اس کی رہنمائی ہے اور میں کہنا چاہیے۔

نہ شور نصیب دشمن کہ شور بدست نہایت

برداشت سلامت کہ تو بجز کڑی

اس طرح اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو صبر و جسم کی دو تلاء بنا ہے جس کے
بعد عرفان و ایمان کی حب واپس چلی جی اور دینی درجات اور کئی کیفیات کا
دروازہ مستور ہوتا ہے۔ (غیر حوالہ)

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ لِّمَنْ شَاءَ اللَّهُ شَيْئًا وَلَا يُلَاقِيهَا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
یعنی کسی شخص کو کسی طرح کی کوئی مصیبت نہیں

یعنی جو اللہ کے حکم سے اس سے مراد ہے تقدیر خداوندی اور ہر واقعہ کا
وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ شَيْءٍ إِنَّهُ يَجْعَلُ لِّلْمُضِلِّ أُولَئِكَ بِهِمْ قَدَرٌ مِّمَّنْ
تو کہ جسے اللہ گمراہ کرے تو اس پر کوئی قدر نہیں رکھتا ہے اور اس کی قدر نہیں

رکھتا ہے کیا نے وہی مصیبت چوٹی اور کئی نہیں اور اس نے والی آتی نہیں۔

لَقَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ الْقَاسِيَةَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مسئلہ تقدیر: میں دیکھ کر کہتا ہوں کہ جس حد تک اللہ تعالیٰ نے اپنے حب کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ نہیں ہے اور میں
ہے اب آپ کوئی حد تک بیان فرمائیے تاکہ اس حد تک سے دل سے شہ کا دور کر
دے۔ حضرت نے فرمایا: اگر تقدیر تمام کاموں والوں اور زمین کے
باشعور کو غلاب دے دے تو اسے کیا ہے اور وہ تو کم نہیں اور اسے گاہر اور
ان پر اپنی رحمت کرے تو ان کی رحمت ان کے عمل سے بجز ہوگی اور اگر وہ
احد کے برابر یا سزاوارد خاص فرما کر، کہ جو جب تک کہ ہمارا بدن تقدیر پر
نہ ہو گا اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا جان، بلکہ جو کوئی کوشش کرے گا یا بدوہم سے
ہو کے گنہگار ہو، جو کوشش کرے گا یا بدوہم سے گنہگار ہو، اگر اس عقیدے کے خلاف
(دوسرے خلاف عقیدے پر تو ہر حال کے گناہ گار بن جائے گا)۔

اس کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے جا کر یہی روایت
کیا حضرت عبد اللہ نے بھی (حضرت ابی بن کعب کے جواب کی طرح)

اس کو کچھ کہے کہ مومن (جنت کے اہل) اپنے مکانوں کے محل مالک میں
گئے اور چھٹی شب کا فردوس کے مکانوں کے بھی نہ گئے وہاں گئے کا فردوس سے
چھٹا شب کے فردوس میں گئے کہ اگر وہ چھٹی شب کا فردوس کا صاحب گئے
تو یہ مکان ان کو چھٹے جاتے۔

سید بن مسعود بن ابی ہاشم نے فرمایا: انہی اہل عاقبت میں مرویہ
اور یحییٰ نے (ابو جہل میں منج سے) حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے
جان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے
(آخرت میں) دو گھر ہوں گے۔ ایک جنت میں اور دوسرا دوزخ میں جب کوئی
مکرر دوزخ میں چلا جائے گا تو اس کے جنت والے مکان کے مالک اہل
جنت ہو جائیں گے۔ آیت تَوَاتَرُ الْكُوفَةِ الْيَوْمَ كَالْمَكِیَّةِ مَطْلَب ہے۔

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال:

مجموع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ جب بنو کوفہ میں
دو گھر بنائے گئے تو اس کے پاس دو فرشتے آئے ہیں اور کہتے ہیں اے محمد
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابت یہ کہتا تھا: مومن جواب دیتے ہیں
شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا
جاتا ہے دوزخ کے اندر جانے کا مقام یہ اللہ نے اس حکام کے بجائے جنت کے
اندر بھی تمام جنت پر مارا ہے۔

ورثہ نہ دینے کی سزا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت سے روایت
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وارث کی ہراث سے
برائتاں سے (یعنی وارث کو اس کا ہرالی حصہ نہیں دے گا) اللہ جنت والی ہراث
اس کی آٹ دیتا ہے۔ (صبر غریب)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور جو لوگ کفر سے اور جھٹکائیں انہوں نے ہماری آیتیں

وَلِيكَ أَصْحَابُ النَّارِ يَخْلُدُونَ

وہ لوگ ہیں دوزخ والے وہ کریں

فِيهَا أُولَئِكَ الْمُحْسِرُونَ مَا

اس میں وہ لوگ ہیں جو ہر پہلے نہیں

أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا

پہنچنے کوئی تکلیف بدوں

وَاَتَمَعُوا وَاَصْبَحُوا

اور سنو اور راتوں کو

تقویٰ اختیار کرو کہ یعنی اللہ سے ڈرو کہ جہاں تک ہو سکاں جو کچھ میں
ہو بہت قدم بردار کی بات سنو راتوں۔ (خبر جوں)

وَالَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا شَيْءٌ ۚ اُولَٰئِكَ اَشْجَادُ الْعَرَبِ ۚ
آیت اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہ وآلہٖ سلمہ: یعنی تقویٰ اختیار کرو مقدور مجازاً جب
تقویٰ اختیار کرو ویسا کہ اللہ کا حق ہے آخر محمدؐ کو ہم پر بہت بھاری اور ثقیل
ہوا۔ کہ اللہ کے حق کے مطابق تقویٰ کس کے بس میں ہے آپ یہ آیت
نازل ہوئی جس سے قادیان کا رشتہ شمالی سے انسان کو اس کی طاقت اور مقدور
سے زیادہ تکلیف نہیں دلی۔ تقویٰ بھی اپنی طاقت کے مطابق واجب ہے۔
تقصید ہے کہ حصول تقویٰ شمالی پوری ہو تو اپنی اور کوشش کر لے تو اس سے
اللہ کا حق ادا ہو جائے گا (رس خطبہ) (معدن علی السلام)

صحابہ کرام کا تقویٰ: حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہمکی آیت
لوگوں پر بڑی بھاری پڑی تھی اس قدر لے کر تمہارے حق کہ کچھ میں پورم
جانتا تھا اور اتنے سے کہہ سکتے تھے کہ بیسیاں زنجی یا جانی ہمیں بس
اللہ تعالیٰ نے یہ دوسری آیت اتنا کر تکلیف کرنی۔ (خبر جوں)

وَانْفِقُوا خَيْرَ الْاَنْفِقِمْ

اور خرچہ کرو اپنے بھنے کو دے

یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارا حق بھلا ہوگا۔ (خبر جوں)

وَمَنْ يُؤَقِّ شَرَّ نَفْسِهٖ فَاُولَٰئِكَ

اور جس کو بھلا پائے گی کھلا کے سے سو وہ لوگ ہی

هُمُ الْمُفْلِحُونَ

فرزد کو بچنے

مراؤ کو بچنے والے ہیں میں مراد کوئی بھی نہیں بچنے جس کو اللہ تعالیٰ اس
کے دل کھلا کے سے بھلا سے اور اس عمل سے محفوظ رکھے۔ (خبر جوں)

اِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللّٰهِ قَرْضًا حَسَنًا

اگر قرض دے اللہ کو اچھی خرچہ پر قرض دے

مگر بہت زیادہ ہوگا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ہے لیکن اس کے
لئے ادا کرتی سے روکنے والا نہ کوئی رشتہ اور تعلق ہو نہ کوئی اور مانع ہو۔

انسان فرشتہ سے بچتا ہے: اس بناء پر ہر سنت کا دلیل ہے کہ جو اس
پر یعنی انبیاء کا وہ ہے جسے ہر سب سے فرشتوں سے بھی نہ چاہے اور نام لایا ہو
مکہ وہ مہ لگے سے لعل ہیں کہ کہ لگے کے ائمہ کو اہل حق سے روکنے والا
کوئی نہ ہو جس سے ان کی سرشت برہ کی قوت سے نہ لے جا رہا اپنا معصوم
کے ائمہ کو صاف اور عوامی جو اللہ کی اطاعت اور حق سے روکنے
پر، یہ وہ انسان مطلق بہت پر طالب آتے ہیں لیکن شمالی و دوا کو کسی کو اللہ کی
اطاعت اور بندوں کے حقوق ادا کرنے سے روکنے والا وہ نہ ہو کہ وہ نہ لے کر رہا
وہ طالب منہج و کمال پر لے کر رہا ہے انسان اعلیٰ سالکین میں جا کر رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: حضرت برید بن ربیع سے ایک
حدیث آئی ہے کہ میں نے کہا کہ تم نے سنا ہے کہ میں نے کہا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب حضرت میں سے حضرت میں لاکر لائے تو میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ
مگر بڑے کا دور ہے وہاں خبر سے مراد کو فرما جا کر دونوں صاحبزوں کو اہل اللہ
فرمائیے کہ وہاں کہ جسے اللہ تعالیٰ نے لایا ہے وہاں کہ جسے اللہ تعالیٰ نے لایا ہے۔ (خبر جوں)

گنہگار میں ہی بچوں سے بچاری اور بغض نہیں چاہئے
مسئلہ: اللہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ اہل ایمان سے کوئی کام
ظاہر شرع بھی ہو جائے تو اس سے بچا رہا ہو جانا اور اس سے بغض رکھنا یا اس
کے لئے بددعا کرنا مناسب نہیں (دور)۔

مال اولاد انسان کے لئے بڑا نقشہ ہیں

حقیقت یہ ہے کہ مال و اولاد کی بہت انسان کے لئے بڑا نقشہ ہوتا ہے
پیر۔ انسان اکثر ان ہول میں خصوصاً عہد کمائی میں، فحش کی بہت کچھ سے
جلا ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو قسمت کے روز بعض خوش کو لایا
جائے گا اس کو کچھ کر لوگ کہیں گے۔ انھیں غیظہ غصہ ہے۔ "میں اس کی
نیکوں کی اس کے مال سے نہ چاہتا"۔ (روح) ایک حدیث میں آئے حضرت علی
اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے بڑا مال منعمہ منعمہ "یعنی مال اور
نہیں یعنی ہاروی اور کزول کے سبب ہیں" اس کی بہت کچھ ہے تو
اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے نہ رہا ہے۔ ان کی بہت کچھ ہے وہ سے جید
میں خرچ کرے رہا ہے۔ جس ملک صاحبین کا قول ہے اللہ تعالیٰ منعمہ
منعمہ "یعنی مال انسان کی نیکیوں کے لئے منعم ہے۔ (معدن علی السلام)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

سو اللہ سے جہاں تک ہو سکے

اَعْلَنَ لِلنَّاسِ مُحَمَّدٌ بَعْدَ ذِيكَ

شاید اہل بیت پر اسے ان طریق کے بعد ہی

اُمیر ہے

صورت ۱۱

ہو سکتا ہے صلہ ہو جائے یہ سب کئی شاید مجرموں میں سے ہو جو سے اور
طریق پر نہایت دور (مترجمین)

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی میں عورت سے نفرت ہے وہ اس کو اپنے
سے جدا کر دے یا پتہ چلے کہ اس سے نفرت ہے اس میں عورت کی عیبت ہو کر
اسے اور اس طرح سے جو کہ اس کو نفرت ہو اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے
پتہ چلے کہ اس میں عورت کی عیبت ہو کر اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے
پتہ چلے کہ اس میں عورت کی عیبت ہو کر اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے

شرعی احکام کی پابندی نہ کرنے کا وبال

جو شخص شرعی بات کے خلاف طلاق دے جیسا ہے وہ اس کو عیبت ہو کر
نکاح منع ہو جاتا ہے جس کے بعد اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے

یہ بات غلط ہے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاِمْسِكُوهُنَّ

جو جب تک کہ اپنے عہد کو توڑ نہ دے تو اس کو

کے گھر سے نہ نکال دینا چاہئے یہی حرمِ حلال کا قول ہے کہ اگر عورت
بغیر ان کے ہوتی ہے تو اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے

مجبوراً نکال دینا چاہئے اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر
اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر

حاصل میں طلاق ہی ہو تو اگر کسی حالت میں طلاق ہو تو اس طرح سے اور اس طرح سے
اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر
اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر

مسئلہ: اگر عورت کو شوہر مر جائے اور وہ عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر
اس میں عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر

وَلَكُمْ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ

اور جو حد خدا کی توڑے اس کو عیبت ہو کر اس کو عیبت ہو کر

حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

اللہ کی حد سے تجاوز کرنے والا اپنے آپ کو

یہ بات غلط ہے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے

لَا تَدْرِي

تو تو نہیں

یہ بات غلط ہے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے
اور اس کو اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے اور اس طرح سے

دوسری روایت کے اعتبار سے امام احمد کے نزدیک امر ایجابی ہے۔ رجوع کرنے کے وقت دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی کے بھی دو قول متقول ہیں زیادہ صحیح قول امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق ہے۔

ہم کہتے ہیں باطلاق علماء طلاق کے لئے گواہان واجب نہیں ہے بلکہ رجوع اور طلاق کے لئے بھی واجب نہیں ہوگا اور امر احتمالی پر اصرار کے بغیر فرودست کے وقت گواہوں کی موجودگی کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا ہے۔ **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ** یہ حکم بھی احتمالی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ طلاق کے وقت گواہوں کی موجودگی تو واجب نہ ہو اور طلاق سے رجوع کرنے کے وقت واجب ہو اور نہ حقیقت و عجز کا احتجاج (حقیقی معنی بھی مراد لینا اور مجازی معنی بھی مراد لینا لازم آئے گا۔) (تیسرے مقرر کی)

گواہ بنانے کی حکمت: اور گواہ بنانے کی حکمت رجعت کرنے کی صورت میں قویہ ہے کہ کہیں کل کو کوثر رجعت سے انکار کرے اس کے کلام سے نکل جانے کا دعویٰ نہ کرنے لگے اور ترک رجعت اور انقطاع کلام کی صورت میں اس لئے کہ کہیں کوثر اپنا نہیں ہی کہیں شرارت اپنی کی صورت سے مطلوب ہو کر یہ دعویٰ نہ کرنے لگے کہ عدت گزرنے سے پہلے رجعت کر لی تھی۔ ان دو گواہوں کے لئے **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ** فرمایا کہ شرعی اور اصطلاحی معنی میں عدل یعنی اہل ثقت و معتبر ہونا گواہوں کا ضروری ہے ورنہ ان کی شہادت پر تصدق کوئی فیصلہ نہیں دیا جائے (مدلل سنی معلم)

وَاقِمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ

اور سیدھی اور کرو گواہی اللہ کے واسطے

گواہوں کو ہدایت ہے یہ گواہوں کو عبادت ہے کہ شہادت کے وقت یہی ترجیحی بات نہ کریں یہی اور سیدھی بات کہنی چاہیے۔ (تیسرے مقرر کی)

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ میں عام مسلمانوں کو مخاطب ہے کہ اگر تم کسی ایسے واقعہ رجعت یا انقطاع کلام کے گواہ ہو اور قاضی کی عدالت میں گواہی دینے کی نوبت آئے تو کسی اور عبادت یا مخالفت و عداوت کی وجہ سے گئی گواہی دینے میں راجحی فریق نہ کرو۔ (مدلل سنی معلم)

خوف خدا پابندی قوانین کا ذریعہ ہے

ہر قانون کے آگے جیسے خوف خدا اور اطاعت کو سامنے کر دیا جاتا ہے۔ تا کہ یہ انسان قانون کی پابندی کسی یا نہیں اور حُرمان کے خوف سے نہیں بلکہ اللہ کے خوف سے کرے کوئی دیکھنے یا نہ دیکھنے غلطت ہو یا مصلحت ہر صورت میں پابندی قانون کا ضروری ہے۔ (مدلل سنی معلم)

خطبہ نکاح کی آیات: یہی وجہ ہے کہ نکاح کے خطبہ مستثنیٰ نہیں

مَعْرُوفٍ اَوْ فَاْرِقُوْهُنَّ مَعْرُوفٍ

دستور کے موافق یا چھوڑ دو ان کو دستور کے موافق

عورتوں سے شرافت کا سلوک کرو یا بے نیکی طلاق دہی میں جب عدت ختم ہونے کے لئے تم کو دو باتوں میں ایک کا اختیار ہے یا عدت ختم ہونے سے پہلے عدت کو دستور کے موافق رجعت کر کے اپنے کلام میں رہنے یا عدت مکمل ہونے پر متقول طریقے سے اس کو ہٹا کر وہ مطلب ہے کہ کہنا ہو جب اور الگ کرنا واجب ہر حالت میں آیت اور شرافت کا تذکرہ: یہ بات مت کرو کہ کہنا بھی مقصود نہ ہو اور خواہ تو متقول عدت کے لئے رجعت کر لیا کرو یا نہ کی صورت میں اسے اپنے پہنچاؤ اور طلاق کا اختیار کرو۔ (تیسرے مقرر کی)

لَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ الخ۔ یعنی مطلقات رجعت سے ختم عدت کے قریب باقی جائیں مطلقین اور اجنبیہ کی خبریں اور مطلقات کی طرف راجع ہیں جن کو رجوع طلاق دی گئی ہو۔

ایک جگہ فرمایا ہے۔ **اِنَّ طَلَقًا لَا تَقْبَلُوْنَ اَلْعَهْدَ** الخ۔ اس آیت میں مطلقات کا لفظ عام ہے اور حکم بھی عام ہے لیکن اگر فرمایا ہے۔ **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ** الخ۔ اس فقرے میں مطلقات رجعت کی طرف خبریں راجع ہیں۔

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ دستور کے موافق عورتوں کو روک کر یعنی طلاق سے رجوع کر عدت کے اندر عورتوں سے خطاب کرو ان کا اپنی طرف واپس لے لو۔ **اِنَّ تَقْبَلُوْنَ** یعنی چنانچہ گواہیت سے جدا کرو ان کو چھوڑ دو۔

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ۔ مگر یہ سب کچھ حسن سلوک کے ساتھ ہو عورتوں کو ضرور پہنچانے کے لئے نہ کہ روک کر اور کو بھڑکائی دینا اور عدت ختم ہونے کو دستور رجوع کر لو اور اس طرح طویل مدت تک عورتیں الجھاؤ میں رہیں۔ (تیسرے مقرر کی)

وَالشَّهَادَةُ اَذْوَىٰ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اور گواہ کر لو وہ معتبر اپنے میں کے ہیں

رجوع پر گواہ بنا لو یا یعنی طلاق و براءت ختم ہونے سے پہلے اگر کلام میں رکنا چاہتے تو رجعت پر (گواہ کرے) تا کہوں میں ختم نہ ہو۔

(تیسرے مقرر کی)

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ اَلْعَهْدَ۔ اور رجعت یا فرقت پر اپنے دو آدمیوں کو گواہ بنا لو کہ باہمی نزاع ختم ہو جائے مگر یہ گواہ عادل ہوں قاطع نہ ہوں۔ گواہ بنانے کا حکم احتمالی ہے ایجابی نہیں ہے امام ابوحنیفہ امام مالک کے نزدیک رجوع کیلئے شہادت کی ضرورت نہیں ایک روایت میں امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا

تقویٰ سے مشکل حل ہوگی۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

سبب نزول: اس آیت میں یہ بات بھی ملاحظہ فرمائی جائے کہ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔

خون سے تم کو مخرج دیا، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

میری حقیر سے کہہ دو کہ اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

قرآن کریم کی ان آیتوں میں جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

ذِكْمُ يُوْعْظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

یہ بات جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

لہذا یہ جاہلیت کا ظلم اور نہ جاہلیت میں مومنوں پر بہت ظلم ہوتا تھا اور ان کے لئے جو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔

قرآن کی ہدایت: قرآن نے جو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔

یہ مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔ موت نے کیا اللہ کے رسول نے جو تم کو مخرج دیا، وہ موت ہے۔

اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔ جو اللہ سے ڈرے گا، میں نے اس کے لئے ایک مخرج بنا دیا۔

عَلَيْهِمْ

اُن کو جو

ہو جنہیں خدا تعالیٰ کو غصہ کر لے کر پھیرا ہو جائے (تفسیر مجلی)

مطلقہ کو ستاؤ نہیں۔ اور مطلقہ کو طلاق دینا یعنی ان کو نکاح کرنے کے لئے ممکن نہ ہوتا۔ چنانچہ نکاح کرنے کی مختلف صورتیں جو ممکن ہیں مثلاً مکان یا بیوہ جو ان کے لئے مناسب نہ ہو یا دوسرے لوگ اس میں شریعت سے ہوں اور وہ تمام مناسب سبب جن کی وجہ سے نکاح اس مکان سے قائل ہونے پر مجبور ہو جائیں۔

فاطمہ بنت قیس کی عدالت اور نکاح

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ یہ کہ ان کے شوہر ابو عمرو بن حنیس نے سب کو وہ شام کے سفر کو گئے تھے اُن کو قطعی طلاق دینے کی اور ان کے وکیل نے کچھ جو (ابو عمرو) کا طالع کو کھینچا اور فاطمہ کو غصہ کیا (اور انہوں نے یہ حق تعالیٰ پر نہ نہیں کیا)۔ مگر ان کے کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی حق نہیں ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا عدت اسے طلاق پر لازم نہیں ہے) فاطمہ نے یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر حق تعالیٰ کا عدت لازم نہیں۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ام شریک کے گھر میں فاطمہ عدت کرے پھر فرمایا یہ بھی فرمایا کہ ام شریک کے گھر تو میرے صحابی جاتے رہتے ہیں تو ان ام حکوم کے گھر عدت بسر کرے وہاں جاتا ہے تو وہاں اپنے کپڑے (چادر وغیرہ) اتار دینے کی سبب عدت ختم ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا۔ فاطمہ کا بیان ہے عدت سے آزاد ہونے کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا سے عرض کیا میرے پاس حواہ بن ابی سفیان اور ابی جهم کے پیغام نکاح آئے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے) اور شافریا ابو جهم (کے کام سے پر ہر وقت ڈنکا ہوتا ہے اس) کے کام سے تو اخطا لپچے آجاتی ہیں اور حواہ بن خود مفلس بنتی ہے (تیرا خرقہ کہاں سے برداشت کرے گا اس لئے وہاں کو چھوڑ اور) اسامہ بن زید سے نکاح کر لے مجھے یہ بات پسند نہیں آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر (مکر) فرمایا اسامہ سے نکاح کر لے میں نے اس سے نکاح کر لیا اللہ نے اس نکاح میں مجھے ایسی برکت عطا فرمائی کہ کچھ پر رشک کیا جائے گا۔ رواہ مسلم۔ (تفسیر مجلی)

وَأِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٌ فَأَنْفِقُوا

اور اگر رخصتی ہوں بیت میں بچہ تو ان پر خرچہ کرو

عَلَيْهِمْ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

جب تک جنہیں حمل کا بچہ ☆

جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سسکی اور نفقہ نہیں دلا۔ اول تو اس حدیث میں قادیان کا مفسر صدیق اور دوسرے صحابہ و تابعین نے انکار فرمایا۔ بلکہ صدیق اعظم نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم ایک صورت کے کہنے سے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے ہم کو معلوم نہیں کہ وہ صورت قبول کی یا اس کے بارگاہ میں معلوم ہوا کہ صدیق اعظم کتاب اللہ سے یہ حق کیجے ہوئے تھے کہ مطلقہ کے لئے نفقہ سسکی واجب ہے اور اس کی تائید میں رسول اللہ کی کوئی سنت بھی ان کے پاس موجود تھی چنانچہ طحاوی وغیرہ نے روایت نقل کی ہیں جن میں حضرت عمرؓ نے تصریح بیان کیا ہے کہ یہ مسئلہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اور قادیانی میں جاہلی ایک حدیث بھی اس بارہ میں صریح ہے کہ اس کے بعد روایات میں اور نسخہ وقت میں کام کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کے لئے سسکی اس لئے تجویز نہ کیا ہو کہ یہ اپنے سرسراں والوں سے زبان دارائی اور سخت گواہی کرتی تھی جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ لہذا آپ نے حکم دیا کہ ان کے گھر سے چلی جائے پھر جب سسکی نہ ہوا تو نفقہ بھی سنا دیا جیسے شہزادہ (جو شہزادی کو زانیہ کر کے گھر سے نکل جاتے) نفقہ سنا دیا جاتا ہے تا وقتیکہ گھر آپ نہ آئے (نبی علیہ السلام) اور انہی فی احکام القرآن (نیز جامع ترمذی وغیرہ) کی بعض روایات میں ہے کہ اس کو کھانا پینے کے لئے لے دیا گیا تھا اس نے اس مقدار سے زائد کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ وہاں تو مطالبہ یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زائد نفقہ تجویز نہیں فرمایا جو مرد کی طرف سے دیا جاوے یا تھا۔ اعلم بالصواب۔ ہاں یہ یاد رہے کہ نسائی طبرانی اور مسند احمد کی بعض روایات میں فاطمہ بنت قیس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح ارشاد نقل کیا ہے کہ سسکی اور نفقہ صرف اس مطلقہ کے لئے ہے جس سے رجعت کا امکان ہو اور ان روایات کی سندیں زیادہ قوی نہیں۔ دہلی نے تخریج ہدایہ میں اس پر بحث کی ہے۔ فقیر راجع۔ (تفسیر مجلی)

مطلقات کا نفقہ عدت

اس آیت میں تقاضا کیا گیا ہے کہ مطلقہ جو عین اگر حاملہ ہوں تو ان کا نفقہ اس وقت تک شوہر پر لازم ہے جب تک کہ حمل پیدا ہو۔ اسی لئے مطلقہ حاملہ کے حقوق پوری امت کا امدار ہے کہ اس کا نفقہ اس کی عدت جو وضع عمل ہے پوری ہونے تک شوہر پر واجب ہے۔ ہاں جو مطلقہ حاملہ نہیں اگر اس کو طلاق دینی دینی کی ہے تو اس کا نفقہ عدت بھی شوہر پر باجماع امت واجب ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

وَلَا تَضَارُّوْهُنَّ لِتَضَيِّقُوْا

اور ایذا نہ پہنچاؤ ان کو تاکہ کچھ

اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا آتَيْنَاهَا سَيِّجَعُلُ

نفس رکھتا مگر اسی قدر جو انکو دیا آپ کرے گا

اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

اللہ سختی کے پیچھے آسانی

بچہ کا خرچہ بلا یعنی بچہ کی تربیت کا خرچہ آپ پر ہے۔ وصیت والے کو اپنی وصیت کے مطابق اور کم وصیت کو اپنی حیثیت کے مناسب خرچ کرنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کو اور دوسری شخص سے جو کچھ اپنی جی روزی اللہ نے دیا ہو وہی میں سے اپنی کفالت کے مطابق خرچ کیا کرے۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جب تنگی کی حالت میں اس کے حکم کے مطابق خرچ کرے گا تو تنگی کو اپنی کوئی اور آسانی سے بدل دیگا۔ (عزیز علی)

ابو عبیدہؓ کا آیت پر عمل: تیسرا ابن جریر میں ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ کی بہت حضرت عمرؓ سے روایات کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سب کچھ اپنے پیسے میں اور بقیہ خدا کا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں ایک ہزار دینار بھجوا دو اور جس کے ہاتھ بھجوا ان سے کہہ دیا کہ تم لوگو ان دیناروں کو پا کر کیا کرتے ہیں؟ جب یہ اشرفین انہیں مل گئیں تو انہوں نے ہر ایک کپڑے پہنے اور نہایت نکمے لباس میں کھائی شروع کر دیں۔ حاصد نے وہاں آ کر حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا ان پر رحم کرے اس نے اس آیت پر عمل کیا کہ لاشواک والہ اپنی لاشواک کے مطابق خرچ کرے اور تنگی ترشی اللہ اپنی حالت کے مطابق۔

تین مختلف آدمی: طبرانی کی ایک قریب حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کے پاس دس دینار تھے اس نے ان میں سے ایک راہِ حق صدقہ دیا دوسرے کے پاس دس اوقیہ تھے اس نے ان میں سے ایک اوقیہ یعنی چالیس درہم خرچ کر دیے۔ تیسرے کے پاس سوا اوقیہ تھے جس میں سے اس نے اللہ کے نام پر دس اوقیہ خرچ کر دیے تو یہ سب اہل بیت خدا کے نزدیک برابر ہیں اس لئے کہ ہر ایک نے اپنے مال کا دواں مصدقہ بخش لیا ہے۔ (عزیز علی)

نفقہ کی مقدار: امام مالک اور امام احمد نے فرمایا اور امام ابو حنیفہؒ کا بھی ایک روایت میں ملتا ہے کہ اگر کسی کو سبب دیا ہے کہ پندہ کیا ہے کہ شریعت کوئی مقدار نفقہ مقرر نہیں بلکہ مرد و عورت کی حالت پر اس کی کی تنہی موقوف ہے اور مکمل استطاعت (تحتاج حاکم) پر ہی ہے اگر وہ بول خوشحال ہیں تو مطابق حال مقدار نفقہ دینا ہوتا ہے اور وہ بولوں میں محدود (اور غار) ہیں تو کم سے کم مثلاً مقدار کافی ہو جائے اتنی دی جائے گی اور قاضی نے عقد تنہی

ماں اپنے بچہ کی زیادہ مستحق ہے: حضرت عمرو بن شیبہ کے والد کی روایت ہے کہ ایک عورت نے طہمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرد بچہ سے میری بیعت کیا کرتا ہے میری چھاتی ال (کی پیاس بجھانے) کے لئے لیٹتا ہے اور میری گواہی کا معاملہ ہے۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور وہ اس کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تو طلاق نہیں کرے گی تو اس کی زیادہ مستحق ہے۔ اور اللہ اور اللہ کے حکام نے اس روایت کو کھنک کہا ہے۔

حضرت عمر کا صدیق کے سامنے واقعہ

سودا و مالک میں مذکور ہے کہ قاسم بن محمد نے کہا حضرت عمرؓ کے نکاح میں ایک انصاری عورت تھی جس کے کلن سے قاسم بن مریدہ اہلے کچھ مدت کے بعد حضرت عمرؓ نے انصار کو طلاق دے دی ایک مدت کے بعد آپ عمرؓ سے ۱۷ سالہ لڑکی کی طرف جا رہے تھے آپ نے دیکھا کہ وہ بچہ کبہ کے گھن میں ٹھہرا ہے۔ آپ نے اس کا بازو پکڑا اور اسے آگے کھڑے سے سوار کر کے اسے گئے پکڑی گئی تھی کہ کیا اور بچہ کچھ کہنے لگی۔ عرض اؤں حضرت ابو بکرؓ (خلیفہ اول) کے پاس پہنچے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا بچہ کو عورت کو دے تم رعایت مت کرو۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (اور فیصلہ کی غصیل کر دی) (کنز الدوری) مبدلہ رزاقی۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اس کا بچہ پر ہاتھ بھریا اور عورت کی گود اور اس کی خوشبو (بچہ کے لئے) تم سے زیادہ بگڑے ہیں ان تک کہ بچہ جوں ہو جائے جو ان ہونے کے بعد بچہ کو اختیار ہے کہ مال کے پاس ہے یا آپ کے پاس۔

مسئلہ: اگر ماں اور وہ چائے کا معاوضہ دے گا ہی طلب کرے بہن کوئی دوسری عورت چاہتی ہے تو انسانی فیصلہ ہے کہ ماں کو چھوڑ کر دوسری عورت سے دودھ پلانا جائز نہیں۔

میں سبقت لیتی ہوں اس وقت کے موافق۔ (عزیز علی)

| |
|---|
| لَيَنْفِقَ ذَوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ |
| چاہیے خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق |
| وَمَنْ قَدْ رَعَىٰ رِزْقُهُ |
| اور جس کو اپنی حق ملتی ہے اس کی روزی |
| فَلَيَنْفِقَ وَمَا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ |
| تو خرچ کرے جیسا کہ دیا ہے اس کو اللہ نے اللہ کسی پر تکلیف |

ایک براہِ راست ہے اور تیار ہے مومن کی طرح آیت مومن ہے "تسارہ" فی
حق رسول اللہ علیہ السلام کی طرح آیت فی ہے۔ دائرہ

جنتی (الکرمین) - یعنی: مہربانوں کی اور قضا، مہربانی اور علم پر ان کی
 مکی چوڑی ہے۔ (مہربانوں)

یہ سبھی لکھتے ہیں۔ یعنی کہ حکم الہی مافوق آسمانوں و زمینوں کے
 درمیان نازل ہوتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی وحی میں ہے۔ ایک شرعی حوالہ کے
 منکشفہ ہندوں کے مکتے خیرہ میں آیا اٹھایا، مچھا جاتا ہے، زمین میں
 آسمان در زمین کے لئے آسمانوں سے فرماتے یہ قرعہ الہام انبیاء کے لئے آتے
 ہیں جس میں اللہ تعالیٰ عبادت اخلاقی، معاشرت، معاشرت کے قوانین جو تھے ہیں
 ان کی بنیادی قواعد، احوال، اندکی برعکاب ہوتا ہے۔ دوسری قسم حکم کی قسم
 تخلیقی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفیہ سے تخلیق لکھا جس میں کائنات کی تخلیق
 اور افسانہ کی تدبیر کی اور اس میں کی تشکیل اور صورت و حیات، اس میں یہ
 احکام تمام مخلوق کے لئے جاری ہیں۔ اسلئے اگر مرد و عورت کے، حیوان، لفظ،
 اور عسل اور ہمیں کسی مخلوق کا پادشاهانہ حاکم ہے جو اپنے خواہشات تکلف احکام
 شریعت و جو اس پر بھی لکھتے ہیں کہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا امر مخلوق
 اور بھی حاوی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (معارف حق تعالیٰ)

| |
|---|
| لَسَعَلَّمَوَاَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ |
| تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر چیز پر |
| قَدِيرٌ ۚ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ احَاطَ |
| کر گھٹا ہے اور اللہ کے علم ہی پہلے ہے |
| بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ |
| ہر چیز کے بارے |

فروغ احکام کا مقصد یہ بتانی اسان وزمین کے چھو کر نے اور ان میں واقعہ کی احکام جاری کرنے سے متصور ہے کہ کہ خد تعالیٰ کی سنت سم وقدرت کا ظہور ہو (طریقہ الہی تہذیبیہ شیخ الاسلام) بقدر منافع ان کی ہر ہر مناسبت سے کسی نہ کسی طریقہ ممکن بھی ہیں۔ سو فی سبب ان احکام حدیث نقل کرتے ہیں حکمت کفر محضاً کا حسیب ان احوال بقدر ممکن کے کر کے ایک صحیح شہرہ کر کے کا مسمون بنایا وہ اس سے متعلموں سے خود بخود مستفاد ہوئے اور طریقہ سورۃ طلاق (دہ اندر لایہ)۔ (تہذیبیہ)

الحمد للہ سورۃ طلاق ختم ہوئی

واقعہ سرورِ بیانات ہے کہ جس طرح آسمانِ سات چل رہی ہے، عین جیسی ہی
سات ہیں۔ پھر یہ سات زمین کمال کمال اور کمال وضع و صورت میں ہیں۔
ایک بچہ حقیقت کی صورت میں نہ تو چلے یا بیکہ زمین کا مقام نگاہ
بچہ کہ وہ بچے جھٹکتے ہیں تو کیا جسم مریض ساخت آسمانوں میں ہر دو آسمان
کے درمیان بڑا کھمبہ ہے اور ہر آسمان میں ایک ایک گھر بنے آباد چل رہی
ہر ایک زمین اور دروازہ ہیں کہ درمیان میں کاسلہ اور اختلاف و جہد
اور اس میں کوئی مخلوق آباد ہے نہ یہ طبقات زمین ایک دوسرے سے جڑت
ہیں۔ قرآن مجید میں سے روایت ہے اور آیات حدیث جیسا بارے میں
آئی ہیں ان میں اکثر احوال میں سے حدیث کا مفقوف ہے بعض نے ان
کو کتب و کتابت قرآن پر بعض نے مضمون منکھوت تک کہا یا جو اور عقلا
و سب سمجھ سکتے ہیں۔ اور بنیادی کوئی یا بنیادی ضرورت اس کی تحقیق
پر معروف نہیں ہے نہ سے قریش یا حشر میں انسا حالی ہوگا کہ ہم ان سات
زمینوں کی وضع و صورت اور فعل و اوج اور اس میں بننے والی طبقات کی تحقیق
کرنے میں اس لئے اہم صورت ہے کہ کہیں اس میں ایمان کا نیا دور یقین کر رہی
کہ زمین کی آسمانوں کی طرح سات ہی ہیں۔ اور سب کو کھانہ خانی نے اپنی
قدرت کا رے پیدا کر لیا ہے۔ جی جی بات قرآن نے بیان کی ہے جس نے کہ
قرآن نے بیان کرنا ضروری نہیں کہا ہم بھی اس کی لکھا تحقیق میں نہیں
چاہیں۔ حضرات مطلقہ صاحبین کا وہی سرور میں ملے ہر طرز عملی ہو۔
انہوں نے فرمایا ہے اجمعوا علی ما اجمعت علیہ یعنی جس کو پھر کھانہ خانی نے اجماع
پہنچا ہے تم بھی اسے بھارتے اور جبکہ اس میں تمہارے لئے کوئی ایسی قسم نہیں
اور تمہاری کوئی ایسی ذلت کی ضرورت جس سے متعلق نہیں۔ خصوصاً یہ تمہارے
کے لئے نہیں لکھی ہے یہ اسے خاص حق اطلاق میں جس میں تمہارے لئے
نہیں لکھا کہ ضرورت نہیں ہے۔ (سورۃ شوریٰ ص ۱۸)

يَتَزَكَّى الْأَمْرِيَّتَيْنِ

ازہ جاس کے گھرانے کے امریکا

احکام کا نزول: جو کچھ عالم کے ملاحظہ و تدبیر کے لیے اللہ کے احکام عظیمہ و کرماتوں اور سینوں کے اتحاد و تعلق سے ہیں۔ (تفسیر حاشیہ)

اس سے مراد ہوگی وہی کچھ، جو قرآن آسمانی سے لے کر سب سے نیچے، قرآن زمین تک اللہ کی طرف سے (افنی و ہر) اچھی باتوں کو فانی ہے، اور اس کے واسطے وہی اثر ہے۔

بعض محدثین میں تو ایسا ہے کہ ہر زمان میں شہادے آدم کی طرح ایک آدم ہے اور شہادے نوع کی طرح ایک نوع ہے اور تہہ دے ناسیر کی طرح

سورة التحريم

خواب میں اس کا پڑھنا والا حرمت کے ارتکاب سے محفوظ رہے گا۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہدھرمیان نہایت رحیم ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

اے نبی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تو جہات

حاصل کرنے کیلئے ازواج مطہرات کی کوششیں

سورۃ "ازہاب" کے فوائد میں گنار چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو طہات عبادت فرمائیں اور رنگ آمودہ ہو گئے تو ازواج مطہرات کو بھی خیال آچا کہ ہم کیوں آمودہ نہ ہوں اس سلسلہ میں انہوں نے فل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ فتنہ کا مطالبہ شروع کیا، صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے "ومن غلب علی علقمائی اللطیف" اور بخاری کے ابواب الناقبہ میں ہے "ولم یسقطوا لہم و یستقروا فی ہذا بکرۃ" سیدہ عائشہ اور عمرؓ نے حضورؐ کو فتنہ انگیزی کا آغاز ازواج نے وعدہ کیا کہ اگر آپ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتے تو آپ کے پاس نہیں ہے پھر بھی رہا تو واقعات کی ایسی رہی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج سے لیا کرنا پڑا تا آنکہ آپؐ نے جو "ازہاب" میں ہے نازل ہو کر اس قدر کافرانہ گردیاں اور سیان میں کچھ واقعات اور بھی پیش آئے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمع مبارک ہر گز نہ ہوئی اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کو جو محبت اور تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس نے قدرتی طور پر آپؐ میں ایک طرح کی عقلی پیدا کر دی تھی ہر ایک وجہ کی قننا اور کوشش تھی کہ وہ زندہ رہا نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو جہات کا مرکز بن کر دارین کی برکات و فیوض سے مستفیض ہو کر کیلئے یہ موقع تھی و نہ ہر اور خوش افلاقی کے امتحان کا باز ترین موقع ہوتا ہے۔ مگر اس باز ترین موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی ویسی ہی غیر حائل ثابت ہوئی جس کی توقع یہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے ہو سکتی

تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ عصر کے بعد سب ازواج کے پاس تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے جاتے ایک روز حضرت زینبؓ کے پاس بکھو دی گئی معلوم ہوا کہ انہوں نے شہد عیسیٰؑ کیا تھا اس کے فوش فرمانے میں وفد ہوا ہر ایک روز یہ معمول رہا حضرت عائشہؓ اور حضرت صفہؓ نے فل کرتہ جی کہ آپ وہاں شہد عیسیٰؑ چھوڑ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اور صفہؓ سے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہد عیسیٰؑ کیا تھا مگر اب قسم کھاتا ہوں کہ پھر نہیں جوا کھنڈ پر خیال فرما کر کہ زینبؓ کو اس کی اطلاع ہوگی تو خود کو تلوہ و گلیہر ہوگی قصہ کو منع کر دیا کہ اس کی اطلاع کسی کو نہ کرنا اسی طرح کا ایک قصہ ماریہ قبطیہ کے متعلق (جو آپ کے حرم سے تھی) ابن کثیر سے سنا جو اسے ابو الزہرہ (تو کہ ہوتے) فوش آیا اس میں آپ نے ازواج کی خاطر حرم کھائی کہ ماریہ کے پاس نہ جاناں گا یہ بات آپ نے حضرت صفہؓ کے سامنے بھی تھی اور ایک روز تھی کہ دوسروں کے سامنے اٹھارہ روز حضرت صفہؓ نے ان واقعات کی اطلاع دینے سے حضرت عائشہؓ کو روئی اور یہ بھی کہ دیا کہ گور کسی سے نہ کہنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرمادیا آپ نے حضرت صفہؓ کو جھٹایا کہ قہر نے فلاں بات کی اطلاع مانیکہ کو کر دی حالانکہ صبح کر رہا تھا، دو وجہ ہو کر کہنے لیں کہ آپ سے کس نے کہا شاید عائشہؓ کی طرف خیال کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بَنَاتُیَ الْغَیْطِ الْغَیْطِ" یعنی حق تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ان ہی واقعات کے سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تفسیر مکی)

سبب نزول: ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن رافعؓ نے فرمایا میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، ام المومنین نے فرمایا میں نے اس آیت کی تفسیر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہد کو پسند فرماتے تھے اور اس میں سے کچھ فوش فرمایا کرتے تھے، عائشہؓ نے کہا اس شہد کی کہیاں تو عرفہ کو چلتی ہیں پس کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا نے اس شہد کو اپنے لئے سراہ کر اور سے لیا اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ کذا فرغ المصنف ابی سعدی کی تفسیر میں اس روایت کو مرفوع کیا گیا ہے۔ حضرت ماریہؓ کا واقعہ:

اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ آیت مذکورہ کا نزول حضرت ماریہؓ کے تسلط میں ہوا تھا جس کی تعمیل میں ابوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجین کی باریاں ذات دیا کرتے تھے (ایک بار) جب حضرت صفہؓ نے ماریہؓ کی تھی تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ چائے اور اپنے والد کو دیکھنے کی اجازت دی کہ خواست کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی حضرت صفہؓ جب چلی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہؓ کی ہاتھ حضرت ماریہؓ قبطیہ کے گھر میں ہی طلب فرمایا، ماریہؓ ان گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قربت کی، حضرت

ہے۔ ان کو انعم دیتے رہے۔ سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا تھا۔
تو جب بچے رات سو گئے تو مجھ کو اکٹھا کر لیا پھر کہہ گئے کہ بچے اپنے
گھر اور جب میں ماں کے گھر گیا، تو ملازمین سستی کر رہے تھے انھیں ہار دیا
کہ بڑا آدمی نہ ہو اور زناور زنی میں مل گیا۔ (نمبر ۱۱۱)

عَلَيْهَا مَلَكَةٌ عِلَاقٌ شِدَادٌ

ان پر حضور ہیں آگے تھوڑے عورت

دور کے فرشتوں کی حالت:

میں چرخوں کو زبردست پیمبروں نے ان کی زبردست معرفت سے دلی
پہچان کر رکھی تھی۔ (عمر دینی)

مَلَكَةٌ عِلَاقٌ شِدَادٌ: دور کے فرشتوں کے گارڈ سے تھیں۔

عِلَاقٌ: دور سے دیکھنے والے

شِدَادٌ: طاقت اور قوت، اتنے دور دور کی ایک ہی مرتبہ میں ایک وقت میں
بڑا کھڑو اور میں چپکا۔ اسے دور کے فرشتوں کو پہنچا دیا ہے۔ عیا،
تقدیر کی، یہ ہے کہ کھڑے ہیں، لے کر لیا، میں نے خود رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے مجھے تمہارے ان کی سس کے قدموں میں میری چوٹی سے۔
جہنم کے دھوئے سے بڑا اور پہلے جہنم کے فرشتوں کو پہنچا دیا ہے کہ وہ
دور ان کی قوت سے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان
کو پہنچانی کے باوجود وہ ملا۔ یہ دیکھ کر چلا گیا ہے۔ (نمبر ۱۱۱)

رَأَيْعَصُونَ أَلَمًا مَّا أَمْرُهُمْ

دیکھتے ہیں کہ اے خدا کی بات اسے آئے

وَيَقْعَلُونَ أَيْلًا مَرُورًا

اور وہیں کام کرتے ہیں، یہ بھی کوئی کام

فرشتوں کی اطلاع بخاری:

یعنی یہ خبر ان کی اطلاع دہلی کرتے ہیں۔ میں نے ان کا کام جاننے
میں آگے اور میری بات سے انتقال نصیب۔ جڑیں۔ (نمبر ۱۱۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے ایمان والو! تم نہ آج کے دن

أَمْوَالَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور یہ دیکھ کر مجھے

نے سمجھا کر لیا کہ یہ دن ہے۔ اس طرح ہونے والے دن میں
نوشہ لے لے وہی ہوگی کہ وہ روز است پڑنا۔ کچھ قرآن کی آیتوں پر
تصویر نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ کی کچھ روایات کے طور پر
کر رہا ہوں۔ (نمبر ۱۱۱)

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عرض کرے گی تیری عزت کی قسم ابھی تو میں نے اپنا ہوا معاوضہ لیا بھی نہیں کہ تمام نیکیاں غنم ہو گئیں اور گناہ (توبہ کے سبب) باقی ہیں، پھر جب اللہ بعد پر رحم کرنا چاہے کہ تو فرمائے گا میرے بعد سے میری نیکیاں بڑھا کر چند گنا کر دیں اور تیری دیوا دھاریاں سے درگزر کر دی اور اپنی رحمت تجھے عطا دی۔

نجات اللہ کی رحمت سے ہوگی:

مجھ بھاری کبھی مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہر گز نہ مات (اور اس سے حفاظت) کہ اس کے گناہوں سے عرض کیا آپ کو بھی اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھے بھی نہیں، سو اہل اس کے اللہ اپنی رحمت اور فضل سے مجھے احاطہ لے (اور کوئی نجات کا ذریعہ نہیں) اس موضوع کی احادیث بہت ملی ہیں۔

اعمال پر پھر ورنہ نہ کرو:

ابو نعیم نے حضرت علیؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے انبیاءؑ میں اس آیت میں سے ایک کی پاس دہی بھیجی کہ تیری امت میں جو اہل طاعت ہیں ان سے کہہ دو کہ اپنے اعمال پر پھر ورنہ نہیں کیوں کہ قیامت کے دن جس بعد کو میں حساب بھیجے گا اس کیلئے گناہوں کا (اور اس سے محاسبہ کر دیا گا) اور اس کو عذاب دینا چاہوں گا تو (اس سے سخت حساب لوں گا) اور اس کو عذاب دل گا اور اپنی امت سے کہنا کہ گناہوں سے کہہ دو کہ وہاں نہ ہوں، میں بڑے گناہوں کو اس کا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ (تفسیر طبری)

ندامت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر آدمی کو توبہ کرنا ہے۔

توبہ خدا اور رسول کی رضا کا سبب ہے

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں میں کہا گیا تھا کہ اس امت کے آخری لوگ قیامت کے قریب کیا کیا کام کریں گے؟ میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنی دہی یا لٹہ کی سے اس کے باخاندانی کی جگہ میں دلی کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق حرام کر دیا ہے اور جس فعل پر خدا اور اس کے رسول کی ہمارا مکتبی ہوئی ہے اسی طرح مرد و عورت سے بدفعی کر دیں گے جو باعت یا فسخی خدا اور رسول خدا سے ان لوگوں کی نماز بھی خدا کے پاس مقبول نہیں جب تک کہ یہ توبہ نہ کریں۔

توبہ نصوح: حضرت زہرہؓ نے حضرت ابی سے پوچھا تو توبہ نصوح کیا ہے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا تو فرمایا حضور سے گناہ ہو گیا پھر اس پر ہر گز نہ ہونا، اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا اور پھر اس گناہ کی طرف مائل نہ ہونا، جس زمانے میں توبہ نصوح یہ ہے کہ جیسے گناہ کی بہت تھی ویسی ہی بغض دل میں مٹنے جائے اور جب وہ گناہ یاد آئے اس سے استغفار جو جب کوئی شخص توبہ کرنے پر تھکی کر لیتا ہے اور اپنی توبہ پر ہزار بتا ہے تو اللہ تعالیٰ

قیامت میں کوئی بہانہ نہ چلے گا:

یعنی قیامت کے دن جب جہنم کا عذاب سامنے ہو گا اس وقت منکروں سے کہا جائیگا کہ تم نے اپنی قیامت سے استغفار کیا تو کوئی بہانہ چلے (اور انہیں جگہ جو کچھ کرتے تھے اس کی پوری پوری سزا بخشے گا) ان سے ہے۔ دھاریاں طرف سے کوئی غم نہ دلائی نہیں تمہارے ہی اعمال ہیں جو عذاب کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔ (تفسیر حلی)

| |
|---|
| يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى |
| اللَّهِ إِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ |
| اللَّهُ تَوْبَةُ كُصُوحًا |
| کی طرف صاف دل کی توبہ ہو |

توبہ نصوح: صاف دل کی توبہ یہ کہ دل میں پھر اس گناہ کا خیال نہ رہے۔ اگر توبہ کے بعد ان ہی خلافات کا خیال پھر آیا کچھ کر توبہ میں کچھ کر دینی ہے اور گناہ کی جڑ دل سے نہیں نکلی۔ "وَقُلْ اللَّهُ مَهْطُوا الْعَمَلُ بِلَفْظِهِ وَعَوْنُهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (تفسیر حلی)

نبوی نے لکھا ہے عرو نے کیا توبہ نصوح یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کر لے پھر گناہ کی طرف دوبارہ نہ لوئے جیسے درخت کوٹ کر کھن میں نہیں جاتا ہے۔ حسن نے کہا کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ کچھ گناہوں پر چٹیمان ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لے۔

کبھی نے کہا کہ توبہ نصوح چار چیزوں کا مجموعہ ہے، زبان سے استغفار، اعطاء بدلہ (گناہوں سے) روکنا، دوبارہ نہ کرنے کا دل سے عہد اور (نہ ہونے) اور کار و دستوں کو کچھ نہ دینا۔

عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ تَوْبَةٍ مَعْفَاةٍ كَرْتِ الْإِسْمِ وَلَا تَقِي هِيَ

اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ توبہ بجا لے خود گناہوں کی معافی کی موجب نہیں (اللہ) غفار کامل ہے اس لیے کچھ واجب نہیں بندے کو امید و ہم کی حالت میں رہنا چاہئے۔

نیکیوں اور نعمتوں کا موازنہ:

ہمارے حضرت اہل بی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی کے حسن رجسٹر ہوں گے ایک رجسٹر میں اس کے نیک اعمال کا اندراج ہوگا اور دوسرے رجسٹر میں اس کے گناہ لکھے ہوئے ہوں گے اور جس سے میں اللہ کی نعمتیں درج ہوں گی رجسٹر میں منہ پر نعمتوں میں سے سب سے پہلی نعمت سے اللہ فرمائے گا کہ اس آدمی کے نیک اعمال میں سے تیرے سوا ہی جو ملے ہوں گے لے دو نعمت تمام نیک اعمال کو لے لے گی اور

سورة الملك

اسی کو جو خواب میں پائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دین و آخرت کی
بھلائی کا وعدہ فرمائے گا اور اس کی دلائل و تجربات زیادہ ہوں گی۔

(میں بریں)

| |
|---|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ |
| توہم اللہ کے نام سے ہے جو ہے ہر چیز کا خالق و مالک ہے |
| تَذَكُّرُكَ الَّذِیْ سَیِّدُ الْمَلٰٓئِکَۃِ |
| جوئی تہمت ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے مافی |
| وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ |
| اور وہ سب پر قادر ہے کہ |

مجھے سب کتب اس کا ہے اور تجہ ہی کا اعتبار ساری مخلقت میں چلتا
ہے۔ (میں خیر)

کمالِ الٰہی:

ضارک یہ لفظ نہایت سے اخرا ہے۔ نہایت میں زیادتی کو کہتے ہیں جو
زیادتی والے کے مال پر دلائل کرتی ہے اللہ متعجبی نقصان نہیں ہوتی۔ مخلوق کی
نقصت نہیں ہوتا۔ لازم ہے اسے کمال و مافی جس پر لفظ لارک دلائل
کرم اسے سزاوت مخلوق سے ہائیں سزا ہوگا (گو تارک کا حق ہوا تعالیٰ اور
خواہ اللہ پر تمام اس کا مافی کا اعلان مفسر تارک کے قیلا سے ہوتا ہے ہر موی
سافدا اور ہوتے ہیں (شکار اللہ کا تارک اسم و مافی زمین ہے نہایت کا حق ہے
ایسا میان نفس جس کا نتیجہ میرانی اور احسان ہو میان نفس میرا و مسائل ہے
اور احسان میان نفس کا نتیجہ۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ نفس اور نہایت سے پاک
ہے اس لیے اس کی ذات میں میان ہونے کا داخل علی نہیں میان نفس تو
مشیقت میں نفس کا اثر ہوتا ہے کہ قرابت اور حق یا اور کسی قسم سے نفس کے زیور
اثر دل میں رہتا اور جھوکا ہوا ہوتا ہے اس ذات اور جھوکا کا خدا خدا ہے کہ
جبر کو کہ کر جبر ہوتا ہے اس کے ساتھ میرانی کی جائے اللہ میں تارک کہاں نہیں
ہے قرچہ بری کر دہی اور مخلوق کثافت ہے اور اللہ عاجز سے نہ عظیم۔

اس لیے اللہ پر لفظ رحمن کا اطلاق اس اعتبار سے نہیں کہ اس کے اندر
سیلان نفس پیدا ہوتا ہے بلکہ اس کے رحمن ہونے کا حق ہے کہ سیلان نفس کا

بزرگوار ہے اور برفانی میان کا (انسان میں) کا حق ہے مافی احسان
اور مافی وہ اللہ میں نفوذ ہے میں اللہ حق ہے مافی میں ہے مافی کرم سے
مالا ہے میں حالات اللہ کے نہایت ہونے کی ہے و کرم کا حق ہے زیادتی میں
کا کرم اللہ رحمت کا مال و مافی اور بر نفوس سے تکرار ہے اللہ کی شان میں زیادتی
مقدور نہیں بلکہ رحمت اللہ رحمت کی ہے میں اللہ صاحب رحمت ہے مافی بزرگ
شان والا۔ اور رحمت بہت مخلوق سے پاک ہے اور جس طرح اور رحمت
ظاہر کرنے والے میں (مافی کرم) رحمت اللہ رحمت کے کمال و مافی
دلائل کرتے ہیں جس طرح میں حقہ مافی کی برائی کا ظاہر کرتا ہے۔

یہی تفسیر:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ لَا يَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَہٗ إِلَّا بِإِذْنِہٖ يَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَيْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ وَلَا یُحِیْطُ بِشَیْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ یَّحِیْہُمَا فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمَا لَا یَسْتَعِیْذُ بِشَیْءٍ مِّنْہٗ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ یَّحِیْہُمَا فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمَا لَا یَسْتَعِیْذُ بِشَیْءٍ مِّنْہٗ إِلَّا بِمَا شَاءَ

(جس پر کمال اللہ اور کرم اس کو کوئی دین نہیں کر سکتا اس لیے اس کے
سوائے اسے ہر دین رکھنا جائز نہیں۔)

کامل قدرت والا:

اس آیت میں مافی اللہ کے اور اس کے کمال و مافی اور بر نفوس سے پاک
ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے اور دلیلی کا نقص یہ ہے کہ دلائل میان کی جائے اس
لیے بعد کو نہ دلی آیت کا بطور دلیل ذکر کیا۔ دلیلی دیکھ کر نہایت کی کرم
نظائیں تو خود انسانوں میں موجود ہیں یعنی موت و حیات کی پیدائش کرم
تو ہائوں میں موجود ہیں یعنی آسمانوں کی تخلیق یا ہم آشتی اور اس کے اندر کی
دخا کا نہ ہونا کرم میں موجود ہیں یعنی زمین کا فاضل سکونت ہونا کرم میں
کے پید اور میں موجود ہیں یعنی (دعوت مخلوق کا) رزق (جو جیسے حیات کا
سبب ہے اور بر نفوس کے تقدیر لفظ اور نہایت میان ہیں اس کا ذکر بطور دلیل کیا
گیا ہے (اس سے اللہ کی قدرت اس کی صفات کا مافی کی حق اور اس کا ہے
عجب ہو نہایت ہو ہے) اور میان میں ذیلی طور سے ان کافروں کے مذہب کا
میں نہ کر کہہ رہا ہے جو صمد الحق متعجب نہ لایا آیت کو سمجھتے ہیں اور اس
دل ایمان کے ثواب کو بھی جان کر رہے ہیں اللہ کا خوف رکھتے اور برا ہیں
شہادہ کے مظاہر سے خود اللہ کا ہے ہیں۔ (مفسر مفسر)

سورہ کی تفصیل:

اللہ صمد اللہ صمد ہے۔ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول
اللہ صمد اللہ صمد ہے۔ فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ آیتوں کی ایک صحت

ہے جو اپنے پڑھنے والوں کی سلاش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اسے کائنات کا
جائے دو سورت تَنْزِيلُ الذِّكْرِ وَتَذَكُّرُ الْوَعْدِ (۱۰۰:۱) ہے۔

مسند عبد بن عبد میں درج ہے کہ ساتھ بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا کہ آج میں تجھے ایسا سنتا ہوں
کہ خوش ہو جائے تبارک اللہ! یہی دعا کر اور اسے اپنے اہل و عیال کو اور
لاؤ گھر کے بچوں کو اور بچہ دیکھ کر سکا۔ یہ سورت نجات دلاوے والی اور شفا
دہکرنے والی ہے۔ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی طرف سے خدا
تعالیٰ سے سلاش کرے گی اور اسے عذاب آگ سے بچائے گی اور عذاب
قبر سے بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تو چاہتا ہوں کہ میر
سے ایک ایک امتی کے دل میں یہ ہو۔ (شمس الرحمن شمس)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
الصَّبِيحَةُ فَتَجِدُهُ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِيِّ يَوْمَ تَبْعُ الْعَذَابَ كَوْنَهُ وَالْإِنْفِ
اور عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے
بچائے گی (۱۰۰:۱) اور آخرت میں نجات دلاوے والی ہے۔ (شمس الرحمن شمس)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورۃ نکلہ ہر مومن کے دل میں ہو (۱۰۰:۱) (شمس)
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اب میں ایک ایسی سورت سے جس کی آیتیں تو صرف تین ہیں
قیامت کے روز ایک شخص کی سلاش کرے گی یہاں تک کہ اس کو جہنم سے نکال
ل کر جہنم میں داخل کرے گی اور وہ سورۃ تبارک ہے۔ (شمس الرحمن شمس)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے
یہاں تک کہ اہل بیت نہ ہوں اور سورت تبارک اللہ! اول سے لے کر آخر تک
پڑھ کر ختم نہ فرماتے۔ (احادیث کا مجموعہ)

دنیا میں جو کچھ ضرور ہے وہ اللہ تعالیٰ کی

صفات کمال کا ظہور ہے

پہلے اتنی بات سمجھ لیجئے کہ ان دنیا میں جو کچھ بھی کارگزاری ہے وہ حق
تعالیٰ شانہ کی صفات کمال ہیں۔ ہر صفت کمال سے وہ جلوہ گر ہیں اور ہر
صفت اپنا کام کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک صفت حق تعالیٰ کی ہے
"فَلْيَكُنْ" ہو کہ وہ یاد شاہ ہیں۔ جیسے وہ میوہ ہیں۔ جیسے زمان اور رحم
ہیں اور جیسا کہ قدوس اور سلام اور مہین اور مہین ہیں اسی طرح سے وہ
ملکہ بھی ہیں بادشاہی ہیں ساری کار نکات کے ان کی جیسے اور صفات اس کا
م میں جلوہ گر ہیں اپنی اپنی کارگزاری دکھلا رہی ہیں اسی طرح سے صفت طو
کیت بادشاہت کی صفت (ہے) جو کہ جلوہ گر ہے اس عالم میں اور اور اور

میں اللہ کی حکومت۔ بحرانی اور بادشاہی انہی ہیں اور اس سے ایک حکم قائم
ہے یہ حکم انہی فی فہرست اللہ ہے۔ یعنی کائنات حق تعالیٰ نے جو بنائی اور اس
کو چلایا یہ میزبانہ کوئی بدلتی سے نہیں چلے گا بلکہ ایک نیا ہے اسی حکم حکم
ہے اور اس کا نکات کا ایک ایک دروازہ اس حکم کی بندشوں میں بند ہے اور ایک
چیز بھی اس نظم سے ہٹ نہیں سکتی۔ فرق انکا ہے کہ ایک حکم ہے جو بنی۔ جس کا
تعلق اللہ کے افعال سے ہے۔ یہ حکم اس قدر شہدائے کمال ہے کہ اس میں ضرور ہر
بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ مثلاً اس کا نکات میں اللہ نے سورج پیدا فرمایا روشنی
کے لئے اس کی ایک حرکت قائم رکھی اس حرکت سے رات اور دن بنتے ہیں اور
پھر رات اور دن کے مجموعے سے مہینے بنتے ہیں اور مہینوں کی ایک خاص تعداد
سے سال بنتے ہیں جس سے ہم ان مہینے اور دن اور مہینے سمجھتے ہیں اور
کہ ہمارے جتنے کاروبار ہیں یہ اس نظم کے اندر بند ہے۔ چوں اور دنیا و احکام
کے ساتھ ہماری زندگی گذرے۔ اس سورج کی حرکت میں اور دن اور رات کا
لے میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ اللہ نے ایسی گڑھی بنائی ہے کہ جب
سے اسے چاہی وہی ہے وہ ہر کام کی چاہی ویسے کی ضرورت میں نہیں آتی۔ نہ
اس گڑھی کی بال کمانی بھی گڑھی ہے نہ بھی اس کی مرمت کی ضرورت خوش آتی
ہے کہ گناہ اور بدکاریوں اور ایک مسئلے کے ساتھ حکم عالم بدل رہا ہے۔

وَلَا تَقْنُصُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْفَقْرُ وَلَا الْإِسْلَامُ يُسَبِّحُ اللَّهَ أَزَلًا
وَلَا تَقْنُصُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْفَقْرُ وَلَا الْإِسْلَامُ يُسَبِّحُ اللَّهَ أَزَلًا

"نہ سورج کی یہ مجال ہے کہ کوئی غلطی کر چھٹے پانچ ہو جائے نہ رات
کی مجال ہے کہ روز را آگے تو نہ کہ دن پر قبضہ کرے"

ان اپنے وقت پر آ رہا ہے رات اپنے وقت پر۔ پھر ان رات اور دن سے
یہ زمانہ نہ رہا ہے موسم ان رہے ہیں یہ موسم اپنی اپنی جگہ حکم اور استوار ہیں اگر
کی اپنے وقت پر آئے گی ساری اپنے وقت پر۔ رات اپنے وقت پر۔ پھر ہر دو
م مختلف جو چلے اور پھول اور دانے ہیں وہ اپنے ہی وقت پر نکل رہے ہیں
۔ بہت سے پھل ہیں جو کہ رات کے ہیں۔ بہت سے ہیں جو سردیوں میں
پیدا ہوتے ہیں بہت سے ہیں جو گرمیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے
وقت پر آ رہا ہے۔ چوں اور چل رہے ہیں۔ تو کون کون سے قانون کو چل رہا ہے۔

اسی طرح سے دن نکلتا تاکہ ہمارے کاروبار میں ان کی روشنی میں ہم
اپنے کاروبار چلا رہے ہیں۔ تجارت کے ذراعت کے کارخانے دارائی کے
اور چونکہ انسان کی قوت محدود ہے اور وہ خرچ ہونے سے ٹھکتی اور بڑھتی ہے
اس لئے تب اور نظام بھی پیدا ہوتا ہے کہ ان کو ہر کام کرنے سے روک دیا
تے ہیں تو رات کا وقت رکھا اور اس کو فرمایا

وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا رات کو ہم نے سکون کا دینا چاہا۔

کدام میں تجھے مانتے آرام کریں اور جو رہے ہیں وہ پھر ان کے دن

ذہنیت اسکی اور وہ ذرا اسی ذہنیت کا انھیں جس پر سے ملک کا ایک نقش کھینچ دیا ہے چاروں دہرے علم میں خود اسی سلطنت کو جس میں جتنا اس قبیلہ اور وہ سلطنت تھیں کیا شاہ جہاں کے پاس۔ شاہ جہاں نے جو جہاں کیا انہیں سے کرانے۔ اس نے کہا جہاں بنانا تو یہ چاہئے ہیں کہ وہاں انھوں نے شاہ اور شاہیہ بنانا ہے۔

کہ اور انگریزوں کو ہار دینا۔ اور اندیش کا چاہا پورا ہوگا۔ اس کے بعد حالات بنائے۔ قربت و ملی تھی کہ جو تھوڑا سا ملے ملک پر دی بادشاہ بنانے کے لائق ہے اور انگریزوں کو ہار دینا چاہئے کہ جس کا علم صحیح ہو۔ علم کے اس نکتہ میں۔ کہ کہاں کیا چیز گذر رہی ہے اور کیا میں ہے یعنی ہے وہ بھی ہے۔ ممکن ہے، ہاں میں ہے اس میں ہے۔ علم تو نہیں کہ وہ حکام تہذیبوں کو دیکھا جائے۔ کہ ایک میں تو جھگڑا نہیں کیا خود اسی میں تو جھگڑا نہیں ہیں، حکام بدعادت سبلی میں تو جھگڑا نہیں ہیں۔ حکام تہذیبوں کی اطلاع اور اور علم ہونے کے بعد فہم اور فہم حاصل ہو کر طاقت سے ان کو ہٹایا جائے کہ رہا ہے۔ اگر قبیلے میں ہی نہیں ملک تو قسمت نہیں چلی تھی۔ اس لیے کہ تعالیٰ نے پہلے تو اپنی ذات کی شان فرمائی۔ نہ تو تک مبارک ذات ہے جس میں برہمن ہے، جو برہمن کا سر پرست ہے اور اس نے پہلے رکھ دیا ہے اور دوسری شان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ملک اس کے ہاتھ میں ہے ملک۔ خود بار بار دھرم کی جلی سکا۔ ممکن نہیں ہے کہ اس کی فضا، کے خلاف کوئی چل جائے۔ ایک ٹھیک اس کی فضا ہے چلے گا جو فضا اور قدرت اس نے کوئی ہے وہاں پائے اس کی۔ کائنات پائے ہے ماسے۔ جہاں کی کراہی کے اور دگر دگر ہیں۔

بادشاہ کے لیے تیسری چیز اقتدار حاصل ہونا ہے:

اور تیسری چیز فرماں کہ **وَقُوْلُكُمْ خَلْقٌ مِّنْ عِزِّ قُوَّتِهِ** ہر چیز پر وہ قادر ہے اور سب قدرت اسے ہر چیز پر حاصل ہے، اقتدار ہر چیز پر حاصل ہے تو بادشاہ کے آگے چل نہیں کر سکتا کوئی ہے تو ذرا ہوگا کہ میں کچھ ضروری نہ کر دے تو میں صرف بیان فرمائے ایک برکت اور ایک ایسا ہوا ہے جو قدرت اور یہ تیسری چیز میں انتہائی ضروری ہوتی ہیں حکومت کے لیے۔ یہ لایہ و درج پر اس کی ذات میں موجود ہیں تو یہ طاقت کے لائق ہیں اس کی ذات ہے۔

سورہ ملک کا نام **خَالِقُ** اور **مُفَضِّلُ** بھی ہے:

اس میں دو کلام "مُفَضِّلُ" اور "مُفَضِّلُ" ہے۔ سورہ صبحہ میں ہے، وہ اس لیے کہنے ہیں کہ یہ حق کرتی ہے نہ اب جسے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ قرینہ طاقت ہے انہیں وہی کہ گھرانہ ہے میں۔ یہ بھی کہ سوا کی اور چیز کا نشان نہیں ہر سورہ فائز تک اللہ تعالیٰ ہے ماضی ہے قہر کی، یا اس کا پڑھنے والا قہر کی روشنی میں کہ ہے اسی واسطے خود اللہ تعالیٰ ہی کہ قدرت شریفہ بھی کہ کہہ دلائے جتے حق آپ فائز تک ملکہ ہمارا اللہ تعالیٰ ہی کہ دونوں صورتیں پانچویں کے ساتھ تلاوت قرآن تھے اور یہ بھی فرمایا کہ دونوں

بادشاہ کے لیے علمی وسعت ہر لیے اور قدرت کی وسعت ہوتی چاہیے اگر ملک کو میں بنائے تو ظاہر بات ہے کہ حکومت نہیں چلی سکتی۔ اور چھ کی نظم و جو کہ حکومت ہوگی۔ یہ بھی کی حکومت ہوگی۔ یہ بھی شریعتی ہے کہ بدو شاہیہ جو۔ اور یہی شرط ہے کہ اس کا تصحیح ہو جائے ہوئی نہ ہو بات۔

شاہ جہاں کے ولی عہد مقرر کرنے کا قصہ:

کہتے ہیں کہ جب شاہ جہاں بادشاہ نے ولی عہد مانا تو وہاں بیٹے تھے ایک ہو گئے، یہ اور ایک اور ایک اور خود شاہیہ کے لیے شاہ جہاں کا خیال تھا کہ ہر بھی ہے اور گزیر ہے اور وہاں بہت تھی۔ اور ملک بھی بھی چاہتی تھی۔ کہ اور شاہیہ بادشاہ ہے۔ یہ خود شاہان کا اور ہر ملک کا بھی ایک خیال تو کہ کیا ولی عہد ہونا چاہیے لیکن وزیر اعظم کی رائے یہ تھی کہ اور گزیر ہے وہاں بہت کے لائق، اور شاہیہ بادشاہت کے لائق نہیں، منجانب نہ سیکے۔ ملک کو اس کے ملک میں آتی جان نہیں، ہر حال یہ حال رہا تھا۔ تو وزیر اعظم نے اس میں کہ وہیں کا اس میں کراہی اور ساتھ میں ایک پادشہ کو کیا کہ خود اس میں سب کے سامنے آ جائے۔ تو اس نے سب سے پہلے اور انھوں کے یہاں اطلاع بھیجائی کہ میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ اور انھوں نے استقبال کا سامان کیا۔ ملک کا وزیر اعظم آہستہ آہستہ عدم کے ساتھ اور ان کی دولت کے ساتھ وزیر اعظم کو دیا۔ اور اس کی شان کے مطابق عالی شان استقبال کیا۔ منجانبی اور اپنے برادر اس کو بخایا تریب کیا۔ وزیر اعظم جہاں گیا اب وزیر اعظم نے کچھ حالات کہنے شروع کیے کہ دیکھ میں جاؤں گا کیا مجھ سے خود دار انھوں جواب نہ دے سکا چل میں کیا مجھ سے آہستہ ہوئے کہ کیا مجھ سے کچھ نہیں۔ مگر فقیر حکم بہت کی خیر وزیر اعظم وہیں سے واپس آئے اس کے بعد اطلاع کرائی اور گزیر کے جہاں کہ شاہ آ جا چکا اس میں نے کہا آ جاؤ۔ اور گزیر نے وہی استقبال کا سامان نہ کیا جیسا اس کا مکان تھا وہی ہے یہی ہے۔ بلکہ وہاں لایا گیا میں سرور کا کھانا کھانے گئے۔ وزیر اعظم آئے تو بہت مشتاقانہ کوئی تعظیم و احترام میں نہیں اس واسطے کہ جانتے تھے کہ گزیر کی اس میں اپنے لیے وہاں ہے۔ مگر اس کی دولت کے معنی میں اور خوشی کے ہوتے ہیں کہ میں میں اس میں چلی نہیں کہ گزیر کے کہ اس کو دیا۔ اور گزیر جب کہ وہی تھا۔ ملک کے تمام افسر و اہل کار اس کے لیے اس میں استقبال کیا۔ تو اس کے ہوتے ہی نہ ضرورت ہی نہیں تھی کہ اس میں اور خوشی کرے تو بہت استغناء سے بیجا۔ وزیر اعظم آئے تو خاص طور پر نہیں کی کہ اسلام میں کہ اسلام اسلام دینہ چاہتا ہے اس نے چہرہ شروع کیا تو اس نے چارویں سال کے اور گزیر نے پورے ملک کی حقیقت بتلائی کہ وہاں جگہ پر مجھ سے ملتا جگہ حکام پر نہیں میں جتا ہیں۔ اور وہاں جگہ دل و انصاف اور ہے۔ ظان حاکم کی

اور یقیناً مئی کے لئے (زوردار طریق)

مرد یہ ہے کہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کی موت کا مشہد سب سے زیادہ
ہے جو اس سے جڑ کر رہیں اور اس کا اداسی چیریں۔ یہ تاثر ہیں مشکل سے ہوا جس
کو نہ سنے ان میں یقین کی حالت طافری کی کے برہنہ مئی کو بے یار نہیں۔

حسن عمل کیا ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کو یہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
تلاوت فرمائی یہ بھی تک ششوں کا ایک پچھلے تو فرما کر اخشیں غفلت
و غصہ ہے جو اخش کی حرام کی اور پیڑوں سے سب سے زیادہ ہی ہر کرنے
والا ہوا اور ان کی امانت میں بوقت مستعد و تیار ہو۔

(قرنیہ لا صاف قرآن علی العجم)

اللہ کی قدرت کا کماں:

یہاں کی قدرت کا کماں ہے کہ اس بے وقت عالم میں ایسے افراد بھی
ہو گئے کہ دوسرے نہ جانوں یہ وہ دنیا میں گئے اور کلاٹ کے سب سے مو
جہ نے اپنی قدرت کے لئے اس کو دیا کہ کیا اپنے قدرت کے لئے اگر انسان
کو پیدا کرتے اگر وہ فرشتوں میں رہتا تو وہی اگر کوئی نہایت ہوتی تو یہ وہی
بات دیکھا جاتی وہ لئے کر لیتے بھی ہو لے رہے ان کا حکم بھی ہوا وہی اور
خود ایمانی تھے وہ ہیں مگر یہ کہتے قرآن میں وہی نہایت تھی انجاست
نہیں صاف ستر لکھ ہے پاک نہ تھی اس ستر لکھ اگر انسان ترقی کرے
تو نہ تہ کا پوری طرح سے کوئی ظاہر نہ ہوتا لیکن اگر کوئی انسان کو اس جہاں
میں رہے کہ کہیں کا عالم ہے۔ ہر طرف انجاست تھی کہ انسان کا یہ عقل بھی
انجاست ہے۔ ایک گندہ سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے
ایسے ہیں جو میسے تک ایک گندہ عالم میں جسے دم اور کچھ ہیں جو ماسو سے
جسٹ اور گندہ ہے پانی کے اور کچھ نہیں اور انسان کی دو گندہ کی جسٹ کا خون
بند ہو جاتا ہے وہ خدا ہے اس کے جزا ہے جسٹ کی اور کے نہایت عیا
ظلالی عالم ہے نہ اس میں روشنی ہے نہ چمک سوائے اندھیروں کے اور گھر
اندھیروں میں بھی تھی اندھیروں میں اندھیروں میں ہوئی ہے:

انسان کی تخلیق صرف ہوا اور زمین اندھیروں میں ہوئی ہے:
نہیں ہی نے پیدا کیا یہاں کے پہلے گھر اور ہوا میں مختلف دور
آئے ہیں تھہری کی خلقت میں یہ بھی انسان تھہرے ہیں عین عین پائوں ان
کے بعد خوں کی بدن میں کیا مگر پائوں ان کو دے تو مفسد گوشت میں کیا مگر
پائوں گندہ تو اس میں نہ پائیں پیدائیں گئیں مگر پائیں۔ دن گندہ تو
کمال پیدائش کی اس کے بعد دورانی ہوتی ہے تو پچھلے اگل بھی گندہ سے گھر
سے گندہ بھی گندہ کی مکان میں گندہ اور مکان میں اندھیروں میں

میں تھی ایک اندھیری کوٹھی تھی اس کا بیٹہ ہے اس میں کوئی چمک نہیں کوئی
نور نہایت نہیں اس اندھیری کوٹھی میں ایک اور اندھیری کوٹھی ہے جس کا گھر
اور کچھ ہیں۔ یہ اس کے بھی زیادہ گندہ اور اس کا گھر اس میں گھر ایک
اندھیری کوٹھی ہے وہ ہے نہایت عین میں گھر میں گندہ ہو لے پائوں ہے اور
وہ اس کو گندہ کر لیتے تو گندہ تھی ہے پائوں کا بیٹہ اس میں گندہ اور گھر اس میں
میں۔ یہی تو تھی نہ جہری کوٹھی میں انسان کو گندہ ہو لے گندہ سے گھر سے
ماتا اور گندہ کی گندہ سے ماتا۔ اس گندہ گندہ کو جب پاک بنا تو آقا پاک بنا
کر رہا تھی اس میں گندہ کی گندہ تھی اس میں گندہ کی گندہ تھی اس میں گندہ کی گندہ
ہے۔ اگر انسان کو جنت عیا میں رکھے اور جہنم ترقی دے تو کوئی آباد کمال نہ
سمجھ جاتا پاک عالم کو لے لے اس میں اگر کوئی کوٹھی میں کوئی کوٹھی کوٹھی
جب گندہ نہیں جب گندہ ہے کہ گندہ میں گندہ میں گندہ ہے پاک بنا لے
ان کا کمال تو اس سے خدا کی قدرت کا سوا کوئی ظاہر اور ہے انجاست انجاست گندہ
میں گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
کے اندھیروں میں گندہ کی گندہ ہے کہ ہر گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
کے حق تعالیٰ کا یہ رہی کلاٹ ہے۔

کائنات میں دنیا سب سے کم تر عالم ہے

اس سے اوپر بڑے بڑے عالم ہیں

اس میں کم تر۔ لم یہ دنیا ہے اس سے بڑے بڑے گھر میں ستاروں
سے آگے جہاں اور بھی ہیں ایک ایک ستارے کو گندہ سورج اور گندہ سورج
قرنیہ کی تخلیق کے مطابق چار گندہ گندہ ہے زمین سے یعنی چار گندہ زمین
میں تھی ہیں اس میں اور یہ گندہ گندہ ہے اور بڑے بڑے ستارے تو ان
میں ہیں ان کی جہاں اس کی کوئی گندہ نہیں گندہ کے اوپر آ جہاں ہیں سات
ہاں کے اوپر جہت میں سواروں کے اوپر گھر گندہ گندہ۔ یہ ہے کہ جس کی
ایک ایک سورج چار آسمانوں اور زمینوں کے بڑے ہوئی ہے۔ ان کے گھر
قرنیہ عظیم ہے اور یہی ہے تو حق تعالیٰ دشا ہیں اور فضا ہیں جہت ایک
کے گندہ، ہفت عالم کے گندہ، صرک دیا جہاں کے گندہ گندہ کی گندہ
جہاں کے گندہ ہیں اور گندہ جہاں دشا ہست کے گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
میں گندہ ان کی جہت کے گندہ کی گندہ کے گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
سخت اور اس سے ہفت کے گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
کے گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
سخت یہ ہے کہ یہ گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
ہست میں گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ
کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ کی گندہ

دیتے ہیں اور شامیانہ تان دیتے ہیں۔ تو دیکھنا ہے کہ یہ لنگوں آسمان نہ ہو۔
آسمان اس سے بالاتر ہو۔

زمین سے آسمان تک کی مسافت پانچ سو برس ہے۔

اس لئے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک پانچ سو برس کی مسافت ہے اور چار سو سالہ اور آسمان ظاہر کی مسافت ہے۔ اس واسطے وہ پانچ سو برس کی مسافت تیز سے تیز سواری پر طے ہوئی چاہیے نہ زیادہ سے زیادہ تیز سواری اور وہ پانچ سو برس میں پہنچ سکتی ہے وہاں تک آتی ہی سے ہی تیز سواری اگر ہو سکتی ہے تو راکٹ ہو سکتا ہے، ہر ایک گھنٹہ میں چوبیس سو میل چوبیس سو برس چلتے ہوئے سواری ہے، سو برس میں سے بھی زیادہ تیز سواری میں ہے تو وہ ایک گھنٹہ میں پانچ سو میل چلتے ہوئے سواری کی بجائے چار سو میل طے کرتے۔ ایک لاکھ میل طے کر لے اسی بحر میں پہنچ جائے تو زیادہ سے زیادہ تیز رفتار سواری یا اگر سواری ہو کر رہا جائے تو پانچ سو برس میں آسمان پر پہنچ سکتا ہے آبی۔ اور ظاہر ہے کہ نہ اتنی عمر ہے کسی کی کہ وہ اس پر سواری ہو اور پانچ سو برس طے کرے آتی ہی سے ہی عمر طے ہو وہ سو سالہ عمر ہی کی ہے سو برس کی ہو جائے گی تو اس عمر پر انسان کی عمریں کر سکتا ہے جب تک کہ وہ خداوندی مثال حال نہ ہو۔ اسی واسطے ایک موقع پر قرآن مجید میں فرمایا گیا۔

اے انسان اور انسانوں اگر تم پر کوشش کرتا جائے ہو کہ زمین اور آسمانوں کے فاصلے طے کرو اور ان کی عظمت کے ذکر کرو۔ لکھو کہ جس میں خدا کو جو کچھ کے کچھ میں ہوتا ہے اس سے پار ہو ہوا تو ہو سکتے اور کھلی نہیں لیکن ہو نہیں سکتے اور ہنسا لینی۔ جب تک کہ ان کی طرف سے کوئی مدد نہ ملے جائے تو نہیں کوئی جہت قہر ہے۔ ہاتھ میں نہ اس جہت تک کہ تم آسمانوں تک نہیں جا سکتے۔ آسمان سے نیچے جہتیں گتے تیرا ہی چاہے چلے جا، جہاں تک طاقت ہو۔

انسان چاند پر جا سکتا ہے۔

آج کوئی چاند پر پہنچنا چاہے تو پہنچ سکتا ہے۔ شریعت کے اصول سے کوئی بلیہ بات نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ نظام کوکب ستاروں کا نظام سب آسمانوں سے نیچے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت ہے موجود ہے اس میں کہ یہ تمام ستارے آسمان کے نیچے لگے ہوئے ہیں اور ان میں زنجیریں پائی ہوئی ہیں جو ملے اور چاند کی اور خاکہ کے ہاتھ میں ہیں جو تھمتے ہوئے ہیں انہیں۔ قیامت کے دن وہ آسمان کو جس کے اور خاکہ کے عظیم السلام کو بھی وفات دے دی جائے گی، انچھریاں تھمت جائیں گی وہ ستارے ستارے ٹکڑے ہو کر نیچے آج میں گئے۔ قیامت قائم ہو جائے گی۔

ستارے اپنی کشش سے قائم نہیں بلکہ انہیں ملا لگنے کے تمام امور کھاتے آج ہی دنیا میں کہا جاتا ہے کہ ستارے باہمی کشش سے قائم ہیں ایک

دوسرے ستارے کو کھینچ رہا ہے اس لئے وہ مغلق ہیں، تو انہوں نے اسے کشش سے تعبیر کیا، شریعت سے اس کشش کی حقیقت بتا دی کہ وہ خاکہ جس جنہوں نے اسے اپنی طاقت سے قائم رکھا ہے ستاروں کو تو ہمیں کشش سے انکار کی بھی ضرورت نہیں ہے، لیکن ہر دو سیات پر پہلے کشش ہوتی ہے جس چیز میں شریعت اس کا انکار کیے بغیر اس کی حقیقت بتاتی ہے کہ اس پر کشش کو قائم رکھا ہے فی الحقیقت عظیم السلام نے اس کی معنوی قوت نے ستاروں کو لٹکا دیا تو یہ سارا نظام کوکب آسمانوں سے چپے چپے ہے۔ آسمان اس سے بالاتر ہیں تو سات آسمان قہر کے گئے، تو کیا سات شمر بنا ہیں ہائی گئیں۔ اس لئے کہ جب یہی حکمت ہوتی ہے تو ہمیں ہونا حکم کام نہیں رہتا۔ جب تک کہ ساتھ ساتھ شمر بنا ہیں نہ ہوں۔ تو سات شمر بنا کا ایک ادارہ سلطنت بنایا گیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ آخری صدر میں تخت نشانی رکھا جاتا ہے تو ساتوں آسمانوں کے اوپر جاکر عرش عظیم قائم کیا گیا۔

ساتوں آسمانوں کے اوپر بطور ایک خلافتی

خندق کے ایک عظیم الشان سمندر ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے قلعے جب تعمیر ہوتے ہیں تو انہوں سے حفاظت کے لئے ان کے ارد گرد ریل تھیں گھوڑی جاتی ہیں۔ آسمان پانی ہر جہاں ہے اس میں کہ اگر کوئی قریب بھی پہنچے تو وہ ایک نئے قلعے کی۔ سب سے زیادہ کبریٰ خلق والے ہیں اور اس میں بہت کبر پائی ہوتی ہے۔ اب اس میں کوئی کمزوری ہائے اسے ہائے قلعے والے اس کا استعمال بھی کروں گے کہ وہ اسے گولیں نہ مارا کر تو دشمن سے حفاظت کے لئے اول تو سات قلعے ہائے گئے اور ہر اس کے باہر جا کر ایک یہی خلق ہاتھ ہیں جس میں پانی بہرتے ہیں تو پانی کے اوپر ہم خلق ہیں۔ اس پر چنانہ آسمان میں اس واسطے کہ پانی پر آ کر زمین رک جاتا ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہ سات آسمان ہائے کو سات قلعے تعمیر کئے اور اس کے بعد ایک عظیم الشان سمندر بنایا۔ اس سمندر کی پانی اس حدیث میں آتی ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کے باہر ایک موش ہے اس اور پانی کی اس سے اوپر عرش عظیم قائم کیا تو سات قلعے ہیں اس کے بعد خلق بنائی گئی اور خلق میں جیسا قلعہ وہی ہی خلق جیسا بادشاہ ہے وہی اس کے لئے سامان جو وہ خلق کی ہے کہ ایک عظیم سمندر ہے اور اس سمندر کی ایک ایک موش آسمانوں اور زمینوں کے باہر ہے۔

عرش الہی سمندر کے اوپر ہے

اس کے اوپر عرش عظیم قائم کیا تو کوہ دار سلطنت قائم کرنے میں پہلے قلعہ بناتے ہیں قلعے کے بعد خلق ہاتھ ہیں اور ساتوں قلعے میں ہر تختہ شامی رکھا جاتا ہے جو طاقت ہوتی ہے بادشاہ کی۔ اسی تختے سے نظام ہماری

و غیرہ کے شانہ پر کرنی سارائیں ہوتا ہوا نور برگی کا اپنے شانہ پر سوار ہوتا
برداشت کرتا ہے جس کے ذمہ کیلئے ان پر برگی میں حد تک ہے کہ ان کے شانہ
پر چلا سکیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان (سواروں) سے زیادہ کل ان کو بے حد
اس کا کارکنی تھا ان کیسے کہ چلنے والے کل ان پر نہ ہو۔ و لکھنا ان کے ذریعہ
یعنی خداوند تعالیٰ کی طلب کر کے ان سے عوام سے طلب کرنا ہوتا ہے سوار
سے نعمت خداوندی کی اور ان کو محفوظ رکھنے کی طرف اشارہ ہے کہ اس کو اس جانتا ہے۔
اللہ کی یہی نعمتوں کے واسطے شکر کی بات چس کرے گا۔ آمین۔

اٰمِنْتُمْ مِّنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یَّخْطِفَ

کیا تم کو اندیشہ ہے کہ آسمان میں سے کسی نے تم کو

یُخَذُّمُ الْاَرْضَ فَاُولٰٓئِکُمْ اَعْمٰوۃٌ

خود زمین میں پھریں گے۔

شانہ تھامبر:

پہلے انا سے ارادے تھے۔ اب شانہ تھامبر کا کام اولاً کرنا تھا
بے لکھنا زمین پر چلنے والے سے لے کر پڑی گئی۔ مگر باد سے اس پر حکومت
اس آسمان والے نے اور چاہے تو کہ زمین میں اترنے سے اس وقت زمین
جو پہلے سے لڑنے لگے گی اور اس کے اندر اترنے سے چلے جائے اور اس کی
جائزگیں اس ملک خدا سے نہ ہو مگر اس کے شکر و شکر سے اس کے
ذمہ داری سے پرہیز کرنا۔ (تفسیر جلی)

شانہ رحمت:

حضرت مریم علیہا السلام کی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور شرفیادہ داند جب اس کا آخری تہائی احمد الیہ دیا ہے چاند چلنے میں
کی طرف نازل فرما ہے اور اشارہ ہے کہ کوئی ہے جو خدا کے لئے ہے کہ
میں میں نہ ہوں کہ اس کوئی ہے جو ہے دیکھنے والا کہ میں نے کوئی گروں کو
کی ہے جو ہے سوائے دیکھنے والا کہ میں نے کوئی گروں کو۔ ہادی سلم
نہیں کہ اس کی دعا ہے میں نے اشارہ کی ہے کہ بھرا اٹھنے والوں ہاتھ
پہنا کر فرماتا ہے کہ ان کے عرض کرتا ہے اس دعا سے جو تیار ہے وہ حق سچ کی
میں نے ان کے رحمت کا یہ فلسفہ (تھامبر) نے نکال دیا ہے (اس
دعا کی دعا میں آخر کی دعا میں) تو یہ ہے کہ پاتھ تقاریر میں سے
ہے کہ ان کے دعا میں سے عوام کے لئے ہے کہ ان میں سے کوئی ہے
اور مکان کی یہ دعا ہے کہ ہے۔ (تفسیر جلی)

ملک اور ملکوت میں فرق:

یہ حصہ وہ ہے جہاں آنکھوں سے نظر آتا ہے اور اس کے

پس گوئی وہ اول میں چھپے ہوئے ہیں مگر وہ تو جو محکم لطیف ہے اور طاقت و عمل
سے ہمہ و کثرت کی قضاہ اول کے خیالات سے بھی باخبر ہے۔ لکھنے
مستعد والی کی طاقت کا ہے۔ اور یہ بات خود کرنے پر کھینچی گئی آتی ہے
کہ جیسا کہ ایک جو ہے بہت ہی چیزوں کے علم والا کہ سے سب
جیسا کہ طاقت ماننے والی ہے۔ اس سے چنگ نہ گناہا ہوا ہر سوار بعینہ
پس اور ان میں روحانیت اور طاقت ہے ان کے وجودات جو حقیقی اور
پس اور ان کی طاقت ہے کہ وہ۔ ہم کو اس وجہ سے لکھنا اور ان میں چیزوں
کا اور کہ کہتے ہیں جو ہمارے علم اور حواس سے بڑھ جاتی ہیں۔ اس کا پھر
اب کوئی کھلی کر لیا جائے کہ اس میں انسان بسا اور طاقت وہ چیز کی گئی دیکھ لیا
ہے جو ہر ساری میں لکھنے کا لکھنا اور ہر چیز سے ہمیں نے حالت خوب
ذات و جنم کو دیکھا اور پھر وہ دنیا کی کوئی کھلی ہے۔ یہ کہ اس کو خوب
بسمانی طاقت کر دے جو ہے میں اور طاقت حسیہ کی جو نے نصیب کے ہر کا
ت کام کرنے کے لئے یہ جب خوش خواہ میں اس کی کوئی باتوں کا انکشاف
ہو گا ہے میں نے حالت بیماری مثلاً وہ لکھنے کر لکھنا خود ہے کہ قیامت
کے روز جب عالم ہوتے سے بالکل متعلق ہو چکا ہوگا اور ہادی کی طاقت سر
تعلق ہو چکے ہوں گے معلوم ہو گیا دیکھ لکھنا جس کا اور ان میں تصور بھی نہیں کر
سکتا تو تو انسان جب نہ دیکھا جس کے گویا وہ عالم جب میں ہے اور حسی
آخرت سنان کے حواس بظہر میں تو اس عالم میں خدا سے خوف و شہت لکھا
ہو ہے وہ آخرت میں سے سب کچھ لکھنے کے لئے گا اور ہر ایک میں خدا کی
نعمت کی برائی سے کا پناہ ہوگا۔ (صدقہ احمد علی)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ

ہو جس نے کیا تمہارے لئے زمین

ذُلُوْا لَکُمُ الْاَرْضُ فِیْ مَکَانَ

ہو اب چلا ہوا اس کے کہ میں

وَلَکُمُ مِنْ رِّزْقِهِ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

اور لکھنا اس کی دلی کوئی روزی اور ان کی طرف کی جاتا ہے

زمین کی تصویر:

لکھنا زمین کو تھامبر سے مانتے کی طاقت اور لکھنا مانتے کی طاقت کہ جو
اس میں تعریف کرنا چاہیے کہ اس کے پناہوں پر چلا پھر وہ ہادی کی لکھنا مانتے
لکھنا جس سے ہادی کی اس کی طرف پناہوں کر جاتا ہے۔ (تفسیر جلی)
اور آیت میں زمین کی پناہوں پر پناہوں کی تصویر لکھنا مانتے

جائیں۔ ان سے۔ مخالف حکیم الاسلام تھیں صرف۔

فَتَعْلَمُونَ كَيْفَ تُذَيَّرُونَ

श्री (१) नि. ५८८ प. १०११

[illegible]

آخرت میں دو قسم کے لوگ ہوں گے:

ملازمہ کے لوگ ہوں گے ایک دو تین جنہوں نے تعلیمی کی اور کچھ انہوں
 علیہ السلام نے فرمایا انہیں نے اس وقت کہ وہاں میں جگہوں اور ان کے سر پر
 چڑھ رہا بھی ہو گی اور آخرت میں ان کے لئے ایک جگہ ملے گا ہے،
 جنہوں نے کلمہ پکی اسے خواہ میں ان کو کسی نے ولایت کے محمد میں، کسی
 نے وہی فیصلہ کے محمد میں، کسی نے اہل بیت میں کسی جگہ میں وہی کو
 ملازمہ کی اور ان کو جگہ ملازمہ (ملازمہ کے ملازمہ)

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

١١٤

وَلَا يَكْفُرُ الْإِسْلَامُ

١٠٠٠

۱۲ یعنی "لو" "خود" وغیرہ کے ساتھ جو صلا ہو چکا ہے اس سے عبرت پکڑو۔ دیکھو کہ ان کی حرکت پر ہم نے کیا کاربایا تھا اور انکار کیسے مناسب کی صورت میں ظاہر ہو کر رہا۔ (تفسیر خازن)

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ إِلَّا كَافِرِينَ
 جہانے والے نے ہم کو ہدایت فرمایا اور ہم نہ بننے والے تھے کہ کفر سے کفر کی تفسیر کر جا رہی تھی وہ اب سامنے آئی۔

بچے کی مثال:

بالکل اس کو مثال ایسی ہے کہ جیسے کواکب پھر بار سے پہلے نماز میں

خود آج نہ تو یہ عزت ملے گی نہ وہ سچا اور جیکہ شاہی دروازوں میں رہے
ان کی کیفیت یہ ہے کہ وہ کہیں کہیں کہ وہ کونسا مبارک دن ہو گا کہ ہم خوش خواس
شاہی دروازوں میں اپنے پروردگار سے ملیں گے اور اس اجڑے ہوئے عالم کو
مہموزینا کے توجہ میں لوگوں کے دلوس میں شوق ہے اللہ سے ملنے کا فرماتے ہیں
کو حق تعالیٰ کے یہی بھی شوق ہے وہ بھی حق ہے کہ یہ بندہ کب سے ملے
سے آ کر دوسرے بھی شوق اور سے شوق رہے گا جب وقت آئے اس
مومن پر وہ شوق و ادب کے ساتھ قلب پر ہجوم کرنا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی
طرح جلدی دیکھوں گا کہ اسے اس شوق میں اس شوق کے اندر اسے کھینک
ہو گا کہ کہہ ساری تکلیفیں بھی گزار دیں ہیں اور کچھ بھی نہیں گزار دیں سے پتہ چلی
نہیں چھاپا سب کچھ گزار دے گا کہ اس شوق میں فرق ہے کہ کسے محسوس
نہیں ہو گا کہ کیا تکلیف گزار رہی ہے اور جو محسوس بھی ہوتا ہے تو مقبض
ساتھ آتی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس سے ملنے کی بھی مصیبت گزار جائے یہ ساتھی
نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب پائے ہوتے ہیں بلکہ ہر ایک بات ہے۔
مصیبت کے سبب اور آسان ہونے کی مثال:

مثلاً آپ کو ایک گورنمنٹ کے لیے کام کرنے کے لیے جانا ہے اور اس
جس دن ایک پانچ لاکھ لاکھ آپ کے لیے چار ہزار ہے کہ گورنمنٹ کے اور اس
میں خزانہ بھی ہے اس کا لاکھ روپے کا بھی گاڑی سے ہوا اور اس پر جا کر ٹیکس کر
آپ کو بھی خوشی ملے گی اس کے آدھ ٹیکس دینا ہے تو یہاں سے خود کو کمرے سے ہونے
کی تکلیف سمجھنا کہ اس میں جا کر کمرے سے ہونے کا تاخیر کچھ کم ہو گی اور ملتی
جس دن جاتے تو انتہائی تکلیف میں ہے مگر شوق دیکھا ہے کہ پانچ منٹ کی بات
ہے اب گئے اور اس دن کو کے بچنے پر تیار ہو گیا تو وہ ہزاروں تکلیف کا
احساس نہیں ہو گا کہیں سے ہے اس سے ملنے کے لیے اسے جانا ہے تو اسے سخت کیڑ
بات ہے اب گئے اور یہ نہ ہو گی لاکھوں کی وجہ یہ کہ دنیا کی ایک معمولی
جائیداد کے شوق میں بڑی سے بڑی تکلیف بھگت جاتے ہیں اور اس میں
ہوتا تو یہ آدھ کی خدمت اور وہ لکھیں دیکھا یہاں بھی خود کو بھی نہیں ہو سکتا وہ
ساتھ کی جاتے تو لاکھوں کی بھی مگر تکلیف کا ہر چہ ہوا ہو گا یہاں بھی
نہیں ہو گا کہ سخت بھگتی بات ہے اب یہ لکھیں ہی ہیں۔

مومن کی روح قبض کرنے کے وقت فرشتے

جنت کے تحائف لکھتے ہیں

اسی واسطے فرمایا گیا ہے کہ مومن کی قبض روح کے وقت فائدہ کچھ ہم اسلام
کے ساتھ لکھتے ہیں کہ آج میں جنت کے وہی کے محل آباد ہوں گے کہ بڑے اور
وہی کے فائدہ وہی کی خواہش نہیں ہو گی کہ جس میں اس طرح سے چلتے ہیں کہ کسی
وہی میں لکھا ہے کہ میں اپنی جاؤں میں ہر شے چاہے بڑا کاٹوں میں سے گزارا

بہادر و بامباری دیکھیں کہ آج میری گاہ فرمایا کہ یہ اونی کی مشق سے موت
کی اور جان کوئی کی کہ جیسے کہ گنگ کے اندر کاٹوں اور بار بار لکھتے ہیں
جائے اور تو جو دیت اس وقت محسوس کر سکتا ہے وہی و اونی کی مثال ہے
موت کی حالت کی خدمت کوئی آسان چیز تو اس سے کہ وہی مصیبت میں
تھرا کر ہاتھ لگے موت کوئی آسان بات نہیں ہے بلکہ چیز ہے۔

مومن کا فرار کی روح قبض کرنے کے وقت

ملک الموت کی صورت

عدت میں فرمایا گیا کہ اگر انہی نے یہ چاہا کہ الموت سے کفر میں
محل میں آ کر روح قبض کرتے ہو۔ فرمایا کہ مومن کے آگے تو نہ ہونے ہی
اور احوال صورت سے ہی میں میں آسوں اس سے بڑھ کر جہنم نہیں ہو
سکتا اور لگا رہے آج بھی ایک ہی محل میں آتے ہیں کہ مومن سے بڑھ کر
وہی موت نہیں ہو سکتا بلکہ بڑھ کر وہی موت ہے کہ آپ جس محل میں
نہیں گئے مگر امراریا، خود ہی میں ہے کہ اس محل میں آئے جس سے
مومن کی روح قبض کرنے میں اور دیکھ لے گا کہ ان کی بھی خدمت نہ دے
مومن کو صرف یہ محل دیکھو کہ تمہاری تو سامانی خستوں سے بڑھ کر یہ خدمت
ہے اس کو کہ کچھ قرب میں خدمت اور مرد بڑھ جاتے ہیں اس کے بعد کہ
اب وہ محل بھی دیکھا گیا تھا کہ آپ نہیں کریں گے کہ نہیں دیکھا اس محل
میں آئے تو دیکھتے ہی جے ہوتی ہو گے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہ
اسکے بعد ہوتی آتے گا کہ کوئی بھی مصیبت نہ آئے گا کہ یہ شکل دیکھا
ولی جاتے تو وہ مصیبتوں کی یہ ایک مصیبت ہے کہ کسی کو کچھ خدمت میں
فرمانی گئی ہے کہ ملک الموت جس محل میں آتے ہیں کہ کمرے آگے دو ایک
جب ہم ایک محل سے ایک شخص کی وسیع فائدہ ہر دن پر جو رہا ہے وہ
میں تیار کرنے سے اور ہر گز سے میں ایک شکل میں ہوتی ہے انسان کی شکل
یام نو کی تو اس سے کوئی یا کہیں نہیں سمجھ سکتی کہ ایک شخصیت میں نمایاں ہوتی
ہیں۔ چنانچہ کوئی اور کوئی نہیں ہیں لیکن آگے وہ سب سامنے ہوتی ہیں تو وہ
دیکھ کر خود ہی غراں شک ہو جاتا ہے وہ مستقل مصیبت ہے تو ہر حال موت
کوئی نہیں چھوڑے لایہ کہ حق تعالیٰ ہی اس فراموشی کے لیے اسے سب
چھوڑ دیت ہے ساری خدمت بھی خود اسے دے دیتے ہیں نہ ہونے دے۔

موت کے آسان ہونے کی صورت:

جیسا کہ حضرت نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت فرمائی فرمایا کہ
خدمت میں ہے کہ توفیق اُخْب لَیْلَہُ، اللّٰہُ اُخْب لَیْلَہُ، اللّٰہُ اُخْب لَیْلَہُ، اللّٰہُ اُخْب لَیْلَہُ
خواہش ہے کہ میں کب لوں اپنے اللہ سے ہر خدمت کے شوق لگا رہا
ہے عالم آخرت میں جاسے گا کہ

ہائے خدا کے اور بہتا ہوا آسمانی کے ساتھ حاصل کرنے والا پانی
تھہا ہے لئے فراہم کر سکتا ہے۔ عقل اور دیکھنا کتاب ہے بہت اچھے ٹیکر کے
بلکہ اللہ کے سوا کسی بھی اس کی قدرت نہیں۔

شیخ جلال الدین بھی نے جان کیا ہے کہ صورت کے شکر کرنے پر اب
احسان کبہ مستحب ہے۔ (یعنی پڑھو اگر عام علی کو یہ قدرت حاصل ہے کہ
اللہ جل جلالہ اپنی اپنی رحمت سے آسانی کے ساتھ ہزاروں کو طواف فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی چار سو بار علی علیہ السلام نے فرزند فرمایا کہ
قرآن کی ایک صورت میں آیتیں آیتیں ہیں تو علی (رضی اللہ عنہ) اپنے چار سو بار علی
صلوات اٹی کرے گی کہ اس شخص کو بخشا جائے گا اور اس سے
تُكْرِمُكَ اللَّهُ تَكْرِيماً كَثِيراً ہے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)۔ جب اس سے

حاکم نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد بھیج بھی فرما دیا ہے)
ابوہریرہ کی روایت میں اللہ کے ساتھ ہے کہ کتاب میں لکھی ایک صورت ہے
جو صرف تین آیات کی ہے وہ اولی کے لئے سفارش کرنے کی اور تیسرتے
دنیاں کو روڑے سے نکال کر رحمت میں داخل کرنے کی یہ صورت ہر کہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اہل
تحریک اور تکرار اللہ کی عبادت کرتے تھے تو ان کے لئے تھے۔

(امام ترمذی حوالہ ترمذی نے اس کو نقل کیا ہے)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
معاذتہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہے۔ (ابوہریرہ)

قائد ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو فرمایا کہ اللہ کی
مخلوق یہ اللہ کی عبادت ہے کہ ایک آدمی ان صورتوں کو پڑھتا ہے تو اس کے
ملا وہ اور کچھ نہیں پڑھتا تو وہ پڑھتا تھا کہ (تیسری اس صورت نے) (پندرہ
کی شکل میں آکر اس پر اپنے پڑھوں کا سنا پڑا اور عرض کیا کہ میں وہ کلمہ
دے۔ یہ کلمہ جہت پر محتاج اللہ نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور فرمایا اس
شخص کے برائے کہ جس کی شکل کلمہ ہو اور اس کا پڑھنا اور پڑھنا کرے۔

یہ کلمہ اللہ کا قول ہے کہ قبر کے اندر یہ صورت اپنے پڑھنے والے کی
طرف سے بھڑکائی۔ (ابوہریرہ) ہے کہ اس کی میری کتاب میں سے
ہوں تو میری سفارش اس (قاری) کے متعلق قبول فرما اور اگر میری میری
کتاب میں سے نہیں ہوتی تو مجھے کتاب میں سے ملا۔ یہ صورت (قبر)
میں پڑھنے کی طرح ہوگی اور اپنے بازو صاحب قبر پر پھینک دے گی۔ اور اس کی
سفارش کرنے کی اور قبر کے عذاب سے اس کو بچائے گی۔ قاضی نے فرمایا
وہ اس (عالم) کو ملے اور جب تک اللہ کی آفتاب کی ہر سورت سے یہ قدر ساتھ
نہیں سے (ابوہریرہ)۔ (ابوہریرہ) (تفسیر طبری)

الحمد لله سورة الملك تفرج

ہے اس کی قدرت ہے جس نے بھلا رکھا ہے۔ (ابوہریرہ) کہ جس نے
روئے دلی جائے گا جس نے بھلا رکھا ہے۔ (ابوہریرہ) کہ جس نے
رہے جب تپ پانی تو جب شکر فرم کر جو تپ تو خدا پرک ہیں پانی تو برکت
کا ہے جس کو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
قی چیز پر نہیں پڑھتا ہے کہ اسے ہے تو اسے ہے کہ صاحب
تو تپ نہ کہ جسے معلوم ہو کہ اللہ جہان کے ساتھ میں ہے کہ قدرت آئے
گی یہ عبادت کرنے کے۔ اسے (کلمہ) کہ جس نے پڑھ لیا ہے کہ
سال تو نہیں دیکھیں جس کے لئے دعا کی جاتی ہو کہ رک نہیں لکھے آئی ہوئی نہیں
دیکھ لکھے تو کون سی طاقت ہے کہ اسے ہے تو اسے ہو کہ اللہ سے لڑے گا
ملا وہ پڑھتا۔ (ابوہریرہ) کہ جس نے پڑھ لیا ہے کہ اللہ سے لڑے گا
فرما دینے کے اور اس حالت میں کہ جس نے پڑھ لیا ہے کہ اس کے لئے دعا
پانی لائے تو ان سے تھہا ہے اس کو ایک مثال ہے سارے سارے کلمہ کس
پر قیاس کر لیا اور پانی پر وہ کہ کلمہ کس کو کلمہ کس کی جب تھہا ہے کہ جس نے
دوسرے صورت کہ غالب ہو تو خدا کے سامنے جھک جاتا ہے کہ اس سے
صورت کو پانی کی صورت نہیں ہے۔ (ابوہریرہ) (تفسیر طبری)

| |
|--|
| قُلْ اَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ اِنْ اُصْبَحْتُمْ يَوْمًا |
| کہ تم عہد پورا کرو اگر تم صبح کو اپنی قیامت |
| عَوْرًا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَيْعًا وَصِيَّةً اَنْ |
| لکھو کہ تم نے اپنے عہد اور وصیت سے |

پانی بھی تھہا کی قدرت میں نہیں ہے:

پانی کی قدرت اور طاقت کے سب اسباب اس اللہ کے ہوتے ہیں۔ ایک
پانی ہی کو ملا جس سے ہر چیز کی زندگی ہے اگر فطر کر دے تو اس کو
کا پل خشک ہو کر زمین کے ساتھ ملا جائے جیسا کہ اگر موسم گرما میں پانی آجائے
ہے تو جس کی قدرت ہے کہ سوئی کی طرح صرف شلف پانی اس قدر کثیر
خدا میں پیدا کرے جو تھہا ہی زندگی اور جانتے ہے کہ پانی جو لایا ایک مومن
موت کو ہی قیامت لکھی، لک ملی اور حق پر پھر سزا دے جائے۔ یہی ہے
بھی کلمہ کو جب جہاد کے سبب غصے خشک ہو جائے اس وقت جہاد و صبر
خدا کا خشک ہونے والا پھر وہ علی علیہ السلام کی صورت میں جاری کر دے
بھی ہی جس میں مطلق کا کام ہو سکتا ہے جس نے اپنے فعل و انفعالات سے تمام
جہاد میں کی طاقت اور اپنی زندگی کے ساتھ لایا ہے کہ جس نے بغیر مال پر
بغیر خشک ہو جائے جیسا کہ اللہ کی آیت ہے کہ ان سے جہاد و صبر سے لایا
کہ وہ اس طرح اپنی دنیا کو کھو کر جہاد و صبر سے لایا۔ (ابوہریرہ)
مطلب یہ ہے کہ اگر پانی کا داخل ہونے کی کمرائی تک پہنچ جائے تو ہر کون

زلفِ لعل کی طرح من کر دیجے ایک وقت نے گاجب سادہ دنیا آپ کی
حکمت و دانائی کی، رد آئی اور آپ کے کامل ترین انسان جو نہ ہو بلکہ ایک
اجمالی عقیدہ کے تسلیم کریں۔ مجاہد خداوندی جس کی غیبت و برتری کو
ازل کا انوار میں اپنے قلم اور سہ نوح مخلوق کی عقل پر نقش کر چکا کسی کی
طاقت ہے کہ محض و عقول کی چھتیاں کس کو کہیں کے ایک شوق پر نہ لگائے؟
جواب غیب رکھتا ہوں کہ خدا کا جتنا عقول باری ہے۔ (شہید علی)

قلم کی پیدائش

حضرت ہادو، محمد بن مسانت کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے
فرمایا کہ: قلم نے عرض کیا کیا کھوں ارشاد فرمایا عقدر کہ کہ: چاہے قلم نے ہر
وہ چیز کو دیکھ لی ہو مگر کبھی زور نہ دیکھو کبھی بھی ہونے والی ہے۔ (ترمذی نے اس
حدیث کو نقل کرنے کے بعد غریب کہا ہے)

حضرت محمد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: آسمان عورت بن گیا یہاں سے جو بنی ہزار برس پہلے اللہ نے
خلق کو تہ کی قدر میں (اعجاز) لکھو پے تھے اور اس کا تخت (مکوسہ و
اقد راہی) تھا۔ (مسلم)

نبوتی نے کہا (تحدیر) غیبی (التم کا نور قلم کا حامل) "سمان وز
بن کی روایتی مسانت کے برابر ہے۔

دنیا میں سور کے نقل اور انصاف کا ذکر یہ مقام ہے کہ علم کے (یہ علم و
محررت کے لئے ایک قرن سے دوسرے قرن اور ایک کتب سے دوسرے
کتب تک نقل کئے جاتے ہیں۔

یہ کائنات ہے کہ قلم سے تقدیر لکھی کا قلم ہر دو جہاں کہ جہاں بن جاتا
ہو اللہ عزوجل سے مددیت ہے لہذا اللہ رب اعزات نے سب سے اول قلم کو
لہذا اور پھر اس کو زبان "کلم" "کلمی کلم" "قلم" "قلم" کہا ہے یہ ہر دو گار
کیا کھوں جواب لکھنے کے ہر دو چیز جو جو ہے زور دیکھی جی جی وقت تک
ہے (اللہ سے) (معاذ اللہ صلی)

قلم کی پیدائش

ذ سے مراد جو دنیا چلی ہے جو ایک عظیم عالم بنی ہے جو ساتوں
زمینوں کو احاطہ کرتا ہے۔ بن جاتا ہے جس سے ہر دو ہے کہ سب سے
پہلے خدا تعالیٰ نے لکھ کر دیکھا اور اس سے فرمایا کہ: کیا کیا کھوں؟
فرمایا تقدیر کھو وال۔ پس اس دن سے لکھ جیست تک جو کچھ ہونے والا ہے

سورة القلم

جو اس کو خوب میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ سے اس کو رحمت اور کامیابی اور
تقدیر حاصل ہوگی۔ (ابن جریر)

| |
|--|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ |
| شروع اللہ کے نام سے جو نہ دانا نہایت نام والا ہے |
| ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ |
| قلم ہے قلم کی اور جو لکھ لکھتے ہیں |
| مَا اَنْتَ بِمُعْجِزٍ لِّهٖ لَتَكُنَّ مَجْجُوْنِ |
| تو نہیں ہے اب کے عقل سے مہر |

مشرکین کی تردید:

مشرکین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (غیبی دانش) اور جان کہتے تھے۔ کوئی
کچھ کہ شیطان کا ذکر ہے یہ کہ بہت قلم سے ایک ہر ایک انہما کہ
نے لکھے ہیں جن کو کوئی نہیں لکھ سکتا حق تعالیٰ نے اس خیال پر قلم کی تردید
اور آپ کی قلمی فروری میں جس پر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نفس و خام ہوں
جن کو بڑا کہہ والا مشاہیر اور ماہر ہے مثلاً اعلیٰ درجہ کی فصاحت اور فصاحت و دانائی
کی باتیں جو نہ ہوں وہاں قلم کے دل میں اس قدر قلمی تاخیر اور ہستے بلند اور پا
کیز و عقلی کیا سے اور نہ کہ نہ دانی و قلمی کی راہیں نہیں۔ دنیا میں بہت
اج اسے ہر ہے جس اور لکھنے معلوم ہوا کہ "مصلحین" مگر سے جس میں کو اللہ
آزم سے وہاں کہہ کر پکارا ہے۔ مگر قلم نے تو یہی معلومات کا ہر ذریعہ دیکھتا
اور قلم میں جس کی پاس ہے ویا کمال اعلیٰ شہادت دیتا ہے کہ وہ قلمی و قلمی اور ان
وجہ نہ کھانے والوں کے حالات میں کس قدر زمین و آسمان کا قلمت ہے
آج آپ (الغیبی دانش) محضوں کے لکھنے یا کرنا، لکھنے و قلمی کلمہ رکھتا ہے
جس میں بھی دیکھ کے تمام عقلی تقدیر اور اور اور معلوم مصلحین کو ہر دو نہ سے
شریوں اور یہ معلوم ہونے والی ہے لیکن جس طرح کا قلم نے ان مصلحین
کے اعلیٰ کارناموں پر ہر دو اور ان ہی ہر جہت کی اور ان محضوں کے لکھنے والوں کا کام
دکھان پائی نہ چھوڑا قلم ہے کہ قلم اور لکھنے اور لکھنے سے قلمی قلمی
آپ کے ذکر قلمی رو آپ کے لکھنے والے کارناموں اور علم و معارف کا کلمہ
کے لئے روشن رہیں گی اور آپ کو ہر دو جہاں سے دانوں کا ہر دو جہاں سے

کو کسی کی خصوصی شناخت نہ ہوگی لیکن اس کے بعد زعم کا قہر نازل ہوا تو ہم
بچنے کے لیے کوئی نکلناؤں (قصور) کی طرح ان کے کانوں میں لگا کر۔
معدی علی سیرت سے ان جان کا قول نقل کیا ہے کہ وہ عرض کرتے ہیں
مصرف وہ جس طرح کرنی پسند لگاتے ہوئے کانوں اندر (قصور) سے
بچائی جاتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شاید زعم کو سننے کی صفت نہ ہو بلکہ قہر سے ہوا ہو
جیسا کہ اس لیے چند باتوں کے ذکر کے بعد واضح ہو کر گئے۔

ماتہ ان وہب خواہی کی، دانت سے کہ سورہ مدی علیہ علیہ علیہ
اظهار علیہ لہم لیس حرکت نماز (کے) یعنی کون سے اور وہی کہتا ہے انہی
برہنہ علیہ آری ہے کہ کوئی ایسا خبر ہو کہ وہ ختم نماز سے قوت انہی کی قسم
کہ وہ اور وہی ہے یہ ہر قسم کی مکر اور غیروہی کی خبر ہو۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَيْنَهُ

ان کے مال کے بارے میں

ہاں اگر کسی معیار میں ہے

میں آپ شخص کو، یا میں ملاح مند، خوش قسمت، غریب ہے، ملاقات
مادہ دلیہ دیکھتے ہیں، نقل آتی ہے، اس میں لائنیں ہیں، تاکہ ان کی بات
میں جائے۔ اصل جج لندن کے اطلاق و دانت ہیں۔ جس شخص میں
شرائط اور خوش ملاقات نہیں، وہ ان کا کام نہیں کہ ان کی ایہ غریب باتوں
کی طرف متوجہ کریں۔ (خبر جاری)

اِذَا سَمِعْتُمْ غَيْرَ اِيْتَا قَالِ

اے اے اس کو کہانی انجیل کے

اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ

جس شخص میں پہلے کے

میں نہ کی باتوں کو کہ کہ جھٹکا ہے۔ (خبر جاری)

مُسْتَمْسِكَةً تَلَى الْخُرُوفِ

اب دیکھتے ہیں اس کو کہ

والید بن مغیرہ کی رسوائی

کہتے ہیں کہ ایک مرد اور دوسرے نے مل کر وہ اس میں یہ سب وصاف
جس شخص نے، تاکہ پروا نہ دے سے اس کو اس رسوائی اور نہ سوائی نہ ہو
دیکھیں میں ہر پر کسی کوئی (اے) یا نہ ختم میں نہ ہو۔ (خبر جاری)

مُسْتَمْسِكَةً تَلَى الْخُرُوفِ، یہ جملہ مستند (اے) اس سے خود
اور کوئی ہے، یہ ہم پر کسی کی اس حدیث کی یہ شخص یہ اس کے اس میں
کو بھی ہر مرد کے ساتھ خبر، نہ اس کی اس کو بھی اس حدیث کی یہ شخص
قراردہ قراءت کے ایک پہاڑ پر، اس حدیث کی اس حدیث سے پایا جاتا ہے
اور اس حدیث سے پایا جاتا ہے، اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
کی تاکہ یہ شخص کی اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے

اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے

اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے
اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے اس حدیث سے

اِذَا بَلَغُوا نَبَهُمْ كَمَا بَلَغُوا اَصْحَابَ الْبَيْتِ

اس نے ان کو پایا ہے جیسے پایا تھا ان کے والدین کو

بولتے ہیں اس کے والدین کو

میں میں اس کی کثرت کوں شجرت کی علامت میں اس سے اس سے اس سے
کی یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ اس میں یہ خبر وہ اس میں یہ خبر وہ اس میں یہ خبر
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

بارغ والدین کا قصہ

میں میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

ان عباس نے فرمایا کہ میں نے تم سے ملواری میں صریحاً سوار رکھ دیا ہے جس میں وہ سوار رکھ کر چلا گیا۔ (تفسیر طبری)

| |
|--|
| فَتَنَّا دَا مُصْبِحِينَ ۱۱۱ اِنْ اَعْدُوا |
| پھر ان میں سے کچھ کو تنہا کر کے دیا ہے |
| عَلٰی حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۱۱۲ |
| پس تمہارے لیے اگر تم کو ہلاک کرنے سے |
| فَاَنْظَرُوْا وَهُمْ يَخْتَفُوْنَ ۱۱۳ |
| پھر چلے اور ان میں سے کچھ سے چھپ چکے |
| اَنْ لَا يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْنَا مَسْكِيْنَ ۱۱۴ |
| کہ وہ نہ آج کے لیے اس میں آج نہ آج کے لیے اس میں |
| وَعَدُوْا عَلٰی حَرْثٍ قٰلُوْا رِيْن ۱۱۵ |
| اور وعدہ کرتے چلے چکے تھے کہ وہ آج کے لیے اس میں |

یعنی یہ یقین کرتے ہوئے کہ آپ ہار کر سب بیدار رہیں گے۔ (تفسیر طبری)

| |
|--|
| فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَخٰتٰوْنَ ۱۱۶ |
| پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے |
| بَلٰ نَحْنُ خٰعِرُوْمُوْنَ ۱۱۷ |
| لیکن ہماری قسمت بھرت گئی ہے |

اور میں بھی اور دشمنوں سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

گناہ و رزق سے محرومی کا سبب ہے۔

میرا خدا ہے، رسول میرا خدا ہے، علی میرا خدا ہے، علم کا فرمان میرا ہے، یہاں کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

یہ وہ ہیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

| |
|---|
| اِذَا اَسْمُوْا الْيَصْرَ مِنْهَا مُصْبِحِيْنَ ۱۱۸ |
| جب ان سے اسماء کی طرف سے صبح کے لیے |
| وَلَا يَسْتَشْنُوْنَ ۱۱۹ |
| اور نہ پانی پیتے |

نیت بد کا انجام۔

یہ وہ ہیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

| |
|--|
| فَطٰفَ عَلَيْهِمْ طٰفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نٰآيِمُوْنَ ۱۲۰ فَاَصْبَحَتْ كَالْضَّرِيْرِ ۱۲۱ |
| اور وہ سو رہے تھے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری) |

یعنی ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تمہاری جگہ سے ایک صف میں ہو چکی تھی کہ وہ بھی کچھ کر سکتے تھے کہ ہم بھول کر گئے تھے۔ پھر جب ان کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھول آئے۔ (تفسیر طبری)

ان میں سے کچھ کو تنہا کر کے دیا ہے۔ (تفسیر طبری)

فِيهَا إِنْ إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿۱۱﴾

وہیں سے ہم اپنے رب سے تڑپا دینگے ہیں ﴿۱۱﴾

تو یہ اور پھر انعام

آخر میں سب مل کر کہنے لگے کہ واقعی ہماری سب کی زیادتی تھی کہ ہم نے فقیر ہیں مگر ہمیں کامل قرار دیا جا رہا جس واقع میں اگر کامل بھی کوئی شخص یہ جو کچھ قرآنی آئی اس میں ہمیں قصور وار ہیں شرمناک بھی ہم اپنے رب سے تڑپا دینگے کیا جب یہ دعویٰ رست سے پہلے ہمارے کہتر باغ ہم کو عطا کرے (خیر جلی) یعنی امید انعام ہم کو اپنے رب سے ان کے لیے ہے کہ ان کی طرف انعام عطا ہو گیا ہے اور جس کا رہا ہے سب کی طرف ہو جاتا ہے یہ وہ کلاس کو اپنی نعمت عطا فرماتا ہے (حضرت ذیالسمو نے فرمایا جیسے اطلاع ملی کہ سب ان لوگوں نے حاضر دل سے تڑپ کر لی اور اللہ کو ان کی سچائی معلوم ہو گئی تو اللہ نے سنا کہ باغ کے بعض ان کو ایک اور باغ عطا فرمایا جس کو ان کو ان کا تہا ہے اس باغ کے انکسور کی یہ حالت تھی کہ ایک خوش فیر لڑا اسیا تہا قرار (بولی لا خیر علی)۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَالْعَذَابُ

یوں آتی ہے آفت اور آفت کی

الْآخِرَةُ أَكْبَرُ لَوْ كُنَّا يَعْلَمُونَ ﴿۱۲﴾

آفت سب سے بڑی ہے اگر ان کو کچھ ہوتی ہوتی

عذاب آخرت:

یعنی یہ تو ان کے عذاب کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھا جسے کوئی بال نہ دیکھا آخرت کی اس بڑی آفت کو کوئی بال نہ سکا ہے کہ ہر آدمی کو آتی ہو پات گئے۔ (خیر جلی)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ

اللہ (دشمنان کو ان کے

رَبِّهِمْ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ﴿۱۳﴾

رب کے پاس باغ ہیں نعمت کے ﴿۱۳﴾

جنت کے باغ:

یعنی ان کے باغ بہار کو کہا ہے جہتے ہو جنت کے باغ ان سے جنت بہتر ہیں جن میں ہر قسم کی نعمتیں ملتی ہیں۔ وہاں متقین کے لیے ہیں۔ (خیر جلی) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ اللہ کے پاس یعنی بہار قدس میں متقین کے لیے جنتیہ للتویمو راحت کے باغ ہیں۔ ایسے باغ جن کے اندر آسائش کے ہر اور کچھ نہیں ہے۔

یعنی اسے کو کو اتم و معاشی ہو رہا ہے اس سے پہلے اس وقت سے کہ اسے کہ ایک بندہ کوئی گناہ نہ کرتے جس کی وجہ سے وہ اس باغ سے محروم ہو جاتا ہے جہاں کو اللہ یہ عطا کرتی کہ طرف سے عطا کیا گیا پھر اللہ سے سلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرماتے کہ اَللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ وَمَا كَانَ لَكُمْ فِيهِ لَاحِظٌ وَلَا مَحْظُورٌ (مجادلہ ۱۰۰)

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ

ہاں! سچ! ان کا میں نے تم کو

اَقُلْ لَكُمْ لَوْ لَا تَسْكُنُونَ ﴿۱۴﴾

کہ تم کو تو کیوں نہیں رہا ہوتے لگے کہ ان کی

پیشانی:

”اللہ بھائی ان میں زیادہ اور شایع قرار میں نے مشورہ کے وقت مشورہ کیا ہوگا کہ اللہ کو مت کہو جو سب اسی کا انعام ہے کہ ہم اور فقیر ہیں جن کی خدمت سے اس طرح نہ کہ وہ سب گنہگار کی بات پر کان نہ دہرا چاہیے اور باور ان ہی کا شریک بنال ہو گیا۔ سب یہ جانتی ہو گئی کہ اس نے وہ پہلی بات یاد (اللہ) (خیر جلی) (اوسطہ) نے کہ وہ لوگ ان شاء اللہ کہنے کے موقع پر یہاں اللہ کیا کرتے تھے (اسی لیے اللہ کی بات نہ کہ ان کا) یا یہ مطلب ہے کہ ان کیسے نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ کی نعمت کا شریک ان کیسے کرتے کہ اس نے تم کو یہ باغ اور مسکنوں کو دیوں دیکھے ہو (اس وقت شیخ یعنی مقرر کے ہوگا) کہ کون کون سا معنی ہے نعمت کو اپنے اس کے مرضی حاصل کرنے کے لیے صرف کرتا۔ (خیر جلی)

قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

ہاں! پاک اللہ ہے ہمارے رب کی ہماری حقیر اور تھے

فَاَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَتَلَٰكٰوْهُمُوْنَ ﴿۱۶﴾

پھر مت کر کہ ایک دوسرے کی طرف لگے لاپاہا دیے ہاں

اعتزاف جرم:

اب اپنی حقیر کا اعتزاف کہ سب کی طرف رجوع ہوئے اور جہاں عام مصیبت کے وقت قہر ہے ایک دوسرے کو انعام دینے لگے ہر ایک دوسرے کو اس مصیبت اور جہاں کا سب گرد آتا تھا۔ (خیر جلی)

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَطْفِئُوْا

ہاں! اے قرآنی آدمی ہماری حقیر سے نہ بجے لگے

عَلٰی رَبِّنَا اَنْ يُبَدِّلَ لَنَا خَيْرًا

تو اپنے رب سے بدل دے جو کہ

وہ خود غلطی نہ کرے، اور مسودہ جیسا کہ میں نے کہا ہے، میں اس کا صحیح ہونا ہی
البتہ ثابت ہوگا، جب وہ اس طرح کو خود غلطی سے غلط ہو گیا اور اس کی کئی کئی
کاپیاں لکھی گئیں، اور جب کہ وہ مسودہ مایوس سے زیادہ غلط ہو گیا اور اسے
نہیں پسند کیا، تو اس نے کئی کئی کاپیاں لکھ کر پھینک دیں (ختم ہوئی)

يَوْمَ يَكْشِفُ عَنْ سَائِقٍ وَيُذِلُّ عَوْنَ

اِسْمِ مَنْ كَرِهَ لَمْ يَذَلُّ وَرَبُّهُ يَذَلُّ

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَعْطِئُونَ

وَرَبُّهُ يَذَلُّ مَنْ كَرِهَ لَمْ يَذَلُّ

عجلت و الحی:

میں کا قصہ یہ ہے کہ میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں
قیامت میں ایمان والوں کا جواب دینا شروع کر دیا، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
میں کا قصہ یہ ہے کہ میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں
قیامت میں ایمان والوں کا جواب دینا شروع کر دیا، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ

میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
قیامت میں ایمان والوں کا جواب دینا شروع کر دیا، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ

اسے مسودہ کے پیچھے ملا دیا، جسے وہ ہی مسودہ ہی تھا، اور ان کئی کئی کاپیاں
میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ

میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
قیامت میں ایمان والوں کا جواب دینا شروع کر دیا، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ

میں نے اس طرح ان آیات کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
قیامت میں ایمان والوں کا جواب دینا شروع کر دیا، اور ان کے کئی کئی کاپیاں
مفوضہ حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں ہے کہ جس کو کسی خاص مقامیت
سے سزا دی جائے، اس میں "یا" (نہ) کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
مفسرین و مفسرین میں سے کہتے ہیں کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
چاہیے جیسے کہ ان آیات میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ
ہیں، ان آیات میں ہے کہ ان کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
پانچ کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی کاپیاں لکھی گئیں، اور ان کے کئی کئی
اور اس میں "یا" کا لفظ لایا گیا ہے، یہ

جس کو شوق ہو اور اس کو کہنے۔ (مخبر حنی)

انہی میں سے کچھ لکھتے تھے کہ میں نے اس میں سورج اور مارتا پڑ جائیگا جسے اور شوق ہو جائے کہ عرش اس کے سامنے ہو گا۔ فرشتے اس کے آسمانوں پر ہوں گے جو کہ اسے اب تک فوٹے نہ ہوں گے اور اس آسمان پر ہوں گے آسمان کی لمبائی میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور زمین و آسمان کو کچھ دے ہوں گے پھر فرشتے کی قیامت والے دن ان کو فرشتے خداوند تعالیٰ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے گا۔ ہوں گے کہ اس کو فرما دے کہ تم کا اٹھنا ہے یا اس عرش کا اٹھنا۔ مراد ہے جس پر قیامت کے دن حق تعالیٰ لوگوں کے فیصلے کے لئے ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے پہاڑی کھوکھوں کی سمیت میں ہوں گے۔ حضرت میرا تھیں کہ عرش پر اٹھنے فرماتے ہیں کہ ان کی "گھٹکے ایک مے سے دوسرے سے تک ایک سو سال بھر سنا ہے۔" انہی انہی حاکم بن مرفوعہ حدیث میں ہے کہ مجھے ہمہ نسبت دلی گئی ہے کہ میں جیسی عرش کے ٹھکانے والے فرشتوں میں سے ایسے فرشتے کی نسبت فرماؤں کہ ان کی گردن اور کان کے نیچے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ ان کے زبانات سے نہ صرف سو سال تک لفظ بچا جائے۔ ان کی سربیت لمحہ ہیں اور ان کے سب مانتی تھیں۔ (مخبر حنی)

نہیں اور آسمان کا فاصلہ:

پودہ زود از ترقی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں سورج اور مارتا پڑ جائیگا جسے اور شوق ہو جائے کہ عرش اس کے سامنے ہو گا۔ فرشتے اس کے آسمانوں پر ہوں گے جو کہ اسے اب تک فوٹے نہ ہوں گے اور اس آسمان پر ہوں گے آسمان کی لمبائی میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور زمین و آسمان کو کچھ دے ہوں گے پھر فرشتے کی قیامت والے دن ان کو فرشتے خداوند تعالیٰ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے گا۔ ہوں گے کہ اس کو فرما دے کہ تم کا اٹھنا ہے یا اس عرش کا اٹھنا۔ مراد ہے جس پر قیامت کے دن حق تعالیٰ لوگوں کے فیصلے کے لئے ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے پہاڑی کھوکھوں کی سمیت میں ہوں گے۔ حضرت میرا تھیں کہ عرش پر اٹھنے فرماتے ہیں کہ ان کی "گھٹکے ایک مے سے دوسرے سے تک ایک سو سال بھر سنا ہے۔" انہی انہی حاکم بن مرفوعہ حدیث میں ہے کہ مجھے ہمہ نسبت دلی گئی ہے کہ میں جیسی عرش کے ٹھکانے والے فرشتوں میں سے ایسے فرشتے کی نسبت فرماؤں کہ ان کی گردن اور کان کے نیچے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ ان کے زبانات سے نہ صرف سو سال تک لفظ بچا جائے۔ ان کی سربیت لمحہ ہیں اور ان کے سب مانتی تھیں۔ (مخبر حنی)

کھانڈہ ان حصہ دینے کا ہو گا اور آخری حصہ آخرت کا۔ اس بار پر مارتا پڑ جائیگا جسے اور شوق ہو جائے کہ عرش اس کے سامنے ہو گا۔ فرشتے اس کے آسمانوں پر ہوں گے جو کہ اسے اب تک فوٹے نہ ہوں گے اور اس آسمان پر ہوں گے آسمان کی لمبائی میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور زمین و آسمان کو کچھ دے ہوں گے پھر فرشتے کی قیامت والے دن ان کو فرشتے خداوند تعالیٰ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے گا۔ ہوں گے کہ اس کو فرما دے کہ تم کا اٹھنا ہے یا اس عرش کا اٹھنا۔ مراد ہے جس پر قیامت کے دن حق تعالیٰ لوگوں کے فیصلے کے لئے ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے پہاڑی کھوکھوں کی سمیت میں ہوں گے۔ حضرت میرا تھیں کہ عرش پر اٹھنے فرماتے ہیں کہ ان کی "گھٹکے ایک مے سے دوسرے سے تک ایک سو سال بھر سنا ہے۔" انہی انہی حاکم بن مرفوعہ حدیث میں ہے کہ مجھے ہمہ نسبت دلی گئی ہے کہ میں جیسی عرش کے ٹھکانے والے فرشتوں میں سے ایسے فرشتے کی نسبت فرماؤں کہ ان کی گردن اور کان کے نیچے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ ان کے زبانات سے نہ صرف سو سال تک لفظ بچا جائے۔ ان کی سربیت لمحہ ہیں اور ان کے سب مانتی تھیں۔ (مخبر حنی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ زمین اور مارتا پڑ جائیگا جسے اور شوق ہو جائے کہ عرش اس کے سامنے ہو گا۔ فرشتے اس کے آسمانوں پر ہوں گے جو کہ اسے اب تک فوٹے نہ ہوں گے اور اس آسمان پر ہوں گے آسمان کی لمبائی میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور زمین و آسمان کو کچھ دے ہوں گے پھر فرشتے کی قیامت والے دن ان کو فرشتے خداوند تعالیٰ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے گا۔ ہوں گے کہ اس کو فرما دے کہ تم کا اٹھنا ہے یا اس عرش کا اٹھنا۔ مراد ہے جس پر قیامت کے دن حق تعالیٰ لوگوں کے فیصلے کے لئے ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے پہاڑی کھوکھوں کی سمیت میں ہوں گے۔ حضرت میرا تھیں کہ عرش پر اٹھنے فرماتے ہیں کہ ان کی "گھٹکے ایک مے سے دوسرے سے تک ایک سو سال بھر سنا ہے۔" انہی انہی حاکم بن مرفوعہ حدیث میں ہے کہ مجھے ہمہ نسبت دلی گئی ہے کہ میں جیسی عرش کے ٹھکانے والے فرشتوں میں سے ایسے فرشتے کی نسبت فرماؤں کہ ان کی گردن اور کان کے نیچے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ ان کے زبانات سے نہ صرف سو سال تک لفظ بچا جائے۔ ان کی سربیت لمحہ ہیں اور ان کے سب مانتی تھیں۔ (مخبر حنی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ زمین اور مارتا پڑ جائیگا جسے اور شوق ہو جائے کہ عرش اس کے سامنے ہو گا۔ فرشتے اس کے آسمانوں پر ہوں گے جو کہ اسے اب تک فوٹے نہ ہوں گے اور اس آسمان پر ہوں گے آسمان کی لمبائی میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور زمین و آسمان کو کچھ دے ہوں گے پھر فرشتے کی قیامت والے دن ان کو فرشتے خداوند تعالیٰ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے گا۔ ہوں گے کہ اس کو فرما دے کہ تم کا اٹھنا ہے یا اس عرش کا اٹھنا۔ مراد ہے جس پر قیامت کے دن حق تعالیٰ لوگوں کے فیصلے کے لئے ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں عبدالمطلب کچھ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے پہاڑی کھوکھوں کی سمیت میں ہوں گے۔ حضرت میرا تھیں کہ عرش پر اٹھنے فرماتے ہیں کہ ان کی "گھٹکے ایک مے سے دوسرے سے تک ایک سو سال بھر سنا ہے۔" انہی انہی حاکم بن مرفوعہ حدیث میں ہے کہ مجھے ہمہ نسبت دلی گئی ہے کہ میں جیسی عرش کے ٹھکانے والے فرشتوں میں سے ایسے فرشتے کی نسبت فرماؤں کہ ان کی گردن اور کان کے نیچے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ ان کے زبانات سے نہ صرف سو سال تک لفظ بچا جائے۔ ان کی سربیت لمحہ ہیں اور ان کے سب مانتی تھیں۔ (مخبر حنی)

وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَسُيُومُ يَوْمٍ ذُو الْحِجَّةِ
اور بہت جاتے آسمان کو اور ان دن کا نام ہے
ذُو الْحِجَّةِ عَلَى أَرْجَائِكُمْ
اور فرشتے ہو گئے اس کے کھانڈہ سے

آسمان پھٹ جائے گا:

یعنی آسمان جو آسمان اس کے دھندلے وقت سے نہ لاکھوں سال گزارے ہو
یعنی کھنکھارے اس کا صف نہیں ہے اس روز بہت ترنگہ سے ٹکے ہو جائے گا
اور اس وقت دریا ہوں گے پھر شام ہو گا اور فرشتے اس کے کھانڈوں پر چلے
جائیں گے۔ (مخبر حنی)

وَيُجْعَلُ عَرْشُ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَ يَوْمٍ نَبِيَّةٍ
اور اللہ تعالیٰ تخت تیرے رب کا ہے اور اس دن وہ تخت تیرے

عرش کا ٹھکانے والے:

اب مرفوعہ میں کہا ہے کہ فرشتے اور یہ ہیں جن کی زرگ اور کالی کا علم اللہ
کی ہو گا۔ اس دن ان پارے ساتھ ہمہ آئیں گے پھر فرشتے ہوں گے جن میں اس
حد کی عکسوں اور ان فرشتوں کے خدائی پر بہت دقیق و باطل بحث کی ہے۔

قَلَيْسَ لَه الْيَوْمَ هَهْنَا حَمِيمٌ

ہ کوئی جس کا دل آج اس کا پیار دوست اور

کوئی دوست نہ ہوگا:

یعنی جب اللہ کو دوست نہ پایا تو آج اس کا دوست توں میں ملے گا ہے جو
ملالت کر کے صواب سے پی دے یا صحبت کے وقت کچھ کمال بات
کرے۔ (تفسیر طبری)

وَاَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَشِيلَيْنِ

اور نہ کچھ کھانا مگر زخموں کا جھونکا

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ

کوئی دیکھے اس کو مگر وہی گنہگار

دور خیال کا کھانا:

کھانے سے بھی انسان کو قوت پہنچتی ہے مگر وہ زخموں کو کوئی آپ
فرغ نہ کھاتا ہے کہ بڑا امت و قوت کا سبب ہو۔ پس دور خیالوں کے زخموں
کی وجہ دی جانے کی نئے ان گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا اور وہ بھی
بھوک پیاس کی شدت میں نلکی سے پینچ کر کھا کچے کھس سے بھکا کھ پنے
گا جہر کو خا بر ہوگا کہ اس کا کھانا بھوک کے صواب سے بڑا صواب ہے (امام
اللہ ساز امام احمد رضا اب فی اللہ پناہ اللہ فرمادے)۔ (تفسیر طبری)

ابن ابی حاتم نے بطریق مکرر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا
ہے کہ مسلمان دور خیال کا کچھ کھو کا کھو کہ اور صحیح کا قول ہے کہ مسلمان
ایک روخت ہوگا جس کو دور خیال کھاگیں گے۔ ابن ابی حاتم بطریق مجاہد بیان کیا
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے یہی مضمون کہ مسلمان کچھ کھو کا
مگر میرا خیال ہے کہ مسلمان علی وقوم (قوم کو روخت) کا ہوگا۔ (تفسیر طبری)

فَلَا أَقْبَهُ بِمَا تُبْخِرُونَ وَ مَا

میں کھانا: ابن ابی حاتم کی روایت ہے

لَا تُبْخِرُونَ إِلَّا الْقَوْلَ رَسُولٌ كَرِيمٌ

اور جو چیز کہ کہیں دیکھتے ہے کچھ بچا۔ (امام احمد رضا)

قرآن کی حکایت:

یعنی جو کچھ جنت و اور دوزخ کا بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاجوں
کی مالک بن گئی ہیں لکہ قرآن ہے اللہ کا کام میں کون سا ہے ایک
بزرگ فرشتہ لکھ لکھ ایک بزرگ ترین فرشتہ پڑھتا جو احسان سے لایا اور جس

قد سے مختلف قسموں کا کرتہ ہے (تفسیر) کرتہ سے وہاں کا کر مراد ہے جس کی
قد و قد ہی بنائے۔ (تفسیر طبری)
دور خیال کی ترجمہ کریں:

ابن ابی حاتم اور طبری نے کوئی کے حوالہ سے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ دور خیال کا کچھ کھاتے ہیں اصل کے کھانے کے کھانوں
سے کھانے کو جو کچھ کھاتی (اس طرح اس کو دور خیال میں پڑا دیا جائے گا) کہ وہ
پاکانہ کھاتا ہو سکے۔ ابن ابی حاتم نے ابن جریر رضی اللہ عنہما کے طریقے سے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا ہے کہ دور خیال میں سے اصل کی جائے
گی اور نہ سے کھانے کے کھانوں میں کھانے کو کھانے میں پڑے ہیں اور
فرار از غیبر میں کا ذکر پڑا ہے کھانے کے کھانوں کو کھانا چاہئے گا۔

نوف پناہ کی شامی کا قول ہے کہ دور خیال سے زوار کی دور کی اور
دور سے زوار کا اور بر یا ہما کی بھی جتنی بیان سے کچھ مسافت ہے اس
بات کے وقت بکائی ہوئے کے میدان میں تھے۔

بڑا دور میں ہمارے کھانے کے کھانوں سے فرمایا کہ یہ زوار
سے زوار کا کھانے میں کھاتی فرمایا جانے کو کھانے کا کھانا ہوگا۔

إِنَّكَ كَانَتْ لَا يُؤْمِرُونَ بِأَنْتَ الْعَظِيمِ

اے خدا کہ نہیں نہ تو خدا ہے جو سب سے بڑا

وَلَا يَحْضُرُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ

اور ناکہ نہ کھانا فقیر کے کھانے کا

ایہ ان سے لایا اور مسکین کو نہ کھانا:

یعنی اس نے دیا جس کو نہ کھانا نہ کھانا نہ کھانا سے ملنے پہنچانے فقیر
نورج کی خود کیا خدمت کرتا اور دوسروں کو بھی اصرار تہ نہ دینی پھر جب اللہ
پڑا اس طرح چاہے وہاں نہ لایا تو تہ کیا کھانا اور جب کوئی بھلائی کا کھانا
جو ان کے نہ پڑا تو صواب میں مختلف کی بھی کوئی صورت نہیں۔ (تفسیر طبری)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بڑا بڑا کھانا چاہا ہے اور عظمت میری (دار) یعنی
میں بڑا کھانا اور جاتی کے پردوں میں پڑا ہوا ہوں) اب جو شخص میرا کوئی
لباس لے سے پہنے گا میں اس کو کھانے میں اصرار کروں گا۔ (مسلم)
بدترین عقیدہ دار بدترین عمل:

آیت سے ثابت ہے کہ فرماؤ اہل بیت بھی کاروں کا سونڈہ ہوگا۔ عدم
ایمان اور بدترین عقیدہ کا خصوصیت کے ساتھ اس جگہ کرنا شاید اس لئے کیا گیا
کہ بدترین (مستند) مکر ہے اور بدترین (عمل) عمل (تفسیر طبری)

سے لے کر پتھریوں کے بہت سے اور وہ انہوں کے درمیان میں قرار پکڑے۔
 تک پہنچا ہزار برس کی مدت ہوئی ہوگی فرشتے اور انہی جسم کی مخلوقات کی
 دوسرا تہذیب میں جو وہ خدمت گزار کے شریک ہوگئی، انہیں اس سے حکام کے سر
 نو حکم دے کر دے ہر ان کو رواج ہوگا (تخلیہ) اور میں بتی کر رہی ہوں اللہ
 علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس قسم کا وہ اولیٰ کو وہ (انتخاباً) ان ایہ جیہ معصوم ہو
 گا میں ہر میں ایک ہزار فرس اور کر لیتا ہے۔ (خبر جہن)

یعنی اس روز میں کی مقدار بھی اس ہزار برس کے برابر ہے ان پر عذاب
 واقع ہوگا۔ اور وہ اوقات میں۔ یعنی نے ہاں تا آخر ہر حضرت ان میں سے ہر ایک کا
 ہر ایک کو لیا گیا ہے۔

زکوٰۃ دینے کا عذاب

علاویٰ مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے گناہ (سج) یا ہر وہ گناہ کی کسی
 زکوٰۃ دینے کے لیے قیامت کے دن دروازہ کی آگ میں اس کو کھڑا کر
 دیں گا کہ اس کے دھن پھول اور خوشی کی دھن شگ سے جائے گا۔ یہ اس
 وقت تک ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس روز میں کی مقدار بھیجے گا ہزار
 برس کی مدت تک کہ وہ دیکھ کر اس کو جنت کا دروازہ کھلا دے گا۔ اور ہر
 لاکھوں لاکھوں کی زکوٰۃ دینے کے لیے قیامت کے دن یہ مکمل میدان میں
 اس کا پھانسا جائے گا۔ اور سب دنوں کی اس پر عودت ہوگی کہ کوئی بچہ
 بھی وائی نہیں رہے گا۔ سب سے سزا میں (قدوس) اس سے زائد نہیں گئے۔
 اور جس کے میں گئے۔ ایک ہفتہ اس پر سے گزر جائے گی۔ تو دوسری کو تکرار
 لائی جائے گی۔ اور یہ چاروں اس دن ہوگی۔ جس کی مقدار ہزار برس ہوگی۔ یہاں
 تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کر دے گا۔ ہر دفعہ وہ دروازہ کھلا دے گا
 جائے گا۔ اور جو کہ میں و دیکھوں کی زکوٰۃ دینے کے لیے قیامت کے دن
 کے دن پھانسا کر کہ میں کو اس پر سے گزرا جائے گا۔ ہر ایک کی موجودگی کوئی
 سیکے مڑا کی ایک ٹوٹی ٹوٹی ہوگی۔ یہ کہیں اس کو پتھریوں کے میں کی اور
 کہوں سے وہ میں کی دی مرنے جیسا کہ کہوں کے میں میں گزرا گیا میلی
 برعت کے۔ ہر ایک میں جس تجارت کو کہ اس پر ہر گز لایا جائے گا۔ اور یہ پانی
 اس روز ہوگی۔ جس کی مقدار ہزار برس ہوگی۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
 کا فیصلہ کر دے گا۔ اور ہر ہفتہ وہ دروازہ کھلا دے گا۔

قیامت کے دن کی کیا ہے

انہو ماجہ بیہی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ حضرت
 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اس روز کے متعلق دریافت کیا گیا میں کی مقدار، پچاس ہزار برس کی ہو
 گی کہ وہ دن کی مدت وہاں ہوگا۔ فرمایا جس سے اس کی جس کے ہاتھ میں ہری
 جان ہے وہ دن میں کے لیے ہر ایک کا میں تک کہ وہ میں جو فرس
 پر حتم تھا۔ اس وقت سے بھی اس کے لیے آسمان۔ (یعنی کم) ہوگا۔ میں کہتا
 ہوں کہ اس کو بھیجے گا ہر کوئی تو میں میں رہتا۔ ایک ہی آیت میں میں
 پچاس ہزار برس کی مقدار بیان کی ہے۔ دوسری حدیث میں اس کی آیت
 ہر ایک کو میں میں ہر ایک کی مقدار بیان کی ہے کہ میں اس کا مطلب ہے

ہر ایک کو میں میں ہر ایک کی مقدار بیان کی ہے کہ میں اس کا مطلب ہے
 آیت میں ایک ہزار سال کی مقدار بیان کی ہے کہ میں اس کا مطلب ہے
 ہے کہ میں اس کا مطلب ہے کہ میں اس کا مطلب ہے کہ میں اس کا مطلب ہے
 آسمان سے زمین تک آتے ہیں ہر جگہ کہ اللہ تک ہائے ہیں اس
 آہ و رفت میں دیکھا کہ ایک اس طرف آہ ہے۔ حالانکہ مقدار مسافت ایک
 ہزار برس کی مدت ہو جاتی ہے۔ یہ کہ ایک سال سے زمین کا ہر ایک ہر ایک
 راہ ہے پانی کو ہر سال جانے کے اور پانی اس آہ کے۔ یعنی آہ و رفت
 کی اس مسافت کو اگر کوئی آہی لے کر لے گا تو ایک ہزار برس میں کرے
 گا۔ مگر کیا گناہ میں میں میں اس سے بھی کہ مدت میں لے کر بیٹے ہیں۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے روایت کیا اور حاکم
 کی ہے کہ میں اس کے لیے قیامت کا دن آہ ہوگا۔ جتنا عمر وغیرہ کے درمیان
 ہوگا۔ اس قول پر فضیل المسعودی والی آیت کا مطلب ہے کہ کہ مدت
 آسمان سے زمین تک علم احکام (روزانہ) و مدت ایام دنیا تک کہ رہے گا۔
 ہر دن کا علم کا ہواں اور ہر عام کا علم اور ہر عمار کا علم اور ہر عام کے بعد ہر
 علم اور علم کا رواج (ہر اور اسات) قیامت کے دن اللہ کی طرف ہو جائے
 گا۔ اور قیامت کے دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

شیخ ضروری ہے:

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کہ رسولی کو تو دلک کا مرتبہ اللہ کی بخشش سے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اپنے سے حاصل ہوا ہے کہ میں اس کی بخشش
 کے بعد اگر خود ہر مدت وہاں سے اس مرتبہ پر پہنچا ہے گا۔ تو یہاں
 ہر ہر ہر میں پہنچے گا۔ اور وہاں ہزار ہر تک زندہ رہا۔ حالانکہ دنیا کا پانی رہا
 ہی تصور کی رسالت سے ہر ہے تو اس کا میں اس کی اسطاعت اور اس کی بخشش کے
 بغیر مسعودی کو قلب میں ہے ہر غیر معصوم خود پر بھیجے گا۔ ہر راست
 دوسری بخشش جیسا کہ بعض میں فرمے ہوں کہ جو جانی ہے نہیں ہے (مگر
 وہ میں بھی تو مسلمان کی ضرورت ہے۔ لاخیر ملین)

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ

اس دن آسمان جیسے تھاپا کھلا ہو گا
پھر آسمان کا زبرجلیب کی جھٹ سے ہو جائے گا (تفسیر جلی)

آسمان بکھل جائے گا۔

انھیں بکھلایا ہوا تھاپا کوئی اور حالت یا شکل کی جھٹ نکلتی ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آسمان کے رنگ مختلف ہوں
گے۔ (کبھی) سمر کی طرح بھی، سرخ شکر کی جھٹ کی طرح اور کھردر کر
پست جائے گا۔ (تفسیر طبرانی)

وَتَكُونُ الْاَرْضُ جَمِيعًا

اور سب کے پیر جیسے ایک ہی ہوتی ہو گی

پہاڑوں، دریاؤں، درختوں کے

ان مختلف رنگ کی برقی سے اور پہاڑوں کی درختوں کی مختلف ہر کماؤں
قال "وَمِنْ اَشْيَاءِ يَوْمَئِذٍ تَكُونُ الْاَرْضُ جَمِيعًا وَتَكُونُ السَّمَاءُ
" (الطائر) روح اسرار کی جگہ پر "وَالْاَرْضُ جَمِيعًا" (الطائر) یعنی
پیر جیسی ہوتی ہو گی ان کی طرح اترے پھر لے گا۔ (تفسیر طبرانی)

وَالْاَرْضُ جَمِيعًا تَكُونُ

اور سب کے پیر جیسے ایک ہی ہوتی ہو گی

نفسا نفسی ہو گی:

حضرت تار صاحب لکھتے ہیں "سب نظر آ جائیگی۔ یعنی وہی بات کی بھی
حق "یک دوسرے کا حال دیکھ کر کچھ دوسرے کو نہ کر سکے گا۔ ہر ایک
کو اپنی ہی ہو گی۔ (تفسیر جلی)

ہر شخص کو اپنی ہی ہو گی یا شاید حال کی وجہ سے دماغ غائب ہو جائے گا۔
پھر وہاں پر چاند اور چاندی چاندی کے رنگ کے آسمان کے رنگ کے گہرے
دست نظروں کے سامنے ہوں گے زمین کے احوال پر پریشانی نہ کر سکے گا۔
جنونی نے کھجور کے پانی سے کن کن تمام جن دماغ نظروں کے سامنے آوں گے
باپ بھائی عزیز دوست سب کا وہی آنکھوں کے سامنے آئے گا۔ (تفسیر طبرانی)

يَوْمَ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْقِدُ مِنْ

جس کا گناہگار کسی طرح بچ رہا ہو گا

كَذَابِ يَوْمِئِذٍ بَيْنَهُ

ان دنوں کے گناہ سے اپنے اپنے جگہ

وَصَاحِبَتِهِ وَآخِيهِ

اور اپنی بہن، ماں، اور اپنے بھائی

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّدُ

اور اپنے گروہ کی جو مدد دیتی ہے

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور سب کے پیر جیسے ایک ہی ہوتی ہو گی

لَوْ يَفْقِدُ كَلًّا

پھر اپنے آپ کو بھولے ہو گا

حق چاہے کہ اس طرح ہمارے گم ہونے والی دنیا کو وہ یہ میں دیکھ رہی
جان چاہے کہ یہ ممکن نہ ہو گا۔ (تفسیر جلی)

شرک کی آواز اور جرم میں شرک پر گناہ کرے گا۔ کسی دنیا اور دنیا کی بھائی
اور خاندان میں جس میں چاہے اور تمام جن دماغ کی ہر ایک پر آ جاویں سب کو
غیب قیامت کے سفر سے کہ باقی باقی جائے۔

ہر وہی آواز کرے گا۔ جرم میں شرک۔ مطلب یہ ہے کہ شرک اپنی
سببیت میں دیکھ کر گناہ کا جواب سے بھگنے کے لیے اپنے قریب
ترین افراد محبوب ترین افراد کو اپنے سفر میں جہنم کرنے سے بھی روکنا
نہیں کرے گا۔ مگر یہاں وہی جن کی خبر گیری اور حتمی حال کو قور کر رہی کیا
اس مطلب کی بنا پر "وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا تَكُونُ السَّمَاءُ
نفسا نفسی ہو گی۔ رہے سونے خود اپنے دماغوں کی خبر گیری کر لے گا۔ ان
کے لیے غارت بھی کریں گے۔ بکثرت عبادت بطور توجہ حصول اس
معلوم کو بہت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی اپنے واضح حق
کے لیے ان کا نہیں بھگتا۔ قیامت کے دن سونے اپنے اور دنیا کی بھائیوں کی
رہائی کے لیے اللہ سے بھڑکیں گے اور عرض کریں گے کہ ہر وہی یہ آ
ہمارے ساتھ خود ہے۔ دیکھتے تھے۔ (تفسیر جلی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس معنی میں ایک حدیث روایت
ہے۔ (تفسیر طبرانی)

خدا میں اور اور نہ تھا تھا ہے۔

فانکود۔ حضور قلب حاصل کرنے کے اور دوسوں کو اور کرنے میں تیرہ وہاں
پھر حق کر کے نہ لانا آخر میں اہل ہے (خیر علی)

| |
|--|
| وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ |
| اور ان کے مال میں معلوم حق ہے |
| لِلْاَسْلٰبِ وَالْمَعْرُوْمِ |
| ان کے لئے اور ان کے لئے |

سورۃ المومن ۳۱ اس کی تفسیر کر رہی۔

| |
|---|
| وَالَّذِينَ يُصَلُّوْنَ بَيُّوْرَ الَّذِيْنَ |
| اور جو جہیز کرتے ہیں انہیں کے مال پر |
| مَنْ اِنْ يَفْنٰى لِيَنْتَهِبْ مِنْهُم مَّا كَانُوا عَلَيْهِمْ |
| جو ان میں سے کوئی نہ ہو، بھگتا کرے ہیں جو ان کا مال ان کے لئے ہے۔ |

| |
|--|
| وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰبِائِهِمْ مُّشْفِقُوْنَ |
| اور جو ان کے والدین کے خلاف سے اسے ہیں |
| مَنْ اِنْ يَرَوْا كَرِهًا لِّغَيْرِ مَا هُمْ بِ |
| جو ان سے بڑھ کر ان کے والدین کو چھوڑتے ہیں۔ |

| |
|--|
| اِنْ اَسْأَلُكُمْ عَنْ اٰبِائِهِمْ |
| اگر میں نے آپ کے والدین کے بارے میں پوچھا تو |
| اِنْ اَسْأَلُكُمْ عَنْ اٰبِائِهِمْ |
| اگر میں نے آپ کے والدین کے بارے میں پوچھا تو |

جو ان کے والدین کے بارے میں پوچھا تو ان کے والدین کے بارے میں پوچھا تو ان کے والدین کے بارے میں پوچھا تو

| |
|---|
| وَالَّذِيْنَ هُمْ يُقْرٰوْنَهُمْ حٰفِظُوْنَ |
| اور جو ان کے والدین کی نگہداشت کرتے ہیں |
| يُرٰوْنَ عَلَيْهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ |
| جو ان کے والدین کی نگہداشت کرتے ہیں |
| فَاِنْكُمْ غَيْرَ مُّؤْمِنِيْنَ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ |
| اگر آپ ایماندار نہیں ہیں تو |
| وَاِنْكُمْ غَيْرَ مُّؤْمِنِيْنَ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ |
| اگر آپ ایماندار نہیں ہیں تو |

قابل تھا۔ جب وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اسی پشت میں ان کو حراست کے لئے لیا
(پھر ان کے پشت میں تھے ان کے پشت میں تھے ان کے پشت میں تھے ان کے پشت میں تھے)

حضرت خیر الدین نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں تک کہ ان کے والدین کی پشت میں تھے
اور ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے

| |
|---------------------------------|
| اِلَّا الْمُصْلِيْنَ |
| مگر ان کے والدین کی پشت میں تھے |
| عَنْ صَدْرَتِهِمْ دَابِئُوْنَ |
| ان کے والدین کی پشت میں تھے |

اور ان کے والدین کی پشت میں تھے

جو ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے

جو ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے

ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے
ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے ان کے والدین کی پشت میں تھے

ہے مگر شکاف کا نہ کرو نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ ہیں کہ مجھے ساری حقوت کے لیے کھانا کیا ہے اور نہ تم کو کھانے کی قسم کرو یا کیا ہے۔ (تفسیر طبرانی)

| |
|--|
| قَالَ يَقُولُ لِي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ |
| ۱۵۰۔ اے قوم میری قسم کو نہ سنا جاؤ کہ تم کو |
| اِنْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ وَتَقْوُوْهُ وَاطِيعُوْنَ |
| کہ بندگی کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو اور میرا کہا ہو ۱۵۰ |

وَعَلَّتْ اِيْمَانٌ وَعَمَلٌ:

یعنی نہ سے ڈار کہ تم کو نصیحت پہنچاؤ اور اطاعت و عبادت کا راستہ اختیار کرو۔ (تفسیر طبرانی)

لَا اَشْكُوْا لَكُمْ وَتَقْوُوْا کہ اللہ کی عبادت کرو اس سے تقویٰ رکھو مگر پیرو (الوسیعہ اور عبادت میں اس کا شریک نہ بنو اور)۔
وَالْمُتَّقِيْنَ اور توبہ و اطاعت الہی کی بابت جو کچھ میں حکم دے وہ ان میں اس کو مانو۔ (تفسیر طبرانی)

| |
|--|
| يَعْبُدُوْا لَكُمْ مِنْ دُوْنِكُمْ وَيُخَوِّدْكُمْ |
| تا کہ بتائے وہ تم کو کہتا ہے وہ اس میں اسے تم |
| اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى |
| تک جس طرح وہ تم کو |

اِيْمَانٌ وَعَمَلٌ کا نتیجہ:

یعنی ایمان لے کر آؤ کہ تم کو اس سے پہلے اللہ کے حقوق تکلیف کیے ہیں اور معاف کرو گے اور تم کو ضرورت پر عذاب آنا مقدر ہے ایمان لانے کی صورت میں وہ عذاب کا کچھ نہیں ملے گا۔ بلکہ اللہ کی جائز فی حق علیہ تک ذمہ دہائی کہ جاننا رسول کی صحت و ولایت کے عام قانون کے موافق اپنے مقروضات سے سوت آئے کیونکہ اس سے تو ہر حال کی نیک و بد کو چاہو نہیں۔ (تفسیر طبرانی)
یعنی نیکوئی۔ ایمان و اطاعت معصیت کے سبب ہے۔ یعنی اگر تو اطاعت کرو گے تو اللہ تمہاری معصیت کر دے گا۔

اسلام، ہجرت اور حج نذرت گناہ مٹا دیتے ہیں:

حضرت حماد بن عمار کہتے ہیں کہ اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میں نے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا محمد پیلا یا محمد میں نے اپنا یا محمد صحت یا فرمایا عروا کی بات ہے میں نے عرض کیا کچھ شرط رکھ لی چاہتا ہوں فرمایا شرط رکھو۔ میں نے عرض کیا

سورة نوح

اس سورہ میں پڑھنے والا ہر عالم معروف ہو بھی عن المعکر کہ اس میں سے کچھ اور فضائل پر ملاحظہ فرمادے گا۔ (تفسیر طبرانی)

| |
|--|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ |
| سورة نوح کہ جس کی ہر ہر نبی اور اس کی امت میں آج بھی پڑھا اور اس |
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ |
| نوح علیہ السلام کے نام سے شروع ہوا ایمان نہایت اہم ہے |
| اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهِ اَنْ |
| ہم نے بھیجا تو نوح کو اس کی قوم کی طرف |
| اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ |
| کہ اپنا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ |
| يَاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ |
| پہنچے ان کو عذاب الہی کا کہ |

نوح کا مقصد:

یعنی اس سے پہلے کہ تم کو ضرورت کی بدولت وہ میں طوفان کے اور آخرت میں اور آخرت کے عذاب کا سامنا کرو۔ (تفسیر طبرانی)
حضرت جابر علیہ السلام روایت کر دے حدیث میں اسی پر دلالت کر رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی شاعر کہا مجھے کچھ ایسا چیز یہاں عبادت فرمائی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کو کبھی عبادت نہیں ہوئی۔ ایک دو کی راوی سے رفت سے ہر دو عیب معصوم بنے کہ ہر نبی اللہ کی کئی مقام میں کہ میرے لیے مسجد اور عمارت قرار دیا۔ اس لیے میری امت کے کسی کو چیزوں نماز کا اقتضا آجائے وہیں چاہے۔ میرے لیے مانتی نسبت عادل کیا گیا مجھ سے پہلے کسی کے لیے عادل نہیں کیا گیا مجھے شفاعت کا (حق) دیا گیا (نذرت) کہ تم صحت کے ساتھ اپنی قوم کی ہدایت کے لیے بیعت ہوئے تھے۔ مجھے تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ (تفسیر طبرانی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کر دے حدیث میں چھ خصوصیات کا ذکر

سوا آزارِ عارِ بیٹ سمجھو سے ثابت ہے نہیں کا بھی یہی مضرب ہے۔

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَهُ لَا يُؤَخَّرُ

۱۱۔ جو امر کہا ہے اللہ نے، جب حق کا انکار کر ڈھکیں۔ اور ۱۲۔

موت اور عذاب کا نہیں ہو سکتا:

یعنی ایمان نہ لانے کی صورت میں مذہب کا دھڑ بھٹکے گا اور سر پر آکر گا
 دو اور کسی کے پاس گئے گا کہ آپ سنت کی دھمکیوں والے گئے ہیں یہی مطلب
 جو کہ موت کا وقت کیسی برکت کا حضور سے ملے گا نہیں ہو سکتی۔ (الغالبہ جو
 اہل سنت نہ صاحب بن آدم کی تقریر یک اور طرح کرتے ہیں یعنی
 بندگی کو کفر اور انسان دیکھ کر موت نہ کہے۔ بار بار قسمت کو دہرے لٹکی
 اور جو سب لڑ کر نہ کی جھڑو وہ مٹا دے۔ یہی جاکے ہو جائے۔ غفلان آ کر تھا یا
 اسی کا یہ۔ دینی نہ بچے۔ حضرت عمرؓ کی بدلتی شان کا بھلا ہو گیا۔ شہر مہر
 اگر سنا ہے کہ کچھ ہیں کہ اس تک کہ نہ جھنڈے نہ جھنڈی ہے۔ اسی سے
 مراد قضا پر مسمیٰ شہر کوئی تبد نہیں ہوئی ایک صفت بھی دے گئے پیچھے ہیں
 ملتی نکلتی ہیں قضا پر مسمیٰ شہر سے مراد ہے جو ہر سکا ہے۔ لیکن محفوظ میں عقول کی
 موت ملتی ہو کہ اس کو کھانے کھانے کے لئے کہ تو جو ہر بچاؤ نہیں مرے گا۔
 لیکن ان کے حضور میں قضا پر مسمیٰ شہر کے حضور پر بھی دینی ہو گا کیلا۔ (دفعہ
 تحقیق لایا۔ شخص کو ہر وہ مار دیا۔ اور اس کی زندگی کی کوئی قضا سب بارید
 وغیرہ ہائی نہیں۔ ہے۔ اسی جواب کی نظر میں اس حدیث کے حاملین کی کوئی
 ضرورت نہیں یعنی دینی۔ جو ہر اس لئے اپنے آپ کی وضاحت سے جان کہ
 ہے جو ہر اس کے جس سے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 حضورؐ کرتے ہیں اور وہ اس کی کرتے ہیں۔ اور دوسرے بچاؤ نہیں ہے۔ لے
 کرتے ہیں فرماتے کہ یہاں تک عقل اتنی تقدیر ہو گا کہ اس کا ہے۔ فرما کہ یہی
 قاضی تقدیر ہے۔ ہے۔ (امام زکریاؒ)

جینی انہ نے ملکہ نرگس دیا ہے۔ کہ لالہ محض مدح کرے گا تو کہہ کر شفا
عالمس ہوگی۔ (تہجد ص ۱۱)

تقدیر مطلق کیا جان ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ میں سماں کو رکھ دیا
فرما دیا کہ اس کے حبیب سے انھوں نے اپنی قوم کو بھلا دیا کہ تم میں سے اس سے تو
جو اس کی طرف راہ لے لیتے ہو تم کو قتل فرمائیے وہ اس سے جس کی سمت لے لے
وہ اس کی جانب راہ دیکھ کر دوڑ پھاگ نہ کہے نہ دے کہہ اور اگر کوئی نہ لے تو
اس کی طرف سے ہے ہی خدا تعالیٰ کا خدا ہے جس میں ہمارے گناہ کا آخرت کا
خواب اس صورت میں ہے کہ عطا دے گا۔ (سورۃ یحییٰ، ۱۰)

لَوْ نَشَاءُ لَعَلَّمُونَ

2 1 1 1 1

فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ نُنَجِّهِ هَٰؤُلَاءِ

۱۱۔ یہ کہ جس نے زمین پر ہے لیکن ہم ان کو بچا دیں گے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو نہ بچا دیا تو ان کی مراد سے ان کی جتنی جگہ زمین میں ایک جگہ چھپ کر رہ جاتے اور یہ جگہ ان کے لیے تھی۔

وَإِنَّا لَنَاسِعُونَ هَٰؤُلَاءِ أَمْكِيَّةَ

۱۲۔ یہ کہ ہم ان کو اپنے گھر میں لے جائیں گے۔

یعنی اگر ہم ان کو اپنے گھر میں لے جائیں گے تو ان کے لیے یہ جگہ ان کے لیے تھی۔

فَمَنْ يُؤْمِنْ بربِّهِ فَلَا يَخَافُ

۱۳۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔

مُخَسَّسًا وَلَا رَهَقًا

۱۴۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

مخمسو من

یعنی جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

۱۵۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

وَإِنَّا لَنَاسِعُونَ هَٰؤُلَاءِ أَمْكِيَّةَ

۱۶۔ یہ کہ ہم ان کو اپنے گھر میں لے جائیں گے۔

فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا شَرًّا

۱۷۔ جو اس نے تسلیم کیا ہے ان کو بچا دیں گے۔

وَإِنَّا لَنَاسِعُونَ هَٰؤُلَاءِ أَمْكِيَّةَ

۱۸۔ یہ کہ ہم ان کو اپنے گھر میں لے جائیں گے۔

جنوں کے دور میں

یعنی اگر ہم نے ان کو نہ بچا دیا تو ان کی مراد سے ان کی جتنی جگہ زمین میں ایک جگہ چھپ کر رہ جاتے اور یہ جگہ ان کے لیے تھی۔

۱۹۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

۲۰۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

۲۱۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

۲۲۔ جو ایمان رکھے اس کو ڈر نہ ہو۔ نہ کسی خاص جگہ پر نہ کسی خاص جگہ پر۔

مذہب سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہوئے گا۔ (خبر ملنے پر)

وَمَنْ يُعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَاتِلْهُ

موجودہ اُن نظریات نے اپنے کاروبار کے حوالے سے کسی نئے

نَارِ جَهَنَّمَ خُلْدًا فِيهَا أَبَدًا

آگے بڑھے: اندازہ کی مدد کریں، فہم میں پیشہ ہے۔

تفرمان کی مراد:

یعنی تمہارے نفع و نقصان کا مالک میں نہیں۔ لیکن خدا کی اور میری ذمہ داری کرنے سے نقصان پہنچنے ضروری ہے۔ (تفسیر جلد ۱)

چونکہ اس امر کا کبیر نے اعتقاد میں صرف تبلیغ کا کام ہے، اس نعم
 کی بھلائی ہاں اس وجہ سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کے ساتھ جو اہمیت
 یہ ہوگا، جو عالمی امر کے ساتھ اس کے لئے دوایں جنم ہے۔

اصل کچھ میوں تھا کہ یہ لوگ ہم پر حملہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان پر
 آئے۔ رجب کے دوران صلی اللہ علیہ وسلم کو خیف مکتبہ میں آگے بڑھا
 گیا۔ (تفسیر طبرانی)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْأَلُونَ

ہماری نگاہ کی سب سے اچھیں سٹے جو کہ ان سے دور رہنا چاہیے اور ان سے دور رہنا چاہیے

مَنْ أَضْعَفُ نَاجِرًا وَأَقْلَبُ عِدًّا ۖ

کے لئے ایک کمرہ چھوڑ دیا۔

کثرت برہنہ تراویح

یعنی تم کو جتنے باوجود کر رہا، جہم کرتے ہو اور مجھے ہو کر مسلماً خدیفہ مل رہا ہے۔
 اس کے ساتھ ہی تمہارا سے تنہی ہیں اور انکی کڑواہٹ، جو جب باوجود کا وقت آئے گا
 رشتہ بد لگے گا کہ کسی کے ساتھ ہی کڑواہٹ ہیں اور نہ رشتہ تمہارے ہے یا نہیں جہاں،

قُلْ إِن أَدْرِي أَقْرَبُ مِمَّا تُوْعَدُونَ

۴۔ کچھ می نہیں جانتا کہ زراکے سے می خڑکے؟

أَوْ يُجْعَلُ لَهُ رِزْقٌ أُخْرَى ۚ

نامت کا وقت:

یعنی اس کا علم مجھے نہیں دیا گیا کہ وعدہ جملہ آنے والا ہے یا ایک مدت

یعنی تم کو قطع و نقصان پہنچے: خود کا بے باقی و غرور، سرے پر قدم نہ رکھیں۔ اگر بالکل سچا ہے تو افسوس میں غصہ نہ کرے تو واقعی غصہ نہیں جو حکماء کے پاس سے چلے کر کئی جگہ نہیں، وہاں بھلا کر بنا مصلحت نہ کریں۔ (غیر حلق)

سبب نزول: گو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھا جو کلمہ پڑھا کہ
 ”جو کلمہ کرنے کے لئے پڑھا ہو ہے: چوتھا وہ کلمہ ہے جس کو اکثر و بیشتر
 جو کلمہ پڑھا ہے۔“ تاکہ کہتے ہیں اب اس کام سے باز رہنا چاہیے
 اللہ باری تعالیٰ ہے تو اس کے جواب میں کیا کہیں (اس جواب کا کہ
 نے کے لئے اللہ نے یہ ارشاد جملہ فر فرمایا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پہلا

کَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْجِئْنَا مِنْ حَتَّىٰ آتَيْنَا آلَ هَارُونَ الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (تفسیر بلخی)

إِلَّا يَكْفُرُ مِنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ

کتابخانه: کتابخانه مرکزی

فہم کے لئے

یعنی اللہ کی طرف سے پیغام لانا اور اس کے بندوں کو پہنچانا بھی
 ہے جو اس نے میرے اختیار میں رکھی اور یہی غرض ہے جس کے واسطے نے

حقیت میں تخلیق عظمیٰ جابت، اور قیاسی ہے (اور تخلیق فی کالرض)

۱۔ یہاں سے سب سے پہلے اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۲۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۳۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۴۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۵۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۶۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۷۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۸۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۹۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔
 ۱۰۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک کھانا بنایا گیا۔

اب سے بچا لگا اور اگر میں نے اس فرض کو انہیں کیا تو وہ مجھے عذاب سے کاہن اور مخالفانے اس طرح سبب بیان کیا ہے کہ میں نے خبر کا

ان خوبوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا يُفْلِحُ رُغْبِي عَيْنِي أَحَدًا
ہے وہ میرے سونے کے غم سے میری آنکھ کی کوئی
إِلَّا مَنِ انْقَضَى مِنْ سُؤْلِ وَاتِّقَاسُكَ
مگر جو نہ ہو تو ایسا ہی رہے کہ وہ نہ چاہے
مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا
انہی کے سامنے اور پیچھے رکھے، دیکھو

ہر خالق پر قدرت و رزق کا پاشا ہے، فرما: اے قوم! میں نے تم کو اپنی طرف سے پیدا کیا ہے اور تم کو اپنی طرف سے ہی لوٹاؤں گا۔ یہ تم کو یاد دلاتی ہے کہ تم کو اپنی طرف سے ہی پیدا کیا گیا ہے اور تم کو اپنی طرف سے ہی لوٹاؤں گا۔ یہ تم کو یاد دلاتی ہے کہ تم کو اپنی طرف سے ہی پیدا کیا گیا ہے اور تم کو اپنی طرف سے ہی لوٹاؤں گا۔

ادھر سے بھی اعلیٰ مرتبہ کامل نے فرمایا کہ حقیقت قرآن کا انکشاف مالک کے پاس کے ہے، ہر آدمی کو ہوتا ہے وہی ہے اللہ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلِّمْ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اِنَّہٗمُ الْبَرُّ الْکَرِیْمُ۔ اے اللہ! محمدؐ پر رحمت بھیج اور ان کے لیے تعلیم بھیج، کیونکہ وہ سچے اور نیک ترین لوگ ہیں۔

حضرت محمدؐ کی دعوت کا مقصد یہ تھا کہ ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھائے۔ ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھائے۔ ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھائے۔

نبوت اور ولایت

اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو نبی بنا دیا اور ان کو رسول بنا دیا۔ نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

حضرت محمدؐ کی دعوت کا مقصد یہ تھا کہ ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھائے۔ ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھائے۔

| |
|---|
| اِنَّ نَافِلَةَ الْاَيْلِ هِيَ الْاَيْلُ |
| ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ |
| وَمَا اَقْوَمُ قِيْلًا |
| ہر آدمی کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ |

قرآن میں مشکل کا مہر ہے:

اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو نبی بنا دیا اور ان کو رسول بنا دیا۔ نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

نبی اور رسول کے درمیان فرق ہے۔ نبی اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔ رسول اللہ کی طرف سے وحی لے کر لوگوں کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال سکھاتا ہے۔

پاکستان تحریک نے ہم نے اس فلاحی تحریک میں دلچسپی کے ساتھ جان کر لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

وہ چاہت ہے کہ

نسل سے مراد یہ نہیں ہے کہ لوگوں سے ملنا چھوڑ دو اور اس کے حقوق بھاری لڑائی میں لگ کر دو۔ اس میں نقص و فتنہ وارن کو فتنہ کا کٹر دشمن ہے۔ اس میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

وہ چاہت ہے کہ

موجودہ دور میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی کام کیے ہیں اور کئی کاموں میں حصہ لیا ہے۔

وہ چاہت ہے کہ

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

وَذِكْرِ الشَّعْرِ ذِكْرًا وَتَبْيَضُّ بِلَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر سنا، اونے کی حالت میں نہیں پڑتے تھے اب
بقراءت کی حالت میں پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری ص ۱۰)

امام کے پیچھے قرائت نہ کرنا

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ہے قراءت خلف نہ، امام کا ذکر
مقول ہے۔ امام خلف نے غلام اس بروایت مائے خیال کر کے کہ حضرت
ابن عمرؓ کے پیچھے قرائت نہ کرتے تھے۔

طوائف نے حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت جابرؓ کا نقل کر کے
کہ اسے کہ امام کے پیچھے قرائت نہ کرنا، امام کا ذکر کرنا۔

امام نے غلام اس کو یہ کہ حضرت ابن مسعودؓ نے امام سے
پیچھے قرائت کا مسئلہ پوچھا، فرمایا کہ نہ سنی کے ساتھ تھوڑا، نہ ایک نہ دوا
میں قرائت سے روکنے والی چیز ہو، روئے و تہا، اسے امام کے لئے کافی
ہو، مگر نہ منہ سے نہ کہ کلام امام کے پیچھے قرائت کر نہ، میں چاہتا ہوں کہ
اس سے سنیں، مگر اسے مجھ سے ہوں۔ بعد ازاں نے اپنی ہی روایت نقل
کی ہے کہ میں نے کادوں کی کڑی پھاگنا ہے۔ مجھے نے بروایت ابن
قصہ امام اس بیان کا کہ حضرت عمرؓ نے ابن خطابؓ سے بیان کیا کہ جو امام
کے پیچھے پڑھ رہے ہیں کہ میں سن رہا ہوں۔

ابن ابی شیبہؒ نے صحیح میں حضرت جابرؓ کا قول نقل کر کے کہ
امام جبر کے ساتھ پڑھے، اپنی روایت میں کہ پیچھے قرائت نہ کرنا، ان اقول
سے مستثنیٰ ہے کہ قراءت امام کے پیچھے بہت اونے سے نماز میں نہ پاری۔
ابن نماز میں ذکر قرائت اس آیت کا بھی متنازع ہے، اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: **وَاِذَا قُمِ لِلْقُرْآنِ فَالْتَمِئْ لَهُ** و **تَسْمِعُوْهُ** رسول اللہ صلی
وسلم نے بھی ارشاد فرمایا: **اِذَا قُمِ لِقُرْآنٍ فَاصْبِرْ** اس آیت کے ہاتھ نہ دھنی
کے ساتھ تھوڑا، اور اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔
داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے۔

مسئلہ: امام و مضاف اور بعض کی نزاکت میں وجوب قراءت کے قائل
ہیں مگر اس حدیث سے کہ قراءت سے بعد صحابہ و تابعین ہر حال امام کا
خلفہ نقل میں جو عزت کے اندر جو قراءت کے قائل ہیں اس کی سب
وہ ہے بلکہ اس کے اندر بروایت مستثنیٰ کرنا ہے، ابلی فرض کے اندر صرف وہ
مکتول میں قراءت واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مقدم اور بعض کی اس حدیث میں صریحاً مذکور ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور اس حدیث میں (صرف) صریحاً مذکور ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(دوسری روایت سے) نقل کیا ہے۔ (دارالعلوم)

کے ساتھ ہی کرتے تھے، یہ بھی بہت حد تک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلکہ ساتھ ساتھ کہ اس کی قراءت کرتے تھے، امام نے فرمایا ہے۔
لَمْ يَكُنْ يَكُونُ لَكَ مِنْ الْقُرْآنِ شَيْءٌ تَلَا بِهِ یہ بھی قیام
کرنے والے بعض تھے سب کے ساتھ تھے معلوم ہے کہ بعض صحابہ و تابعین

وَاللَّهُ يَقْدِرُ الْبَيْلَ وَالنَّهَارَ
اور اللہ ہی ہے رات کو اور دن کو
عَلَيْهِمْ أَنْ لَنْ نَخْصُوهُ قِتَابٌ عَيْنُهُ
ہے۔ ہند کریم کی کو پڑھ کر سوتے ہو، سناں بھی ہی
فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ
اب پڑھو جو تم کو آسان ہے قرآن سے

فرشتہ تہجد کی غسولی:

یعنی رات کو دن کی پہلی نماز کو اللہ کو حضور ہے اس ایک خاص
نماز سے بھی رات کو دن سے نکلتا ہے کہ بعد نماز کی دوا کرنا اور
وجہ ہے۔ بعد اس کی قراءت اور غسول کے وقت روزانہ اُن کی تہجد ۱۰۰
تہجد وقت کی طرح نماز کا وقت گزرتا ہے کہ گزرتا ہے کہ گزرتا ہے کہ گزرتا ہے
۱۰۰ تہجد کا ہر ایک قاری ہی بعض کجاہرات مجتہد سے ہے کہ گزرتا ہے کہ گزرتا ہے
ایک تہجد رات کی ہی نہ نصیب ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے
سوائی اللہ تعالیٰ اور فرمایا کہ تم اس کو پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر۔ اس لیے
اب میں نے اس کی تہجد اور بعض نماز اس میں بتاؤ کہ آتا ہے کہ وہ
لے۔ اب امت کے میں نہ نماز تہجد فرض ہے نہ وقت کے نہ مقدار نماز
کی کوئی قید ہے۔ اللہ اعلم

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کرنا حدیث صحیحہ ہے، یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیوں کی نماز میں اللہ تعالیٰ کی قیامت کے بعد
رہنما کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں شب کیا
کہ وہ اس وقت پڑھ کر آتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا
کہی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی غزیرہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میں شکر کرنا، اللہ تعالیٰ۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی پڑھ کر پڑھ کر۔
مگر میں نقل

حضرت ابن عمرؓ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مغرب نماز میں اپنی سوا ہی نماز شب پڑھتے تھے، ان کی کارنامہ ہے کہ
ہر روز ایسے پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ پڑھتے تھے (سوائے نماز کو)

ہے زیادہ اہم ہے۔ داس کی طرف وہی قابل ستائش ہے۔ شک ہے یہ واجب ساتھ ہونے سے عکس شری سے بے عمل عقل کی نظر میں بھی یہ عقیدہ واجب تھا۔ اور عکس عقلی طور داس کی تفصیل کو چاہئے کہ اس سے یہ اس لیے بدیت شرع کی ضرورت ہوئی۔ یعنی یہ بھی عقیدہ و عقول عقل نہیں مگر شریعت کے عقائد کے معیار کی تفصیل کی حدود میں عقل کی رسائی نہیں۔

مسئلہ: فقہ دے دی آیت کی ہے نہ میں تیسیر تحریر کو فرض کیا ہے اور نبوت میں ہی آیت کو فرض کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا کہنا ہے کہ جب یہ آیت افسوس کے ساتھ بھی منقطع ہو اس سے نماز کا انعقاد جائز نہ گئی ہے اجل۔ اللہ اعظم۔ لا الہ الا اللہ ابو حنیفہ افسوس۔ وغیرہ آیت و صلاحت کی صحت صرف اللہ اکبر کیسے ہی سہی موقوف نہیں ہے کہ تکسم سے مذکور آیت یعنی عظمت کو ذکر کرنے کا اور اس کا اقرار کرنے کا نام اور پیسہ دینے کا عقیدہ کہتے ہیں اس کا اقرار بھی طریقیہ مسلمانوں میں نہ ہو تو پھر اللہ اکبر کے سوا کوئی اور اللہ کا کافی نہیں، اللہ الاکبر اور اللہ الاکبر کیا جنوں الماسوں کے نزدیک درست ہے۔ (خیر غریبی)

وَمَا يَكُفِّرُ قُلُوبَهُمْ وَأَلَّا يَرْجُزَ فِي الْهَجْرِ

اور اپنے پڑے پاک کہ اور نہ گئی سے اور نہ

ظہارت میں صحت کے ذیل ہونے پر ہم ہوا کہ گھڑن کو خدا کی طرف بلائیں ہر نماز و غیرہ کا حکم ہوا نماز کے لیے شرط ہے کہ پڑے پاک ہوں اور مذکور سے اقرار کیا جائے۔ ان چیزوں کو یہاں بیان فرمایا۔ یہاں پر ہے کہ جب پڑوں کا کسی معنوی جہاں سے پاک دیکھ ضروری ہے تو جان کی پاک کی نظر میں اہل ضروری ہوگی۔ اس سے اس کے بیان کی ضرورت نہیں کبھی تھی۔ بعض علماء نے پڑوں کو پاک دیکھے۔ جسے عکس کا۔ عادات سے پاک دیکھ کر ادا کیا ہے۔ اور نہ کہ جسے دور دہنے کے حکم سے لیے ہیں کہ جن کی گندگی سے دور رہے۔ جسے سب تک دور ہیں۔ ہر حال آیت خدا میں ظہارت ظاہری و باطنی کی تاکید قصور ہے۔ کیونکہ بدن اس کے رب کی برائی نہ تھا۔ انہیں جس کو سبھی۔ (خیر غریبی)

اپنے پڑوں کو پاک کرو۔ یعنی اپنے غم کو نکالیں سے پاک کرو۔ علیہ السلام۔ علیہ السلام۔ کسی مذہبی مذہب کے لیے حضرت ابن مسعود سے اس آیت کا بھی پڑھا تھا تو فرمایا کہ یہ وہی گندگی کی حالت میں نہیں نہ ہوا۔ پھر فرمایا تو نے ایمان میں طہارت کا شعور ہے

وہی رحمہ اللہ لا یؤید ظاہر نص و لا امر علیہ دفعہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے عقلی لباس نہیں پہنا اور نہ گندگی کی حالت میں چار عورتیں۔

حضرت ابن عباسؓ کو بھی یہی قول ہے تھا کہ نے کہا کہ اپنے اہل ظہار ٹھیک کرو۔ رسول نے کہا کہ ایک مثال آئی کہ پاک پڑوں والا اور بدتر اور آئی کہ پاک پڑوں والا بچا تھا ہے۔ عید میں میرے نے کہا ہے ان اور انھیں پاک کرلو۔ میں بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اپنے اہل ظہار۔ ابن مسعودؓ ان کو ان کے ذمہ نہ تھا کہ آیت میں پڑوں کو پاک دیکھے کہ حکم کیا ہے۔ کیونکہ شرک اپنے پڑوں کو پاک دیکھ نہ گئے تھے۔ عادات نے کہا اپنے پڑوں کو پاک کرلو۔ کیونکہ ان کا بیان ہوا ان کی (تفسیر کچھ سب) ہے۔

پھر سے نزدیک ہے کہ پڑوں کو پاک دیکھنے کا عقیدہ عبادت میں اور اہل ظہار سے واجب ہے۔ اور بن کو پاک کرنے کا حکم دلائل میں سے درجہ اولیٰ مطہرہ پر ہے۔ نسبت پڑے کے بدن کا صحت پرانی ہے۔ اور بدن کو خدا سے زیادہ قرب ہے تو جب اللہ تعالیٰ پڑوں کی پاک کی کو پند نہیں فرمایا تو بدن کی پاک کی کو کیسے پند فرما سکتا ہے۔ ہونے سے بھی اور جس اور قلب کی طہارت ہے۔ قلب کو بدن سے بھی زیادہ اللہ کا قرب حاصل ہے۔ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ظہار کو پند فرماتا ہے۔

مسئلہ: فقہاء نے اس آیت سے نماز کے لیے پڑوں کی اور جس کی بدن کی جوست تھی۔ سے ضروری قرار دی ہے ہر سے نزدیک تھا ہے۔ کہ اس آیت سے صرف نماز کے لیے طہارت کی شرط کا اور مست نہیں بدقتوں قسم کی فوری طہارت کے واجب ہونے پر عقل میں ہی آیت دلائل میں ہے۔ ہاں نماز کے لیے نہیں وضو کی طہارت کے واجب پر اقرار ہے اور انسان کی طبیعت یہ ہے کہ جب جسمانی پاک کیاں سے پاک دیکھ کا حکم کا عقل فتح آیت سے ثابت ہے۔ یہ عقلی اور عقلی جوستوں سے پاک رہے اور جب بطریق اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بہت وضو نہیں فرمایا ہے مَا تَزِيلُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَيْفَ تُوْفُوا بِآيَاتِهِ أَنْ تَرْجِعُوا إِلَيْهِ

جنوں اور گناہوں سے پاک ہو: علیہ السلام۔ مگر نہ خداوندی رحمت نے اور اس طرح رضی اللہ عنہ سے کہا ہر سے رحمت میں۔ یہی تین تین چھوڑ دو۔ ان کے قریب بھی نہ ہوا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا چھوڑ دو۔ یہاں علیہ السلام نے کہا ہر کا عقلی سے اور خدا کا عقلی سے ہے تجاست اور گناہ تھا کہ کہا کہ شرک مر رہے۔

طہارت نہ دیکھنے کا عذاب: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کی طرف سے گزرے اور فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جاوے گا میں نے کہا ہاں یا نبی کہ عذاب نہیں دیا جاوے گا ایک تو شباب سے انہیں کرنا تھا۔ اور مسکری وادعت میں ہے ایک شباب سے پاک نہیں رہا کرتا

عذاب کی خوش گوئی:

یعنی ابھی اس کو بہت بڑی عذاب پہنچنا اور سخت ترین عذاب میں گرنے کا جو ہے۔ لاش روایت میں ہے کہ "معدود" دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ہمیشہ چڑھنا پڑے گا۔ اگر انھیں یہ بھی عذاب کی ایک قسم ہے (تعبیر)۔ ولید ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقی چھ کر دیا۔ جس سے کسی قدر سزا ہو رہی ہے اور جو نہیں لے اس کو دغا دلا کر قیامت میں چڑھا دے گا کہ اگر ولید مسلمان ہو گیا تو بڑی فریاد ہوگی۔ عرض سب میں ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارے میں گفتگو کی کہ کسی نے کہا تھا میرے کسی نے کہا تھا اب ولید ہلاک کشتا شہر میں خود زنا میں مبتلا ہے کافروں کی باتیں بھی سب کی ہیں پھر ان سے شعر ہے نہ کہ ات لوگوں نے کہا کہ خیر یہی کیا رہا ہے کچھ لگا کفر و سوجھ لوں۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد کہہ دیا کہ کھانسی کا دھڑکا جو ہاتھ دھالوں سے نکل رہا تھا آیا ہے۔ حالانکہ بیشتر فرقہ میں کہہ چکا تھا کہ جو بھی نہیں دہرائے گی نہ معلوم ہوئی ہے بلکہ اللہ کا کام ہے جو کھنکھ برآمدی کو خوش کرنے سے یہ عذاب یہ بات دہرائی گئی تھی کہ کفر اٹھ کر دیکھو کہ یہ ہے۔ (تعبیر ۱۵)

ان میں سے فرماتے ہیں کہ معدود بھی ایک چٹان کا نام ہے جس پر کافر کو عذاب کے لئے کھینچا جائے گا۔ سعد کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور پہلا ہے۔ (تعبیر ۱۶) میں اس پر سخت عذاب چڑھاؤں گا کہ معدود ایسا سخت عذاب ہے جو ہر عذاب سے زیادہ کوسب پر غالب ہو۔

دورخ کا پہاڑ:

حضرت ابو سعید نے روایت کیا کہ روایت میں ہے کہ آیت تَنْزِيلُهُمْ مُنْزِلُهُمْ تَنْزِيلُهُمْ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دورخ میں آگ کا پہاڑ ہے ولید کہ اس پر چڑھنے کا حکم ہو گا۔ جب وہ اٹھا تو اس پر دھکے کا تو تھوڑا پھسل جائے گا۔ اور جب اٹھائے گا تو دوبارہ اس کی حالت میں ہو جائے گا۔ اور جب اس پر تھوڑے کا تو تھوڑا پھسل جائے گا اور جب تھوڑے کا تو تھوڑا پھسل جائے گا۔ (تعبیر ۱۷)

نبوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ صحیح ترمذی میں ابن عباس اور عامر نے بھی یہ روایت کی ہے اور عامر نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت ابو سعید کی دورخ روایت میں آگ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دورخ کے اندر ایک پہاڑ کا نام ستر سال تک اس پر چڑھے گا اور پھر ایک کرے گا۔ اور جب اس کی طرح کرے گا۔ (تعبیر ۱۸)

کہیں۔ نہ کہ معدود دورخ میں ایک پختی چٹان۔ ولید کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنا تھا کہ اس کے گھر سے لوہے کی لکڑیوں سے اس کو کھینچا جائے گا اور پھر

اللہ علیہ وسلم سے اس کا کام ملے گا کہ جو کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے نہ کسی میں گوارا میں ہوئی طاقت ہے۔ اس میں پڑے کہ اس کا کمال چکر ہے۔ (تعبیر ۱۹) اور اس میں بالی جلی کرنے کا ہے۔ وہاں جلا دیا جاتا ہے کہ اس کے اس کی کوئی غائب نہیں ہو سکتا۔ پھر اس کا کام نہیں ہے۔ (تعبیر ۲۰)

وَقَدْ حَدَّثَنَا لَفْ تَمِيْمٌ اَنَّ

اور تھوڑی دیر میں اس کیلئے خوب پیاری ہے

ولید کی سیاحی مشیت:

یعنی دوسری خوب حالت جو اس کے ساتھ تھی۔ (تعبیر ۲۱) اور ابھی طرح چڑھ کر رہی۔ چار گزہم تیریں ہر شکل کا میں اس کی طرف سے سوار کرتے اور اس کو ابنا کام ہاتھ سے (تعبیر ۲۲)

یعنی میں نے اس کو بہت زیادہ مشقت کا سامنہ درست کیا اور اسے دور چلائی کے انتہائی میں لگا دیا یہی ایک کہ اس کو عذاب میں لگا کر جانے لگا۔ پھر عذاب کی اس کی طرف کی طرف سے سب عذاب کیے۔ (تعبیر ۲۳)

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اُرِيْدَ اَنَّ

پھر اس کی دیکھ ہے کہ اور بھی دوزخ

حرم اور ہشکری:

یعنی ہر گز سخت حالت کی کوئی طرف سے ہشکری سے۔ (تعبیر ۲۴) بہت ہی بڑی ہشکری میں کرنے کی حرم میں ہشکری کے بارے میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے سامنے ہشکری کی صورتوں کا ذکر فرماتے تو کہا تھا کہ اس کے عذاب میں ہشکری کے پانچ تہ ہیں کہ پانچ تہ میں کال ہے کہ میں اس کو نہیں بھی لکھی میں اس کی اس کو فرماتے ہیں کہ پھر اس قدر ہشکری دوزخ انسانی کے یہ بھی تو ہے کہ اس کے ہشکری میں کھڑا ہوا تو اس کو نہیں دہرایا ہو گا۔ (تعبیر ۲۵)

كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لَذِيْ تَابَعِيْدًا

پھر اگر نہیں ہے کہ اس کے اس کا خلاف ہے

ولید کا سوال: یعنی جب وہ مشرقت میں کی آجوں کا خلاف ہے تو اسے ہرگز حق نہیں سمجھتا کہ اس کی تو جی باندھے۔ نہ خیالی چاہے۔ کہتے ہیں کہ میں آیات کے قول کے بعد ہے۔ یہ اس کے مال و اسباب میں نقصان پہنچا ضرور ہے۔ (تعبیر ۲۶) اور اس کے ساتھ ہر گز کے ساتھ ہر گز۔ (تعبیر ۲۷)

سَأَرْفِقُ مَعُوْدًا

اب اس سے چھوڑ دے گا وہی چھوڑ دے گا

کَافِلِيْہِ سَفَرًا

اب اس کو اس کا آٹھ میں ۵

جہنم میں داخل:

یعنی مغرب میں قاف کی طرح اسی طرح کا مہاجر، پھندا مارا۔ (مخبر حق)
مسئلہ ان کی ایک حدیث میں ہے۔ بل جہنم کی ایک حدیث کا نام ہے جس
میں کافر کو گرم جانے کا ہے جس میں کفار اور مسلمانوں کا ہے۔ یہاں تک کہ جس
شخص نے کہنے کا۔ اور مسلمانوں کی ایک حدیث پہلائی کا نام ہے جس نے کافر کو
جانا جاتا ہے کہ مہاجر کے توجہ سے ہی ہے۔ یہاں تک کہ جس نے کافر کو
جانے کا۔ مہاجر کے توجہ سے ہی ہے۔ یہاں تک کہ جس نے کافر کو

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَفَرُهُ لِيُفِيَّ وَلَا تَدْرَا

اس کا کیا کہہ سکتے ہیں، اور اس کے ہاں اس کے اور نہ پھرنا

دور سفر کی آگ:

یعنی دور سفر کی کوئی چیز باقی نہ رہنے دے گی جو پہلے سے تھا۔ یہاں
جہنم کے بعد اس حدیث میں بھی۔ جہنم کی جگہ اور اس کی حالت پر
ہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
نہایت سے ہی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

وَأَكْبَرُ لِيُفِيَّ

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

رَبُّهُ فَكَلِمَةٌ وَقَدْ رَأَى

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

فَقِيلَ كَيْفَ قَدَرًا

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

سَفَرٌ قَتِيلٌ نَيْفٌ قَدَرًا

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

لَوْ نَظَرْنَا لَنَظَرْنَا عَيْنًا وَنَبَرْنَا

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

فَقَالَتْ هَذِهِ أَلْسِنَتُنَّ نَوْمًا

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقَوْلَ الْبَكْرِي

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں
یہاں تک کہ اس کے ہاں جہنم کے کسی حدیث میں بھی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ہاں

بن جلیل نے اپنی سند عمر بھی تحریر فرمایا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُخْلِقُ مَا يَشَاءُ لِمَنْ يَشَاءُ يُرْسِلُ فِيهِ رُوحَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُفْخِئُ السَّيْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُجْعَلُ السَّيْلُ كَالْعِهْدِ الْعَقِيمِ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ أَشْجَارًا مُتَنَادِلَةً تَلْوِيحًا مُتَعَادِلَةً يُفْخِئُ السَّيْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُجْعَلُ السَّيْلُ كَالْعِهْدِ الْعَقِيمِ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ أَشْجَارًا مُتَنَادِلَةً تَلْوِيحًا مُتَعَادِلَةً

ترجمہ: اس شہد اب اعتراف کے آمم ہو چکا ہے اور اس میں جس قسم کی دغا اور دہائی ہو رہی ہے انسان کی غفلت و پاکہوشی کی ایک عمدہ مثال ہو اس کا دور دورہ کر رہا ہے اور وہ محمد ہے اور عرب ہے اس کی شہادت اس کا غلبہ اور اثر و نفوذ ہے۔ (مفت کا خط)

لَتَحْشَبَ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ لِتَجْمَعَهُ عَظَامُهُ ثُمَّ
 کیا پہلی دیکھتا ہے اول کہ مٹتا نہ کرے گی ہم کسی کی خبریں ۵۰

انسان کی غلطی :-

یعنی یہ خیال ہے کہ ہر نبی تک کا چہرہ ہو گیا اور ان کے ہر سے ملنا ذخیرہ
کے ذرات میں جاٹے۔ ہاں، اب کس طرح ان گھنے سر کے جوڑ دینے کا بیج ہے؟
یہ چیز تو محال معلوم ہوتی ہے۔ (الطیر جہنم)۔

تھوڑی بہانہ دیکھ کر، ان کے پیچھے گئے اور قیامت!

یہی سب سے اہم نکتہ ہے کہ یہ آیت عہدیٰ کنز و دیہ کے تحت میں نازل ہوئی تھی
خاتم زمان نہرو کا طلیعہ اور انجمن بن شریعہ نقی کا دار و قضاہری اور انجمن
کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے مجھے میرے برے
اسباب سے محفوظ رکھ۔

ہاتھ چھو کر کھڑی ہو کر خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اصل
 خطبہ وسلم مجھے ہذا قیامت تک ہوگی۔ اسی سے اصول یہ ہو گا کہ حضور صلی
 خطبہ وسلم نے اس کا اقتباس نہ کیا کیونکہ بتائیے کہ اگر میں قیامت کو کچھ
 ہی نواں سبب کی تمجید یا بات کی تمجید کرتا تو کبھی کہوں گا کہ وہ جس سبب سے جانوں
 یا خداوندوں کے چہرہ کو کر کے نکالتا ہے۔ یہ بات نہ کہ وہ جہلی ہوئی۔ (خیر مطلقاً)

بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ يَسْمِعُوا بَنَاتَهُنَّ

اللہ کی قدرت:

[illegible]

انسان کی ذہانتی:

یعنی جو لوگ قیامت کا انکار کرتے اور دوبارہ زندہ کیے جانے کو محال جانتے ہیں اس کا سبب یہ نہیں کہ یہ مسئلہ بہت مشکل ہے اور اللہ کی قدرت کا کلمہ کے دائل و شکاتات غیر واضح ہیں بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے اپنی اگلی عمر میں جو باقی رہ گئی ہے باطل و پاک ہو کر طبعی و بطور کرتا رہے اگر کہیں قیامت کا حوالہ کر لیا اور اعمال کے حساب کتاب کا خوف دل میں بیٹھ گیا تو نفس و فجور میں اس قدر چوکی اور ذہانتی امن سے نہ ہو سکے گی۔ اس لیے ایسا خیال دل میں آنے کی نہیں دیتا۔ جس سے بیش معطل ہو اور لذت میں شغل پڑے۔ بلکہ استیلا اور تعنت اور سینہ زوری سے سوال کرتا ہے کہ ہاں صاحب وہ آپ کی قیامت کب آجگی۔ اگر واقعی آئیے لی ہے تو بقیدت سے ماواں کی تاریخ تو بتائیے۔ (عزیم علی)

سعید بن جبیرؓ نے کہا آدمی گناہ میں مبتلا کرتا ہے اور توبہ کو نالوارہتا ہے کہتا ہے میں نے سچائی کرلوں گا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایمانی کی حالت میں اس کا موت آ جاتی ہے ضحاکؓ نے کہا کہ اس سے مراد امید میں پائے رہا ہیں آدمی کہتا ہے میں زندہ رہوں گا اور تمام مال حاصل کروں گا موت کی یاد اس کو نہیں ہوتی۔ (عزیم علی)

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ

پھر جب چمکے گئے آنکھ

اللہ تعالیٰ کا غصہ:

یعنی جن تعالیٰ کی نگاہ قدری سے جب آنکھیں چندھیلے انگلیں کی اور مارے حیرت کے لگا ہیں خیرہ اور ہانپتی اور سونگ بھی سر کے قریب آجائیگا۔ (عزیم علی) صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ قیامت کا بیان ہے کیونکہ اس کے بعد شمس و قمر کا اجتماع بیان کیا گیا ہے اور یہ اتفاق قیامت کے دن ہوگا لہذا بروقی نظر سے بھی مراد ہی تجربہ جو قیامت کے دن ہوگا۔ (عزیم علی)

وَحَسَفَ الْقَمَرُ

اور گر جائے چاند

چاند اور سورج کا انجام:

یعنی بے نور ہو جائے۔ چاند کو شاید الگ اس لیے ذکر کیا کہ عرب کو یہی قمری حساب رکھنے کے اس کا مال رکھنے کا زیادہ اہتمام تھا۔ (عزیم علی)

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

اور اکٹھے ہوں سورج اور چاند

جہاندار اس پر قادر ہوگا وہ انسان پر بطریق اولیٰ قادر ہوگا۔ (عزیم علی) مَلِكٌ لَّنِي لَّيْسَ لِي كَلِمَةٌ اس کے پورے پورے نے یہ بھی ہم قادر ہیں جان سے مراد ہیں انھیں یا انھیں کے پاس اور ان کی جڑیں تو چھوٹی اور نازک ہوتی ہیں جب انہم جو درس کے توفیق یذہبوں کو جوڑے نہ قدرت توجہ پر اولیٰ ہم کو حاصل ہے۔ (عزیم علی)

اگر غور کیا جائے تو شاید بیان یعنی انھیں کے پوروں کی تفصیل میں اس کی طرف بھی اشارہ ہو کہ حق تعالیٰ نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے ممتاز کرنے کے لیے اس کے سارے ہی بدن میں ایسی خصوصیات رکھی ہیں جن سے وہ چمکانا چاہیے اور ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے خصوصاً انسانی چہرہ و چاندی مرئی سے تا کہ میں اسکا اندر قدرت حق نے ایسے امتیاز احداث کئے ہیں کہ ہر ایک چہرہ میں انسانوں میں ایک کا چہرہ بالکل دوسرے کیساتھ ایسا نہیں ملتا کہ امتیاز باقی نہ رہے۔ انسان کی زبان اور معقوف بالکل ایک ہی طرح ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے کسی ممتاز ہے کہ بچے بچے 'صوت' مرد کی آواز لگ لگ بچہ کی پچھلی جاتی ہیں اور انسان کی آواز لگ لگ بچہ کی پچھلی جاتی ہے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز انسان کے انگوٹھے اور انھیں کے پوروں ہیں کہ ان پر جو لاش و غلو طوطی جال کی صورت میں قدرت نے خاکے ہیں وہ بھی ایک انسان کے دوسرے انسان کے ساتھ نہیں ملے صرف آدھا آدھا کی جگہ میں ایسے امتیازات کہ اگر وہ انسانوں میں یہ پورے مشترک ہونے کے باوجود ایک کے غلو دوسرے سے نہیں ملے۔ اور قدیم و جدید ہر زمانے میں نشان انگوٹھا کو امتیازی چیز قرار دے کر عداوتی فیصلے اس پر ہوتے ہیں اور فی حقیقت یہ معلوم ہوا کہ یہ بات صرف انگوٹھے ہی میں نہیں ہر انگوٹھے کے پوروں کے غلو بھی اسی طرح ممتاز ہوتے ہیں۔ یہ سمجھ لینے کے بعد پوروں کے بیان کی تفصیل خود بخود سمجھ میں آ جاتی ہے۔

غور کی دعوت: مطلب یہ ہے کہ ہمیں تو اس پر قیوب ہے کہ یہ انسان دوبارہ کیسے زندہ ہوگا ذرا اس سے آگے سوچا اور غور کرو کہ صرف زندہ ہی نہیں ہو گیا بلکہ اپنی سابقہ شکل و صورت اور اس کے ہر امتیازی وصف کیساتھ زندہ ہوا ہے یہاں تک کہ انگوٹھے اور انھیں کے پوروں کے غلو طوطی پر عداوت میں جس طرح تھے اس شکاتات چہرہ میں بالکل وہی ہوں گے۔ (عارف علی مہتمم)

بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجَرًا مَّا مَلَأَ

بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ احمالی کرے اس کے سامنے

يَنْكُرُ آيَاتِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ

پوچھتا ہے کب ہو گا دن قیامت کا

تاکل مٹنی بر جمع علی اصلہ کے تحتہ لکھی ہے۔ (اسات فارسی)
 ہر انسان کی تخلیق میں دنیا بھر کے اجزاء اور ذرات کی شمولیت
 اور ان پر لایا جانے والا نظام اور ہر ذرہ کی اقسام اور خاصہ حاصل
 ہوتے ہیں اور انسان کی خوراک میں خوردہ جے توں میں اور ذراتوں
 اور اعضاء کے ذریعہ آپ وہود وغیرہ کے ذریعہ مٹا ہوا جاتے ہیں میں مٹتا
 ایک انسان کے وجود میں کمال کمال پر لایا جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ کمال اپنے
 اجزاء اور ذرات کے مجموعہ ہے اور ان کے گوشہ گوشہ میں سحر سے جوئے تھے
 قدرت کے نظام میں ہر ذرت انجیر طریق پر ان کو رکھ کر ہوا میں مٹا
 ہے۔ اگر امتیاز کا مطلب یہ لیا جائے تو اس ایک صلاح کے ذکر سے
 مٹ کر یہ فی مٹ سے سب سے بلند شہ کا ذرا لگی ہو چکا کیونکہ ان خدا
 مٹاں لوگوں کے ذریعہ ایک قسمت کا مٹا ہوا ہے اور ہوا میں کے دوبارہ زندہ
 ہونے میں سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ انسان ہر کمال اور ہر ذرہ
 ہو کر دنیا میں مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ذریعہ کیا مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے

تَبْتِیْلِهِ جَعَلْنَاهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا

مگر ہر ذرت کو پہنچنا

یعنی اللہ سے مٹا ہوا ہر ذرہ میں سے مٹ کر ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 طرح کے مٹ بھر کرنے کے بعد ان میں ہر ذرہ میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 سے مٹ کر ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 اور ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 (تعبیر) "تَبْتِیْلِهِ" کے معنی کو مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 مٹا ہوا ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

لَا تَأْخُذُ بِهِ سَلْسَبِيلُ اِنَّا نَسُخُ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ

مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

یعنی ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 سے مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

ہے۔ مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 کوئی نہ مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہم نے ان کے لیے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

رَبَّنَا اَعْتَدْ لَنَا لِهَاجَتِنَا مِنْ سَلْسَبِلٍ
 ہم نے تم کو ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 وَاعْتَدِ لَنَا سَعِيْرًا
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

انجام مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 اور ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

مٹ کر رہے ہیں اور ہوا میں کمال کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

لَا اَرْبَآءَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
 ہر ذرہ اور ذرات کے ہر ذرہ اور ذرات کے

عبداللہ ابن عمرؓ نے کتاب الترمذی میں مذکور حدیث کا نقل کیا ہے کہ اہل جنت کے پاس سات کی بنڈیاں ہوں گی ان بنڈیوں کے ذریعہ وہ چشمہ کھانیں جو ان چاہیں گے پھانسیں گے پانی ان کے غم کا علاج ہوگا۔ (ترمذی)

يُوفُونَ بِالْعَدْلِ

پہا کرتے ہیں سچ کو

نیکیوں کے اوصاف:

یعنی جو سچ، فی ساحت پورا کرتے ہیں، مگر ہر سچ کو جب خود اپنا لازم بنی ہوئی چیز کو پورا کر لے تو اللہ کی لازم کی بولی باتوں کو ایسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (فہرست)

گویا یہ جواب ہے ایک فرضی سوال کا کہ اگر اللہ کو کیا نواب کیوں لے گا؟ اگر اللہ کے یہ اوصاف ہیں اس صورت میں یہ اگر اللہ کی تعریف ہو جائے گی تو وہ فرضی اور کرتے ہیں مذہب سے اسے چھوڑ دیتے ہیں مگر اس سے بیز رکھتے ہیں بندہ جس طرح کرتے ہیں اور فرضی ہوئی کسی مطلب میں غلوں کے۔ تھوڑی سی کرتے ہیں۔ یہ اگر اللہ کے اوصاف ہیں اور یہ سچ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب فرض کو کھانا کرنا یا کھانا اور بری شخصیتیں اور وہ شخصیتوں۔ وہ اپنے فرضی تو لگے اوصاف سے سچ لے کر اپنے پورا۔

امت چھوڑ کر:

خبر کا دعویٰ سچی ہے غیر واجب چیز کو اپنے اور واجب کر لینا۔ (صحیح بخاری) جب اگر غیر واجب (مستحب) اس کو اپنے اور واجب کرتے ہو اور ان کو کرتے ہیں تو ان کو اللہ اور اللہ کو ذبح، عمرو، عیسا اور دوسرے فرضی اور اپنے کو تو جہاد دینی اور کرتے ہی ہیں شاہ تبارہ کے قول کا یہی مطلب ہے کہ اللہ سے ایک کی طرف میں کیا تھا کہ اللہ نے جو فرض ان پر مقرر فرمائے ہیں ان کو ذبح، عمرو، عیسا اور دوسرے کر دیتے ہیں۔

وجوب کا بیان:

جب خبر کا دعویٰ ہے غیر واجب اور اپنے کو پورا جب جائیگا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کے انکار کے لیے اور میں ضروری ہیں (۱) جس چیز کی خبر دینی جائے وہ طاقت ہو (معصیت نہ) اور اگر طاقت نہ ہو گی تو اس کا نقل نہ ہو گی کہ اس کو واجب بنایا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خدا واقعی ہوئی ہے جو خدا فرض ہوئی کی فہم کے لیے وہ یہ حدیث حضرت امام احمد نے حضرت محمد بن عمرو، بن الحاکم و سنی اللہ تعالیٰ کی روایت سے بیان کیا ہے (۲) پیسے سے اللہ کی طرف سے واجب کردہ نہ ہو، ام اور عیسا کے نزدیک اور میں ضروری ہیں۔

مِنْ أَجْلِهَا كَافُورًا عَنِ الشَّرْبِ جَعَلَ اللَّهُ
دُفَىٰ لَهَا كَافُورًا جَعَلَ اللَّهُ

موتوں کا انعام:

یعنی جہاں شرب بھی جس میں خود اس کا فوراً جانا۔ یہ کافور دینا کہ جس جنت کا ایک خاص چشمہ ہے جو خاص طور پر اللہ کے شرب مخصوص بندوں کو ملے گا مثلاً فرشتہ دار، مقرر اور طریقہ رنگ ہونے کا وجہ ہے کافور بنے ہوئے۔ (تفسیر)

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اہل ایمان فرماتے ہیں کہ میں نے سچے ہیں اور اپنے رب کے فرمان بردار ہیں، ہر شخص سے بڑا کا سچی ہے چھوٹا سب اور غیرہ طاقت، پانی اور بھلائی میں وسعت، (کافور) یہ تمام اوصاف موتوں کے ہیں۔ جن خاص چیزوں نے صحت میں کیا کافور شربت (پانی وغیرہ) سے مرعے ہوئے ہوتے کو کہا جاتا ہے اور شربت کے خلی ہوتے کو بھی کافور کہتے ہیں اور اس طرح اس کا استعمال سے خاص حال کی کیا جاتا ہے اور شربت کا سارہ شربت کا سارہ بھی کہا جاتا ہے میں نے سچے کو دیا یعنی شربت سے مبرا ہو کر اپنے پاکیزہ پانی یا سب سے پاکیزہ شربت۔

کافور میں ہے "کافور" ہے کافور بڑے بڑے کافور میں پینے کی چیز جو ہر پینے کی چیز کو کافور میں شرب کی نہ شہد کی نہ دودھ کی نہ پانی کی شہادیت میں رہتی ہو اور اسے اگر اسے شہادیت سے لے کر کافور کو پینے کی چیز کے ہوتے ہیں شربت، شہاد پانی ہو گی۔

کافور، شہاد کے لیے کافور شربت میں ملایا جائے گا اور شہاد کی عمر لگائی جائے گی عمر سے کہنا سمجھتے ہیں اس کی فہم کافور کی طرح ہو گی۔ کافور سے کہنا کہ ایک چشمہ کافور ہے۔

پیسے سے انعام میں شہادیت ہے شہادیت کافور ہے۔

خبر کا دعویٰ ہے شہادیت کافور ہے شہادیت کافور ہے۔

يُفْعِلُونَ

چلنے ہیں وہ اس کی باتوں

یعنی وہ چھوٹے بندوں کے اختیار میں ہوا جو ہر شہادیت کی طرف اس کی دلی پیہر لگے گی بعض کہتے ہیں کہ اس کا اصل معنی خبر دینا ہے علیہ السلام کے فرض میں ہوگا وہ سب صحابہ، دو شخص کے مکالموں میں اس کی باتوں پہنچانی چاہیے، مثلاً علم کے ممبران کی شخصیتیں بیان کر رہی ہیں۔ (تفسیر)

یعنی شہادیت سے خبر دینے کے اندر اپنے مکالموں میں کلمات میں جہاں چاہا گئے۔ سانی کے ساتھ اس چشمہ کی شاخ کیسا کر لے جائیگا۔

فرمان مجھ نے پر بھی نہ کیا اور اسی ضد و عناد کا نام، میں تو آپ اپنے ہر
 لگا کر کے علم پر ہر نام کے پتے اور خفی فیصلہ کا اعلان کیجئے۔ (غیر ملکی)

وَلَا تَقْطَعُ مِنْهُمْ إِنَّمَا أَكْثَرُونَ

اور نہ مت کاٹیں ان میں سے کسی تمہارے کو یا: تمہارے

جبار اور ایسا و غیرہ کا ذکر قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا لائی کے اسے
 اور انکی چڑی لاشیں تاکر مہاجے تھے کہ قریش تلخ اور مت سے باز رہیں۔ وہ
 نے منہ فرما دیا کہ آپ ان میں سے کسی کی بات نہ کریں۔ تاکہ کسی تلخ
 فاسق: تلخ کو فرما کر نہ کہنے سے محضت کے سوا کچھ نہ ملے۔ ایسے
 شرور ہوں۔ اور محضت کی بات پر کان دھیں نہیں چاہیے۔ (غیر ملکی)

مذہب نے کہ کہ تم سے مراد ہے قبیلہ بنو نضیر اور انکو سے مراد ہے
 ولید بن نضیر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تمہارے جو کچھ تم کر
 رہے ہو۔ اگر تمہاروں کے اور میں کے لیے کر رہے ہو۔ تو اس سے باز آ جاؤ
 جب سے کہ میں اپنی اپنے کا تعلق بنی نضیر کے کروں گا۔ اور ولید نے کہ میں تم کو
 تمہارے ہند کے سوا حق نہیں کہوں گا۔ اس پر ان سے یہ بات زائل فرمائی۔

مذہب جس سے کہ حضرت کعب بن لؤی سے آپ نے فرما دیا تھا ہے
 تو ان کی عمر دس سال سے بچا ہے۔ حضرت کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور یہ ہے فرما دیا میرے بعد کے سردار ہوں گے جو میری سنتوں پر عمل کریں
 گے۔ یہ میرے عزیز پر ہیں گے۔ میں کہتا ہوں۔ میں کے نبوت کی تعدی نہیں کریں
 گے۔ اور میں نے علم کی امداد کریں گے۔ اور میرے چوں اور میں نے ان کا پاس۔

یاد رکھو میرے نبوت کو ہر بھی نہیں آ سکتے اور جس کے نبوت کو چاہیں کہ
 وہ ان کے محض شیان کا کارہ نہ بنے۔ اور میرا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ
 میرے جس کو ہر مجھ سے ملے گا۔ اسے کعب بنو نضیر اور میں ہے اور صدق
 خدا کی قسم وہاں ہے اور ان کا قرب خدا کا یہ ہے۔ یا فرما کر ان کی بات ہے
 اسے کعب بنو نضیر بہت جنت میں نہیں جاسکا جو اس سے ملے گا۔ اور وہ
 جہنم میں ہی ہونے کے قابل ہے۔ اسے کعب بنو نضیر کہتے ہیں کہ میں نے
 فرشتہ کرتے ہیں کوئی فرشتہ آتا اور کہتا ہے کہ میں نے تمہارے

مذہب اور قبیلہ سے ملے ہیں کہ کہہ کر گئے۔ اور وہ اس کے دروازے
 پر دو جہنم سے ہیں جن ایک فرشتے کے جو میں اور اس شیطان کے وہ
 میں ہیں اگر وہ اس کام کے لیے نکلا ہے جو خدا کی مرضی کا کام ہے تو فرشتہ اپنا
 جہنم لے جاتے ہیں کہ اس کا ساتھ ہو لیتا ہے۔ اور یہاں تک فرشتہ کے جہنم
 سے کہہ جاتا ہے۔ اور کہ یہ خدا کی ناراضی کے کام کے لیے نکلا ہے۔ تو
 شیطان اپنا جہنم لے لے لے گا۔ اور وہاں تک شیطان
 جہنم سے رہتا ہے۔ (غیر ملکی)

کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا اپنی آرزو شراب کی خواہش کرے
 گو شراب تو اس کے ہاتھ میں آجائے۔ اولیٰ سے کہہ دینے کے بعد یہ
 نبوت کر لیا۔ چک چکا جائے گا۔ شراب کرتی نے فرمایا کہ میں نے تو نبوت
 عرش سے بھی لیا۔ دوسری زید کے شراب ملے۔ اور دوسری زید کے ہاتھوں کو
 یعنی زید کو فرشتے دی گئی۔ ابلیس نے تو نبی کو ہاتھوں کو جو کہ ان کی
 بخشش کے بعد مراد اٹھنے کے بعد جنت میں داخل ہوئے۔ لیکن شراب
 پینے کر گئے۔ میں کہتا ہوں ان فرشتہ میں ان کے خلاف کرنا کہ ہے
 اس لیے کہ میں نے کہ میں ان کے خلاف ہے۔ اور یہ ہے کہ ان کے خلاف ہے۔ اور یہ
 اور میں نے بھی لیا۔ زید کے شراب دی جائے۔ ولید ابلیس کو ان کو ان کے
 واسطہ کہی جائے گی۔ (غیر ملکی)

إِنَّا هَذَا كَانَتْ لَكُمْ جَزَاءُ

یہ ہے تمہارا جزا

وَكَاَنَّ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا

کہاں تمہارا محنت کی

اعمال کی قدر و اہمیت:

میں حیران ہوں۔ اور کہا اس طرح قلوب کے لیے کہا گیا کہ یہ نہیں ہے
 اعمال کا۔ ہے۔ نہ ہر ایک کو شکر میں ہوں کہ اور رحمت خدا نے کیا۔ اس کو
 شکر خانی اور خوش ہو گئے۔ (غیر ملکی)

چونکہ وہ ان کے من اہل کا نظریہ ہو گا۔ تاکہ وہ تیرے ہوں اور مسکینوں
 سے شکر کے طالب نہیں تھے۔ میں کہتا ہوں اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت
 کا نعمت نہ ہر ایک کے اعمال کے جزا اور ہر ایک کی کو سوا اس میں جس
 ملکات کے اس کی جزا و منت ہو۔ میں کوئی بھی جنت کا مستحق نہیں۔ مگر میں نے
 خدا پر لازم ہے کہ وہ لکھ کر جنت دینا فرماتے کہ میں نے اولیٰ میں ملے
 خلی کے خلی جنت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (غیر ملکی)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا

ہم نے تم پر قرآن کی کتاب نازل کی

فَاصْبِرْ بِحُكْمِ رَبِّكَ

سو حق اٹھا کر اپنے رب کے حکم کی

فیصلہ کا اہتمام کریں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل مضمود ہے۔ اور وہ بھی بہت بہت ہے
 یہ کہ وہ کہیں ہر مسئلہ کو میں نے جنت کی امان کی یہ ہوتی ہے کہ اس

وَإِذَا شِئْنَا بِكَ لَمَّا أَفْشَاهُ حَبْرٌ بَدِيلًا

اور جب ہم چاہیں علی کو جس کی جگہ علی سے ایک علی کرنا

ہم منگروں سے فرست سکے ہیں:

یعنی اول چاروں نے کیا اور سب چار بڑے دوست کیلئے قیام جاری رہا۔
دوسرے طلبہ جس کو بھی ہم چاہیں میں کی موجود رہتی کو ختم کر کے دوبارہ
ایسی ہی نئی چیز کو گزرتا رہیں یا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ نہ انہیں کے تو ہم
کاہن ہیں کہ جب چاہیں انکی جگہ دوسرے ایسے ہی آدمی لے آئیں جو ان کی
طرح کرشمہ نہ ہوتے۔ (تفسیر دہلی)

انسان اپنے فطری انہیں کے جہزوں کو دیکھے اور سب کے لئے کہہ
تھیں ان جہزوں سے کتنی کرشمیں ملی ہیں۔ کیسے کیسے نر اور اوقاف میں یہ
ڈالے گئے۔ کہ اگر کوئی آدمی ۱۰۰۰ تو ختم کیا ہوگا۔ مگر یہ جہز ہیں جو سب انسانی
پلے پر بھی اپنی جگہ کرتے ہیں۔ **لَا تَكُنْ لَكَ آسَنُ لَكَ كَلْبٌ**

إِنْ عَلِيٌّ تَذَكُّرُ قَعْنُ شَاءَ

یہ تو نصیحت ہے کہ نہ کرنا چاہے

اتَّخَذَ إِلَى رَيْبٍ سَبِيلًا

ترجمہ: مہذبہ سب سے نہ کرنا

آپ کا کام نصیحت ہے:

میں جہزوں سے خود دیا آپ کا کام نہیں۔ قرآن کے اربعہ نصیحت کر
دیتے آگے ہر ایک کو اختیار ہے جس کو چاہے اسے سب کی خوشنودی نہ کہ
نیکے کارا سے نہ کہے۔ (تفسیر دہلی)

وَمَا تَكْفُرُونَ إِلَّا أَنْ يَفْهَمَ اللَّهُ

اور تم نہیں چاہو کہ تم کو یہ چاہے کہ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

بیکہ اللہ ہے سب کو جاننے والا حکیم

اللہ کی حاجت اصل ہے:

یعنی تمہارا جاننا اللہ کے چاہے جان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ کی مشیت اللہ
کے مشیت کے تابع ہے اور تمہارے گمراہی کے استغناء کا یہیت کہ جس کی پس
کے سوائے اللہ کی مشیت کا نام نہیں ہے۔ لہذا جس کو اللہ کی مشیت سے بھلاست
لائے گا وہ جس کو گمراہی میں پڑا جو خدا کے سوا سب بھلاست ہے۔ (تفسیر دہلی)

وَإِذَا اسْمُكَ بِكَ بَكْرَةً وَأَصِيلًا

اور جتنا کہ ہے سب کا چمک اور شام

یعنی برکت اس کو یاد رکھو جس کا ان دو وقتوں میں سب خوشیوں
کا نام ہے۔ (تفسیر دہلی)

صاحب نماز کا چمک اور قول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور نماز میں نماز میں اپنی امداد ان کی کو سب کا چمک ہے صرف شیشیا بھیج اور قرآن
قرآن ہے۔ (تفسیر دہلی)

وَمِنْ أَيْلٍ قَالَتْ لَهُ

اور کسی وقت میں کہہ کر اس کو

تو نماز کا چمک اور نماز میں صواب اور عطا کی نماز میں صواب

نماز میں صواب اور نماز میں صواب اور عطا کی نماز میں صواب اور
نماز میں صواب اور نماز میں صواب اور عطا کی نماز میں صواب اور
نماز میں صواب اور نماز میں صواب اور عطا کی نماز میں صواب اور

وَسَيَعْنُ كَيْلًا طَيِّبًا

اور طہارت کی بات کہ

اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ
اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ
اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ اور طہارت کی بات کہ

إِنَّ هَؤُلَاءِ يَحْسِبُونَ الْعَجَلَةَ وَيَدْرُونَ

اور انہیں چاہیے کہ وہ جلد سے آئے اور جلد سے

وَرَأَاهُمْ يَوْمًا نَقِيرًا

اپنے چمک ایک بھاری دن کو

خوب دیکھا کہ مرے ہیں:

یعنی یہ لوگ جہاں کہیں اللہ علیہ وسلم کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے
وہ اس کا سبب بنتا ہے۔ دیکھا کہ جہاں کہیں اللہ علیہ وسلم کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے
وہ اس کا سبب بنتا ہے۔ دیکھا کہ جہاں کہیں اللہ علیہ وسلم کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے
وہ اس کا سبب بنتا ہے۔ دیکھا کہ جہاں کہیں اللہ علیہ وسلم کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے
وہ اس کا سبب بنتا ہے۔ دیکھا کہ جہاں کہیں اللہ علیہ وسلم کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے

لَمَّا خَلَقْتَهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ

اور جب ہم ان کو پیدا کیا اور ان کی جڑ بند کر دی

جو کہتے تھے کہ قیامت آئے گی تو ہم وہاں بھی آ رہے ہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

هَذَا يَوْمُ لَا يَنْصِقُونَ

یہ دن ہے کہ نہ بولیں گے نہ

کافر بول نہ نہیں گے:

یعنی آخرتے پہنچ رہا میں اس کی بول نہ نہیں گے اور میں صوفیوں میں
پہنچے وہ بھی نہ بولیں گے اس سے پہلے کہ وہاں پہنچا ہوا۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ

اور نہ ان کو قسم ہو کہ وہ نہ کہیں گے:

یعنی کہ حضرت اور وہ کہنے کے وقت نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یعنی ہم حضرت کی جہنم میں نہ کہیں گے نہ ہم وہاں نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
حضرت کو نہ کہنے کی اجازت نہیں ہوگی اس لیے حضرت کو نہ کہنے کی اجازت
میں سے نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

وہی ہے ان دنوں کے لوگوں کی:

یعنی ان دنوں کے لوگوں کی کہیں گے اور نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

هَذَا يَوْمُ الْفُصْلِ

یہ دن ہے فصل کا

جَمْعُكُمْ وَالْآوِينَ

یہ کیا تم نے تم کو اور تم کو

سب کا اجتماع ہوگا:

سب کا اجتماع ہوگا کہیں گے اور نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
حضرت ابو عبد اللہ ہدی فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس گیا کیا دیکھا
کہ وہاں حضرت عمار بن حارث۔ حضرت عمار بن حارث۔ حضرت عمار بن حارث۔
ابو عبد اللہ ہدی فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس گیا کیا دیکھا
میں نے سنا کہ حضرت عمار بن حارث فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس گیا کیا دیکھا
انہوں نے چھوڑ دی کہ ایک شخص نے بیت المقدس میں حج کر کے آ رہا ہے اور
آواز دے کہ سب کو بلاد کہیں گے۔ حضرت عمار بن حارث فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس گیا کیا دیکھا
فیصلوں کا دن ہے تم سب انہوں نے چھوڑ دی کہ میں بیت المقدس گیا کیا دیکھا

طرف سے جس کا وہ وقت ہوگا ہے۔ اور اس کی وجہ سے انسان
نقل و حرکت نہ کرے گا۔ یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
شہر کے کافر ہوں گے۔ یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
میں سے نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
کی طرف سے نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
وہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

لَا ظَلِيلٌ وَلَا يَغْنِي مِنَ الْهَيْبِ

نہ کہیں گے اور نہ کہیں گے:

یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

إِنَّمَا أَنْزَلَهُ بِشَرِّهِ كَالْقَصْرِ

یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے:

یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

كَانَتْ جَنَّتِ صُفْرَةً

یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے:

یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)
یہ کہیں گے اور نہ کہیں گے۔ (تفسیر ص ۱۰۰)

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

وہی ہے ان دنوں کے لوگوں کی:

یہ شان نزول کی ہے۔ چنانچہ میں کہوں کہ نہ سب کوئی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ کہ جس پر وہ سادہ و سخیس عبادت کے لیے خطاب ہے۔ غیبت کی طرف انکار کیا گیا ہو۔ اس وقت حاصل مطلب ہو گا کہ اگر ہم یہ کہہ کر کہنا کہ اس کے لیے لایا جاتا ہے تو روک ٹوک نہیں کرتے۔ یہ بھی امکان ہے۔ کہ علماء کبھی کے سلیب پر عطف ہو۔ یعنی ان لوگوں کے لیے جو اہل بیت۔ بنیوں نے غیبت کی اہل ان کو کہنا دیا کیا تو وہ انہیں چڑھی (داعیہ غری) غلطو کہو اکابر میں جنت ہزاروں اللہ کے سخی لہو کے ملائے کیا گیا ہے۔ اور یہی زیادہ پیش ہے یہ نسبت اس کے کہ یہ روک روک اس اسلامی کے سخی پر عمل کیا جائے۔ (اصناف کا مرقع)

وَيْلٌ لِّیَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۵۹

فرمان ہے ان دنوں جہانوں کی

اس دن ہفتہ بچنے کے دیا گیا اس کا نام بھی کے سامنے کیوں نہ تھے۔ وہاں ہو سکتا ہے تو چاہیں یہ پلہ ہوتے۔ (تفسیر حاشی)

فَيَأْتِي حَذِیْثٌۢ بَعْدُ ۝۶۰ لِّلْمُفْضِلُونَ ۝۶۱

اب کس بات پر کہ کے بلند ہیں انہیں کے

قرآن سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں:

یعنی قرآن سے بڑھ کر کمال اور عزت پر کیا گیا ہو گا۔ اگر یہ غیبت میں اس پر یقین نہیں مانتے تو اس کے دے پر ایمان۔ یعنی یہ قرآن کے بعد کی اور کتاب کے قشر ہیں جو آسمان سے اتر گئی، انہیں سورۃ المراتل و فضل اللہ والنبی و التوفیق و الصمت۔ (تفسیر حاشی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا سورۃ ہود اور الوافقہ اور المصلحین اور عم یساع لون اور اھا الشمس کھڑوت نے بڑھا کر دیا۔ حاتم نے حضرت بن عباس کی روایت سے اور ابن مردودہ نے حضرت سعید بن جبیر کی روایت سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور اس کے اس صحیح کہا ہے۔ (تفسیر حاشی)

آیت کا جواب:

اللہ الہی و ہم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی اس آیت کو پڑھے اسے جو پ میں اللہ باخو و بھا تو لے لیا جائے یعنی میں خدا کی پاداش کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا۔ یہ حدیث سورۃ قیامت تفسیر میں بھی مذکور تھی۔ العبد خدا و مرسلات کی تفسیر فرمائی۔ (تفسیر ابن کثیر)

تفسیر میں دیکھو کہ سورہ ہود میں کے سورہ یونس اور سورہ یونس۔ (تفسیر حاشی)

محسن سے مراد بھی حق تعالیٰ ہی ہیں۔ میں اصل میں تعالیٰ سے لیا ان خصوصیت ہے کہ ان کا نام بھی بتدلی میں صریح مذکور کہ کو چاہدات کرتے دیکھا تو کہہ رہا ہے۔ اگر یہ بات کرنے والے کو نظر نہیں آتا تو خدا (ہر حال) اس کو کہتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے کے جواب میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا حکم میں بیان فرمایا تھا۔ (دعا کا حکم) تمہارا حال اچھا ہے یا نہیں میں عرض کرتا ہوں میں تمہاری شہادت سے لانا آئے کی (اور) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا نام بتدلی میں صریح مذکور کہ کو چاہدات میں آیت میں جبرائیل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے

كُلُّوْا وَنَسْتَعُوْا قَلِيْلًا ۝۶۲ اِنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ ۝۶۳

کھاؤ۔ دت کھوڑو۔ اوریں بچک تم تھو۔

چند روز کھاتے ہیں:

یہ خطاب کلمہ میں کو ہے کہ چند روز کھاتے ہیں از الہ۔ مگر یہ کلمہ یا بابت بری صریح لکھو۔ کہ بیکرم اللہ کے بزم ہو جس کی سربراہی ہو۔ اور اس کا نام کے سورہ یونس۔ کہو۔ کلمہ مستند۔ مگر مانا گیا ہو ایسے ایک بزم کو جس کے لیے جو کس کا حکم ہو چکا ہو یا کس کو دینے کے لیے کہہ رہا ہے جس کو کوئی خواہش نہ ہو ظاہر کہ اس کے لیے کہنے کی کوشش کی ہے۔ (تفسیر حاشی)

وَيْلٌ لِّیَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۶۴

فرمان ہے اس دن جہانوں کی

جو دن کے میں اور اللہ تو اس پر مجبور ہے جسے یہ پڑھ گئی کہ جس کو بھوک کا مار گھر کر گئے ہیں اور یہ ہے کہ وہ کلام ہے۔ (تفسیر حاشی)

آیت قرآن کا شان نزول:

اس مقلد نے چاہی کہ روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کے لئے انہوں کو ایمان لانے کو کہہ کر پڑھنے کا حکم دیا انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہ بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک گالی ہے۔ یعنی بڑی ذلت ہے۔ عجیبہ کا سخی ہے کہ ان پر ایمان پڑا ہو کہ انہیں۔ یا سرگوش ہوا (کا ماس) اس پر حدیث میں آیت مذکور ہوئی۔ (تفسیر حاشی)

وَإِنْ يَنْقَلِبْ إِلَهُمْ لُكْهُوَ ۝۶۵ لَّا يَرْجِعُوْنَ ۝۶۶

وہ جب لوٹے تو ان کے گھر نہ آئیں گے۔

یعنی نماز میں یا اللہ کے ہم کام کے سامنے۔

کافر کی روح:

کافر کے لئے آسمان کے دروازے میسر نہ کئے جاتے بلکہ اس کی روج گزشتہ پڑھیں۔ دیا جاتا ہے۔

اس صدمہ سے سراسیمہ ہو کر ہے کہ روح (یعنی نفس) ایک جسم سے جو زمین سے بنا (یعنی مضری ہے) بنی ہے، اس حقیقت کی بنا پر اب مذہبِ قبر کے انکار کی عجیبی طرحی دلی جیسا کہ بعض اہل بدعت (مذکورہ) کا خیال ہے کہ یہ ان کلیف سے قطع نظر کر کے مذہبِ قبر ممکن نہیں۔ اشیائی کے نزدیک تو مذہبِ قبر جانِ کلیف پر بھی ممکن ہے صحتِ اہل سے مانگتے ہیں، اور اگر قبر میں کسی کی حقیقت مکرر ہوگا ہے، واللہ اعلم (تیسرے نظریہ)

| |
|-----------------------------------|
| وَالشَّيْءُ سُبْحًا ۝ وَالشَّيْءُ |
| ہر شے کی طرح کی شے سے ہر شے |
| سُبْحًا ۝ |
| وَالشَّيْءُ سُبْحًا ۝ |

اور چادر اُڑا کر ان کو توحش کر کے ہوائے کہ اوہی کے عجرات کا متاثرہ
نہیں۔ (تفسیر جلال)

یعنی سوائے علیہ السلام فرعون کے پاس پہنچے اور ان کو اپنی چال کی جانی
نہانی دکھائی دینی وہ کھسکے کھسکے عظیم الشان مجبورے دکھائے۔ جو واضح طور
پر سنی علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ لیکن فرعون نے سوائے علیہ
السلام کو مجبور قرار دیا۔ اور سوائے علیہ السلام کی صداقت مجبور سے ظاہر
ہونے کے بعد بھی فرعون نے اللہ اور اس کے شہر کی طرف کی۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے مراد وہیں مجبور۔ جس طرح مجبور ہے کہ حضرت سوائے
علیہ السلام کی صداقت کو ظاہر کرنے میں اپنے مجبور کی طرف تھے۔ سب میں
یکہ نیست تھی کیونکہ سب ایک ہی تھے۔ (تفسیر مضمونی)

فَتَشْتَرِيْنَا دِيْنَا ۖ فَقَالَ اَنْ اَرَا رِيْكُمُ

پھر سب کو اپنی کریم کا یہ تو کہا میں سب

الْاَعْلٰی ۝

نہا سب سے اعلیٰ

یعنی سب سے بالا ہے کہ میں ان۔ چوں کہ ان کا کیا کیا ان سے (تفسیر مضمونی)
یہ دانی کا بیان ہے کہ جتنی فرعون نے خدا میں کہا کہ میں تمہارا سب سے
بڑا اور دھارم ہوں۔ لیکن وہ تو کہا کہ ان کی رب میں یہ مطلب ہے کہ جو لوگ
تمہارے کرتے ہیں ان میں سب سے بالا میں ہوں۔ یہ بھی کہا گیا کہ ان کو کام
سے فرعون کی مراد یہی کہ یہ بت دیا کہ جس اور میں ان کا بھی دیا ہوں۔ اور
تمہارا بھی۔ (تفسیر مضمونی)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ

پھر بیکار ہی کو اللہ نے سزا میں آخرت کی

وَالْاٰوَّلٰی ۝

پہلی کی سزا

فرعون کی ہلاکت:

یعنی یہاں بانی اللہ نے ان کو اپنی سزا میں پہلی۔ (تفسیر جلال)

نکال کا معنی:

لغت میں نکال کا معنی ہے صنف اور طرح یعنی جو بھی کوئی کام صنف
سے سارہ جہان سے۔ چرچا ہے کہ ان میں ہلکے بقی اور حکام کے ہلاکت کو بھی

اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ ظَلُمٌ ۝

جا فرعون کے پاس فرعون نے سر اٹھایا

فَقُلْ هَلْ اِلٰی اَنْ تَرْجِعُنِيْ ۝

پھر کہ میری جگہ سے کہ تو فرست جا

وَاَهْدِيْكَ اِلٰی رَبِّكَ فَتَكْتَسِبِيْ ۝

اور وہ اللہ سے کہ تو میرے رب کی طرف فرست جا

سوائے فرعون کو دعوت:

یعنی اگر تجھے سزا دینے کی خواہش ہو تو میں نے تم سے سزا دینا نہیں
اور میں راہ بتا سکتا ہوں جس پر چلتے ہو۔ میں اللہ کو خوف اور اس
کی کمال معرفت پر پڑے کیونکہ خوف کا ہونا یہ ان کمال معرفت کے سنو
فرعون۔ مگر یہ کہ حضرت سوائے کی ہمت کا منہ فرعون کی اصلاح بھی تھی
مگر فی اسرار میں کہ وہ یہ چھوڑ دینا۔ (تفسیر جلال)

اور اس سے کہہ کر کیا جیے شرک سے پاک ہو جانے کی خواہش سے تو بھی
تو شرک سے پاک ہو جانے۔ حضرت ان میں سے چھوڑنے فرمایا تو لانا اللہ
اللہ کی شہادت دے کر کہ جیے اس طرف رہتے۔

اور کیا تجھے یہ بت کی خواہش ہے کہ میں تجھے اللہ کی معرفت میں رہتے
تو جیہ کہ راستہ بتاؤں۔ اور تجھے میں تو ان کے خطاب سے ڈرتے تھے۔ یعنی
فرعون کو کہتے تھے اور نہ وہاں سے اہتمام رکھے۔ فتنہ میں لے آئی
سے عشیت الہی (خوف خدا) نتیجہ معرفت ہے اور معرفت خیر و ہدایت
(یہ خوف خدا نتیجہ ہدایت ہے)۔ (تفسیر مضمونی)

فَاِنَّهٗ الْاٰیَةُ الْكُبْرٰی ۝

پھر بتاؤں اس کو وہ بڑی کئی

موت کا مجبور۔ یعنی وہاں پہلے کہ اللہ کا حکام پہنچا دیں پھر موت تمام
کے لیے وہ سب سے بڑا مجبور و مصلحت ساز وہاں سے نکلا۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰی ۖ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی ۝

پھر جھوٹا کر کے اللہ کا حکام پہنچا دیں پھر کہ جھوٹا کر کے

فرعون کی سرکشی:

یعنی وہ میں دیتے والا کہ ان تمام میں جھوٹا کر کے کہ

مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى

انسان سے اپنے رب کے سامنے ڈرنا اور نہی

النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے

هِيَ الْمَأْوَىٰ

وہی گھر ہے

پرستگار لوگ:

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔
جنت کے لئے جو جہان ہے اور وہی ہے جس کی خواہش ہوتی ہے۔
جنت سے روک کر اپنے نفس کو روک دے اور وہی ہے جس کی خواہش ہوتی ہے۔
جنت کے لئے جو جہان ہے اور وہی ہے جس کی خواہش ہوتی ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

فَاكْمَلْ طَعْمَ الْأَشْرَافِ وَالْأَشْرَافِ

اور مکمل کر لو طعمہ اشرف و اشرف

اور مکمل کر لو

جو اپنے رب کے سامنے ڈرے اور اپنے نفس کو ہوا سے روک دے تو جنت ہے۔

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

اور جنت ہی ہے گھر

یہ جاتے ہو میں نے کہہ دیا کہ میں نہیں جانتا، دواۓ الطہریٰ کی شرح ایسے۔
طہریٰ سے ابھیں جس نصاب سے کہ حدیث صحیح ہے۔ (غیر منطقی)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجَاعَةِ إِذَا نَ

آپ کے پاس ہے۔ (۱) گھر میں ہے۔

الموسم

[illegible]

میں نے فراموشی کی ہے کی اور بات کب کب تم ہو۔ (خیر مانی)

ما تھمیں برہم نے حضرت عابد برہمیؒ سے جواب کا قول نقل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سوال کا جواب (دینے کے لیے) قیامت کے متعلق (جو میں نے) ایسا ہی بتایا تھا۔ (ما سے) سوئی کرتے تھے اس نے آیات **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَوْمِ الَّذِي يَكْفُرُ فِيهِ الْعَالَمُ لِلّٰهِ اِلٰهِ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ** کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر نہ فرماتے کرتے تھے اس لیے آیات **لَا يَأْتِيَنَّكَ الْيَوْمَ الْاَوَّلُ** سے حضرت عروا کو خوف نہ ہو گا۔ اگر کسی نے نبیؐ سے سوال کیا کہ: "یہ کون سا دن ہے؟" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا نام نہ لیا۔ ایسا کرتے تھے۔ آپؐ کو احباب دینے کے لئے انشاء خدا تھے اس لیے خدا نے اُن کی قیامت اور اپنا کرتے تھے کہ یہ نبیؐ خود کا گزراں ہو گا۔ آپؐ نے سوال کر دیا کہ اگر کسی سے معلوم ہو کہ کون کونسی قیامت نہ ہو گا۔ تو کون سے میں خاص حکمت سے خدا کا کلمہ **اِنَّمَا يَأْتِيَنَّكَ** ہے۔

فِيهِ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا إِلَى رَبِّكَ

فہرست کا نام: ذکر ہے، باب کی فراہم ہے

2019 10 10

44

قیامت کا مہینہ وقتِ حشری الفجر ہو گیا ہے۔
 جن میں اس کا وقتِ حشر نہیں ہوئے، وہ تپ کا کامیاب ہوئے، یہی دلیل
 ہے کہ وہ خدا کا رسول کامل نہ ہو سکا، ہے۔ حضرت محمد صہ حبہ علیہ
 السلام نے اپنے ایک نیک بندے کو بھیج دیا کہ تم میرے لیے ایک عورت

افضل ہے اس سے جس کو کہا کہ اللہ موت کے لیے ایسے ہی کی اجازت ضرور دی ہے جو حق بی بی اللہ ہوا اور خواہش میں سے مراد جو چاہو۔ جس نے عرض کی کہ مر رہا ہوں۔ اے تو اہل دہلی کیا کرے قرآن اللہ سے کہنے سے استفادہ کرے کہ مرنا، اے اللہ میں مر جاؤں۔ استفادہ کی طلب کرنا کرے کہ اللہ مرے ساتھ ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے دوسرے کچھ کلمات آجانی۔

ترک ہوا کا غلی مرتبہ

غیر اعلیٰ تہذیب سے باز رہنا کا اعلیٰ مرتبہ ہے کہ اپنے دل سے ہر ایک خواہش کو نکال دینے کے لئے اس دنیا میں رہنے کے لئے کوئی مقصود نہ بنے۔ جس مرتبہ تک اس عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی شرف سے کیا کرتے ہیں مگر اللہ والا ہے کہ اکتے ہیں اور نظر دیکھتے ہیں۔ اللہ کے سوا کسی تسمو نہیں۔

[illegible]

ہندوؤں کی فحش خواہشیں جو کھلم کھلا ان کے پاس آنے کے
 شہوانی کاموں سے متعلقہ ہونے لگیں تھیں، انہیں بھیج دیا گیا۔

شیخ احمد مبارک: جب کہ زنی نے اسی مقام پر تحقیق فرمایا کہ وہی جیسے
 کچھ خواہش ہے آزاد ہو جائے مگر وہیں کے محرم کچھ نہیں سمجھتا کہ وہی جیسے
 سچے سچے بڑے دوستوں کے غلطی کی وجہ سے وہی جیسے ہر محرم ہے۔ بول مقدسہ سے علیہ
 السلام سے کہ فرمایا گیا کہ جب تک تمہاری خواہش اس (شرعیہ) کے ساتھ نہ

[illegible]

راوی بیان کرتے ہیں اسی کے بعد ان کی قوم جب بھی آئے آپ
 ان کا بہت احترام فرماتے، اور ایک روز بت میں یہ فرما رہے تھے وہ ہے جس کے
 معاملے میں میرے دل نے مجھ پر قابض فرمایا۔ (سورۃ نمل)

شاہن خرواہ میں جو واقعہ حضرت عبداللہ ابن کھویم کا صحابی کا قصہ کیا ہے اس میں مبنوی نے یہ مزید روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن کھویم کا واقعہ کے سبب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کو کسی دوسرے سے گفتگو میں مشغول ہیں یا نہیں اور اہل ہجر حضرت صفیہ رضی اللہ علیہا کو آواز دہنی ضرور دے گی۔ (تحریر شاہن)

اور اس خبر کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے پر دعوائے کا سوال کیا اور اسی سوال کے فوری جواب دینے پر اسرار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہ کے کھڑے ہوا وہاں کو دین کی تبلیغ کرنے اور سمجھانے میں مصروف تھے چہرہ راہ عین جہاد، انجیل، لکھن جہاد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے جو اہم وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقع پر اس کی کوئی طرح خطاب نہ کرنا اور ایک آج کے کے الفاظ درست کرنے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فوری جواب کے لیے اسرار کرنا جو گوارہ ہو جس کی بڑی جہاد تھی کہ یہ اللہ کا حکم ہے کہ مسلمانوں اور برہمن کے مابین، جسے دوسرے لوگوں میں بھی سوال کر سکتے تھے ان کے جواب کے منہ پر کرنے میں کسی دینی شخص کا کا اعتراض تھا، اختلاف، دوسرے تہذیب کے کہتے لوگ برہمن آپ کی خدمت میں آئے تھے اور ان پر وقت ان کو اللہ کا کہہ سنا ہوا تھا۔

حضور علیؑ علیہ السلام کا اجتہاد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز عمل اپنے اجتہاد پر مبنی تھا کہ جو مسلمان
آداب مجلس کے خلاف طرز متعین اختیار کرتا اس کو کہہ تلبیہ ہوتی چاہیے تاکہ
آنند و آوارہ آداب مجلس کی رعایت کرے اس کے لیے قرآن مجید نے عبرت لکھا

مسورة عينين

اگرچہ اب مسیحی بڑھتے ہوئے ہیں مگر یہاں پر مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

北京利达印刷有限公司

سید محمد علی شریعتی، سید ابوالحسن علی کاشانی، شیخ محمد باقر انصاری و دیگران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ شروع اللہ کے نام سے نہ سجدہ مہربان کیا ہے نہ خدا ہے ﴾

عَبَّاس

تجربہ کی 2 منزل

شاہانِ مَردانہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض سردارانِ قریش کو مذہبِ اسلام کے متعلق دیکھ کر سمجھا رہے تھے کہ ایک نابالغ مسلمان (جن کو کانہ نام مکتوم کہتے ہیں) حاضرِ خدمت ہوئے اور اپنی طرف حبیہ کرنے لگے کہ کانہ آیت نیکر ہے، رسول اللہ بھی اس میں سے نیکر سمجھتے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کانہ کا یہ دفت کا پورا پورا گروا آپ کو غیبی ہوا حکم کا کیا ایک بڑے محکم میں مشغول ہوں قریش کے یہ بڑے بڑے سردار اگر کوئی سمجھ کر کھڑے ہوں تو آپ کی تہمت لوگوں کے سامنے ہونے کی توقع ہے۔ ان میں ایک مہرِ حال مسلمان ہے اس کو سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے جو موضوعِ حاصل ہیں اس کو کھلی ٹھیک دتا کہ میرے پاس ایسے ہزاروں دوسرے لوگ بیٹھے ہیں جن کو اگر چاہت ہو جائے تو بڑی جفاکشی چاہت ہو آتے ہیں میں ان کو سمجھا رہا ہوں یہ اپنی کیا جہاد ہے۔ انہی بھی نہیں سمجھتے کہ ان لوگوں کی طرف سے ہٹ کر گوشائیات وہاں کی طرف کر دینا تو ان لوگوں پر کس قدر رشاق ہو کر شاید عہدِ میری بات سننا ہی چاہتے نہ کریں۔ عرض: آپ صلی اللہ علیہ وسلم متفق ہوئے اور انھیں ان کے آواز چھوڑے ہر ظہیر ہونے لگا میں پر یہ آیتیں پڑا دیں، روایات میں ہے کہ اس کے بعد جب وہ آواز آپ کی خدمت میں آئے آپ بہت غصہ ہو کر ہم سے چلے گئے اور فرماتے: تم جو احباب عا ایسی فیدہ دہی" (تحریر: خواجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم قہر میں تھے اور اہل بیت کو اور مہاجرین کو عیداً مطلب سے لے کر تکیہ فرما رہے تھے اور بنی کنینہ کو جہنم کی جانب منسوب تھے اور آپ کو جہنم کی

زمین سے اٹھو:

بھلا ایک گھارے کے شے کی کیا قیمت تھی کہ زمین کو بیچاؤں؟ چاہے کل
 جیوتھ، تھوہ، گاج، ٹوبے، جڑوں کی کچاؤں سے خرین طرح کے شے بھلی
 اور بڑے بڑے گھارے اور گھرانے تھے۔

وَأَنْتُمْ فِيهَا حَبِيرٌ ۖ وَرَبُّهُ أَقْضَىٰ ۖ

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

① 11. 4. 2005

ولم يزلوا وخذوا وحدهم علبا

اور انھوں نے مجھ سے دعا کی کہ میں ان کے ساتھ رہوں

وَفَالِهَةٌ فَإِنِ اتَّخَذَ النَّاسُ حِزْبَيْنِ أَحَدُهُمَا لِيُغْلِبَ الظَّالِمِينَ

۱۱۔ اگرچہ نیکو عمل سے بڑے فائدے ہیں، مگر ان سے بڑے فائدے تو اللہ کے لئے ہیں۔

فصل: در بیان اقسام و انواع کتب

۱۱۔ ان پھر جن کو ان کے لیے کامیاب ہے یہ سچ ہے۔ ان کے

۱۔ اگر کسی نے فکھہ نہ لے کر قسم حلال ہے مگر اگر انگو اور تھون کا

میں کی قسم میں نے اسے ہی جو تک یہ بھی طاقت کے لیے کہے جاتے

میں نے اسے بھی گھسٹا دیا۔ غصہ لگ گیا:

پایا ہے۔

ما بعد تاج سر: - ان کے لئے کونسی دھرتی مقرر فرمائی جائے گی۔

ہم نے اپنے لیے سب سے زیادہ اہم چیزیں منتخب کر لی ہیں۔

ان کے لئے ان کے فکر و صورت اور اس کے فطری معنی ہیں۔

صاحب آیت کے پڑھنے سے حق باقی طور پر محسوس ہو رہا ہے۔

میں نے دی ایم۔ جی کے یونیورسٹی کے لئے درخواست دی ہے۔

ہا ہے کہ یہ پہلا کی زندگی کے قلمبر کھئے اور کھیس ہا نہ وہ سچا نے گئے

۱۸۔ نے جاہلوں کے لئے ہے اپنی موت کے لئے ہے سلسلہ جاری ہے۔

۱۰۰

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّلَافَةُ ۖ

آپ آئے ہو کہ مجھ نے اہل

بہی آواز:

یعنی ایسی سخت آواز جس سے گان نہرے ہو جائیں۔ اسی سے مرا

مسودہ (۱۵)

وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝

اور جب ستارے بجھ کر جائیں گے

یعنی ۱۵ سوٹ کر گرجیں اور ان کا نور نہ رہ جائے۔ (خیر علی)
 کہیں سے کہا اس روز آسمان سے ستاروں کی بارش ہوگی کئی جہرہ بھر
 کرے جس کے گا۔ (عمری)

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے

یعنی ہوا میں اڑے پھریں۔ (خیر علی)

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

اور جب چارے والی جانور چلیں گے

یعنی مال کا بھی دوش نہ رہے گا:

اور عرب کا بیڑا مال سے اور دین میں بھی مال کا گھبراہٹ ہو جائے گی
 قرب اور دور ہمارے کپڑے پر بہت زیادہ فرق پڑے گا لیکن جو امت کے
 ہولناک زلزل کے وقت ایسے شخص کو زیادہ ملے گا تو کئی نہ پھٹے گا نہ کھائے
 دوش ہوگا کہ روپیہ لا میال کی فکر کریں گے۔ ہائی یہ کہنا کہ وہ نہیں جانتے
 کئی وجہ سے انسانوں پر کار ہو جائے گی بلکہ اہل بیت ہے۔ (خیر علی)

اسی مال کا گھبراہٹوں پر۔ یہ سارے اگر انسانی کے بچے دوش بھی پی
 چکے ہوں گے سے پہلے پیسے عرب اہل و عشیرہ کہتے تھے عرب کے نزدیک
 عشیرہ انسانی نہیں تھے بلکہ سمجھا جاتا تھا وہ لوگ ایسی امتوں کی دوش
 بکرتے تھے یا جیسے تھے (یعنی بیعت کی گواہی دیتے تھے۔ (خیر علی)

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝

اور جب وحش کے چاروں طرف جمع ہوں گے

جنگلی جانوروں کی بدحواسی:

یعنی جنگل کے انسانی جانور جو اُن کے سامنے سے بھاگتے ہیں مطلب ہ
 کر شیر میں انھیں اور چالوہ خورد میں مل جائیں جیسا کہ کوثر خف کے
 وقت دیکھ لیا ہے۔ انکی چند سال ہونے لگا تھا میں سیلاب و فحشاؤں کو
 نے دیکھا نہ ایک مجبور رہتا ہمارے پاس تو دنیا بھی ہیں اور سب امیر بھی
 پسند رہے ہیں ایک اور سے کہ کوثر نہیں کرتا۔ کسی قسم کی بلی ہوئی بلکہ
 زیادہ ہر دی کے زمانے میں بعض درختے جنگل سے ٹوٹ کر گھس آتے ہیں

سورة التکویر

اس کو خواب میں پڑھنے والے کے سر شری کی چاند زیادہ
 ہوں گے اور سفر کا سایہ ہوگا۔ (امام بیہقی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ تکویر میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ۲۸ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ شروع اللہ کے نام سے جو رحیم و مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝

جب سورج کی آوج پڑ جائے

چاند ستاروں اور سورج کی حالت:

گرم پانی کی شعاعیں جس سے صحت و صحت ہے پسند کرنا کہ جائیں اور
 آفتاب سے نور نہ رہے کہ جنگلی کی مانند اور جائے گی اہل بیت ہے۔ (خیر علی)
 جنگلی میں حضرت ہر پر ہونگے۔ یہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس امر قیامت کے دن دریا خشک ہوں گے جو
 گئے اور مسئلہ ہر اس کی اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ جہنم میں داخل گئے جائیں
 گے۔ انسانی اہل عالم اور اہل اللہ زیادہ ہونگے ان آیت کے متعلق یہ نہیں کیا
 ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جس قدر اور تمام ستاروں کو سورج میں لٹا
 دیں گے اور پھر اس پر پانی پڑے گی جس سے سارا سمندر دھک ہو جائے گا۔
 اس طرح یہ بھی کہا جائے گا کہ جس قدر کو دریا میں ڈال دیا جائے گا اور یہ
 کہہ بھی دیتے ہوں کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا کیونکہ سارا سمندر اس وقت
 جہنم میں جائے گا۔ (مسند احمد بخاری و ترمذی) (مسند احمد بخاری)

اور کتاب اللہ میں اگر اللہ تعالیٰ نے ان آیت کے ذیل میں حضرت اہل
 میں سے کچھ کا قول یا فرما کر نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن خداوند چاند
 اور ستاروں کو پودہ کر کے سمندر میں اس آیت کے اور ایک جگہ ہوا جیسے گا اور
 سمندر پر لٹکی اور سمندر آگ ہو جائے گا۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے جب سورج کو سمندر میں پھینکا جائے گا تو سمندر
 گرم ہو کر آگ بن جائے گا۔ (خیر علی)

عزل کرنا:

انہی سے عزل جاننا ہے آزاد عورت سے کسی کی اجازت کے بغیر جائز نہیں مگر عزل دار مرد جاننا تو اس کے لیے ہر حال مکروہ۔

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے متعلق فرمایا کہ فرمایا یہ عیدہ زندہ رہے اور وہ ولایۃ التوبۃ والیسکت (میں موجود ہے) کہ وہ عزراں کا توبہ ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا ہم عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہوا تھا (یعنی قرآن میں نہیں ہوا تھا) پھر بھی ہم کو عزل کی ممانعت نہیں کی گئی (ابن ماجہ رحمہ اللہ)۔

مسلم نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کی ممانعت نہیں فرمائی۔

عزل کے لئے آزاد عورت کی اجازت کی ضرورت حضرت عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے عزل کی اس کی اجازت۔ کہ بغیر مروت نہ فرمادی تھی۔ (ابن ماجہ رحمہ اللہ)۔

وَإِذَا الطُّفُفُ نَشِرتْ ۖ وَإِذَا

اور جب اودھ نکھر لے جائیں اور جب

الشفاء کُشِطَتْ ۖ

آسمان کا چست ہوا جس سے

آسمان کا اٹھارنا:

جیسے جانور کا بعد از ان کے پست ہمارے لیے چلے آئے اس سے تمہارا معاواہ اور دگر وہ پیشہ کار ہو جاتے ہیں اس طرح آسمان کے کھل جانے سے اس کے اوپر کی چیزیں پھرتی ہیں اور تمام کا زلزل ہوگا۔ جس کا ذکر انیسویں سورہ میں آئے "وَيَذَرُ السَّحَابُ مَاءً بَارِكًا" سے مراد ہے۔ (تفسیر طبری)۔

جب آسمان اٹھا دیا جائے گا پھر وہ اپنے گاہیہ سے جیسا کہ حال آداری کا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ یہ آواز ہے جو پہلے ہی آواز ہوگا جب سورج کی روشنی نازل ہوگی اور ستارے ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور وہی کے وقت ہوگا یہی احتمال ہے کہ دونوں گھنٹوں کے درمیان ہوا، آسمان پر زلزلہ کو پہنچا دیا جائے اس "سبحان کو دوسرے آسمان میں اور اس زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے۔

قرنی نے لکھا ہے کہ صاحب انصاری نے انباء (مختصر) کے درمیان تو

نکلی ہوئی جہاد کہا ہے کہ آسمان اور زمین کی تبدیلی دوسرے واقع ہوگی ایک توفیق عطا کی تبدیلی ہوگی یہ بھی ہے ہوشی سے پہلے ہوگی ستارے ٹکڑے ٹکڑے کے جانور سورج کو ٹکڑے ٹکڑے کی آسمان کے چنے کی طرح ہو جائے گا اور اس سے ان کے آباد کیا جائے گا پھر انہوں میں سے جو جائیں گے مسندہ رکھیں گے گا وہ زمین میں تھپ ہوا رہا وہ جائیں گے زمین چھت جائے گی انکی فضا میں فضا کے خلاف ہو جائے گی پھر انہوں کو اس کے دوسرے آسمان و زمین پہنچا دیے جائیں گے اور اس آسمان کو دوسرے آسمان سے بدل دیا جائے گا (یہ تبدیلی قیامت ہوگی)۔ (تفسیر طبری)

وَإِذَا الْجَبَابِیْہُ سُقِرَتْ ۖ وَإِذَا

اور جب دوزخ دکھائی جائے اور جب

الجنة أُرِلَتْ ۖ

جنت میں رکھی جائے

جنت اور جہنم کی روٹنا:

یعنی دوزخ پر سے زور و شور کے ساتھ دکھائی جائے اور جنت متغیبات کے نزدیک کر دی جائے جس کی روشنی دہلا دینے سے عجب سبب و قدرت حاصل ہو۔ (تفسیر طبری)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۖ

جہاں سے کہ ہر ایک کی خبر لے کر آئے گا

اعمال سامنے آئیں گے:

یعنی ہر ایک کو اپنے کام کا پتہ چانگا اس کی یاد دہانی کا یہ سرور ہے کہ حاضر ہوا ہے۔ (تفسیر طبری)

یعنی اس وقت کا محض ان کی کہ ہوتی اچھائی اور فانی کر جان لے گا۔ یہ وقت ایک وسیع وقت ہوگا جو اول کے پہلے سے جنت و دوزخ کے داخلہ کے وقت تک سارا وقت قیامت کا وقت ہوگا۔ (تفسیر طبری)

فَلَا أَقْبَرُ بِالْأَنْفُسِ ۖ الْجَوَارِ

تو تم کہہ سکتے ہو کہ ان کی جانوں سے بڑھ کر

الکُفْرِ ۖ

جہاد کفار کی جان

يَتَّبِعُهُ الْمُفَرِّقُونَ ۝

[illegible]

عمالی ناموں کا معائنہ۔

مغرب فرشتے، اللہ کا مقرب بندے خوشی ہو، مومنین کے احوال
ساتھ کیجئے ہیں اور اللہ کا مقام پر حاضر رہے ہیں۔ (تذکرہ ص ۱۶۱)

اس اہل بیت کی قربانی عہدِ نبویؐ میں ہی ہو چکی ہے، اہل بیت نے جب لوگوں کو یہ درسِ حق پہنچانے کے لئے جاتے ہیں تو یہ لوگوں کے متحارب فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے جانتے ہو یہاں تک کہ تمہاری آج کی جگہ پہنچ کر ان لوگوں کو کہو کہ جیسے میں حاضر فرماتے ہو اسی کے جیسے ہم آج کا حال دیکھ رہے ہیں۔

شہیدوں کی رو میں:

میں نے یہ سب کچھ دیکھا اور سنا۔ میں نے اس کی رو سے بھی
میں نے اس کی شان میں کچھ نہ سنا اور نہ ہی اس کی شہرت
میں نے اس کی شہرت کی کوئی خبر سنی۔ میں نے اس کی شہرت
میں نے اس کی شہرت کی کوئی خبر سنی۔ میں نے اس کی شہرت

[illegible]

حضرت عمارؓ سے بیعت کا یہاں جو حصہ ہے

یہ وہی ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے کہ
 وہ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے کہ

[illegible]

جلسہ سادہ ہیں۔ مہن پرندہ عرفی ایک مقام ہے جس میں دشمن کی اہانت نہ ہو، ہانک نہ کر لے نہ کھجے جاتے ہیں۔ اسے ہر کسب قدر لڑنا ہوتا ہے۔ یہیں علیؑ کی تعمیر نہیں ملے۔ ہر کے ہذا اغال کا بیان ہے۔

[illegible]

سیرت النبیؐ پر حدیث کی طریقوں سے مامور اور دانشور، جاکر دیکھ لیں گے کہ یہ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر ہے۔ قرآن مجید کے بعض اہم اور بزرگ احکامات کی جو تفسیر ہے، اس کے لیے جو ماحول بنا دیا گیا ہے، اس میں کلمے ہوئے ہیں۔ نہ اس کی بنا پر تو مومن کے جاکر غصہ اٹھائے۔ یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ عالم اور ان کے لیے یہ احکامات جمع ہوئے ہیں۔ نہ اس کی بنا پر

الْمَتْنُ الْقِسْوَنُ

اصحی الی

اس شراب کی طبیعت ثلثہ

یعنی، اس شراب کا ایک شراب اس میں تین قسم کے پھلے، انیس کی طرف
 دیکھ کر کہیں وہ ہوں یہ شراب طبعاً ہے جس کی طبیعت دو گونہ ثلثہ ہے۔ یہ ہے۔
 ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔ (تفسیر)

ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

وَمِنْ أَجْلِ مَنْ تَسْتَبِيحُ عَنْ شَرِبِ

اور اس کی طبیعت، جو یا سو یا جو یا سو

بِهَذَا الْبَقْرِيُونِ

جس سے یہ شراب، ایک اس کی طبیعت

تفسیر میں اس شراب کی طبیعت

یعنی، اس شراب کی طبیعت تین قسم کے پھلے، انیس کی طرف
 دیکھ کر کہیں وہ ہوں یہ شراب طبعاً ہے جس کی طبیعت دو گونہ ثلثہ ہے۔ یہ ہے۔
 ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔ (تفسیر)

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

چوں کہ اس شراب کی طبیعت تین قسم کے پھلے، انیس کی طرف
 دیکھ کر کہیں وہ ہوں یہ شراب طبعاً ہے جس کی طبیعت دو گونہ ثلثہ ہے۔ یہ ہے۔
 ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔ (تفسیر)

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقِ شَجَرٍ

ان کو پانی پانی چھ شراب کا نام اس کی طبیعت

اور اس شراب کی طبیعت تین قسم کے پھلے، انیس کی طرف
 دیکھ کر کہیں وہ ہوں یہ شراب طبعاً ہے جس کی طبیعت دو گونہ ثلثہ ہے۔ یہ ہے۔
 ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔ (تفسیر)

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

خِمْلُهُ مِنْكَ

جس سے یہ شراب، ایک اس کی طبیعت

یعنی، اس شراب کی طبیعت تین قسم کے پھلے، انیس کی طرف
 دیکھ کر کہیں وہ ہوں یہ شراب طبعاً ہے جس کی طبیعت دو گونہ ثلثہ ہے۔ یہ ہے۔
 ایک دوسرے سے آگے دیکھ کر اس کی طبیعت تین گونہ ہے۔ (تفسیر)

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

یہ کہاں کا وقت ہے، اس کا زمانہ، جو یا سو یا جو یا سو

کہاں سے اس وقت شراب ہے، جو یا سو یا جو یا سو

اور اس کی طبیعت

وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

جس سے یہ شراب، ایک اس کی طبیعت

تمہیں اس سے پہلے ہی سنتے ہو گئے تھے، لیکن تمہیں کہیں کا بندہ ہوا کرتا تھا۔
 تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔
 تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔
 تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔ تمہیں کہیں کا بندہ نہیں تھا۔

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ
 اور اسی نے اسے چھوڑ دیا اور وہ بھاگ گئی۔

زمین و آسمان پر زلزلے سے گئی۔

زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔

وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ
 اور اس نے اپنے رب کے لئے حق سچائی۔

وہی کیسے سرکشی کا کوئی جواز نہیں۔

زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔
 زمین اس آواز سے لرز گئی اور آسمان کے آواز سے لرز گئی۔

قرآن مجید کی روشنی میں۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ

اور جب زمین پھیلا جائے گی

زمین کا پھیلاؤ:

مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ فَتُفْشَىٰ عَلَىٰهَا
 اور جب زمین پھیلا جائے گی تو اس پر
 اور جب زمین پھیلا جائے گی تو اس پر
 اور جب زمین پھیلا جائے گی تو اس پر

مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔

مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔

مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔
 مکہ مکرمہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے کھدائی کر رکھی ہے۔

دیکھنا کہ اس لیے حساب ہے کہ آپ ان کی مراد کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کی حرکات عینہ سے گھبرا کر بددعا نہ فرمائیں بلکہ تمہارے دل و جگر میں ہر لمحہ بخیر نہ رہے۔ (غیر ملکی)

اسلام سے پہلے مسورت یا دگرہنی:

[illegible]

فصلیہ الکالمیہ یعنی قرعہ کی ان کو صحت دہی و نہ سے انتہا سے لے
 یہی شفا ہے جو اجداد کا کہنے کے ہلاک کئے جانے کی غرضی طلب
 کہ وہاں سے چلے جاتا ہے کہ وہاں سے نہ سے متوجہ قرار دی جانے کی۔
 مگر وقت کی دیکھو:

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ سے یہ معرفت کی اصل ہے کہ جو شخص اللہ کے رسولؐ کے لئے جان و مال کی قربانی کرے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

المحمد بنده سورة الطارق عظم مولی

إِنَّمَا لَقَوْلُ فَصْلٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّهْزِلُ

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

قرآن کی باتیں حق ہیں:

یعنی قرآن اور نبی محمد ﷺ کے حلقہٴ بیان کرنا ہے کوئی فرد
 اقل کی بات نہیں بلکہ حق و باطن اور صدق و کذب کا انوکھا فیصلہ ہے
 اور ایسا وہ کیا کام اور ایک عجیب و غریب معاملہ کی خبر دینا والا ہے جو
 حقیقتاً عجیب و غریب اور سب سے اچھوتوں میں اچھوتوں سے بہت بہتر ہوتی ہے۔
 قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس میں کائنات ہر مالک کی کردہ ہے
 مجھے اور اسی آسمانی حرف سے سنی ہے اور عوام میں کوئی غیب کوئی
 ہے بے نیازت میں ایک عجیب و غریب کوئی شخص سے مراد ہے محمد ﷺ
 جاننے والے جس طرح یہاں باتیں کہانی کرنے سے مراد ہے جان
 کتبیں عربی زبان پر لکھے جاتی ہیں۔

انہم یکدوں کیداً

المطبخ في البيت

وَأَكِيدُ كَيْدًا

اس شے کی وجہ سے اس نے

فَمِنْهُمْ الْكَافِرِينَ أَفَلَا تُؤَدَّبُونَ ۝

۴: صیل۔ ۵: مگر وہ نہڑا جیل۔ ۶: خانہ کتھوڑے دروازی ۷: ۸

نقد کی تدبیر کا مایاب ہوئی :

یعنی دشمنین اور اوطاق کرتے رہتے ہیں کہ شک و ابھات آئے کہ یہ اور
 کسی سے تیرے حتی خواہ مرے اور پھلتے تو اس اور میری تیرے طیف بھی (۱)
 میں کھینچیں جو میں نہیں کاغذ اندر کا کر رہی ہے کہ ان کے تمام کردار و کرد
 کا حال تو نہ چھوڑ کر کہ دیا جائے اور ان کے سب اوطاق ان ہی کی طرف
 رہتے ہیں کہ جاں اب خواہ جو کج اندیشی تیرے ساتھ رہیں کسی کی ہلاکی
 اور ملامت کی کیا ضرورت۔ جسکی سے اختلاف نہ ہو کہ ہضم اور نہ وہ خواہ ہو کہ

وَيَجْعَلُهَا لَكُمْ شَعِيرًا

اور مجھ سے کلاں سے بنا دو قصرت

الَّذِي يَصْلِي الْتَارَ الْكُبْرَى

وہ جو صلی ۵۵ بیڑی کے سر میں بیٹا

یہ بحث آگئی کہ جس پر قصرت کے عیب ہیں اور ان کو کس عیب سے
اور کس کھاتا ہے خدا اور کیا عیب کس عیب سے عیب
تو یہ ہوا کہ عیب سے کھاتا ہے اور کس عیب سے عیب ہے

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَمُوتُ

پھر نہ مرے گا ان میں اور نہ بیٹے گا

پھر کلاں کا عیب بھی نہ ہوگا اور نہ بیٹے گا اور نہ بیٹے گا
نہ ان کی زندگی میں عیب ہوگا نہ بیٹے گا اور نہ بیٹے گا
موت کی زندگی سے نہ مرے گا اور نہ بیٹے گا

قَدْ أَفْهَمَ مَنْ تَزَكَّى

نہ کہ پھر جو ان کو پورا کرے

تو یہ عیب ہوا

یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک ہوا اور اپنے قصرت
کلاں کو عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
قَدْ أَفْهَمَ مَنْ تَزَكَّى یعنی جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

وَذَكَرَ اسْمَهُ فِي فَصْلٍ

اور اس کے نام کا ذکر ہے

تو ذکر اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

قصرت سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

سَيَذَكَّرُ مَنْ يَتَحَنَّنُ

جو جو سے پاک کر دیا

خوف سے پاک کر دیا

یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
یہ عیب ہوا کہ جس میں عیب تھا وہ عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا
اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا اور عیب سے پاک کر دیا

ابن جریر، امام بخاری اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دریاں منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

| |
|------------------------------|
| فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۖ |
| اگر میں تہہ پہنا، بچے سے ہے |
| وَأَنْوَابٌ مُّصَوِّعَةٌ ۖ |
| مورہ دار سے ماتے پئے سے |

کہ جب بچے کوئی چاہے بڑے سے۔ (غیر حلی)

جنتیوں کے تخت:

ابو ذر غفاری و ابن ماجہ نے روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے جنت کے دریاں دیکھے ہیں، ان میں سے ایک دریا ہے جو منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

ابن ابی حاتم نے حضرت ابو امامہ کا قول نقل فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے جنت کے دریاں دیکھے ہیں، ان میں سے ایک دریا ہے جو منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

| |
|----------------------------|
| وَأَنْوَابٌ مُّصَوِّعَةٌ ۖ |
| مورہ دار سے ماتے پئے سے |

نہا بچے:

ابن جریر، امام بخاری اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دریاں منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

| |
|----------------------------|
| وَأَنْوَابٌ مُّصَوِّعَةٌ ۖ |
| مورہ دار سے ماتے پئے سے |

تاکہ جس وقت جہاں پر ہیں، تمام کریں۔ اور ایک کہ سے دور کریں کہ

صحیح جنت کرنے والے: منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

| |
|---------------------------------|
| فِي جَنَّاتٍ عَالِيَةٍ ۖ |
| نہا بچے سے |
| لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَافِيَةً ۖ |
| نہیں سنتے ہیں کسی کو کسی سے |

پاکیزہ ماحول:

یعنی کوئی بدادہ بات نہیں سنیں گے، نہ جہنمیوں کی لعنت و لعنہ اور نہ جنتیوں کی بات۔ (مغربی)

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَافِيَةً ۖ یعنی جنت میں کوئی ایسا کلام نہیں ہوتا جس سے جنت کے لوگوں میں نہ پڑے نہ جو لہو و بیہوش اور فحش ہو۔ جس میں شکایت کفر یا بدعتی آگے اور گالی گوی، افترا اور جہنم، انذار و وعظ اور ایسے سب کام آگے جس کا نہ ترسانا کوئی نہ بھیجے۔ (مسند ابن ماجہ)

یعنی کسی کو تم بیہوش بات کہتے نہیں سنے گے۔ کیونکہ وہاں جنت کا سارا کام نہایت عمدہ اور درست ہوگا۔ (مغربی)

ابن جریر، امام بخاری اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے جنت کے دریاں دیکھے ہیں، ان میں سے ایک دریا ہے جو منک کے پیاز سے جھٹ کر لئے ہیں۔ (مغربی)

| |
|---------------------------|
| فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۖ |
| اُس میں ایک چشمہ ہے بہتا |

بہتے چشمے:

یعنی ایک ایک طرح کا چشمہ اور جہنم نے اس کو مٹا دیا ہے جس کا یہ منک سے ٹکے بہہ رہے ہیں۔ (مغربی)

ہائے کثرت دانی میں (عربی میں)

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ آلِ إِبْرٰہِیْمَ

ہاں کی نظر نہیں کرتے ہوں ؟

کَيْفَ خَلَقَتْ

کونسا حال ہے ؟

کہ جسے دیکھنا ہے وہاں ہم لوہوں کی نسبت اس میں عجیب ہیں
ایک تفصیلی تفسیر ماری میں دیکھئے کہ قابل ہے (عربی میں)
الوقت کی خلقت :

حق خدائی نے اس عظیم الشان و بزرگوں کو پیدا کیا کہ عرب کے بعد وہاں عجیب
مفہم دینی بھی بنے۔ عہدِ غور کے ہائے اچھے میں کوئی مشکل محسوس نہ
کرتی کہ کہاں کی توجہ دینی تھی تو یہاں تک توجہ نہ مل سکا۔ پھر مشرق کے بچے
قوانین کی بھی آپ کو درست بھی نہیں کروا رہے تھے اور وہاں کی تعلیم کو کر
کرنا نہ کر رہے تھے۔ اسی دور میں یہاں عربوں کی بھی اس کی خواہش نہیں تھی
میں پڑتی ہے۔ عرب کے لوگوں میں پانی بہت ایک عجیب چیز ہے اور نہ
ہر وقت تکمیل کے وقت سے اس کے پانی میں ایک بڑی قدر ایسی لگاؤ ہے
کہ سات اٹھ روزہ پانی اس میں بھی محفوظ رہتا ہے اور تازگی رہتا
ہے اس کی پانی کی ضرورت کو پورا نہ دیتا ہے۔ اسے اچھے چاقو اور
ہونے کے لئے بڑی لگاؤ پانی کی ضرورت سے اس کے پانی کو جس میں تقسیم
کرا دینے میں پلاس میں اچھے ہڈی دے کر اور تھکے پانی کو جسے چاہئے تو اس میں
چھ ہزار قرن آسان ہوجاے۔ وقت کی اس ہے کہ سب کو غوروں سے
نہا کر دیکھنا ہے۔ عرب کے میدانوں میں اس کا سفر چھوچ کر جس سے سخت
مشکل ہے قدرت نے اس کا اور کرات پر چلنے کا عادی بنا کر ہے۔ زمینیں بھی
بنا ہے تاکہ لڑائی لڑائی میں کی ہمارا کرنا نہیں چاہئے جو اس کے بعد
اور اس کی طبیعت میں ہیں۔ (مدون مقلد ملہا)

شون نزول اسباب مدارک نے لکھا ہے کہ زمین شوش و ارض
ہاں ہونے اور مٹی سے بنی تھی عہدِ ہنر میں اس کی تعمیر فرمایا گئی تھی
کی بلندی دینی ہوئی اور اسی کی طرف توجہ کی تھی کہ فرمایا کہ وہاں
میں اچھے کوئی کوئی کوئی نہ کرے کی اور کیوں کا طویل اور مندوں کا فرش
خصوصی مدلیہ ہنر نے فرمایا کہ افروں سے مٹی بے تری اور گئے تھے کہ
میں کیوں نہ چڑھا کر فرش مٹا کر ہو اور اسی کو کثرت سے توتے اور لیے
تھکے اور اسی ہونے مندوں کا فرش تھکے ہو اور یا شہر آباد کیا گئے میں میں
آہ وقت اس نے آہ تھکے خطائیں : دل زاری۔

آلِ إِبْرٰہِیْمَ کَيْفَ خَلَقَتْ اہل ان کی تخلیق کیسے کی تھی۔ کہ وہاں ہاں
ہیں ایسا ہے اور وہاں ہاں ہے۔ پھر کچھ اور ہاں ہے انہوں کی طرف
تین بھی ہوں سے پہلے کے لئے جگہ ہو گئے۔

عرب میں الونت کی بحیث

وہاں کی تمام شہریات زندگی اس سے وابستہ تھیں اس کا وقت
کھاتے اور وہاں ہیں اس پر سالانہ لاتے اور خود ہونے سے اور دوسرے
جاندارانِ مصیبت سے بے بہرہ تھے اس لئے غریب انسان کی تخلیق پر یہ لوگ
غور نہیں کرتے جو زندگی قدرت کا ہے اور ان علاقہ قیہ پر اوقات گزری سے ان
برام خود اسے جاننے کے لئے اور ان کو جو جانتے جاتے ہیں کہ یہ سب
ان کا خدا ہے۔ اسے کمال ہے (بے ہمتی اور اچھا ہے)۔ اسی کہ ان اس کی
وہ سے دشمنوں کے چہ بھی کھانے اور کھانے میں جو پختہ ہے ہاں ہاں
کے لئے میں اس کو روک دینے کے لئے اس کو روک دیتے ہیں۔

اللہ کی تمام مخلوق بے مثال ہے :

میں لوگوں کے کہہ کر جلی سے مراد ہے اس میں اس کو کہتے ہیں
ہاں اسے ہرگز ہو۔ (عربی میں)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے (حدیث قدسی) کہ
کہ ہر سوار کوئی دل کی طرف پھرتا رہتا ہے اور اس کی طرح کوئی
جوتہ بدلتا رہتا ہے۔ اور یہاں کی طرح (اسی چیز کو کہہ کر اس کا سبب ہوا
اس کی مراد کسی چیز کا فرضی اچھا ہے۔ (تفسیر عربی)

وَاللّٰی السَّمَاوٰتِ کَيْفَ رُفِعَتْ

اور آسمان کیسے اٹھایا ہے :

دانی نہ ہو کہ مستحق اور مجھے ہے۔

وَاللّٰی الْجِبَالِ کَيْفَ نُصِبَتْ

اور پہاڑوں کیسے اٹھائے گئے ہیں :

کہ وہاں کیسے تخلیق نہیں کھاتے۔

وَاللّٰی الْاَرْضِ کَيْفَ سُطِحَتْ

اور زمین کیسے صاف کی گئی ہے :

دلائل قدرت :

کہ اپنی کوئی نہ سبب ہوا کوئی مشکل ہونے کے سبب منہم ہوتی ہے
کی لیے نہ ہر نہ ہوا آسمان کو گویا مہر اہل قدرت ہیں وہ اسے بھی تھکے

جو خود کو گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

| |
|---|
| الَّذِينَ صَغَوْا فِي الْمَلَاوِي |
| سب سے بڑے گناہوں کے گناہگاروں |
| فَاكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ |
| وہیں زیادہ سے زیادہ فساد |
| فَصَبَّ عَلَيْهِمُ رِزْقُكَ سَوْدَ عَذَابٍ |
| اور ان پر تو نے اپنے مال کی بجائے عذاب کی بارش کی |

ان قوموں کی سرکشی

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

فرعون کی بیوی کا ایمان نہ آنا

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

”اگر تو نے اس سے کہا ہے، تو تو نے تمہاری قسم کھائی ہے۔“
 ان کے لیے جو کہ گناہ سے بچنے کے لیے کہتا ہے، خود اپنے لیے گناہ کی قسم کھاتا ہے،
 اپنے گناہ کی قسم کھاتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے گا۔
 چنانچہ جلد ہی وہ گناہ سے بچے گا۔

چل گیا اس کے بعد پانی کی سطح پر ابھرا اور ان لوگوں کی طرف دیکھ کر ان کے
:م سے گڑواہ و زوی کر گئے تھے لہذا نہ ابھڑا نہ کھڑا نہ غالی نے فرمایا کہ
بَاقِيَ الْاَنْفُسِ فَطَلَبَتْهُ اَنْجِلُی رَیْلُو زَیْبَتْ مَوْجُودَتْ
فَطَلَبَتْ بِهِنَّ وَفَاطَلَتْ مَخْلِقَ .

اس کے بعد پانی میں گھول گیا۔

یہ عجیب واقعہ سب حاضرین نے دیکھا اور منا اور وہاں کے نصاریٰ یہ
دیکھ کر کفر پر سب مسلط ہو گئے اور دشوا کا قتل کیا، مگر میں آدمی جو مرد
ہو گئے تھے یہ سب بحر مسلط ہو گئے۔ جسے وہ بحر طینہ اور بحر منصور نے ہم
سب کو ان کی قید سے رہا کر دیا۔ (اس پر بعد میں ہم)

اطلاعت کی راحت :

الْفَتْحُ فَطَلَبَتْهُ وَحَسَّ جَسَدُ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ الْاِثْمِ
نکون حاصل ہوتا ہے جیسا بھلی کو پانی میں وصل ہوتا ہے جیسا سکون اسی
وقت حاصل ہوتا ہے جب نفس کو مار دیتے والی درجہ منات سے وکل
پاک کر دیا جائے اور اوصاف قبیحہ زائل کر دے جیسا مگر ان پاک
اوصاف کا ازالہ اسی وقت ممکن ہے جب اللہ کے اوصاف حسنہ پورے پورے
اور نفس ان جلوس میں آجائے کہ وہاں اللہ حاصل کر لے اس وقت ہی ممکن
کر دیا جاتا ہے کہ حاصل ہوتا ہے جس طرح کہ پاک ہے اس کو کھانا حرام
ہے اسی جہاں اس وقت کی طرف توجہ ضرورت ہے کہ اس کو کس میں ازالہ
جائے اور کس کے ساتھ وہ بھی شک ہو جائے اوصاف قبیحہ زائل ہو جائے اور
نفس اوصاف حاصل ہو جائے۔

مقام رضا : مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رویت سے محض اللہ علیہ وسلم کی
وامات اسلام کی ملت اور اللہ نے جو کچھ تیرے لیے مقدر کر دیا ہے اس پر
راضی رہتے ہوئے اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی شخص نے ایمان کی لٹھ اپنی
جو اللہ کے رب ہونے پر کھمبے کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر
راضی ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی لٹھ پانے سے مراد ہے حقیقی ایمان کا حاصل ہونا۔

غرض حقہ اور اس حالت اللہ کی طرف آکر اللہ بھی تجھ سے راضی ہے کیونکہ
بہر وجہ اللہ کی ولایت سے راضی ہوئے ہیں تو اللہ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے
لہذا اللہ سے نہ تو کافر بھی ہوتا ہی نہ منافق اللہ کی طاعت ہے جس نے کہا
جب اللہ نے منعمہ کو تقویٰ نہ چاہا ہے تو اس کو اس سے سکون حاصل ہوتا ہے
اور وہ کہہ رہا تھا کہ یہ تیرا کھانا اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

معرفت خداوندی صامت جلیق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا جو اللہ کی لٹھ پانے پند کرے اللہ بھی اس سے راضی ہو کر پانے
چونکہ حضرت ہ و خدیجی ہند عہد پاکس اور علی ہدی لہ نے عرض کی کہ ہم دوسرے
سے نفرت کرتے ہیں فرمایا یہ مطلب نہیں سمجھو کہ مومن کے سامنے جب
سوت آتی ہے اور اس کو اللہ کی طرف سے خوشنودی اور عزت بخشی کی جرات
دی جاتی ہے تو اس پر آ کر کھانے والی (افسوس)۔ یہ زیادہ کوئی چیز مرغوب
نہیں ہوتی اس لیے اس کو کھانے سے۔ یعنی لکھ کر فرجت ہوتی ہے جیسا کہ اللہ بھی
اس کو پسند فرماتا ہے لیکن کافر کے سامنے جب سات آتی ہے اور اس کو اللہ کی
طرف سے عذاب اور سزا کی اطلاع ملتی ہے تو کھانے والے (عذاب)
سے زیادہ کسی شے کو کھانے والی چیز قابل نفرت نہیں ہوتی اس لیے وہ اللہ سے ملتا
پند نہیں کرنا۔ (اللہ کی لٹھ پانے والی)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت یہ بھی ہے کہ سوت اللہ کی ماکات
سے پہلے ہوتی ہے۔

مومن کا کافر کی موت :

حضرت ابو بکر صدیق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ مومن کے سامنے جب موت آتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید
ریشمی کپڑے کرتے آتے اور کہتے ہیں (اے پاک دور) خوش خوش اللہ کی
رحمت اور رحمت کی طرف لکل چل تو اللہ سے راضی اور اللہ تجھ سے راضی۔
یہ بنا راضی نہیں ہے اس کی جانب چل۔

روح ملک کی پانے زین کو شیو کی طرح (سجی ہوئی) ملتی ہے فرشتے
اس کو سست جہت لکھ کر ملن کے بعد اللہ سے کہہ دیتے ہیں امان لے فرشتے
کہتے ہیں یہ کس کا پانے کو شیو ہے جو زمین کی طرف سے تم کو پہنچا ہے۔ روح
لے جانے والے لکھ کر اس روح کو مومن کی روحوں تک پہنچا دیتے ہیں ان
اس کے پیچھے صفائی خوشی ہوتی ہے کہ تم کو پہنچانے کا سبب سفر کر کے آ جانے سے
آئی خوشی جس کو ہوتی مومن اس سے پہنچتے ہیں (نائس انکوں نفس کا کمال حال
ہیں اور سب مومن کہتے ہیں اس کو تمام لے دیا کہ تم میں ہم روح کو
ہے روح پر چکا کھانا ہے اس نفس آ کر مومن کہتے ہیں (مسلم) کہ ہے کہ
اس کو اس کا کمال مل چکا ہے یعنی یہ کہ اس کی طرف پہنچ دیا گیا لیکن کافر کی موت کے
وقت عذاب کے فرشتے لٹھ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں (اے ضعیف
روح بھڑکے عذاب کی طرف چل) (آئے والے عذاب) تجھے ناگوار اور اللہ
تجھ سے خوش۔ روح فرما کر سے ہوئے بد و مردار کی (بھٹی ہوئی) لٹھ کی
طرف چلنے سے فرشتے اس کو لے کر زمین کے دروازے تک پہنچتے ہیں۔ زمین
والے (ٹھانڈے) کہتے ہیں یہ کس قدر مڑی ہوئی جا رہے ہیں فرشتے اس روح کو
کافر کی روح کی راجہ کی راجہ میں لٹھ میں لے کر دیتے ہیں۔ (احمد و ترمذی)

اَصْحَابُ الْمَشْأَلَةِ

وہ لوگ ہیں جو مال کے لئے

پر تعلق رکھتے ہیں:

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

عَلَيْكُمْ نَارُ مَوْصِدَةٍ

اگر تم میں سے کوئی شخص

معاذ اللہ خدا سے کہے کہ میں نے اپنے مال کے لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

وہ لوگ ہیں جو مال کے لئے

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

اگر تم میں سے کوئی شخص

تو یہ مال کی شرط:

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

وَتَوَاصَوْا بِالْضُرِّ

اور آپس میں آپس میں

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

اور آپس میں آپس میں

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

اُولَئِكَ اَصْحَابُ الْمَشْأَلَةِ

وہ لوگ ہیں جو مال کے لئے

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

معاذ اللہ ان لوگوں کی خدمت میں وہ مال کا احوال نہ آجائے جو ہر ایک کے لئے ضروری ہے اور ان کے لئے مال کا احوال نہ آجائے۔ (تفسیر)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ

وہ لوگ ہیں جو مال کے لئے

یہ دوہا پر لکھ دیکھ مضافاتِ خدو کی صفت ہوگا (آریہ بھٹی)

وَالسَّمَاءُ وَابْنُهَا

اور آسمان کی اور بیٹا کی کوئی بات

یعنی جس مکان و ملکیت کا اس کو یاد آوے گا اس کے نزدیک "اسمانا" ہے
مردان کا گناہ والے ہے (نور ۵۵)

وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَا

اور زمین کو دھو کر اور کھانا پکانا

یعنی جس نہایت سے اس کو میسر آئے زمین کی پرورش کے قابل کیا جاسا
مگر بعض نے "وَمَا طَحَا" سے مراد پھینکا کر دیا ہے۔ (نور ۵۵)
یعنی زمین کی اور اس کو پکانے والا یعنی پانچھنے کی قسم بھی مراد آئے
آیت ۵۰ آریہ بھٹی

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا

پرانی اور نیا کر کے اور ایک بنا کر

یہاں جو انسان کا اور اس کا نفس یعنی اپنی اور آواز کے ملنے سے پیدا ہوا ہے
سب اس کو ہے اور اس کی ہستی کے طور پر چلتی اور ستر اور چلی۔ (نور ۵۵)
وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا یعنی نفس اور اس آیت کی قسم میں نے سوائے
تخلیق میں متوازی اور عادت کے خلقت کے سوائے اس کی تخلیق کا پہلا کار
ہر پر قدرت پر پیدا ہوتا ہے:

درویش میں ہے کہ ہر پر قدرت پر پیدا ہوتا ہے ہر انسان کے دل و زپ
اسے پیدا کرنے والی یا کھولنے والی ہے جس سے جانور یا کچھ یا عالم پیدا
ہوتا۔ جانور میں تم کو کھانا پانچھنے کے

کچھ قسم میں جن کی ایک حد تک میں ہے کہ انہی میں سے ہے کہ میں
سے اس پر ہندوں کو کھانا پانچھنے کے ہیں کہ میں ان کے پاس بیٹھان بچھ کر اور ان
سے اور غذا دو۔ (نور ۵۵)

فَأَنفَسَ فَأُجْزِئُهَا وَتَنفُّوْهَا

پھر ہوا کی اور اس کو اجڑا کر اور اس کو پھونک کر

اچھا کر اور برائی کی کچھ

یعنی دل، ایمان، غور، عقل، ہم اور فطرت میں کے جو ہر سے بھلا
برائی میں فرق کرنے کی کھولنے کی ہر تعلیمی اور پراگندہ اور ملنے والی ہے۔

سورة الشمس

شمس میں سے اس کو ناپ میں ہے اور اس کے خدائی اور کرم اور کرم

کی نام و سحر میں کھانا پانچھنے (نور ۵۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کی پروردگار میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس کی پروردگار میں

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهُ

اور شمس اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک
وَالشَّمْسُ وَضُحَاهُ اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک
یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک
وَالشَّمْسُ وَضُحَاهُ اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک
یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَاسَّى

اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

وَاللَّيْلُ إِذَا تَغَاسَّى

اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

یعنی سورج اور اس کی چمک اور اس کی چمک اور اس کی چمک

وَقَدْ رَءَاكَ عِزِّي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَقَالَ لَهَا كُنِّي بِهَذِهِ الْحُلُمِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ ذُو فَضْلٍ

[illegible]

الہام سے لے کر مطالب

الہام نورانی کا معنی ہے کہ اللہ نے ہر شخص کے سامنے فرائض اور
حکمت و نصیحت کی دامن تحویل دی ہے تاکہ کُلِّ مَلاعت و اقلیاء و کسب و ادرار
حکمت سے پر ہو سکے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بھی یہی حکم فرمایا ہے

لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے۔ اگرچہ ہم اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں، لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے۔ اگرچہ ہم اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں، لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے۔

آزمیوں کے سواں

[illegible]

سب کے دل اللہ کے قبضہ میں ہیں۔
حضرت محمدؐ میں عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کیا: "اے اللہ! ایک دل کی طرح زمین کی مٹی میں چر بہر چرات
جی کی کو آلودہ نہ ہو جس سے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کو مجھنے والے
دل کو آلودہ نہ ہو جس کی طرح سوز و غم نہ ہو۔" (مسلم)

[illegible]

مسقط لقا:

[illegible][illegible][illegible]

مسئلہ شریف اور مثلاً: "ہر فی ایک اور حدیث میں ہے کہ ۳۰ ترک صلا

اعل الشفاۃ فیسیر لیسر الشفاۃ و اعلم ان کان من اهل الشفاۃ
فیسیر لیسر اهل الشفاۃ و اعلم ان کان من اهل الشفاۃ

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

فَاَصْحَابُ اَعْلٰی وَ اَتَقٰی

سورۃ النور

وَصَدَقَ بِالْحَسَنٰی

و کلام علی

فَسَنِيْرُوْا لِيْسِرِيْ

فانہو لیسر کا ترجمہ ہے

نیکو رہو

میں نے اپنے والد ماجد کو یہ فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو
نہایت شکر کیا کہ انہوں نے میری زندگی میں میری والدہ کو

شان نزول:

انسان کا حق ایک بڑی غریب حد تک میں اس پر ہوتی ہے کہ
انسان کو اس پر بھروسہ کرے کہ اس کے گھر میں اس کا گھر میں اس کا گھر میں
اور اس کی شہادتیں اس کے گھر میں اس کے گھر میں اس کے گھر میں
انسان کو اس پر بھروسہ کرے کہ اس کے گھر میں اس کا گھر میں
انسان کو اس پر بھروسہ کرے کہ اس کے گھر میں اس کا گھر میں

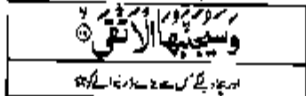
میرا اس کے سامنے آئے گی اگر کائنات کے کلابہ و اجات کے ترک کا فضا
جنم میں تو فرجیت کے اور مرد اعتراف سے بے ادا شہیت بیکر بھی گئے ہیں
عالمِ حیات کا کیا یہ نہ کہہ سکیں کہ ان کی گت ہو سکا۔ (خبر خوری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قطب:

سید احمدی ہے کہ حضرت نومان بن بشر نے قطبِ محمدیؐ فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے قطب کی حالت میں خاک ہے آپ صلی اللہ علیہ
و سلم بہت بلند آواز سے فرما رہے تھے یہاں تک کہ اس جگہ سے ہزار تک
آواز پہنچا اور بار بار فرماتے تھے کہ لوگوں میں تمہیں جنم کی آگ سے ڈرا ہوا
لوگوں میں تمہیں جنم کی آگ سے ڈرا رہا ہوں بار بار یہ فرما رہے
تھے یہیں تک کہ چار ہزار تک گدھوں سے سرک کر دیں میں نہ کر پائی۔

اوتنی درجہ کا جنم:

کیا بخدا شریف میں ہے کہ سب سے بڑے قطبِ دہلا جنم کی قیامت
کے دن وہ ہو گا جس کے رگوں کو دن سے دھواں نکالے گا۔ دیکھ جائیں گے
جس سے اس کا راز اہلِ ایمان۔ (تفسیرِ ابراہیم)



جنم ایسے لوگوں کو اس کی ہوا تک بھی نہیں گئے گی۔ صاف بچا ہے
چاہیے۔ (تفسیرِ حنی)

صحابہ کرام سب کے سب جنم سے محفوظ ہیں:

جیسوے کہ کابل توں حضرت میں گئی تھی محمد کا صدمہ بہت ہی شاذ
ہو رہا ہے ہر قوم آخرت کے حالات سے یہ لازم معلوم ہو رہا ہے کہ
ہر کسی سے کئی آیت آئی ہوگی ہے قرآن سے تو یہ کر لی ہوگی۔ میرا اس کے ایک کلمہ کے
مقابلہ میں کے اہلِ مناسبت وہ ہیں کہ ان کی کتب سے کچھ پر مباحال ہو
تک ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اِنَّ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ سَیَکُونُ
اَعْلٰی بَرٍّ اَعْلٰی کَاکِلِیْنَ کَاکِلِیْنَ ہاں ہے ہر دورِ نبوت ہی کہ ہر کسی اللہ علیہ وسلم کی
ہم اہل ہے ہوتا ہاں اہلِ حنہ پر غالب ہے۔

مریت میں سلوا دامت کے بارے میں آیا ہے ہم قوم لا یضلی
مجلسہم ولا یحزابہم۔ (تفسیرِ امینی) یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے
ساتھ چلیے ولا یضلی ولا یحزابہم۔ (تفسیرِ امینی) یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے
ساتھ تو جو شخص سدا لایہا صلی اللہ علیہ وسلم مجلسِ دانشِ ہر کیسے چلی ہو سکتا
ہے اس نے ہوا دیت بھی اس کی تصریح سے سوجہ ہیں کہ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب ہی قطبِ جنم سے بری ہیں۔ خود

میرا اس کی تہیجی بھی حاکمِ زمانہ کی ہوا اس نے تو یہ کر لی اور وہ صفات
مسعود میں ہے اللہ من اللہ کعب لا ولیہ لہ منہ سے
تو یہ کرنے وہی ہوا نہ کرنے والے کی طرح ہو جاتا ہے۔ (روایتِ محمد)

بارس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے اللہ کی رحمت اس کو
انجلی خوش میں لے لیتی تھی کہ (رحمت و رحمت کے شائق) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے انجلی رحمت کے ایک لوگوں کی بات فرمایا تھا وہ ایسے لوگ
ہیں گے کہ ان سے اس قدر گتے والا ہوا نہ ہوگا۔ (علاقہِ خلیفہ)

سبمِ روایتِ حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا جب حاضرِ مجلس کی صحبت میں
رہنے والوں کی یہ کیفیت ہے تو ان لوگوں کی حالت ہوتی رحمت تک سید
الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتے۔ (علاقہ)

چنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہی گروہ تھے
(۱) کالی ہنسی (۲) کالہ۔ اسی لیے اللہ کا نام اس کی دونوں گروہوں کے
تذکرہ سے ہزاروں سے بڑا اور مسلمانوں کا ذکر تو بہت کم آیا ہے کیونکہ کلامِ کورخ
موجودا مضرین کی طرف رہتا ہے (اور انے والوں کے لیے علم کا مشول ہوا
یہاں آتا ہے ہر حاضرین کے ساتھ ہی ہم کی خصوصیت نہ ہو)

شرک کے سوا سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں:

تمام عباد (سب عباد) کا معاف بھی ہے کہ اللہ ترک کونوں نہیں فرماتے
اور ترک کے جو جس کا چاہے اللہ بچا تو ہر شے فرما بھی ہو۔ اللہ نے فرمایا
یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَیَحْضُرُ مَا لَمْ یَحْضُرُوا
یَا لَہُ سَیِّدُ الْمَیْمَنَیْنِ اَلْحَمْدُ لَہُ وَکُلُّ شَیْءٍ اِنْدَہُ حَیْثُ

اے میرے بڑا ہندو انھوں نے اپنے اوپر خود راہی کی ہے اللہ کی
رحمت سے ہر عباد اللہ سب گناہ بخش دے گا یا شہرہ علیٰ غرورِ نیم ہے۔

دورن آیت میں ہے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَکُلُّ شَیْءٍ اِنْدَہُ حَیْثُ
چاہے گا کس اے اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ تیسری آیت
میں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
کے گواہوں کے سامنے آئے گی ہزاروں میں سے ہر دوری و وزرا کا قول
ورحمت میں نہ ہوا وہ کار ہوا اس کے گناہ معاف نہ کئے جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت من لالہ لا الہ الا اللہ دخل
الاصحابہ منہ من ترک کلمتی جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ بہت میں داخل ہو
گیا (یعنی اس کے لیے راہی روزِ قیامت نہیں خواہ کتاہوں کا عذاب اس کو ایک
رحمت تک ہوتا ہے)

میرا اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ جو روزِ قیامت کے گواہوں کے سامنے آئے
گی۔ چنانچہ اگر عذاب کونوں نہ کرے گا ہر سزا بچا ہے کہ تو روزِ قیامت کے گواہوں کی

طہر لہاں ظاہر کرتا اور دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن کو لاتا ہے۔ یہی کیفیت باقی حالات کی بھرا کر سورج کی دھوپ کے بھر رات کی تاریکی کا آؤٹنگ کی طرح ہر قسم کی روشنی میں اور اس کا ثبوت ہے کہ اس کے بعد دن کا آؤٹنگ بھی نہ ہوگا تو چند روز خود ہی کہہ دے کہ وہ ہے یہ کہہ کر کچھ کیا جائے؟ آؤٹنگ خدا کے منتخب ہونے پر جو شخص نے خدا اور راسخ دیکھا اور نبی کے لیے وحی کا نور اور نور کا دیباہ کیا تو خدا کے علم پر اور حکمت اللہ پر حیران کر دے کیا سے فرشتہ بھی کہ جس کو جس کی عمارتوں اور آؤٹنگوں میں اس کا اس ثابت نہ ہوگا؟ (الحمد للہ العزیز رب العالمین)

اس سورت کے سبب نزول کے متعلق بخاری و مسلم میں حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آئے اور ترمذی نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہل وحی ہوئی اس سے غزل جاری ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان الت الا اصبح صعب و لیس سبیل اللہ ما صعبت لیسی تو ایک اہل غزو ہے جو خون آلود ہوئی اور جو تکلیف تجھے پہنچی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (اس لئے کیا تم ہے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ ذکر کر کے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد (مکہ مکرمہ) جہر کل امن کوئی وحی نہیں آئے تو مشرکین کہنے لگے یہ خدا کا شروع کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خدا کے چہرے اور راسخ ہو گیا اس سے یہ سورت بھی نازل ہوئی۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت جو بخاری میں ہے اس میں ایک اور بات ہے کہ میں نے اپنے کا ذکر ہے وحی میں تاخیر ذکر نہیں اور ترمذی میں جندب کی ایک اور بات ہے کہ میں نے اپنے کا ذکر نہیں صرف اہل میں تاخیر کا ذکر ہے۔ (سلف علی رحمہم)

بخاری اور مسلم نے اپنا اپنا نسخہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ روایت کے لئے ایک اور روایت نماز کو تھا کہ یہ کچھ کر ایک صورت کہنے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا معلوم ہوا ہے کہ تمہارا شیطان تم کو کچھ دیا اس پر منہ دینا اور آیات کا نزول ہوا۔ بخاری نے لکھا ہے کہ انہوں نے یہی حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جس حد سے ذکر و روایات میں تھی وہ ابواب کی جی میں نہیں تھی۔

حاکم نے حضرت زید بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ کچھ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل نہیں ہوئی۔ تو ابواب کی جی میں نہیں تھی کہ میں نے کچھ دیا ہے کہ تمہارا شیطان تم کو کچھ دیا ہے۔

سید بن منصور نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جہر کل علیہ السلام کے آئے میں تاخیر ہوئی مشرک کہنے لگے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیا۔

سورة الضحیٰ

جو شخص اس کو خواب میں دے گا وہ قیوم اور ماسکین کی عزت کرے گا۔ (ابن جریر)

| |
|--|
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يٰۤاَيُّهَا الضَّحٰی
مِنْ مِّنْ مَّوَدِّعِیْ
مِنْ مِّنْ مَّوَدِّعِیْ |
| سورہ الضحیٰ کی تفسیر میں کہا کہ یہ سورت |
| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ |
| نور ماہ ۲۱ سے ۲۲ تا ۲۳ تا ۲۴ تا ۲۵ تا ۲۶ تا ۲۷ تا ۲۸ تا ۲۹ تا ۳۰ تا ۳۱ |
| وَالضُّحٰی
وَإِذَا سَجٰی |
| جس دھوپ چڑھتی ہے کہ رات کی دھوپ چھا جائے |
| مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی |
| نور ماہ ۲۱ سے ۲۲ تا ۲۳ تا ۲۴ تا ۲۵ تا ۲۶ تا ۲۷ تا ۲۸ تا ۲۹ تا ۳۰ تا ۳۱ |

شان نزول: روایات مجھ میں ہے کہ جہر کل علیہ السلام نے یہ سورت علیہ وسلم کے پاس آئے (یعنی وحی فرمائی) یہ سورت میں کہنے لگے کہ (پچھو) کہ اس کے رب نے رخصت کر دیا۔ اس کے جسب میں یہ آیات نازل ہوئی یہ سورت میں کہنے لگے کہ یہ خدا کا شروع کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے خدا کے چہرے اور راسخ ہو گیا اس سے یہ سورت بھی نازل ہوئی۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت جو بخاری میں ہے اس میں ایک اور بات ہے کہ میں نے اپنے کا ذکر ہے وحی میں تاخیر ذکر نہیں اور ترمذی میں جندب کی ایک اور بات ہے کہ میں نے اپنے کا ذکر نہیں صرف اہل میں تاخیر کا ذکر ہے۔ (سلف علی رحمہم)

اور بہت سب ڈیرہ، جالنگی، چن، کوئی چاہ، بھٹی، ٹیکس، دین اور کوئی طرح نہایت
 کوڑا نہیں ہوتی۔ اس وقت ایک نیا نیا درآئینہ بنی ہے۔ وہ دریاں کاں کاٹنے
 والے ایک جھڑاں میں کھڑا ہے۔ اس دریاں میں تھلکے، کوڑا، حلت سے بھر
 رہا ہے۔ تھلکیں جب کہ بھر رہی ہیں۔ ان کو دکھنا حاشا! کیا اس نازک فرم
 کے زمین کو کھاتے سے چل رہا ہے۔ کسی اور طرح نہ کہتے۔

وَنُفِثَ مَائِدًا يَصْبِرُ بِهِ أَفْضَى
وَرَعَاؤُا عِنْدَ اللَّهِ هُنَّهَا الْخَافِرُج
تَكْمُمْتُ فَلَمَّا فَتَحْنَمْتُ نَفَلَتْهَا
فَرَحَمْتُ إِنْ كَانَ مَطْنِي لَا تَفْرُجُ

مجلس بہت سی ایسی مجلسیں تھیں جن میں ان کا نام نہ تھا۔ ان میں سے دو مجلس دار
ہو جاتی تھیں۔ ۱۔ انجیر کے پتے سمیٹ کر ۱۰ م تے ہیں۔ اور انسان کو نہ کرنے
کھاتے۔ کہ بھر یہ کیا ہے؟ ان کو انجیر اور جسم کو کچھ نہ اکی شفقت
پکڑی پکڑی جاتی ہیں اور ان مجلسوں میں طرح طرح کے درویش تھے۔ کویا تھی ان
مجلسی۔ (تسمیہ انجیر)

جسے کالم لکھتا ہے یا سنا میں حدیث کی کتاب، مفسرین سے زیادہ مستحق ہیں۔
 ہفتویٰ نے لکھی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرماؤ اگر حضورؐ کی
 سوانح کے بارے میں چاہو تو پھر اس کی ۱۸ جلدیں میں سوانح تیار نہ ہو سکتی تھیں۔

مطلبہ: قطعہ الاصول میں کیا ہے کہ اگر ضرر ہو (چپے ہونے والے) کسی نے اقرار کیا اور دوسری طرف کا حکم جلد جرح دینے کے لیے کافی۔ تو صرف ایک ضرر ہو ہیہ اثر کے ذریعہ ثابت ہوں گے۔ اور اگر اقرار نہ ہو دوسری طرف اقرار کیا تو ضرر واجب ہوں جا کر گئے۔ یہ عام اظہار ہو سکتے ہیں مگر جس کو قیہ نے نہ تو قیہ نے نہ پانڈا نے کوئی اثر نہیں ہے۔ ہر حال میں ضرر اقرار ہو گا۔

مکہ شریف کا۔ جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کر چکی اور مخلصیت سے متوجہ رہا کیا جس نے خود کو ملایا تھا۔ پناہ لینے والے دعوہ کو اللہ نے ہم کو ملگے کر لے۔ رسول اللہ کو فرشتے آواز دیا۔ مختلف نسلوں کو آپ کے زیر اقتدار کر دیا یہاں تک کہ ان کا شہر ملاقات میں آج پہلے سے دور دورا ہوا ہے۔ ایک ایک شخص کو دھاکا دے کر تیش قسمت پر نزلت فرما دیں۔

تمام مضمونوں سے وعدہ:

[illegible]

مقام مزدور:

ہرے: ایک العسر سے مراد: اب تمام ناول میں کلموں کی طرف توجہ کرنا۔ قلب کا اصل ہیئت خالق کی طرف ہے، ہوتا ہے گا دوسرا اللہ بھی اللہ جنہ: علم کو مل رہا ہو گا۔ اور دوسرا ال سے مراد ہے: اسی مہم نڈاں میں خالق کی طرف ہونے کی توجہ نڈاں کی حالت میں ظاہر مولیٰ کا، خدا کی طرف نہیں ہونے کلموں کی طرف ہونا ہے جو حقیقت میں اللہ کی طرف سے دور کرنا نہیں ہوتا۔ کیا اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دونوں دونوں کی وجہ سے اس کو تشریح صدر حاصل ہوتا ہے۔ مگر کلموں کی طرف توجہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی طرف سے حقائق کوئی ہے اس سے اب بھی اللہ کی طرف توجہ ہوتی ہے اس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ گویا کلموں کا اللہ سے کچھ ہے۔ (غیر متطبیق)۔

معارف اور قوم کو صحیح فہم و آگاہی کے لئے جو کچھ ہوا وہی ہو رہا ہے۔

عمايت و ذکر الغر کی حد:

مہارت اور ذرا تھوڑا اس حد تک جاری رکھا جائے کہ کچھ مشقیت و تحکمان

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ
وَلِيَ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۚ

توجہ دانی اللہ کا کمال:

مفتی اب علی کے کھوئے ہوئے غلوٹ میں چھڑ کر گھسے
 کوڑا چڑھ کر سب بچے اور اب علی کی طرف (جیسا اسطرح) منسوب ہو
 (تجربہ) غلط کہ سمجھا اور حقیقت کہ اب علی اور صاحبہ ہوسم کی علی ترین
 مہارت تھی۔ لیکن اس میں ہی غلطی غلطی کا توجہ ہونا غلط و مطلوب ہے کہ
 اس سے بچ کر بلا واسطہ منسوب ہونا چاہیے اس کی تعبیر اور کئی طرح کی کئی
 سے کرنا اقرب کی مصوبہ ہوئی ہے۔ (شہرہ نامی)

فائدہ دہاں سے معلوم ہو کہ ملکہ بچہ عیسویہ کو پہنچا دینا جس طرح غلط کام نہ کرنا ہے۔
 میں کہوں کہ اسے غلامت میں نہ لے کر آئے۔ جو غلامت غلامت میں نہیں ملتی۔ اور نہ وہ
 اگر اس کے لیے یہ بھی لکھی ہو، اور نہ اس کے لیے جیسا کہ غلام ملک کے لیے تیسرا اور چوتھا
 چہرہ ہے۔ غلام عیسویہ کو بھی اس طرح نہیں لکھی۔ اس لیے اس میں غلامت کے لیے نہیں لکھی۔

عبادت و ذکر اللہ کی حد:

یعنی ایک رات پر ہوا جیسے کام نہ تھا تو کئی چھوٹی آگ اب جوڑ سزاوار
ہو رہا تھا لڑا کئی فی موضع نظر آن والے معصومین غول فی ظہیر ہا
من شاء الاطلاع علیہا فلیراجع روح المعانی۔ (نمبر چالیس)
فواصر مالتفری یا پر کڑی کا کئی ہر گھم سے اور بیکہ دوتہ جو ہر نہا کی
طرب لوگوں کو موحشہ سے رہا ہے (یعنی ناز پر سے اور قہر کی رحمت دینے
میں اُتر رہا ہے وہ دن ہی ہوا اس روکنے سے کہ تہذیب کا ہر جہت پیکر اس دلت تہ
ہو گا۔ (عبر مجری)

اور آیات سے یہ کہ ہر جہت ہے کہ اپنا چلنے کے دونوں چہرہ دل کی روک کی
جی نواز کے لئے کی اور رحمت تو دینے کی ہو گی۔
اَلْیَمِیْنُ اِنَّ یَدَیْہِ وَتَحْتَ اَیْمَانِہِ عَمَلِہِ صَلی اللہ علیہ وسلم ایسا تو کر
یہ جن سے وہ سکھ لانا سہا رہی تھو یہ گرم ہے اور ایمان سے سزاوار ہے تو
اللہ کے کذاب سے کہے ہو گئے جیسے ظالم ہو گا۔ (نمبر چالیس)
سچا ملن طہرین نکلیں گے آیات کی تفریح اس طرح کی ہے کہ اسے
تکلیف تھے قلم ہر اچانک کے ناز پر سے ہو دکان سے یا جو کچھ شرا
آتا ہے اور دین سے ہے وہ تو قہر کا گھر بنا ہے اور دکنے اور کذاب سے
اور ایمان سے سزاوار ہے۔ (نمبر چالیس)

اَللّٰہُ یَعْلَمُ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی

وہ جانتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے

اللہ دیکھ رہا ہے: یعنی اس شخص کی شرارتوں کو اللہ اسی تک
بند سے کہ شرا و انوع کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (عبر چالیس)

کَلَّا لَیْنِ لَّمْ یَنْتَوِدْ

کیونکہ اگر نہ ہوتا تو

لَسَفَعًا بِالنَّاصِیَةِ

ہر محسوس نے پہلی ناکہ کر

اور چل کر کولت کا پینہ:

یعنی بچے اور سب کچھ پنا ہے ہر اچانک شرارت سے ہر انہیں ہر اچانک
اب کان کول کر کن سے کہ اگر نہ ہوتا تو شرارت سے ہر انہیں ہر اچانک
اور چل کر کولت کی طرح کر کے بال بکڑ نہ چھٹیں گے۔ (نمبر چالیس)

نَاصِیَۃٌ کَذِیْبَةٌ خَاطِئَةٌ

نکستی چلی جھوٹی اور گھمبیر

عَبْدُ اِذَا صَلَّی

نیک دوست نماز پڑھتا ہے

ابو جہل ملعون کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنی:

یعنی جس کی سرگرمی کو روک کر کھڑا ہوتا ہے چاہے کہ اسے چھٹکے کی کوئی
نہیں ہر انداز کو کھڑے کر سنے ہو رہتا ہے اسے کئی شخص کی نہایت نایات
میں اٹھ کر چلنے ملعون کی طرف ہے ہر وہ حضرت کو ناز پر سے دیکھ کر تو پڑا
کار دیکھتا تو ہر طرح طرب کی آواز میں پہچان کی کہ علی کربلا۔ (نمبر چالیس)
اَلْیَمِیْنُ اِنَّ یَدَیْہِ وَتَحْتَ اَیْمَانِہِ عَمَلِہِ صَلی اللہ علیہ وسلم ایسا تو کر
نیک کہہ والی طرف سے رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو ناز پر سے کھڑا ہوا ہے علی اللہ علیہ وسلم نے ناز پر سے ہر انہیں کی اور چل
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے سے ہر انہیں کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
خبر سلیم کو ناز پر سے میں سے ہر انہیں کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہیں کو کہاں سے چلے گا اس کے جواب ہوا اس کو ناز پر سے کے لئے
آیت آئی ہیں میں فرماؤ تَوَجَّہْ لَہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرٰی اَیْمَانِہِ صَلی اللہ علیہ وسلم
کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے یہاں سے کہیں فرماؤ کہ اس کو ناز پر سے چلے گا
اور مثال ہے کہ ناز پر سے والی ہر گھر کھڑی ہوگی اور ہر اچانک سے ہر انہیں
لے رہے ہر انہیں کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے چلے گا
ہے چلے گا کہ جس کے اندر کیا مشر بہر کا اس کے ناز پر سے میں اس طرف
نارہے کہ ہر انہیں کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے چلے گا
اَلْیَمِیْنُ اِنَّ یَدَیْہِ وَتَحْتَ اَیْمَانِہِ عَمَلِہِ صَلی اللہ علیہ وسلم ایسا تو کر
وہ جس کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے چلے گا
رہے چلے گا کہ چلے گا کہ اور ناز پر سے روک اس سلسلہ میں اور ہر انہیں کی
دعا کا طے قہ آیات کا نزول ہوا۔

قد جہل یبغی سے ہر انہیں کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے چلے گا
وہ جس کی اور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز پر سے چلے گا
(نمبر چالیس)

اَرَوِیْتَ اِنْ کَانَ عَلٰی الْہُدٰی

میں دیکھ کر کہ ہر ایک راہ

اَوْ اَمْرًا بِالتَّقْوٰی

بے گناہی سے کام

اَرَوِیْتَ اِنْ کَانَ کَذِبًا وَتَوَلٰی

میں دیکھ کر کہ ہر ایک جھوٹ اور ہر ایک

يَلِّقُ الْقَدْرَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ

شماره ۱۰۰، مجله ۱، فصل ۱، سال ۱۳۹۰

میں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ وہاں ہر شخص نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس سے

تعمیمیں شہدائے جہاد کے ذہنوں میں انہی مختلف جہتوں کی کل تصویر
 اتار چڑھا رہی ہیں۔ یہ ہے کہ شہدائے جہاد و مدافعان کے آخری فشرہ میں
 شہداء کی سے متحرک و علیین دینی رہتی ہیں۔

عشر: اخیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشاء
سجائی رہے تھے تو مجھے (اور عائشہ میں) نہیں کرنے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کو آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر بٹھایا ہے۔
 باوجود اس کے کہ میں نے اپنے گھر پر ان کی رات کو کھانا نہیں دیا تھا۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عکاف کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بکریوں نے عکاف کیا۔ (بخاری: مسند)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکیم اور مدقین کے آؤٹی دیا، یا میں ان کا تعارف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ مدقین کے آخری لشکر میں شہ قوراء کا حاکم رہے۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 رمضان کو چھ مہینے میں احکامات کیا، پھر رمضان عشرہ میں دہائی خیر
 میں احکامات کیا، پھر فراموشی سے اس رات کی عبادت میں چھ مہینے میں
 احکامات کیا، پھر رمضان میں احکامات کیا، پھر ہر ماہ کوئی (فرشتہ)
 فرماتا ہے کہ یہ ماہ امت آفرین مشرور میں ہے، یہی مہینہ کوہبر ہے، ماہ
 احکامات کے، ہر ماہ آفرین مشرور میں کرے کیونکہ اللہ ورادہ ہے۔ میں دعا کی
 کہ کسی مہینے میں کوئی ناپاک تھا، اور میں نے دیکھا کہ کسی مہینے میں کوئی
 اور گنہگار نہیں ہے، ہر ماہ میں اس قدر نیک ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے
 رات میں تہنیت کی، فقیر بھی دہائی کا بیان ہے کہ ایک رات کو پانی برسا
 سمجھ چکوں، تہنیت ان لیے جسے تیسویں شب کی صبح کو جو ہر ایک آگے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چٹائی
 پر پانی اور کچھ کھانا تھا۔ (عشق حید)

شعبہ قدر کی تاریخ:

۱۰. حضرت زین العابدینؑ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو

نفسیہ ترقی کا اطلبہ کار پروگرام سیکھیں شہب جس کا خیال کہ بعد از اتمام امتحان سنہ ۱۴۰۰ھ لکھنؤ کے حضرت جہا، جن سرورہ علیہ السلام کی مدینہ بھی اسی امر پر جان کر گئے۔

حضرت معاویہؓ بنی اور صفین میں جنگ کی شہادت کے متعلق روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی عبادت

میں نے مسوین تب لے طيلة القدوم یا میں نے سمجھا ہوا تھا کہ اس

[illegible]

نے اُس پر غصہ بھی کیا تھا، لیکن اُس نے وہ معاملہ منطوقاً بکھر دیا۔ یہاں سے اُن کے اُن

میں قریباً ہی علامت کی وجہ سے جو دھواں اٹھتا تھا اس میں اس قدر آلودگی

تک یہ اسی راہ میں ہی صریح بطریقہ شیعہ عمل کے اصول نکلتا ہے۔ (۱۰) راہِ مطہرا

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سے کراچیکے تھمرا نے سنا کیسویں کو بے وقار

یہی دلیل امام علیؑ کی وجہ سے ان کے باپ اُمّیر المؤمنینؑ کی طرف سے ان کے خلاف سازشیں کی گئیں۔

پس پانچ سو روپے کی رقموں کا سامنا کرنا پڑا جس کا جواب دینا پڑا۔

[illegible]

حضرت امین عمرؓ کی بیعت نے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔ (زبد الممجد ۱)

مجھے ایس کے بعد ساتویں رات پہنچنی چاہیے تھی مگر تیس دنوں میں ایک رات۔

حضرت عباد بن حماد رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ محمد کو شب قدر ملی

فلاح و بچے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قارئین کے لیے

آج کے دورِ مسلمانانِ اہلِ مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیس

خدا کی خبر دینے کے لیے کھڑا تھا مگر اس نے ان کو سامنے سے آ کر مل

تھے (اور ان کے ساتھ شیطان بھی)۔ میں حسبِ قدر اٹھائی گی (یعنی میں اس کی

یہی باتیں کہیں کیا، امید ہے کہ یہ باتیں تمہارے لیے بہتر ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے نبی! میں نے تو رسول اللہ علیہ السلام کو علم کو

لڑاتے جٹا کہ اس کو بخشنے کے لئے رونا باقی ہو (راتوں) میں باقی باقی باتوں

یہاں (باقی) نہیں داتوں میں و آفریہ مات میں ہوتا ہے۔ (توضیح)

لہذا انہوں نے اہل حق و عبادت کو اپنے ساتھ لے کر روایت سے بھی انکار کیا۔

—ہفت نمبر کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ کراچی صحابی نے خواب میں دیکھا

کہ تہہ قدرۃ خدی مناتے مانوں میں ہے۔ (یعنی آخری ہفتہ کی تعلیمات)

ہوئی اور یہ بھی اس وقت ہوئی ہے بہت جتن کی وجہ سے ان کا حال بگڑا ہے۔
 حصہ کا حق ہوگا چلنے کی حالت میں کہ کبھی کسی کے بونے کے علاوہ
 سے مراد وہ کھولے سے کہ وہ بات کو چھری زبانی پہنچے ہیں ان کی جگہ میں پھر
 اس سے گزرتی ہیں تو پھر یہاں سے وہاں جاتی ہیں۔ (تحریر غزلی)

قَالَفِيْرَاتُ صَبَا

مکہ مکرمہ، ۱۷۰۰ھ کے آگے

تمہارے کہنے کا وقت: عرب میں اکثر بات کیے کے وقت تاحث کرنے کی
 حق کی بات کے وقت جاتے ہیں وہیں کو غیرت سوچ کو دل سے چاہیں اور
 رت کو دل سے نہ کرے میں کیا شجاعت سمجھتے تھے۔ (تحریر غزلی)

الغزلیات سے مراد ہیں وہ کھولے سے کہ وہ بات کو چھری زبانی پہنچے ہیں ان کی جگہ میں پھر
 اس سے گزرتی ہیں تو پھر یہاں سے وہاں جاتی ہیں۔ (تحریر غزلی)

فَاَنْتَرْنَ يَهْ نَقْعًا

مکہ مکرمہ، ۱۷۰۰ھ کے آگے

مخبروں کی تلاشیں:

یعنی کسی خبر کی اور تو سے: ڈرنے والے کسی کے وقت جبکہ رتی
 سردی اور شہم کی غیبت سے غم و غلہ، باروت ہے ان کی: کہاں سے ان وقت
 بھی بہت کر دہرا رہا تھا ہے۔ (تحریر غزلی)

یہ کیا خبر ان میں پڑھا پڑنے کے وقت کی طرف راجع ہے جو سابق تھا
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تمام کی طرف راجع ہے جو ان کا عوارف
 ہے یعنی وہ کھولے سے کہ وہ بات کو چھری زبانی پہنچے ہیں ان کی جگہ میں پھر
 اس سے گزرتی ہیں تو پھر یہاں سے وہاں جاتی ہیں۔ (تحریر غزلی)

فَوْسَطْنِ يَهْ جَمْعًا

مکہ مکرمہ، ۱۷۰۰ھ کے آگے

وہیں میں کھس جاتا: یعنی اس وقت ہے خوف، خبر، دشمن کی فوج میں جا
 سمجھتے ہیں (تحریر غزلی) کہ تم کہاں سے کھڑے ہو؟ کہ تمہارے سب سے
 اور دشمن سے کہ کہاؤں گے، رسالہ کی قسم ہو۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں: یہ
 جہلاؤں سے رسالوں کی قسم ہے۔ اس سے ظاہر مل ہوگا کہ ان کے کام پر
 اپنی جہاز سے کہہ رہا ہے۔ (تحریر غزلی)

پھر اس غم: میں یا چھاپا: دے کے وقت یا چھاپا: دے کے وقت: یہ
 دشمنوں کی فوج کے اندر داخل ہوتے ہیں (تحریر غزلی)

کی چیز کرنے ہیں اور جس شخص دہم سے یہ خدا کو پہنچ کر ہے، اور خدا اور
 دنیا کی حالت سے خبر نہ دیکھیں حاصل کرتے ہیں اس کو کھس رکھ کر اپنے واسطے
 اپنی طاقت اور جانی کا سامان بھرا لیا تھا پھر پانچ دن کے ان سے زیادہ اور
 کون مایہ فطرت کا کام اور دل سے ہے۔ اس وقت کو مایہ اور
 سورتہ کی ہے یا مدنی:

سورتہ عبادت سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور مہر علیہ السلام ابن عمر رضی
 اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان کے وقت کی اور ان جہاں سے، ان کے واسطے، ان کے
 فساد کے لئے ایک مٹی سورتہ ہے۔ (تحریر غزلی)

سورتہ کے مضامین:

اس سورتہ میں جن خیالی نے جنگی محاوروں کے کچھ قاصد حالات و مقامات کا
 ذکر کیا ہے ان کی جگہ لکھا کہ ان کے واسطے کیا انسان اپنے سب سے بڑا شکر ہے۔
 گھوڑوں کی شہادت:

یہ جنگی محاوروں کی مختصر قصائد کا ذکر کرنا اس کی شہادت میں لایا گیا
 ہے کہ ان میں سے اکثر ہے۔ جتنی اس کی یہ ہے گھوڑوں کے، اور خصوصاً جنگی
 گھوڑوں کے حالات پر کھڑے کہ وہ میدان جنگ میں اپنی جان کا خطرہ
 میں ڈال کر کسی کسی فوج و مقامات انسان کے جسم و اشیاء سے تاج تمام رت
 ہے۔ وہ اکثر انسان نے ان گھوڑوں کو دیکھا نہیں کیا۔ ان کو جو انسان کو نہ
 داند تھا ہے وہ بھی اس کا بے ادب کیا نہیں کیا۔ اس کا کام صرف ان کے کہہ کر
 لی کے پیدا کے ہوئے زور و ان تک پہنچانے کا واسطہ تھا ہے۔ اب گھوڑے
 کو دیکھ کر وہ انسان سمجھتا ہے اس کا کیا کیا تھا اس سے اور دانتا ہے کہ اس
 کے اوپر، اور وہ اپنی جان کا خطرہ دانتا ہے، دانتا ہے، دانتا ہے، دانتا ہے
 اور دانتا ہے کہ اس سے اس کے مقابلہ میں ان کو دیکھ کر جس کو ایک حقیر نظر ہے
 اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس کو کھٹ کا سون کی آفت چھٹی، مغل، شہور و یمن
 کے ٹھکانے ہیں، یہ ہر چیز پر اپنی اور اس کی تمام ضرورت، اس کو کسی قدر
 آسان کر کے اس تک پہنچا دیا کہ اس جہاں سے جاتی ہے کہ وہ ان تمام اکل
 دانی انسان سے بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ (معارف سنی اعظم)

شان نزول

بازار فطرتی حاکم اور ان الیہ الحاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے
 سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑوں کو لکھا کہ
 بیچارہ مجھے میرا حق کوئی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آتی تو
 مدد دعا یا کت کا زوال ہوا۔ یعنی اپنے ہوئے۔ اور نے کہ وقت گھڑے سے
 سانس کی آواز کو سمجھ لیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان
 میں سوائے گھوڑے کے، ان کو نہ دیکھ کر کسی کے اپنے کی آواز کی اور چاند کی نہیں

وہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

وَرَأَى عَلَىٰ ذَٰلِكَ شَهِيدًا

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

انسان کی شہادت کی شہادت تھی۔

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

وَرَأَىٰ لِحَبِيبِ الْغَيْبِ شَهِيدًا

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

مال کی محبت:

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

أَفَلَا يَعْلَمُونَ إِذَا بُعِثُوا فِي الْقُبُورِ

اگر انہیں جاننا ہو کہ ان کی بات کو نہایت ہے۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے۔

گھوڑوں کی وفاداری اور انسان کی ناشکری:

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

انسان کی دو کمزوریاں:

آیت مذکورہ میں غور و فکر کرنا انسان کے عقیدے اور عقائد کی
 تیسری ایک ہے کہ وہ انسان کے عقیدوں کی غلطی کو یاد رکھتا ہے۔
 احادیث کو یاد رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی محبت میں مصروف ہے۔
 وہ ان باتوں میں شہادہت دیتا ہے۔

خاموشی کی شان:

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

آپ نے فرمایا:

یہی ہے جو کہ جس کی بات کو نہایت ہے وہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔
 (تفسیر) میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کی بات کو نہایت ہے۔

ابن آدم کی حرم:

حدیث میں ہے کہ میرا بہتر بھائی ایک روز وہ علی بن ابی طالبؑ کے پاس
میرا حاضر ہوا۔ اس نے کہا: ہمسورہ انفقہ ففعلت بہ حدیث محمدؐ بقرابتہ نے۔

یقول من دم مالی مانی وھل لکھ من مانک الا ما کف
فلیت او سیت فلیت او لصدقت غاصب کو ان کے آرمینے
ہے یہ بھائی یہ ابال ہائے نے نشان اس میں تو بڑا مال صرف انہی نے
جو تھا کہ ختم کرے اسے باہن کر پاتا کرے یا ہمدہ کرتے کے مجھے ہے۔

فیب روایت میں ہے کہ کسی کے ساتھ جو کچھ ہے ہوتے نشان سے بہ
انہوں نے ادا ہے اور کوئی دوسرے کے واسطے پھر کر جائے۔ انہی نے تحقیق یہ
ہے کہ اس کی مٹی میں کسی کوئی مدد نہیں کی کا ان کھات میں جات ہے۔ طو
نکر لاس آدم و احیان من اللعاب لا یفنی ثابا ولا یعلاء جوف
ابن آدم الا الطراب وحب اللہ علی من ذاب۔ یعنی اگر کسی نے
نے لیے اور پسینہ کرے گا اس کے جیسے ہوتے ہیں تو کھلی تیرے ان کی
خوش میں ملک جائے گا اور اسان دھندہ بڑا کوئی چیز نہیں حرم میں اسے علی
کے اس کی ڈس کا تو تیرے قریب میں جائے گا۔ (حدیث کا ترمذی)

حب مال کا مطلب

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال کو ہاں سے مرعوب ہے کہ مال کو ہاں
نہی نظر رکھنے سے حاصل کیا ہے اور مال پر فخر نہیں اٹھ سکے۔ نہ وہ
میں ان میں فریاد کریں۔ (ترمذی، سنن ابی داؤد)

حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ مال اور دولت کی ترقی کی کسی میں موت کا
ذیال پر ہے چھٹک یا۔ (ابن ماجہ)

صرف عمل ساتھ جائے گا:

بخاری کی حدیث میں ہے کہ میرے کے ساتھ تھا چھریں جاتی ہیں ان
میں سے روایت کی ہیں صرف ایک ساتھ رہتی ہیں۔ میرے ساتھ ملے ملے اور
انہی اس دینی دولت کے ہیں عمل ساتھ ہو گئے۔

بڑھاپے میں حرم:

حدیث میں ہے کہ اس نے ہم بڑھا دیا جو تاجے لگے نہ چریں اس
کے ساتھ باقی رہا ان میں لالچ اور سنگ۔

کون سا مال بڑھتا ہے:

حضرت عمارؓ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایک درہم آجہ کو پوچھا کہ یہ
درہم کی کابہ اس سے کیا بھرا کر لیا ہے اس وقت اس کا کسی ٹیک کام

سورة التكاثر

جو شخص اس کو خواب میں اس کی تلاوت کرے گا وہ مال کو جمع
کرے گا اور اس کا دل بڑھے گا۔ (ابن ماجہ)

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ مَكِّيَّةٌ ۝ ثَمَانِيْنَ اَيَاتٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْهٰكُمُ التَّكْوِيْنُ ۝ ذُرِّيَّتُكَ اِنَّمَا يُرِيَّتُكَ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

فَلْيَبْهِكْ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝ وَتَكْوِيْنُ ۝

ہے اور جو اس حدیث کے معنی پر (آپ کا بیان فرمایا ہے) کو قبول کرے وہ اپنے آپ کو بھلا سمجھ کر رہے گا۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

حضرت علیؓ: ایسا ہے کہ جب یہ بات ذرا بولی آؤ تو اس نے غصہ کیا اور اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ بات میری ہے صرف مجھ کو دینی اور میری بات ہے۔ (امام غزالی)

سبر کا معنی:

سبر سے مراد عقلی سبر ہے خواہ اطاعت اور مصائب پر سبر ہو یا بڑی باتوں کا ترک۔

بڑھاپا:

اگر ایک کا قول مروی ہے کہ جب انسان بہت بڑھا جا رہا ہے تو اس کا نقصان ہو جاتا ہے اصل صانع نہیں کر سکتا۔ اور اگرچہ یہ محرم ہو جاتا ہے۔ درود پہنچے کو فوت جاتا ہے آگے اس سال کی ترقی نہیں کر سکتا۔ اس کو کئی بار دعا ہوئے کے بعد بھی گوشتے ہو نہیں دیتا اس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب کو سبر ہے۔ پس جو وصیت اور قبول کئے، نہ اسے میں کیا کرتا تھا۔

پرائی کو روکو:

ابو سعید خدری کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کے سامنے کوئی برا صانع شرکی مل جائے تو اس کو اپنے ہاتھ کی قوت سے بدل دے۔ اگر کسی کی طاقت نہ ہو تو زبان سے دے کہ اے اللہ! طاقت نہ ہو تو بے دل ہی اس سے نفرت کر۔ اور یہ سب ضعیف ترین ایمان کا ہے (بخاری مسلم)۔

عرواس کی پر عملی:

بخاری نے شرح مسند میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرواس کی پر مال کا خطاب تمام پر نہیں دیا کہ ان میں سے جو کوئی پر مال کا خطاب کرے۔ یہ سب بدعتیں ہیں اور بدعت بدعتوں کا ذکر کرنا کی طاقت رکھنے کے لئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرمادے کہ سب کو عرواسی خطاب دیتے ہیں۔ حضرت پر یہ سن کر ہوا اللہ کی عزت و روایت سے بھی بدعتوں اور اس حدیث نے ہماری حدیث غلط کی ہے۔

عمومی و پالی:

اگر دیکھو کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں قوم نے بدعتیں کر دیں اور وہ بدلنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں مگر نہ دیکھیں تو خوب سن لو حضرت ابان پر عمومی و پالی دے گا۔ (تفسیر سلمیٰ)

سورة الهمزة

جس نے خواب میں اپنی کائنات کی وہاں کا جگہ کرے گا۔ اور ایک کاسوں پر غرق کرے گا۔ (ابن عربی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

... اور اس کو قرآن بھی ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرع اللہ کے نام سے جو سب کو رحمت و رحمت ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

خوف سے بڑھتا، یہاں سب سے بڑھتی ہے

عجب میر آدمی:

یعنی اپنی نیکوئی لیتا اور دوسروں کو تعزیر کر دیتا ہے اور اس کے واقف بن کر آتی ہیں یہ بتاتا ہے۔ (تفسیر حلی)

حافظ ابن کثیر نے فرمایا حمزہ دو قسم کی ہیں۔ ایک الی کرے۔ اور لغوہ دو جو افعال کے واسطے کسی کی دل زدنی کرے۔

نجات کا راستہ:

عبد بن عامر بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضرت نجات کا راستہ کیا ہے۔ فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو یعنی ہر بری بات نہ بڑھانے۔ اور اگر میں بخیر اور اپنے گناہوں پر رو بہ کار ہو۔

غیبت کیا ہے:

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ و رسول کا خوب جاننا ہے۔ فرمایا کہ غیبت کسی کی اس بات کا ذکر کرنا۔ جہاں کوئی معلوم ہوئی ہو۔ کسی نے اس پر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات میں غیبت ہے اور اگر کسی بات میں غیبت لگاؤ۔ جو اس میں نہیں تو پھر جہان ہے۔ (بخاری ترمذی ابوداؤد مسند سلیمان عارف کاظمی)

اٹھ گئے ان کو گھر سے دور کر دیا۔ اور
نماز میں داخل ہو کر حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
میں دیکھ کر ہوا میں سے اتر کر حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے۔ اور حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
میں دیکھ کر ہوا میں سے اتر کر حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے۔ اور حضرت صاحبزادہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

اور ان کے لئے ماعون نہ دے کہ چھوٹا

عام استعاضہ کی چیز میں روکنا:

یعنی جو ماعون دینا واجب تھا اگر کسی ماعون دینے کی چیز میں بھی شمول
آئی ہو۔ یعنی کھانا، پانی، سونا، دھات، وغیرہ۔ ماعون دینے میں سے
روکنا کہ وہ ماعون نہ دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون
دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون
دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا
کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔

یہ ماعون کا کام ہے:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ماعون کوئی چیز نہ ہو جو
خیر ہے یا برائی میں ہے اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ
چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ماعون کوئی چیز نہ ہو جو
خیر ہے یا برائی میں ہے اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ
چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔

اشیاء سے صرف ایسے کا جرح:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ماعون کوئی چیز نہ ہو جو
خیر ہے یا برائی میں ہے اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ
چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔

نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔
نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔
نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔
نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔
نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔
نہ کہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔

الَّذِينَ هُمْ يُرْآوْنَ

جو دیکھ سکتے ہیں

یہ ماعون کا کام ہے کہ وہ ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون
دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔

انصافاً تو اس کا دل کھلیا کہ یہ نہیں ہے:

یہ ماعون کا کام ہے کہ وہ ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون
دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔
اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔ اور ماعون دینے میں سے روکنا کہ وہ ماعون دے۔

تو اس میں شیطان سے حفاظت:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ماعون کوئی چیز نہ ہو جو
خیر ہے یا برائی میں ہے اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ
چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔ اور نہ وہ چیز جو خیر و برائی میں سے ہے۔

ہے جس میں خیر کثیر ہے۔ ہر دفعہ جس پر میری سفاقت گہمت پانی پینے کے لئے آتی ہے اس کے ہال پینے کے بھڑان آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ اس جنت یعنی قوتوں کو کھینچنے سے وحی سے جاوید گئے ہیں کہیں کا میرے ہر ہر لمحہ یہ میری سفاقت میں جہاد کو قیامت کے آگے پہلے اظہار کیا گیا ہے۔

مناقی کوڑ سے محروم:

اسی وہ میں جو بعض لوگوں کو حسی کوڑ سے متاثر کرنے کا کر ہے۔ وہ لوگ ہیں جو بدعت شر اسلام سے بھر گئے۔ پہلے ہی سے مسلمان نہیں تھے مگر منافقانہ علماء، سرگم کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا نہ تو عمل کیا۔ وہ مذہلم

اعادہت بھی میں حسی کوڑ کے پانی کی مقابل اور شیرینی اور اس کے کناروں کا بھی برات سے سرخ ہونے کے متعلق ایسے اوصاف ڈھونڈیں کہ دنیا میں ان کا کسی نے پڑھا ہی نہیں کیا نہ سکتا۔ (سوانح سنی اعظم)

نزد سواور کا زمانہ:

میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ **إِنَّمَا أَفْطَحْتُ لَكَ الْبَابَ** کا نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات کے قریب نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت فاطمہ علیہ السلام کی وفات تو مدینہ میں ہجرت اور یوں بعض بدعت سے پہلے ہو چکی تھی۔

واقعی کا نقلی قبیل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات منجھ کے ساتھ دس رات لالہ اور جود کو کوئی کنڈائی کھل اٹھا۔

خوش کوڑ کی خوبیاں:

فرمان کی اور کیا ایت ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے **لَا تَحْزَنِي** کی خوشخبری کی تشریح میں کہا، ایت میں ایک بہت بڑے چھت کی خبر ہے جس کے عہدوں سے نہ چاہی کے ہوں گے جن (کی خداوند) سے سوائے خدا کے کوئی واقف نہیں۔ حضرت عمر علیہ السلام کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راتوں رات کوڑ بہت میں ایک خبر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور پانی موتیں کی زمین پر بہتا ہے (یعنی جہاد کی اتھڑی) نے اس حد تک کچھ کہا ہے۔

حضرت عائشہ سے **إِنَّمَا أَفْطَحْتُ لَكَ الْبَابَ** کے متعلق دو روایات لیا گیا تو فرمایا کہ ایک خبر ہے جو اللہ کے لئے ہے، اس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔ (سوانح سنی)

خوش کوڑ کا تذکرہ کچھ اور چھاس صحاح میں روایت میں آیا ہے۔ چاروں خلفاء و حضرت ابن مسعود علیہ السلام، حضرت ابن عباس علیہ السلام، حضرت

عمر علیہ السلام، حضرت عمر فاروق علیہ السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام، حضرت عبدالرحمن بن عوف علیہ السلام، حضرت جابر بن عبد اللہ علیہ السلام اور دوسرے صحابہ کی روایت کر رہا ہے۔ اس میں خوش کوڑ کا ذکر ہے۔ یہی وہی ہے جو سوانح میں تقریباً سزاواریت نام عام کتب کے احادیث میں ملتی ہیں۔

نہر کوڑ:

صحیحین میں بھی حضرت انس علیہ السلام کی روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اڑھائی دو برس جنت میں گزارا، ابلیس بائیکاٹ نہ ہو سکی، جہنم کے دروازے کھلے اور پورے جہنم کے نیچے تھے جس نے سیر میں اچھا ڈال کر دیکھا تو انہی حلقہ (کی طرح خوشبودار) تھا جس نے کہا کہ جہنم میں کیا ہے جہنم کی حلیہ اسلام نے کہا کیا، وہ کوڑ ہے جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے۔

دوود سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر شیریں:

حضرت انس علیہ السلام کی سرفراہی سے حدیث میں آیا ہے کہ وہ دوود سے زیادہ سفید اور شہد سے بڑھ کر شیریں ہے اس میں پند ہے۔ میں جس کی گردن میں انور کی گردنوں کی طرف تھیں۔ حضرت عمر علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تو دہراؤ ہے۔ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں اللہ کے لئے فرمایا کہ جو خوشنماں کا کھدہ اس سے زیادہ اعلیٰ ہے۔ (سوانح سنی)

نہر کوڑ کی زمین:

حضرت سہارن پور علیہ السلام کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروق علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے کھدہ ایک تہہ رہی گی ہے جس کو کوڑ کہا جائے؟ فرمایا ہاں، اس کی زمین سنی ہو گئے اور جہاد و ایت کی ہے اور کوڑی بڑی ہے، ایت صاف کھ مسلت ہے اس کے کھدے جہاد کی ایت کے متعلق ہیں۔ (طریق تفسیر سنی)

فَصِّلْ لِرَبِّكَ وَالْخَيْرُ

سونا: چاہا ہے کہ اس کے اور قبیل کرے

عظیم انعام کا عظیم شکر یہ یاد کرو:

یعنی اتنے بڑے انعام و احسان کا شکر بھی بہت بڑا عبادت ہے تو یہ ہے کہ آپ اپنی روح چہن اور مان سے زیادہ اپنے رب کی اہانت میں لگے ہیں۔ وہی دردی عبادت میں سب سے بڑی چیز تازہ ہوا اور عبادت شکر آرائی کہ ایک سزاواریت نہ تھی ہے کیونکہ قرآنی کی اصل حقیقت جان کا قربان کرنا تھا۔ جانور کی قربانی تو بعض بھگتوں اور معتقدوں کی بنا پر اس کے فاقم مقام کر رہا تھا۔ یہاں حضرت ابو بکر و امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے

(۷) کعب بن زید شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگر کا تھا جس
خچ کہ کہنا مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درستی۔

(۸) ۱۰۰

(۸) قحطی بنی حرب حضرت زید و حذیفہ کا قاتل تھا کہ کلا تک چڑ گیا
تھا پھر اسے مسلمان ہو گیا

(۹) عبد اللہ بن حنظل یہ مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام عبد المعزی تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل دیا اور عبد اللہ نام رکھا اور محصل

صدقات بنا کر بھیجا اور اس کے ساتھ قرآنہ کے ایک کچھ بھی روانہ کیا تھا اور
نقص عبد اللہ کی خدمت کرتا اور اس کے لیے کھانا پکا تھا اور وہ ایک نبول پر

جا کر رہتا تھا اور کثرت کے عبد اللہ نے غزوہ بدر کو فتح کیا کئی بار غزوہ بدر
کے کھانے پر کھڑے ہو کر غزوہ بدر کے کھانے پر کھڑے ہو کر غزوہ بدر کے کھانے پر

کھڑا ہوا اور سر نہ ہو کر کھڑے ہو گیا اس کے پاس رہا کھانے والی فیل بھی جس پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شان میں بیکر کے ایشیا ہوئی تھیں۔ چرخ کے

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور دونوں ہاتھوں کے قتل کا حکم
دے دیا۔ سید بن جریج قحطی اور ابو ہریرہ و سید بن جریج قحطی اور ابو ہریرہ

اور ایک لفظ بھی بولی تھی اور دوسری بھاگتی تھی مسلمان ہو گئی
(۱۰) عمر بن اشجہ کی آواز کو روایک ہند کی تھی جس کا نام ہمارا ہے کہ جس

پہنچنے تھی اور نہ خواری کا پیشہ بھی کرتی تھی۔ اسی کے پاس سے صاحب بن
جہد کا خط آیا تھا جو اس کے مسلمان ہو گئی۔

(۱۱) اسلمانی بن یزید بعد حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چار حجاز کا جگر چھینا تھا جس کے دن مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور نذر فرمائی۔
(۱۲) صفوان بن امیہ بھاگ کر بدر چلا گیا تھا کہ وہاں سے ہمارے

میں کو بلا کر بنے میرے وہب نے اس کے لیے اس کی درخواست کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دعا کی کہ ان سے ضرر نہ ہو اور عرض کیا کہ مجھے

اپنے معاملہ پر سوچنے کا اور میرے اختیار دے دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو راہ کو اختیار دے دی اور فرمایا یہ مسلمان ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں اس معاملہ
کے شب اللہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ہوا۔

تھا۔ (روبوہ مسہم)
تھیں جھین کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ وہاں کے وقت حضور صلی

اللہ علیہ وسلم خود بھی تھے دونوں راہیں کے اختلاف کو اس طرح دور
کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر نور اور خود ہمارے

کے ان کو ہر دو جی اہل تہا ہے اور۔

مشرکین کی شکست:

فائدہ: اپنے ساتھیوں کو بچا کر روانہ ہو اور مشرکوں سے جنگ
کی وجہ سے فرشتے اور پوری فرشتے کی قوت ملی۔ مجھے اسے اس وقت سے تھا

ہے کہ وہ دنیا پر مشرک رہے اور سخت شکست کھائی ہر طرف بھاگتے
گئے جیسا کہ کہ پندرہ مہینے کی سوڈی کی جہ سے بکھارے گئے اور پھر

بہادران کی چونکوں پر چلے گئے اور مسلمانوں نے ان کا قتل کیا۔
مسلمان شہداء:

مسلمانوں میں سے قلیل جہد کا صرف ایک اور ان کا جس کا ہر مسلمان
میں تھا یہ عالم کے سواروں میں سے تھوڑے کر کے جانور کی ہر وحش میں

نار۔ بن رجب بھی عالم کے سواروں میں سے ہمارے گئے یہ دونوں خلد کے
راستہ سے چمڑے گئے تھے اور ان کے راستہ پر چلے گئے اور ان سے گئے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو حکم دے دیا تھا کہ کسی مرد یا عورت کے
وقت کسی کو قتل نہ کریں ہاں جو مسلمانوں سے جنگ کریں ان کو قتل کیا جاسکتا

ہے اس حکم سے تمام چنڈاویں کو سختی کر دیا تھا اور عہد پر یہ قاتلان کہ
برہان میں کر دیا جاسے خواہ وہ کعب کے ہوں گے اپنے ہی ہوں۔

بد مقابل کی بارہ معروف شخصیات کی سرگزشت:
(۱) عبد اللہ بن ابی مرہب یہ شخص مسلمان ہونے کے بعد نہ ہو گیا تھا

کہ اس کے بعد سے حمان پہنچے تھے اسکی سفارش کی تو جہنم میں جاتی اس کے
بعد یہ مسلمان ہو گیا۔

(۲) عکرمہ بن ابی جہل یہ (فتح مکہ کے دن) مسلمان ہو گئے اور ان کا
اسلام قبول کیا گیا۔

(۳) حویرت بن تہید یہ ہجرت سے پہلے مسلمانوں کو بہت دکھ پہنچا کر گیا
تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔

(۴) عقیس بن سباعہ یہ مسلمان ہو گیا تھا ایک انصاری نے ذی قرد
نے غزوہ میں اس کے ہر قی حجاز میں اس کو آدمی بکھ کر غلطی سے روکا تھا اور

عقیس نے انصاری سے اس کی دیت سے بچ کر ہند بھی کر کے انصاری کو قتل کر
دیا اور نہ انصاری کو اس کی قہم کے لیے شخص خلد میں عبد اللہ نے قتل کر دیا۔

(۵) ابوبکر بن اسود مسلمانوں کو سخت دکھ دیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہلک کی جزا دی حضرت غنیمہ کو مقلد اس کی ضرب سے ہوا اور وہی مرض

سے آپ کی موت ہو گئی یہ مسلمان مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو عاف کر دیا۔

(۶) عکرمہ بن ابی مرہب یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا اور نہ ہو گیا تھا
(۷) عکرمہ بن ابی مرہب یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا اور نہ ہو گیا تھا

اشارہ کرتے اور جَعَاؤُاْ عَلَیْہِمْ ذُرِّۃً مِّنْ ذُرِّۃٍ لَّیْسَ لَہُمْ فَاہٌ مِّنْ ذُرِّۃٍ مَّا کَانُواْ یَعْبُدُوْنَ
تھے نہ انہوں کے ساتھ ہی انہوں سے نہ پاشت کے مثل پیچھے کر پاتے تھے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے پاتے تھے۔

فضالہ بن عمر کا مسلمان ہونا:

فضالہ بن عمر یعنی نے چاہا کہ طواف کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو شہید کر دے یا ارادہ کر کے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضالہ! اس نے جواب دیا میں فرمایا تم لوں میں کیا
کہہ رہے تھے فضالہ نے کہا کچھ بھی نہیں۔ اللہ کی یادگار ہاتھ۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اللہ سے استغفار کرو۔ یہ فرما کر دست
مبارک فضالہ کے سینہ پر رکھا یا فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دست مبارک میرے سینہ سے اٹھایا میں نے قہار کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات باری تعالیٰ میں ہر شخص سے زیادہ محبوب ہو گئی۔

مقام ابراہیم پر قوافل:

طواف سے فارغ ہونے کے بعد (کڑی ہوئی) اونٹنی سے لوگوں نے
ہاتھوں کے سہارے لیے اترے کیونکہ اونٹوں کے چبھنے کا کوئی مقام مسجد کے
اندرون قدام مسجد سے باہر لوٹ کو بٹھا یا چار مقام ابراہیم علیہ السلام پر پہنچنے مقام
ابراہیم علیہ السلام کو جب میں ٹال میں تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اور
علاء پہنے ہوئے تھے اور دونوں شانوں کے درمیان عمامہ کا شملہ آویختہ تھا
اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

زمزم سے وضو:

پھر زمزم کی طرف رخ کیا اور اس کے اندر بھاگ کر دیکھا اور فرمایا اگر
میں عبد المطلب کے غلبہ کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں خود اس میں سے ایک اول یا بی
کھینچتا۔ عرض حضرت عباس رضی اللہ عنہ یا عمارت علیہ السلام بن عبد المطلب نے ایک
اول کھینچ اور اس میں سے کچھ پی اور وضو کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال نیاز مندی:

مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کی طرف ایک اور صرت
سے پیش دہی کرنے لگے اور مسابقت کر کے (استعمال کرو) پانی لے کر اپنے
چہروں پر ملنے لگے مشرک اس منظر کو دیکھ رہے تھے جب کہ رہے تھے اور کہہ
رہے تھے ہم نے انکار سنا ہی یا دہشاد کو دیکھا نہ۔

بزاہت تو زور دیا گیا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کوفہ کو دیکھا یا صاحب القہر اہل کوفہ کو دیکھا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نہ جانتا

علاء بن ابی مرثدہ۔ اللہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا کہ سورۃ
نہی چاہ رہے تھے۔ (اسحبن)

چون کے تاریخی مقام میں قیام:

آخر حج میں پہنچ کر چاروں کے خیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دو بیٹیاں تھیں حضرت ام
سلو اور حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور عجمین جس طرح جن کی کثرت میں
واقع تھا یہ وہی جگہ تھی یہاں منع ہو کر قریش اور کائنات نے باہم قسمیں کھائی تھیں
کہ کوئی باہم اور یہی عبد المطلب کے ساتھ کھان کر شہ قحط نہ کر پختے نہ ان
کے ساتھ قریش و قریش کر رہے تھے کہ جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مدد سے دست بردار نہ ہوں گے یہ قسمیں قائم رہیں گی اس جگہ کھینچنے
کے بعد کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اپنے کھائی
والے مکان میں قیام نہیں فرمائیں گے فرمایا میں نے ہمارا کوئی مکان چھوڑا
ہی کہاں؟ (کہہ وہی خیمہ کہیں) علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
اپنے بھائی بندوں کے مکہ والے سب مکان فروخت کر دیے تھے ہم وہاں کے
بھی اور مردوں کے بھی (کوئی مکان باقی نہیں چھوڑا تھا) عرض کیا گیا تو پھر
اپنے قدیمی مکانوں کو چھوڑ کر مکہ کے اندر کسی اور مکان میں قیام فرما لیجئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار کر دیا اور فرمایا میں یہ گھر میں
داخل نہیں ہوں گا ہر نماز کے لیے حج سے کعبہ کو تشریف لاتے تھے فرض فرما
گا یہ دن کے تھوڑے وقت خیمہ نے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ بکڑ لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
غسل کے بعد چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ (رواہ مسلم)

طواف کعبہ:

بخاری کی روایت میں حضرت ام بانی کا قول آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے سر پر غسل کیا اور نماز پڑھی تھی پھر بخاری پر سوار ہو کر تشریف لے گئے اور
کہے کہ اس پہنچ کر (طواف کیا اور) کھڑکی کے نوک سے دیکھ کر ہوا یا (یعنی
کھڑکی کی نوک تنگ سو رو کھڑکی۔ نوک لگا ہوا ہے تاکہ قائم مقام ہو گیا) اور بخیر کی
مصلحتوں نے بھی غور و خیر لکھا تاکہ کوئی گمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ
سے مسلمانوں کو خیمہ نے کی تلقین فرما رہے تھے اور مشرک پہنچاؤں کے وہاں سے
اس منظر کو دیکھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار اونٹنی پر سوار ہونے کی
حالت میں کعبہ کا طواف کیا اور کھڑکی کی نوک سے (ہر بار اس تنگ سو رو کھڑکی۔
بتوں کا اشارہ دے کر گنا:

کعبہ کے پاس اس میں جس سماجہ بت تھے جو ان کے سر میں تھے اہل سب سے
بڑا قہر یہ کعبہ کے مات کعبہ کے دروازے پر تھا یا اسلاف اور ان کے زبانی کے مقام پر
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بت کی طرف سے گزرتے تھے تو اس کی طرف

علم سے آیت میں بجاوردی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچے اس کی اس
بے نیل و خیر رحمت کو قرآن نے بحالہ العصب سے تعبیر فرمایا اور فرمایا
ذفل غوری تحت گمان کبرو ہے:

حدیث کا جس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت میں
مخل غور و اقل نہ ہو گا اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ میں کل اپنے
پس جو ان میں سے تمام قتال میں باکرہ دینے چاہتا تھا مگر وہ دواہ و دواہ و دواہ
والے کا ہنر غریب کر دینے میں بھی غیبت اور فتنہ فرار اور جھوٹ و عداوت
مساب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس حدیث کا ذکر کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فضیل الصعد
سلفک دم ولا عشاء منبجہ ولا فاجر ہو ہی۔ یعنی تم اس کے آدنی
جنت میں مل کر رہو گے۔ یعنی تیرا بھائی والا اور تیرا غوری کرنے والا
دار و دار و تاجر اور گاہ کا دیوار کرے۔ عطا کیجئے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا
ذکر کے فضیل سے بطور تحقیر کے روایت کیا کہ حدیث میں غرض غور و جوش
اور غور و فکر کے ہر دو میں فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پس بھلا غوری تو انکی
جی ہے کہ ان کی حد سے تیرا حق اور منصب رسول کی تیرے جانی ہے۔

(ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم)
قرآن مجید اور احادیث کے نزدیک حلالہ العصب سے مراد یہ فتن
نور (آگ کا دینے والی) اہم جہل چٹانوں کی بھرتی تھی ایک نئی دین
اور سے سے جاکھنی تھی اور من لوگوں میں عداوت نہ کر تھی اور
آگ کا دینا تھی۔ جیسے لوگوں سے آگ کا دینا ہے۔ عیدان اور سب سے
(العصب سے مراد ہیں گواہ) حلالہ العصب کا معنی ہے گواہ اور اعلیٰ
والی۔ (تفسیر: علی)

سورۃ الطیب کے آیت پر اور جہل کا رد و اعلیٰ

حضرت عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ سورۃ نزل تو یہ
جنتی عورت اور عجمی بہت عجب اپنے ہاتھ میں ٹوک اور چکر لڑا۔ یہ عجمی
عجمی کوئی غصہ و اعلیٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔

لَمَّا نَسَبْنَا: وَاعْبَادُ لَهْبَانَا: وَافِرَةُ عَصَب

یعنی ہم ذمہ کے طریقہ میں سے کہنے میں ہیں اور اس کے فرمان ہیں۔
اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ میں ٹوکے ہوئے تھے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے اہل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے
تھے بعد میں آپ نے فرمایا کہ ان حالت میں۔ کہ وہ غصہ و اعلیٰ اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کہہ دیا

نے جس کا غصہ کی خیر اور اس سے کہ ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں
بہت زیادہ اور اعلیٰ اور اعلیٰ۔ یعنی دونوں چیزیں دشمنی کے بعد سے اس کے
نور اور اور اعلیٰ کا سبب بنی۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں
اقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قرآن کو کہے کہ عذاب سے ڈرو اور اعلیٰ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ کہو گا وہ سنا کر لے گا۔ اس پر یہ آیت
نزل ہوئی عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ عا اعلیٰ
عذاب نے پکارا تو اس کا مال کام آتا اور اعلیٰ۔ یہ حال اس کا دیکھا میں ہوا
آگ آفت فتنہ ہے۔ (روایت: علی)

سَيَصْلِي نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ
اس آیت کا تفسیر: لہب یعنی آگ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت

یعنی اس کے بعد سے شہادت آگ میں پہنچنے والا ہے۔ نہ یہ آگ
عداوت سے قرآن نے اس کی نسبت "اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی قوم کو کہہ
"لہب" اس کی عداوت میں اس کے عداوت سے آگ کے فتنے کی طرح پہنچتے تھے
مگر قرآن نے بتا دیا کہ وہ اپنے آخری آیت کے عداوت سے لہب "اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (تفسیر: علی)

وَأَمْرَاتُهُ حَكَامَةُ الْعَصَبِ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت سے لہب یعنی آگ

اور عجمی کا عمل اور اس کی عداوت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں اور اس کی
بہت زیادہ اور اس کے عداوت میں کر لائی اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
میں اس کی عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
پہنچے۔ فرماتے ہیں کہ وہ جس طرح یہی عجمی کی دشمنی اور عداوت نہ ہوئی اور
دعائی میں اپنے شوہر کا دعا ہے اور اس میں عجمی کی عداوت سے اس کے عداوت
دعائی شاہ و بان اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
لہب سے بھرے اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
تیر کی رہے۔ لہذا قال بن عمر (رضی اللہ عنہ) نے "حلالہ العصب" کے
معنی بھلا غور کے لیے ہیں اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
ہوئے جیسے غوری میں لہب یعنی غصہ اور عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی
پہر عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کے عداوت میں جہل اور اس کی

میں آئے جو حضرت جبرائیل نے آکر بتایا کہ ایک یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا ہے اور جادو کی بات کہہ کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اس کو آجہ کر لیا اور جو بھی ایک گروہ کو ملے عرض میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ کر آپ باطنی کلمات سے ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے گویا زانو بہ گھٹلی لیکن اس کا کہہ کر اس کے منہ پر چٹکی لگانا اس سے بگڑ فرمایا۔

تفصیلی نے ادا کی میں اور ان مردوہ نے اس روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف نسبت کی ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا ایک حالت میں گیا وہ گریں لگا کر تانت کو توڑیں گے اور پھر کے لیے چھپا دیا آپ یاد رکھئے اور وہ تین کا نزول ہوا اور جبرائیل نے اس کی جگہ بتادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس تانت کو لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سوئیں اس پر پڑھیں جو یہی ایک آیت پڑھتے تھے آپ کہہ کر مکمل ہو جاتی تھی اور آپ کو مرض میں یکھفت محسوس ہوتی تھی۔

تکلیف کی مدت:

روایت میں آجائے کہ آپ اس وقت میں چھ ماہ جتا رہے اور میں راتیں تو بہت شدت رہی آخر وہ وہیں ڈال ہو گیا۔

حضرت جبرائیل کا دم:

مسلم نے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل نے آکر کہا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قسم کو دیکھ ہے فرمایا ہاں حضرت جبرائیل نے کہا بسم اللہ اَوْفَیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَلَیْ حَاسِبٍ اللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْ۔

فلق کا معنی:

فَلَقَ فَلَقًا ۖ رَبَّ الْعُلَاقِ ۚ ذَارِکَیْ جِثَّتِ لَیْلًا ۗ

چارہ دن اسن معین تیرے جبرائیل کو دے کر ایک سہی میں مراد ہے جو معنی آیت ذاریکی لفظ ہے جس مراد میں وہی اس جگہ مراد میں

ان ذار کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ افق کیا ہے کہ افق الجہنم کے اندر سر پاشی کواں ہے ان ذار کے اور بتائیے لفظ ہے کہ عید الجہنم کو دھاتی نے بیان کیا کہ وہ مشق میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی شریف الے اور دیا میں لوگوں کو شغل دیکھ کر فرمایا ان کو اس سے یکھ کا نہ ہو گا ان سے آگے فلان نہیں ہے لوگوں نے یہ چھا کر فلان کیا ہے فرمایا وہ رخ میں ایک کواں ہے جب اس کو کھوا جائے گا تو وہ ذی بھی اس سے بھاگیں گے ان اہل عام وہ ان اہل الدنیا نے عربوں کی طرف سے اس قول کی نسبت کی ہے کہ اللق

سے آپ کو سخت دکھ ہو گیا تھا خاص بد چکھنے حاضر ہوئے تو انہوں نے خیالی کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتادی ہے جبرائیل علیہ السلام وہ وہیں کے گزراں ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سوئوں سے تھوڑا کیا اور کھد کھد سے ہو کر ہر صبح کے پاس شریف لے آئے سببیں میں اس کی تالیف فرمات اور نزول اور کھد سے ملتا رہی کہ وہ ہے۔ (یعنی دعائے تھوڑا ہوا ہے)

بنوئی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ایک یہودی لاکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا یہودیوں نے خلیفہ سادش کی اور اس کو اپنے ساتھ لیا اور اس کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی کے ہال اور کھلی کے پتہ دھانے حاصل کر لیے اور پھر ان پر جادو کیا اس کام کا مدد فرمایا بن عامر یہودی تھا۔ اس پر یہ دونوں سوئیں ڈال دی گئیں۔

بنوئی نے ابی اسد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھئے (یکھ تو تم سا ہو گیا) ان کے کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیال کرتے تھے کہ میں کر چکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد رکھئے سنا عاکی پھر فرماتے لگے کہ اللہ سے جو کچھ میں نے دریافت کیا تھا۔ اللہ نے بتا دیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو کیا بات ہے فرمایا کہ لا خواب میں یاد آتی آتے ایک میرے سر ہاتھ لگا رہا تھا اور اور اپنا میں ایک نے دوسرے سے کہہ کیا اس شخص کا کیا دھبہ ہے دوسرے نے کہا کہ یہ مردوہ ہے ہال نے یہ چھا کر کسی نے عرض کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لویع بن امییم نے اول نے کہا کہ کسی بیڑ پر گیا ہے دوسرے نے کہا کہ کسی کے ہاتھ میں ہاں پر اور پھر لگے کہ مجھ میں ہاں نے کہا ہے جی میں کہاں ہیں دوسرے نے کہا کہ ذریعہ کے چاؤ وہاں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس خواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے شریف لے گئے اور وہاں آ کر فرمایا۔ واللہ اس کا پانی تو عذابی کی طرح پانی تھا اور وہاں مجھ سے رشتہ ایسے تھے جیسے موتوں کے سر۔ جس سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ نے اس کو ہال کیوں نہ کیا فرمایا تھوڑے وقت کے خلا دی میں نے اس سے کہا جس کھما کر لوگوں میں دھنسا ہوا۔

جادو کی برآمدگی:

بنوئی کا بیان ہے کہ روایت میں آجائے کہ کوئی کتا ایک پتھر کی نیچے تھا۔ کوئی نے پتھر اٹھا کر اس کے نیچے سے پتھر کا ٹکڑا کھو بڑا کر لیا انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پتھر ہال اور کھلی سے موزوں تھے۔

بنوئی نے ابی اسد سے حضرت زیاد بن ارقم کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس سے آپ دھکی ہو

جس اور ادا کر دیا کی یہ شان ہوئی چاہیے "لَٰكِنَ الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ
 تَوْبٰٓحًا مُّطَهَّرًا" گوئی "مالکیت" یا "حکیت" ایک ایسی قوت کا نام ہے جس
 کی فعلیت کا مرتبہ "رہبریت" سے موسوم ہوتا ہے کیونکہ رہبریت کا کل معاصر
 اصطلاح حضرت ادریس علیہ السلام سے ہے اور ان دنوں چچ والی پر کاربند یہ ملک علی
 الاعلاق کا منصب ہے چچ راہ را آگے بڑھتے ہیں تو حکم علی الاعلاق ہونے
 ہی سے ہم کو اس کی عبودیت (العبادۃ) کا سراغ ملتا ہے کیونکہ "عبودیت" کہتے
 ہیں جس کے حکم کے سامنے کروانہ ڈال دی جائے اور اس کے حکم کے مقابلہ
 میں کسی دوسرے کے حکم کی اصلاح و انہی کی جائے تو ظاہر ہے کہ یہ اختیار وہندگی
 یا جوہریت کا نام اور حکومت و مطلقہ کے اور کسی کے سامنے سزا و انہی اور ان
 دنوں چچوں کا اصلی حقیق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا اس لئے
 عبودیت و العبادت کی معنی بھی تھا اسی وحدہ لا شریک کے لیے جوت بہت ہو گئی
 پھر "لَا تُدْعَوْنَ اِلٰی فِتْنَةٍ" لفظوں میں "لَا تُدْعَوْنَ اِلٰی فِتْنَةٍ" غرض سب
 سے اول جو حضرت ایمان کا مہذب یعنی یہ وہ رہبریت ہے اس کے بعد صفت
 ملکیت اور سب کے بعد الوہیت کا مرتبہ ہے جس پر ہمیں اپنے ایمان کو دوساں
 شیطانی کی مضرت سے بچانے کے لیے حق تعالیٰ کی دعا کا وہیں چارہ جوئی کرنا
 اس کو اسی طرح اور جب چاہے چھپے کی عدالت سے اوپر کی عدالت میں جانا
 مناسب ہو گا جس طرح خود اس نے باقر میں اپنی صفات (ارب الناس)
 ملک الناس "اللہ الناس" کو سورہ "اناس" میں بیان فرمادیا ہے اور مجرب
 بات یہ ہے کہ جس طرح مستغاثہ کی جانب میں یہاں تین صفات تھیں
 وادعطف اور بعض اوقات ہمارے چارہ کے تذکرہ میں اسی طرح مستغاثہ کی جانب
 بھی تین صفات ہیں نظر آتی ہیں جو حضرت درصفت کر کے بیان کی گئی ہیں اس کو
 میں سمجھ سکتے ہو کہ اللہ دوساں کو صفت الوہیت کے مقابلہ میں رکھو کیونکہ جس
 طرح مستغاثہ چھٹی "اللہ الناس" ہے اور "ملک" و "رب" اسی تک
 رہائی حاصل کرانے کے عنوان قرار دیتے ہیں اسی طرح مستغاثہ کی
 حقیقت یہی دوساں ہے جس کی صفت آگے "عناص" بیان فرمائی ہے
 "عناص" سے مراد ہے کہ شیطانی عمارت فطرت آدمی کے دل میں دوساں
 ڈالنا رہتا ہے اور جب کوئی بیدار ہو جائے تو چہروں کی طرح پیچھے کو کھٹک آتا
 ہے ایسے ہیوں اور بدعا شوق کا بندہ بہت اور ان کے دست تعدی سے
 رعایا کو مضطرب و مامون بنانا یا دشمنان وقت کا خاص فریضہ ہوتا ہے اس لیے
 مناسب ہو گا کہ اس صفت کے مقابلہ "ملک الناس" کو رکھا جائے اور
 لَٰكِنَ اِنِّیْ یُؤْمِنُ بِسُوءِ یٰۤاٰیْمَنُ یٰۤاٰیْمَنُ یٰۤاٰیْمَنُ "جو "نفس" کی فعلیت کا وہم
 ہے اور جس کو ہم چارہ کے مقابلہ سے تشبیہ کر سکتے ہیں اس کو "رب
 الناس" کے مقابلہ میں (جو حسب تحریر سابق "ملک الناس" کی فعلیت کا
 مرتبہ ہے) شمار کیا جائے پھر دیکھئے کہ مستغاثہ اور مستغاثہ میں کس قدر

اسباب زندگی و ترقی کا اگر غلط خواہ انتظام نہ ہو تو چارہ نکلا کر شنگ ہو
 جائیگا اب اس کے بعد تحریر اخذ "الطُّفُتُ فِی الْعُلُوبِ" کے کیا کیا جس سے
 میں کہہ چکا کہ کہ اس امرات اعلیٰ مراد ہیں جو ملک حرم کا جو تسلیم کرتے ہیں وہ
 یہ مانتے ہیں کہ حرم کے اثر سے کوئی ایسے امور خارج ہو جاتے ہیں جن سے
 حیرت کے اسلی آج مطلوب ہو کر اب چائیں تو کوئی آفت اس آفت سے
 بہت ہی شائبہ ہوتی ہے جو اسے برف و غیرہ کرے اور حرارت طرح بہ کے
 قحط (بند) ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی تھی جس سے اس کا شو و مارک
 جاتا تھا۔ لیکن انہی کے قدر میں جو الفاظ آئے ہیں "طعام علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کا کمال الشط من عظام" ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز
 نے مستحق ہو کر آپ کے منکسبات طہارت کو چھپا لیا تھا جو ہر چیز کے خواہ سے
 ہاں اللہ علیہ ہو گئی۔ اب ان آفات میں سے جن سے تفرقہ ضروری قرار دیا
 گیا تھا صرف ایک آخری وجہ باقی ہے۔ یعنی کوئی مالک یا حاکم نہیں رہتا
 عدالت و عدل کے کوڑے سے نکال دیتے ہیں اس کی شان و پرک کاٹ ڈالتے۔
 "فَرَّ" کے اس مرتبہ کو "وَمِنْ مَّثَلِّیْ حَاسِبٍ اِذَا احْتَسَدَ" نے بہت ہی
 وضاحت کے ساتھ ادا کر دیا اس میں آخر میں اگر کوئی ہے تو صرف یہی کہ
 بھی بھی کچھ کو ان چاروں آفات میں سے کسی کا سامنا کرنا نہیں چاہئے بلکہ وہی
 کی سے پہلے ہی یا تو بعض چیزیں اس حق کے سامنے میں سے وہ عناصر جو ہر
 چیز میں ہیں جس سے حق کی روئیدگی ہوتی ہے اور جس کو ہم "قلب الموب" یا
 "اسوچا ہے حق" سے تعبیر کر سکتے ہیں یا اندری اندر محسوس ہو جاتا
 ہے اور اس نشہ و فتنہ پر چڑھنا ہی سرسری کی کی تلافی کے لیے دوسری
 سورت میں "اَلْوَسْوَاسُ الْخَاسِسُ" کے شر سے استعاذہ کی تعلیم فرمائی گئی
 کیونکہ "دوساں" انہی نامہ لطرات کا نام ہے جو ظاہر ہو کر نہیں بلکہ اندرونی طور
 پر ایمان کی قوت میں رنڈ ڈالتے ہیں۔ اور جن کا معالجہ عالم انجلیات و اسرار
 کے دوسرے کے قبضہ میں نہیں لیکن جب دوساں کا مقابلہ ایمان سے ختم و توحش
 دوساں کے واسطے انہی صفات سے ممکن کرنے کی ضرورت ہوتی جو ایمان
 کے اصل مہادی و مہادی گئے چاہیے ہیں اور جن سے ایمان کو مدد پہنچتی ہے اب
 تجربہ سے معلوم ہوا کہ سب سے اول ایمان (انفیا و تسلیم) کا شو و مارک حق تعالیٰ
 کی تربیت ہونے کے لیے پائیا اور انعامات ہے ثابت یہی کہ کوئی کچھ حاصل ہوتا ہے
 پھر جب ہم اس کی رعایت و مطلقہ پر نظر آتے ہیں تو چارہ راہیں دوسرے متخل
 ہوتا ہے کہ وہ سب ازات مالک الملک اور شہادہ و مطلقہ میں ہے کیونکہ تربیت
 مطلقہ کے معنی ہر قسم کی برائی و بدعادت ضروریات ہوتی ہیں اور یہ
 کام کا یہی ذاتی منبع انکسالات کے اور کسی سے نہ نہیں ہو سکتا جو ہر قسم کی
 ضروریات کی مالک ہو اور دنیا کی کوئی ایک چیز بھی اس کے قبضہ اقتدار سے
 خارج نہ ہو سکتی یہی ذات کو ہم "مالک الملک" اور "شہید و مطلق" کہہ سکتے

پودہ سو سالہ مفسرین قرآن کریم
اور ان کی تفاسیر کا تعارف

تاریخ تفسیر و مفسرین

ترتیب
حضرت مولانا عبد القیوم مبارک جردن

یہ کتاب مفسرین کی تاریخ و تفسیر کا ایک جامع اور مفید مجموعہ ہے۔
اس میں مفسرین کی زندگی، خدمات، تفاسیر اور ان کی تفاسیر کا تعارف
اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر
کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی
تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی
تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی تفاسیر کا تعارف اور ان کی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

لاہور، پاکستان

(DG1-4543/17 4510/200)

مراعتا ہے یہی لیا جس میں مطہم اور استیضائے طرف سے شکر کے قیام چاہا۔

تفسیر، تاویل، تحریف

مکتبہ تحفہ نبوی، بنگلہ دہی، اسلامی تعلیمات کی عالمگیر کونسل، انور شاہ
 کھیلوانہ، صرف عقیدہ سے علاحدہ دینی ہے کہ جو قرآن مجید کا مضامین اور قصہ
 تعلیمات قرآنی کی اس حد تک بہا و اہمیت ہے کہ وہ نہ صرف دینی و علمی کتب کا
 فعال مرکز ہے بلکہ امت اسلامیہ کی نمونہ اور اعلیٰ تعلیم کا مرکز ہے

ترجمہ: ”بے شک یہ قرآن لوح محفوظ میں ہے نہ روئے ہیں! الجناور
فکرت والا ہے۔“

چنانچہ یہ تفسیر تو مقبول ہو کہ وہ ہے ایک غریب مرثیہ ہے تاکہ قرآن کی تعلیمات کی افکار پرست اور علم پرست مٹی ہو جائے۔

صحیح فقہیہ اور دینی نقطہ نظر سے ہندو شراہ ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ قرآن مزید کی کسی ایک سی آیت اور کچھ تفسیر مذی
جائے جس صلحوں کی حصہ نہ لے آیت قرآن کے پھر تفسیر کی جائے۔

[illegible]

اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان القرآن کی نظر سے حب و کفر نہ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا حالہ یہ ہو جس میں کس نعمت و کرم کا ایسا اشتہار کیا جائے کہ وہی راہ اور اشارات نبوی کے مقابلہ میں اس کو ترک کر دینا ہو۔

اور اہل کائنات کو بھڑکانے کے لئے اعلانِ جنگ میں اس نے ہرگز ہمت نہ کی۔
 انہوں نے جو دین تو لیا جس کا اصول تعمیر کو نہ تھک سکتے تھے اور نہ خود کو بے حد
 ایک اہلِ دین میں قائم نہیں رہے جانے۔

سید: وہ عالمِ فطرت ہے، نہ جتنا اہلِ حق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے۔ اے عارفِ مائی۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو دین میں سمجھ و عطا پر اور قرآن مجید کی توفیق و عطا پر۔
 قرآن عزیز کے ارشاد: کما معنی اور مطلب: ہمیں عطا کرنے کیلئے، اور جس کے

مردودت کے فرائض اور ان کے کچھ حصے کیلئے متعدد جہاں تشریح فرماتا ہے۔

آپ کا درد بٹ، اقرطہ صواب (د) یعنی اسے تغیر، حل و حل نہ ہو سکے تو یہ صواب ہو سکے۔

اس نے مصر میں مائتھین پہلے خست عرب میں اہوت توبہ حاصل کر

لینے سے ہراس کے بعد نظیرِ حقوآں پر رحم افویا کرنے تھے، جیسا کہ طوسینا
صدیقی نے نظم الوصایا النوری نے کہا ہے کہ

”میرے بچپن کی یہی مملکت تھی۔ کتاب الفصحی اور عربی کتب و لغتوں پر

مشرود کے دیوان بھی پڑھ لے گئے۔

[illegible]

(۳) مفسر قرآن حجاز علیہ السلام سے کہہ دو نصیحتیں احادیث سے بھی و تفسیر

(۳۴) غمیز قرآن: ہرگز کلمہ سہمہ نہ ہو، و فیہ دہشت نور، و عجز انوار،

بزرگ ایک انسان ملوادی کی اور خصوصاً صلیب سے پیرو بھی جو بھروسہ کا کھنکھارہ
تعلیمات تو کہانی کے خلاف اپنا پاس کا ٹکڑا دے گا اور جو یہ جو عورت آتی
اور وہ کہتے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ان کی کھنکھارہ ہے کہ یہ ان کے قریب ہوگی جیسے
کہ ان کے سر سے ان کے ہاتھ ہاتھ کے ہاتھ ہاتھ

”وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَائِلِينَ فِي هَٰؤُلَاءِ لَوْلَا مَا أُعِدَّ لِلَّذِينَ اسْفَهَوْا إِنَّهُمْ سَكُنُوا لَعَنَةً مِّنَ اللَّهِ وَلِيٍّ كَثِيرٍ“

نئے ایک اور طبقہ تو ہمیشگی معصرت شادنی اللہ ہر سر پہ امداد ملے دونوں انیس
ی بات نتیجے میں ہو کر ہے ایمان پر روش پڑتا ہے اور دوسرے سے نکل۔“

ایک صاحب کار نے ملو و مکس سے مل کر کہا کہ میں نے ایک نیا کھانسی کا نسخہ دریافت کیا ہے۔

نصرہ کی قرآن مجید ہے جس پر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے اپنی منہ، خزانہ
قرآن عزیز کو عبد اللہ بن مسعودؓ کے آئینہ نیا سے سنوں کے سپرد کیا۔ اہل علم
سے تو انوارِ عالم کیست اور عالمی جگہ ہے۔

تخصیص بائراے پر عالم اسلامائے عظیم القدر ادیب کی تحقیق

مصر سے سابقہ دار علیہ السلام حضرت حسینؑ کے قتل کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

ہمارے (خواجہ) بارہ میں سے علوی یا نیکو مسند میں سے۔ ان کی کتابیات اور کچھ جس ہاتھوں نے حلقہ کور اور شاہی سو فی اور دھوکے کھائے انہوں نے دہلی میں

کئی جہوں کے لئے جسے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

اشیاء کا کیا کیا اس پر مستقل تفسیر عرب کی تھی اور اجماعی تفسیر میں اس
موضوع پر بھی قلم اُٹھا گیا۔
تفسیر قرآن اور برصغیر
نہروانی برصغیر میں تفسیر قرآن عرب جزیرہ جزویہ کا کلی طور پر ابتدا و اسلاط

ان کے انکار کا باعث ہے۔ عرب کی کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

ی سے عرب کی کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

عالم تفسیر کی تدوین

عالم تفسیر کی تدوین

تہذیب میں عرب کی کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

تہذیب میں عرب کی کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے



ای عربی اجماع تہذیب کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

ای عربی اجماع تہذیب کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے
جو کئی جہوں کے لئے جس سے کئی چاہیں تھیں۔ ان کو ادا کر دیا تھا کہ جس سے
قدما کے تہذیب کے لئے جس کے لئے ہم ادا کر دیا تھا کہ جس سے

ساتویں صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

”یا اے محمدؐ روزِ یحییٰ انقلبِ مدائن :

پڑھنے کے لیے شہر روانہ ہوا۔ کونین کے قہر سے ہم عوامس القبر کی حفاظت للفران لکھیں۔ مصیبت شرب سے ہم روزہ رکھ رہے۔ میں نے عجب دیکھا کہ کونین کے پاس، عطا سے باقی، آجی اعطاء ہے۔ ۱۱۶۱ھ کو کونین کی قہر سے ہم روزہ رکھ رہے۔

۵۔ مرادک بن محمد عبدالکرم شیخانی

انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "اسلام اور معاشرہ"۔ یہ کتاب ان کے علمی اور ادبی خدمات کا ایک اچھا نمونہ ہے۔

۳۔ غریب، تجلیل میں ہوئی، انیسویں صدی

شعبہ انجمن اوقاف و خیرات کے قیام کے لیے ۶۹۹ روپے کی رقم دی گئی۔

۴۰: ۱۰۰ حج الہ منام اور دُر کی سمعانی جہیز .

فیلیم، مشہور خطیب علم نبیہ (۱۰۰۰) نے اسی طریقہ پر کتاب لکھی ہے۔
اساتذہ کی تعریف، بڑی ہے۔ اسے فقہ میں ایک قلمبر میں ہے جس سے متعلق
کاشانی میں مذکور ہے۔ اسے ایک کتاب فقہیہ (۱۰۰۰) کے نام سے لکھا ہے۔

۵: عبد اللہ بن محمد بن الحکیم:

قرآن کریم کے روپ پر قرآن کے یہ کتب بھی عموماً چھاپی جاتی ہیں۔
 سے مشہور ہوئی ہے کہ کتب ایضاً، عربی القرآن بھی آپ کے مضمون ہے۔
 کے لئے آپ کو اس سے بھی بہتر اور زیادہ سے زیادہ

١٠٠

۱۰۔ علماء میں سے جو یہ تصنیفات میں پیدا قرآن حکیم کی تفسیر بھی ہے
اس میں جہاں تک تفسیر اور تفسیر میں اعلیٰ کو پہنچ کر کے انسان بھی کہ
ہے۔ دلی ہے۔ (۱۰)

۷. تمام اہل حق و نبوتی قوم :

[illegible]

۸. الشيخ خراسانی رحمه الله في المحرر الفی.

۱۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں دیکھا، جب وہ اپنے گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کھجور کا ٹکڑا تھا۔

۵: محکم بن ادهم - ج ۲

علم اصول پر ترقیہ نے ممتاز اثر رکھا ہے۔ ایشیاء میں نہپ کا حقدار ہے۔
دوسرے تمام دینی و علمی و ادبی و فاضلہ و شریف کا کام بھی کرتے تھے۔ تیسرے
مختلف ترقیاتی کاموں کو جو تمام امانت دہن سے اٹھاتے تھے۔

۱۱۰. ام عبد السلام بن عبد الرحمن برت :

انہی ارجاؤں نے ہم سے "فیو" پر نئے دور کی ادنیٰ تعمیر کرتی بھی جی جی جھوٹے مکے، جہاں کو ایک سنی نماز گاہ (مسجد) اور لوہے کے برج کے طمبی (گاز) میں ڈالنے سے "موروث" ہوا۔

۱۱: علی بن محمد بن اکتان خراسانی مدینه :

تقریباً قرآن و احادیث کی روشنی میں ہے۔ ایک نئے لہجے میں تصدیق و تائید ہے۔
 قرآن و احادیث کی روشنی میں ہے۔ ایک نئے لہجے میں تصدیق و تائید ہے۔

نہی تھا کیا اسی کتابہ جرہی ہے۔ یہ

۱۰۔ حسام الدین محمد عمر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ:

یہ سب سے پہلے "مکتبہ المدنی" دہلی کے "اسلامی" شعبے میں

۱۳۔ معافی ابن الطلیح ابی حنیفان رحمہ

یہاں اٹھائے ہوئے ہیں اس کا ذکر بھی ہے، چہ بھول

۱۴: شہاب الدین عمر سرور دہلی: حضرت:

۱۰۰

[illegible]

المؤمنين الذين آمنوا بالله ورسوله

مفسر قرآن محمد امجد علی صاحب دہلوی نے ۱۳۴۰ھ میں فرمایا ہے کہ "اس کتاب نے عربی و فارسی کے لغت و معنی کی تعلیم کے لئے ایک نیا راستہ کھولا ہے۔"

و سوئس صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

: محمد بن عبد اللہ بن محمد بن محمد

آپ ان فقیہ کے نام سے مشہور تھے آپ نے تفسیر مشکاوت پر مرقہ شریف جعفر کے حاشیہ کا اضافہ کیا اور نہایت ہی جامع اور مفید مسائل عام و خاص بیان کیا ہے۔ ۹۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۴: محمد بن یونس بن عبد اللہ بن محمد

آپ کی تصانیف میں شرح قرآن کا ایک شہا از تفسیر بغدادی کا حاشیہ بھی ہے جو اپنی جامعیت کے لحاظ سے مستحق تفسیر بھی جاتی ہے مگر ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۵: محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

آپ کے والد نے تفسیر کلمی شرح کی جب والد ماجد میرزا حسن جعفر سے روایات عام تک پہنچے تو اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اپنی تفسیر کی تکمیل تو بے گنتی ہے اور پھر محمد نے اپنی تفسیر میں خود روایات عام سے روایات خاص میں مزید ترقی کی تفسیر بالقرآن ہے۔ آیات کی تفسیر پر اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۶: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآنی مسائل کے تفہیم و دعویٰ وغیرہ لکھے جاتے تھے اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۷: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآن عزیز کی ایک تفسیر لکھی ان میں بھی جس کا نام جامع التفسیر تھو اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۸: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآن عزیز کی ایک تفسیر لکھی جس کا نام جامع التفسیر تھو اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۹: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآن عزیز کی ایک تفسیر لکھی جس کا نام جامع التفسیر تھو اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

صاحب کی وجہ سے اس کے تفسیر میں سے کچھ بے گنتی سے اس کا نسخہ ایک ترقی سے اس نے ایک جلد میں کر دیا جس کا نقلی نسخہ جو ہے کتب خانہ حیدرآباد میں ہے اس کی ایک کاپی موجود ہے مگر تفسیر بالقرآن کا مخطوطہ ۹۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۱۰: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآن عزیز کی ایک تفسیر لکھی جس کا نام جامع التفسیر تھو اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

۱۱: محمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد

قرآن عزیز کی ایک تفسیر لکھی جس کا نام جامع التفسیر تھو اور ۸۰۰ھ و وفات ہوئی۔

مستحق تفسیر ہیں کسی مکرر کے لئے خدا کا خلق ہے کہ آپ اپنے زمانے کے
اور ماہنامہ میں ۹۳۸ء کا قلم لکھا۔

۱۱۔ محسن الدین احمد بن سہمان حرمی

۱۱۔ ان کے نام سے مشہور ہے، تفسیر طبرستان، علاوہ کتب دیگر کی۔

۱۲۔ صاحب تفسیر ۱۲۰۰ء، تصانیف میں سے قرآن عزیز کی

ایک مکمل تفسیر ہے، جو تفسیر ابن کثیر سے اور "تفسیر کشف" کا مرثیہ بھی

ہے، ۹۳۰ء کا قلم لکھا، تفسیر کا کلی نسخہ مرثیہ کی طرح کے کتب خانوں میں

۱۰۰۰ جہے جس کا نمبر ۱۹۸ ہے۔ تصانیف میں ۱۲۰۰ سے زیادہ ہیں، آپ نے اپنا

تعلیق یہ لکھا تھا جس پر حدیث بھی تھی اور احادیث اور روایات کے

اعداد اور کتب کے حسب سے ۱۲۰۰ جہے ہیں جو آپ کا سال وفات ہے۔

۱۲۔ محی الدین محمد قرطابی حرمی

صاحب تفسیر سے صاحب تفسیر کے بعد بدو میں تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

وفی تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

۱۳۔ اسلام الدین علی بن علی حرمی

برسات کے نام پر نام لکھا، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

۱۴۔ سعد الدین بن علی حرمی

سعدی طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

۱۵۔ خیر الدین فضل بن علی حرمی

مرثیہ تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

۱۶۔ محمد بن عبد الرحمن بن علی حرمی

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

کے ساتھ ہی تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان، تفسیر طبرستان،

۶: شیخ منور احمد بن عبدالمعید جھلڑ
 انھوں نے اس عجیب و غریب ملک میں کئی عرصے تک حکومت کی۔ ان کے دور میں
 ۱۶۵۰ء میں ہوا۔ ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۱۷: شاہ عبدالغنی مظہر بن عبدالغنی جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۱۸: مولانا محمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۱۹: مولانا محمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۲۰: شیخ محمد علی بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۲۱: شیخ منور احمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۲۲: مولانا محمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۲۳: مولانا محمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

۲۴: مولانا محمد بن عبدالمعید جھلڑ
 ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں ان کے دور میں

کے زمانہ کی تاریخ طبری نے ۱۱۳۲ھ کو لکھ دی ہے۔

۲: شیخ محمد بن یوسف حرانی

۱۱: شیخ کاظم اللہ جہاں آبادی حرانی

۱۲: شیخ محمد بن یوسف حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۳: تاج خان حرانی

۱۳: شیخ محمد بن یوسف حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۴: شیخ جمال الدین ولد محمد بن الدین حرانی

۱۴: شیخ جمال الدین ولد محمد بن الدین حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۵: علامہ غلام نقشبندی عظیم اللہ حرانی

۱۵: علامہ غلام نقشبندی عظیم اللہ حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۶: ملا جیلون

۱۶: ملا جیلون نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۷: امان اللہ بن نور اللہ خلیفہ حرانی

۱۷: امان اللہ بن نور اللہ خلیفہ حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۸: مفتی شرف الدین حرانی

۱۸: مفتی شرف الدین حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۹: شیخ خاں اللہ علی بن یوسف حرانی

۱۹: شیخ خاں اللہ علی بن یوسف حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۰: شیخ محمد حرانی

۲۰: شیخ محمد حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۲: شیخ محمد بن یوسف حرانی

۱۱: شیخ کاظم اللہ جہاں آبادی حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۳: شیخ محمد حاکم حرانی

۱۲: شیخ محمد حاکم حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۴: شیخ محمد بن یوسف حرانی

۱۳: شیخ محمد بن یوسف حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۵: شاد محمد غوث پشاوروی حرانی

۱۴: شاد محمد غوث پشاوروی حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۶: مولانا نور الدین احمد آبادی حرانی

۱۵: مولانا نور الدین احمد آبادی حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

۱۷: مولانا حامد لاہوری حرانی

۱۶: مولانا حامد لاہوری حرانی نے ۱۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۱۳۲ھ میں اقامت اختیار کی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن بروایت ائمہ بیت لکھی۔ اور ایک مختصر تفسیر بیان فرمائی جس کی طرز پر لکھی امام ابو اسحاق ۱۱۱۱ھ کو لکھ دی ہے۔

مستقل نہیں تھی کسی ۱۱۶۰ھ تک۔

۱۸: شیخ محمد ناصر الدین آبادی رحمہ اللہ

آپ نے کئی کتابیں تصنیف فرمیں جن میں ایک تفسیر احکام فقہ قرآن

ہے آپ کی وفات ۱۱۶۳ھ کو ہوئی

۱۹: شیخ ولی اللہ مجددی رحمہ اللہ

حضرت محمد سعید ہمدانی رحمہ اللہ کے برادر بزرگ تھے اور کتب فیروز شاہ

میں شہر تھے تصوف میں راجی تھے مرنے کے علاوہ وہ جب علم تھے قرآن

فرزانی کی تفسیر بھی لکھی۔ وفات ۱۱۶۶ھ کو نکلتی ہوئی۔

۲۰: سید محمد وارث بنارکی رحمہ اللہ

باشیر مجددی کے زمانہ میں بدین کے قاضی تھے۔ عقلی مسائل پر بھی کے

بچے تھے کتب ۱۱۷۰ھ کو تالیف کیا۔ ہجرت فرمائی کما ہوا تھ ہر شخص پر مانی پر حد تک

تواضع تھے۔ بہت خوش خلق تھے کئی کتب ردول ارا تھ، شریعت و فوائد کا حاشیہ اور

قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔ وفات ۱۱۶۶ھ کو ہوئی۔

۲۱: محمد ورم عبد اللہ رحمہ اللہ

مرزا خاں تھے وہ دکن و بنگالہ میں رہے تھے صاحب قلم بھی تھے تصانیف

کی تعداد ۱۰۰۰ سے زائد ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر میں بھی زبان میں کی جس کا نام

تفسیر ہادی ہے۔ یہ بھی ۱۳۰۰ھ کو تالیف ہوئی ہے۔ وفات ۱۳۰۰ھ کو ہوئی۔

۲۲: شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمہ اللہ

آپ کو برکات و کرامت تھیں اور فراموشی نہ تھی کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

میں تصانیف لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

فراموشی نہ تھی کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

میں تصانیف لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

فراموشی نہ تھی کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

میں تصانیف لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں اور کئی کتب لکھیں

۲۳: مولانا سید علی قزوینی رحمہ اللہ

مقام قرآن سے نہایت شغف تھا۔ علمائین کی طرز پر قرآن عزیزی کی ایک

تفسیر پر مشتمل تھی۔ یہ بھی ۱۱۷۰ھ کو تالیف کیا۔

۲۴: شاہ مراد اللہ انصاری رحمہ اللہ

مراد پورہ میں تفسیر کسی نے یہ دو کتب حاصل فرمائی اور وہ ہیں قرآن

ترجمہ کا پیر میں سب سے زیادہ فائدہ ہے۔ کتب میں بھی بڑا جس کا ایک نسخہ دارا

الودیعہ تھوڑے عرصہ آج کل میں سوئے ہے۔ ۱۱۶۰ھ میں کتب سے بھی

دور۔ وفات ۱۱۶۳ھ کو ہوئی۔

۲۵: شیخ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم مجددی

آپ نے غلام اسلام اپنے بڑے بھائی شاہ ولی اللہ مجددی سے سنا ہے۔

قرآنی علوم کے ساتھ خاص فائدہ تھا کہ جب میں بہت تھی وہ کئی چند تصانیف میں

تھیں ایک قرآن عزیزی کی ایک تفسیر تھی جس کا نام تھا انتقال فرماید

۲۶: قاضی احمد بن صالح صنعانی رحمہ اللہ

آپ کی تفسیر قرآن عزیزی میں بہت حاصل تھی تفسیر کشاف کا کامیاب

حاشیہ تھا۔ ۱۱۶۰ھ کو وفات پائی۔

۲۷: سید علی بن صلاح الدین الحسینی رحمہ اللہ

آپ کی کئی تصانیف ہیں جن میں سے دور الاصلاح، اصطلاح، منک

جوہر الاصلاح، بھی ہے جو کہ بعض اور کتب میں ذکر شدہ علی علومات اور

استدلال احکام شریعت ہے مگر کہ وفات منہ دکن میں ۱۱۶۰ھ کو ہوئی۔

۲۸: شاہ غلام مرتضیٰ بن شاہ محمد تیمور الدین آبادی رحمہ اللہ

آپ نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا، منظوم پنجاب، یونیورسٹی زبور

۱۱۶۰ھ میں کی تالیف ۱۱۶۳ھ میں ہوئی تفسیر مرتضوی علی اللہ اعلم۔

جس کا کتب خانہ کے شعبہ دارشعبہ

دل کا کہنے بہت دقت

اس کا دیکھ تفسیر مرتضوی قرآن

۲۹: علی بن محمد دمشق رحمہ اللہ

میں نے دیکھا ہے مشہور تھے شیخ تھوڑی سی تفسیر، بیاضی کی شرح نسخ

شرائع کی اصلاح بھی لکھی تھیں جن میں سے کئی ۱۱۶۰ھ میں وفات پائی مرتضویم

تیسرے صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱: شہنشاہ خان رحمہ اللہ

مراد آباد کے تھیں تھے، فارسی میں تفسیر لکھی ۱۱۶۰ھ کو وفات ہوئی

۲: مولانا وحید الحق پٹنوی رحمہ اللہ

آپ تحریر نے اردو کے تمام زبانوں میں سے تھیں۔ آپ نے تفسیر میں

بڑا ہی شریف کی تصدیق تھیں ۱۱۶۰ھ کو وفات پائی۔

۳: سلیمان بن عمر بن منصور الدین بکری رحمہ اللہ

آپ جس کے قبیلے سے مشہور تھے، بھیل اللہ دہلی سے تھے کسی پر نہیں

مداخلت نہ پاتے۔ کہ باوجود کسی مذمت و تہذیب و اصلاح کی تہذیب و اصلاح اور شاہ ولی اللہ کی آخر تصانیف صحیح کرائیں۔ ترقی اور ترقی کی تہذیب و اصلاح کرائیں ترقی زبان کا ترجمہ احمد دہلوی نے ترقی کی تہذیب و اصلاح سے کر لیا جو کہ جوہر کی کے مراد کی کتب خانہ میں موجود ہے۔ وفات ۱۲۹۹ھ میں ہوئی۔

۳۱: سید حاجی محمد فوزی ترقی مجلہ

آپ عظیم الشان عالم تھے ترقی کی تہذیب و اصلاح کی ایک تہذیب و اصلاح کی طرح میں اس کو کھینچ کر، اس تہذیب و اصلاح پر سورتی و تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

۳۲: سید یار قادری ابن شاہ محمد جوسف جرنل

میرزا دارکن کے بیٹے ہیں عالم اور طریقت تھے عظیم الشان تہذیب و اصلاح میں ترقی کی تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

۳۳: مراد علی ولد حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن السمرانی جرنل

آپ بہت بڑے عالم و مشہور صوفی تھے آپ نے بہت زبان میں تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

۳۴: مولانا محمد عبداللہ جرنل

آپ کا تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

آپ کا تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

آپ کا تہذیب و اصلاح میں تہذیب و اصلاح کے اپنے لائے اس میں سورتی کے مضمون کا خلاصہ ہے، جو تہذیب و اصلاح کا خلاصہ ہے۔

۳۵: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۳۶: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۳۷: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۳۸: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۳۹: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۰: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۱: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۲: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۳: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۴: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۵: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۶: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۷: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۸: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۹: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۰: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۱: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۲: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۳: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۴: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۵: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۶: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۷: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۸: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۵۹: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۰: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۱: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۲: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۳: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۴: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۶۵: مولانا محمد عبداللہ جرنل

۴۰: شیخ الغنیمہ مولانا محمد علی ا. اور فی تہذیب

[illegible]

۳: عبد القدیر صدیقی بن فضل اللہ حیدر آبادی تھانہ
 "ہے تفسیر قرآن مجید نام تفسیر صدیقی" تحریر فرمائی جو صبر و
 قبول عام ہے۔ (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴

۱۳۸: مولانا حافظ الرحمن سیاح مدنی محمد
 صاحب خانہ، کتب خانہ مولانا احمد علی خان صاحب خانہ، جامعہ اسلامیہ
 اعلیٰ، لاہور۔ (۱۳۸۷ء)

۱۴۲: خلاصہ جیسلمیر ندر کی جہان

حضرت محمد بنی خاتمہ کے خلیفہ کا حق مندرجہ ذیل قریشی عربوں پر تھا
 قرآن مافیہ الثوب ہے اور منافع اور امان میں بھی جیسا کہ ان کی توب
 ہے، ہوتی ہے اس کے عربی زبان میں بھی قرآن ہے قرآن عربی ہے اور
 اس کی توب ہے اس کے عربی زبان میں بھی قرآن ہے قرآن عربی ہے اور
 اس کے عربی زبان میں بھی قرآن ہے قرآن عربی ہے اور اس کے عربی زبان میں بھی قرآن ہے

۴۲: مرقومہ النسخہ مملکت مولانا حارث الرحمن جرنلہ

مذکورہ گفتگو کے حتمی خاکو نے مجھے جو فیاض کا یہ عالم یاد
آیا کہ وہ عالمی تفتیش کے لیے جیسے ہندوستان میں آگیا، اسی طرح
اس نے پاکستان کو بھی حضرت کے الجہد و فطرت کے بعد ان کے حلقہ تکلیف میں
آگیا۔ ۱۹۷۹ء میں ان کے جہانگیر خان کا سرگرمی میں جہانگیر خان
کی وفات کے بعد، ان کے جہانگیر خان کے جہانگیر خان کے جہانگیر خان۔

۳. محمد شمس بن محمد را شمس مومنه

[illegible]

۴. معنی و تفسیر مراد

قائم عرصہ میں تعلیم اور تہذیب و ادب کے علوم و فنون کی ترقی و ترقی کے لیے

مجھے ملائی کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں کچھ کو دیکھ کر کہا کہ اگر تیرے
 بھائی کو مصر لے جانے کے لئے ۱۳۳۵ھ سے پہلے ایک بغدادی نے قرآن
 مجید کا ترجمہ بلکہ زبان میں کیا، تو وہاں لکھتے ہیں قرآن کو کتب خانہ زبان میں
 تیسرا ترجمہ دیا، جو اس سلسلہ میں اس کا ترجمہ تھا۔

۳۵: شیخ الاسلام ابو: فیض محمد علی بریلوی

۲۹۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا والد عید علیہ السلام: افضل الزمیں
 منیر آباد کی تحصیل تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اس مدرسہ سے دی اور تحریک
 کوثریہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ نے علمی حلقہ قرآن و حدیث میں بھی آپ کے
 علمی و فرائض اور علمی و فرائض کے اس میں حصہ لیا۔ آپ نے
 محمد بن عبد الوہاب کی تعلیم پر ایمان لایا اور قرآن و حدیث کی تعلیم
 کوئی کئی برس میں حاصل کیا اور قرآن و حدیث کی تعلیم کو کرتے تھے۔
 آپ کا کوثریہ میں شمولیت کا سبب "اسم" کا تعلیم تھا۔ آپ کا تعلیم صرف
 قرآن ہی تھا۔ آپ کو کوثریہ کے تعلیم کا سبب اس کا تعلیم تھا۔
 قرآنی۔ آپ کا اصل نام ۱۲۷۷ھ کو حج بنام ہے۔

۳۶: مولانا عبد الغنی بن خلیفہ علی حیدر

پہلے لڑکا اور پھر لڑکی: میں نے حضرت مولانا کو اپنی زندگی خریف کی طرف
نقل کیا۔ مولانا نے فرمایا: "میں نے اپنی زندگی خریف کی طرف نقل کی ہے۔"

۳۷ مولانا احمد سعید دہلوی: برصغیر

[illegible]

٢٨٥

۱۹۴۳ء میں جلیسہ جہاد کے حیران کن نعرے پھرائے گئے۔ یہ نعرے تھے: "پاکستان کے لیے جہاد کرو، جہاد کرو، جہاد کرو"۔ یہ نعرے تھے کہ "پاکستان کے لیے جہاد کرو، جہاد کرو، جہاد کرو"۔

[illegible]

پاکستان میں سوانی عرب کے بیٹے طبریت بن یحییٰ نے کمرہ میں شعلہ لگا دی تھی۔ سالانہ معرکہ بردہ کی بارگاہ "امام العزلی" نے طبریت بن یحییٰ کو قتل کر کے ایک گھر میں جمع قیدیوں کو بھیج کر کینڈا چلے گیا۔ "مختصر" غلبہ "شائشہ" نے "am" کو قتل فرمایا۔

فرمایا اس لیے ہم میں مل کر کچھ کرتے ہیں۔

آپ نے ایک تحریر بھی خوب اردو عبارت و تفسیر میں لکھی ہے۔
 نئی جامع طبخ تحریر ہے اس تحریر کا نام "اسم القرآن" ہے اس کی
 خصوصیت ہے کہ اس میں باطل فرقوں کے اعتراضات کے بدل اور حکم
 جوامہ لکھے گئے ہیں، معرکہ حکیم است حق و کفر کفری سرانے ہی تحریر
 مرزا قاضی محمد اسرار نے نقل کیا ہے اس کی خصوصیات واضح ہیں۔

۴۵. حضرت مولانا عبد اللہ بیلوی مدظلہ

تقدیر، رسولی، ملکات سے متعلق احادیث اور روایات ہے۔

۶۶. حضرت مولانا محمد موسیٰ جلالپوری رحمہ اللہ

آپ اہل بیتؑ سے ملنا، نفسِ حق پرستی، مسکین، یتیم، یتیم خانہ کے غلام تھے۔
آپ نے بھی قرآنِ ہدایت کی ایک منفرد تفسیر لکھی تھی، یہ بھی ایک خبر مطبوعہ
ہے۔ (درجہ تقدس، ص ۱۰۲)

پندرہویں صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱: حضرت مولانا ابوالکلام علی میرا نادر دینی جرنیل

آپ کی شخصیت ممتاز ذوق فنیس، جہاد دہلی آپ کی خدا کے کوئی
 نئی چیز ہے جو ہمارے عقائد کے لئے ایک نیا ہوا ہے کہ کونسل دہلی نے اپنی
 جامع صلاحیتوں سے جہاد کا آپ نے کئی سطح پر اپنی خدمات فراہم
 ہیں۔ دینی تعلیم اور ادب اور تفسیر اور اسلامی کی سرپرستی اور فرائض اور غیر
 مباحات وغیرہ موضوع پر آپ نے زبانِ اعلیٰ سے امت کی رہنمائی فرمائی

اے کفرِ اُمّی! بات بھی کہہ رہے ہیں جنہاں سے علماء و حضوری ہے۔

۴: حضرت مولانا صاحبی عید الخیر سوآئی مدظلہ اعلیٰ

[illegible]

۳: حضرت مولانا سر فرید خان سندھ علیہ السلام

نام سے شکر ہے کہ قرآن کریم کی تعبیر محمد عبداللہ بن جبریل علیہ السلام نے فرمائی ہے جس سے عربی زبان کی لغت میں اضافہ ہوا ہے۔

۴: فقیر مت مہفرت: ۵: نا ملحق محمود محمد امجد

”معاذ اللہ! یہاں ہر سہ ماہی کے درختوں کا منہ بند ہے۔ حضرت علیؓ کو یہ خبر ہو کر انہوں نے کہا: ”میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہاں ہر سہ ماہی کے درختوں کا منہ بند ہے۔“

۵: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

آپ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کے حاکم مسند میں ہیں۔
 عثمانی کے آپ کو مسلمانوں کی طبیعت سے دور نظر نہیں ہے۔ ان کے لئے ماحول ماحول کی بات
 ہے۔ آپ کے سامنے اس مسئلہ کی اصلیت نہایت بظاہر دیکھنے کے لئے نظر فرما رہا
 ہے۔ ان کے آپ پر ہر وقت ملے جتنی قدر کی ضرورت ہوگی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر عثمانی
 ان لوگوں کی ترمیم کی فکر میں ہے۔ جس میں پوری آپ کی فکر اور اس کے نتیجے میں چند
 مفید اصلاحات کی بات ہے۔ جو یہودیوں میں آپ کا جو کچھ اختلاف کرتے ہیں۔

نگدستہ ذخایر

[illegible][illegible]

آیہ کی ترجمانی کے لیے انہی مباحث کا اہتمام ادارہ شریعت شریف

جو کہ ذرا وقت ان کے کیا ہے۔ اللہ پاک شرفِ اہل انجیل فرمائے آمین

[illegible]

فضائل: سورہ طہ آیت ۸۵ کے تحت ہے علیؑ اس حدیث میں سلسلے قرآنی ہے ترجمہ مجھ کوئی حدیث اسلام کی الٹا نہ دے۔ ہے نہ، یہ جلدی نہیں نکالتے سونے سے ۱۳۔

خواص :- اس طرح کی سے فوٹی سے کوئی بیماری نہ پھیلے گی اور نہ ہی اس سے کوئی نقصان پہنچے گا۔

خواتین: ان کے لئے ایک ایسا ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اسرارِ اقدس سے جس کے لئے ہے وہ ایک عقولِ نبوی سے اور بنو اپنے جملہ کاموں سے وہ اپنے عزت

سے لڑا جاتا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخلوق کی خدمت پر جان و مال کی قربانی کی ہے۔ قرآن پاک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے جس

[illegible][illegible][illegible]

ان طرح کی سہولتیں ہمارے ملک کے لیے بہت زیادہ ضروری ہیں۔ ان سہولتوں کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنی حکومت کو مطلع کرنا پڑے گا۔

خواجہ : اہلسنم اور اُنکی ہوا کا نکلنے کی حرکت سے سسٹونے ہو جانے کا بیان۔

[illegible]

تعلیم کی ترقی کے لیے حکومت نے ایک نیا ادارہ بنایا ہے جس کا نام "وزارت تعلیم" ہے۔

مختصر: حضرت توفیق علیہ السلام سے ان کے اناجھڑے میں ملائے گئے تھے۔

خواص: اس عذوق سے ہر صفت اور لائق کا حال آتا ہے۔
 اور شرف اور عیال و پائنت پر ہر صفت کے پائنت کو پتہ ہے۔
خواص: جس پر جان آئے اللہ اگر کسی شخص کو لائق سمجھا جائے۔

[illegible]

خدا پرانی باتیں یاد دلانے کا یہ نسخہ دیکھو، میں خود بے گناہی اور بے گناہی کے
افکاروں والے لڑنے والا۔ اُسے بے گناہ قرار دیتے ہیں۔

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَقُّ فَدُرٌّ أَخْرَجَتْ نَلْبَهُ مِنْ بَرِّهِ أَمْتِ كَوْنِي فِي كَنْهٍ مَنَاجِبِ

جواب: اللہ تعالیٰ نے اس بات سے کہ جاننا تھا کہ اگر آپ اس بات پر آمین کہہ کر اللہ تعالیٰ کے لئے غیبی ہے جس میں میرے لئے کفر ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات سے کہ جاننا تھا کہ اگر آپ اس بات پر آمین کہہ کر اللہ تعالیٰ کے لئے غیبی ہے جس میں میرے لئے کفر ہے

پہنچے۔ یہ محفل شامس فی سبواط ہرگز نہ کبھی پرکاش ہوا۔ ان کے
ادھر ہمارے کئی بچے پڑھتے تھے۔ مثنوی ہر روز وہ ہمیں اُسی اُسی طریق

خواہی: دوسرا اس آیت کا جملہ ایک ہی جملہ کی نقل پر لکھا جائے گا۔

خواہش: حضرت ام المومنین سے روایت ہے کہ جو شخص میری قبر پر آئے اور دعا پڑھے:

خواہش و فضائل: سورۃ النحلہ اور آل عمران میں اللہ تعالیٰ کی خواہش کے لئے جو چیزیں بیان کی ہیں ان میں سے بعض خواہشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور بعض انسانی خواہشیں ہیں۔

[illegible]

خواص: فی الدوخۃ، عین الارطوبہ، تلک بھول، عوز کباب مرطب ہے۔

ہوا کی: فلاں الحمد ان انا بنات اللہ عیسیٰ مرے ہوئے ہیں
 واقع ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کچھ لوگوں نے اس بات پر یقین کیا
 کہ ان پر ماری جائے گی تو وہ رسول اللہ کے لئے آفریں دیتے تھے۔

خواجہ: سہوہ کہی جن کو قرآن کی ہر صحت پسند پر نظر صائب

تجلی دینا یا وہ کسی سے کہہ کر ہوا تو اس کے لئے اور جڑ پرستی کی ایک نئی شکل بن گئی۔

[illegible]

خواہی: صریح ہے کہ "اے اللہ! تجھ کو میرا دل دے اور میرے دل کو میرے خدا کو دے۔"

خواص: اس وقت اسطحاب ہے کہ اس کو پھر جاکر کھائے۔

فصل: غرض قرآن

کی آیت سے مراد انہی کے لئے ہے اور نہ اس لئے کہ وہ ان کے لئے ہی طریقت پر جرات ہیں کہ
کتاب آداب الکریم کو دیکھ کر وہ اس وقت قرآن ہی عرفان کے لئے نہ کہ صرف احادیث
پر عمل فرماتے ہیں۔ لہذا اگر کچھ تنکسان یہ کتاب کی طرف توجہ فرمائیے۔ یہ کتاب
کے بعض اہل طریقتوں نے جرات فرمائی ہے کہ یہ کتاب ہمیں روئے الکریم پر جرات دے گی
اور یہ کہ یہ کتاب سے عبادت خدا کے اس وقت تک ہر بار جو کچھ ہے اور اگر نہ ہو تو
صرف شیخ زہرا علیہ السلام کے حکم کے مطابق ہر بار اسے اور شیخ علیہ السلام کے لئے بھی اس کا
تذکرہ اہل طریقتوں کے لئے ہے۔ جب تک کہ یہ کتاب ہر بار جو کچھ ہے اور اگر نہ ہو تو
ہر شیخ زہرا علیہ السلام کے لئے اور کچھ تنکسان یہ کتاب کے لئے ہے اور اگر نہ ہو تو
ہر شیخ زہرا علیہ السلام کے لئے اور کچھ تنکسان یہ کتاب کے لئے ہے اور اگر نہ ہو تو

خواص: یہی ان کے لئے فائدہ مند ہے کہ یہ جلد سے لے کر ہڈی تک تک پہنچے اور ان کو جلد سے لے کر ہڈی تک تک پہنچے۔
خواص: یہی ان کے لئے فائدہ مند ہے کہ یہ جلد سے لے کر ہڈی تک تک پہنچے اور ان کو جلد سے لے کر ہڈی تک تک پہنچے۔

[illegible]

نقصانی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو حیات فرمانی تھی کہ سب لوگوں کی نیت سے بھروسہ نہ کرے اور دوسرا بھائی نہ کرے۔

[illegible][illegible]

خواہی: سورہ حاکہ، آیہ ۱۷، ۱۸ کے لئے سورہ شب کو چار سو

فضائل - حدیث طریف میں مذکور ہے کہ جو شخص سترہ سو بار "یا اے اللہ! میرا دل کو صاف کر دے" کہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تمام گنہگاروں کو بخش دے گا۔ یہ دعا روزانہ پڑھنے سے دل پاک رہتا ہے اور انسان کو اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ بہرہ مند رکھتا ہے۔

مذہب کو اوقات کے وقت پر مبنی کہ اس کی تشریح کے لئے قرآن مجید اور احادیث کے ساتھ ساتھ فقہاء کرام کے فتاویٰ اور کتب فقہیہ کے مطالعہ سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ ان کے عقائد و اصولوں کو صحیح طور پر سمجھیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی تخریبی کارروائی نہ کریں۔ اہل اسلام کے عقائد و اصولوں کو صحیح طور پر سمجھنا اور ان کے خلاف کسی قسم کی تخریبی کارروائی نہ کرنا، اہل اسلام کے لئے ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ ان کے عقائد و اصولوں کو صحیح طور پر سمجھیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی تخریبی کارروائی نہ کریں۔ اہل اسلام کے لئے ایک عظیم ذمہ داری ہے۔

[illegible][illegible]

تو کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے اس کی یاد دھرائی ہے۔

خواص: اپنے نام کے علاوہ اکثر صفتیں سلام ہوتا من دے جس سے غیور منی قلب کو اپنے پیارے مقید ہے۔

خواص: دندلک مائیں لکھن آسپہ عقل پرورنے کے پائے مانا
 میں مائے شہ باب نامہ حاجت دار ترجمے انوار صحت لکھی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا رسول سمجھے، اسے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

فضائل: قرآنی شریک کی ادا ہے کہ جو شخص اس سہرا ملکہ سے شرب
کے بعد پانی پئے تو اس کی عمر بڑھ جائے گی۔

خواص: ہسی تخم کی پختہ دھرت کی ملکیت ہے جو سردی کے ہمارے لیے بہت

خواص: سرخس عمر 40 سے کہ سرخس کی آجہ و نیت میں ہے اور ترس

